UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188903

UNIVERSAL
LIBRARY

A History of Arabic Poets
from the earliest to the present day
Containing 397 Biographies with Specimens
of their Compositions Compiled from various
Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by
Mowlowee Kareem uddeen

(Price)

بہتر تذکرہ مسمی فرید الدہر

عرب کی شاعرون کا تذکرہ جو کہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سے تالیف
کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے ترین
صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہی جس صدی مین وہ شاعر گذرا ہی اور سبب کہانے

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چھپا

سنہ ۱۲۷۶ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجز و نیاز اوس کریم و کارساز کے جناب مین کرتا ہون جسکو بقا ہی اور دوام
— اور کبر و غرور اوس ذات جامع الصفات کو زیبا ہی جسکو ثبات ہی
اور قیام — مشعل ہدایت عقل کے اس ظلمت جسمانی مین رہنمونی راہ حق
حمد اوسکی سی گل — اور ادراک عقول نورانیہ کا دریافت ماتہ در شکر
اوس کے مین گرچہ شیدا ہے مثل بلبل — لیکن بسبب عجز قصور کے بل عقلی کے
کیچڑ اور بیوقوفی کے دلدل مین پا بگل — اعظمت لد ہزارہا اہل عقل اور
علم کو مثل کہلونون کے بنا کر نیست و نابود کیا اور صدہا بی جانون کو کنج عدم سی
ظاہر کر کے گلشن ہستی مین موجود کیا — اور سبحان الکیا کیا ظریف و بلیغ
و فصیح شاعر و حاکم پیدا کر کے لوگون کے دلون مین تذکرہ اور واقعات اور
تواریخ نویسی کا شوق دلوایا — اور سبکی بلاغت و فصاحت کے چراغ
کو ایک اُمی محض کے بلاغت کی سامنہی گل کر دکہلایا اور ناسخ الکل اوسکا
خطاب شافع امت اور نبی اور رسول اوس کے القاب مقرر کئی ہماری
طرف سی ہی صلوات اور درود اوسپر اور اوس کے آل اور اصحاب پر نازل

دیباچہ

ہو جیو آمین — محجب نرہی بندہ کمترین کریم الدین سب از ارباب علم و ہنر اور طالبان کتب تواریخ و سیر کی خدمت مین دو تین کلمی ضروری عرض کرکی سمع خراشی کرتا ہی کہ ان ایام مین بموجب فرمایش صاحب والا مناقب ڈاکر سپنجر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی اور سکرٹیری سوسایٹی اردو کی جو کہ فاضل کامل اور عالم بی بدل اور ماہر اکثر السنہ متفرقہ اور متصف بصفات مختلفہ حمیدہ کے ایسی کہ نظیر اُنکا اہل یورپ مین سی اسیائی معدوم — اور مقابلہ کرنا اونکے فن ڈاکٹری یعنی طب کا بقراط اور سقراط اور فن حکمت کا ارسطو اور فارابی سے معلوم — اس شخص کو اللہ تعالے نی باوجود کم سن ہونے کی ایسا معدن علم بنایا ہی کہ وہ استعداد بڈہون صد سالہ سے مفقود — تاریخ دانی مین ابن الاثیر اور ابن الجوزی اور اکثر مورخون مشہورہ سی افزود — سخاوت اور حلم کے اوس کے گلشن مزاج مین وہ نمود — کہ بوئی بخل کے بسبب اوس کے سخاوت کی جس ملک مین وہ رہی وہان سے کوسون تک نیست و نابود — کتب کہنہ اہل اسلام کو صدہا روپیہ خرچ کرکے خریدکے اور کار مسیحائی فرماکر کرم خوردہ مردہ کو زندہ کیا — جس غریب شایق کتاب نے جو کتاب یا رسالہ دیکہنی کو مانگا فوراً لادیا — سوسائے اردو کو وہ رونق دی کہ جو کتابین قابل شیوع کے تہین اور آج تک بسبب غفلت کے وہ نہ چہپین تہین اونکا ترجمہ کرواکر چہپواکر ہندوستانیون کو ممنون احسان کیا — طلبا مدرسہ کو جن کتابون کا کبہی خواب مین بہی دیکہنا نصیب نہ ہوا تہا داخل درس فرماکر پڑہوا دیا غرضیکہ یہہ صاحب بہت خوش خلق ہستی پیشانے نیک سیرت ہین فاضلون کو مرہون منت عالمون کو محبوس

دیباچہ

مجوس وام الفت لڑکون کو مقید علمیت بڈھون کو ممنون نیک سیرت رکھتی ہین ۴
انہونے ازراہ قدر دانی اس کم بضاعت بدقسمت بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند تذکرہ شعراء عرب سی اسطرح
پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال نرہ جائی سہ بیان اوس کے تصنیفات — اور
تاریخ وفات — اور حال حیات کے اگر تو قلمبند کری تو وہ کتاب اہل ہند کو
خصوصاً اون لوگون کو جو شایق تاریخ ہین بہت مفید ہوگی بندہ نی حسب الارشاد
ایک تذکرہ زبان عربی مین مسمی فرائد الدہر تیرہ صدیون پر اسطور پر کہ ہر ایک
صدی کے شاعر اوسی صدی مین مندرج کرکے طیار کیا جب اوس سے
فراغت ہونچکے صاحب بہادر نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو
مین طیار کرتاکہ شعراء اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعراء عرب
اور اونکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب
سی آگاہی ہو جاوی اسلئی بندہ نے یہہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے
سی اردو مین درمیان سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ع کے طیار کیا اور نام
اوسکا تاریخ شعراء عرب رکہا گیا

تنبیہ

واضح ہو کہ یہہ تاریخ تیرہ حصون اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک
حصہ مین ایک صدی کے شاعر مندرج کئے ہین اسطور پر کہ اول حصہ مین وہ
شاعر ہین جو کہ اول صدی مین یا انکہ کچہہ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ
تہی مگر وہ اسی صدی مین فوت ہوئے ہین دوسری حصہ مین اون لوگون کا
بیان ہے جو دوسری صدی مین فوت ہوئے گرچہ اونہون نے صدے

حصہ پہلا صدی اول

۴ اول مین بہی عیش اور زندگانی کی ہو اسیطرح پر تیرہوین صدی تک لکہتا ہوا چلا گیا ہون خاتمہ مین کہہ فواید اس تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک فہرست اون شعرا کے جنکی اس کتاب مین نام ہین معہ بیان صفحہ اور سطر کے اوس خاتمہ مین ملیگی کے ہے — تعجب نرہی کہ شعرا عرب اپنی اشعار مین عورت کو معشوق اور مرد کو عاشق باندہتی ہین اور چاہی بہی اپنی بہی یہی رای ہے — بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈی کو معشوق تصور کرتے ہین عورت سے سروکار نہین رکہتی — اور اہل ہند دو قسم کے شاعر ہین ایک وہ جو ہندی دوہری لکہتی ہین اور زمانہ اونکا سب سی اول تہا وہ لوگ مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار مین باندہتی ہین بخلاف قسم ثانی کے جو ہماری زمانہ مین اردو گو موجود ہین کیونکہ اونمین اکثر اہل فارس کا اتباع کرتے ہین اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

حصہ پہلا

اسمین اول صدی کے شاعر ہین ہر ایک کا نام معہ اونکی حال اور شعر کے بطور نمونہ لکہتا ہون

۱ امرا القیس

امرا القیس بن حجر الکندی یہہ شاعر مشہور عرب کی شاعرونمین سے ہی زمانہ اوسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا صہ کے زمانہ سی تہا یہہ حال ابن قتیبہ نے کتاب طبقات الشعرا مین جو اوس کے تصنیف سے ہی لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ امرا القیس کو ملک الضلیل (یعنی بادشاہ گمراہ) بہی کہتی ہین یہہ شاعر اپنی چچا کے بیٹی مسماۃ عنیزہ پر جسکا عرف عنیزہ ہی عاشق تہا اوسنی خود

پہلی صدی کی شاعر

خود اوس قصیدہ مین جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس عنیزہ کا حال درج کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اولی سبعہ معلقہ سی ہی اول اوسکا یہہ ہے

قِفا نَبْكِ مِن ذِكرى حَبيبٍ ومَنزِلِ بِسِقْطِ اللِّوى بينَ الدَّخُولِ فحَوْمَلِ

ترجمہ — ٹہرو تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گہر کو یاد کرکی — ٹہڑی ریگستان دخول اور حومل کے مین دخول اور حومل یہہ دونو نام ہین دو موضع کی اس قصیدہ کی اکاسی شعر ہین بحر طویل مثمن الاجز سے وہ شعر کہ جہان سی عنیزہ یعنی اوسکی معشوقہ کا حال اور تعریف ہی یہہ ہی

ويومَ دخلتُ الخِدرَ خِدرَ عُنَيزَةٍ فقالتْ لكَ الوَيلاتُ انكَ مُرجِلي

ترجمہ — اپنے معشوقہ کی وصل کی ایام یاد کرکی کہتا ہی کہ کوئی روز اوس دن سی بہتر نہ تہا جس روز کہ عنیزہ کی کجاوہ مین گہسا اور اوسنی مجکو کہا کہ ماری جائی میری اونٹ کی تونے پیٹہہ چہیل دی کیا تیرا ارادہ پیدل چلانے کا ہی — ایک شعر مین اپنی کاریگری جماع کی فخراً اپنی معشوقہ کو مخاطب کرکی بیان کرتا ہی وہ یہہ ہے

فمثلكِ حُبلى قد طَرقتُ ومُرضِعٍ فألهيتُها عن ذي تمائمَ مُحْوِلِ

اذا ما بكى من خلفها انصرفتْ لهُ بشِقٍّ وتحتي شِقُّها لم تحوَّلِ

ترجمہ دونو شعرونکا یہہ ہی

کہتا ہی کہ ای عنیزہ جیسی تو میری معشوقہ ہی ایسی ہی بہت عورتین حاملہ اور دودہ پلانی والیان میری معشوقہ ہوچکے ہین اون کے پاس اتون کو مین جاتا تہا اور باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودہ پلانی کو خواہش جماع کی کم ہوتے ہی جب مین اونسی جماع کرنا شروع کیا تو اونکے یہہ حالت ہوجاتے تہی کہ برس دن کے بچہ تعویز دن والی کے بہی محبت ماری مرکے بہول جاتے تہین جب وہ روپڑتا

۶ تو اوپر کا دھڑ یعنی چھاتیان بچہ کیطرف پھیر دیتین اور نیچی کا دھڑ بسبب فرط مزہ کی ہرگز نہ ہلاتین جب ایسی عورتون کے یہہ حالت ہو پھر تو باوجودیکہ کنواری خواہش مند جماع کی ہے مجسی کیونکر بچی گے اور کبتک نفرت کریگے ان شعرونمین فحش کثرت سی ہی مشتی نمونہ خروارسے اب چار شعرون پر واسطی دریافت فطانت اور تیزی اور بلاغت و فصاحت اسس شاعر کے حصر کیا جاتا ہی — یہہ سچ ہی کہ یہہ شاعر مستند اور بڑا اوستاذ اور فصیح و بلیغ پرلے سری کا گذرا ہی مگر اوسکے گمراہونی مین ہی کوئی شک نہین

طرفہ بن العبد البکری

یہہ شاعر بکر ابن وایل کے اولاد سی ہی اور طرفہ اوسکا لقب ہی نام اوسکا عمرو بن العبد ہے یہہ بھی مسلمان نہ تہا طبقہ جاہلیہ سی شمار کیا گیا ہی بعد امرالقیس کی اوسکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ مین جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے ایک عورت مساۃ خولہ معشوقہ کی مکان کو یاد کرکے بیان کرتا ہی

لخولة اطلال ببرقة ثهمد تلوح كباقي الوشم في ظاهر اليد

کہتا ہی کہ مساۃ خولہ معشوقہ کے سنگستان و ریگستان ثہمد مین گہر کی کہنڈر ایسی چمکتی ہین جیسی کہ عورت کی ہاتہہ پر گودی ہوئی نشان جو سوئین سی گود کر نیل بہر دیتی ہین چمکا کرتی ہین

وقوفا بها صحبي علي مطيهم يقولون لا تهلك اسا وتجلد

یہہ شعر بعینہ امرالقیس کا ہی کہ اسکے آخر مین لفظ تجلد ہی اوسکے آخر مین لفظ تجمل ہے اتنا فرق ہی — اسس قصیدہ کی ایکسو چار شعر ہین بحر طویل سے

زہیر ابن ابی سلمی المزنی

پہلی صدی کی شاعر

نام اوسکا ربیعہ ابن رباح ہی یہہ شاعر بہی کچہہ ہی قبل از رسول خدا صہ کی تہا وہ اوس قصیدہ
مین جسکو معلقہ ثالثہ کہتی ہین حارث ابن عوف بن ابی حارثہ مری — اور ہرم ابن سنان
بن ابی حارثہ مری کے جو کہ بنی ذبیان سی ہین مدح کرتا ہی اسبات پر کہ انہونے قبیلہ عبس
اور قبیلہ ذبیان مین جو لڑائی ہوئی تہی موقوف کروا کے صلح کروادی تہی اور دیت کی ذمہ
داری اپنی کرکے اطمینان جانبین کے کردی تہی — تشریح اسکی یہہ ہی — کہ عبس بن
بغیض بن ریث بن غطفان — اور ذبیان بن بغیض بن ریث یہہ دونو اپسمین لڑی تہی اوس
لڑائی مین ورد ابن حابس العبسی نے ہرم بن ضمضم کو قبل صلح ہونیکی مار ڈالا تہا بعد
اسکے واقعہ کے صلح ہوگئی — مگر اوس صلح مین حصین ابن ضمضم نہ داخل تہا کیونکہ
اوسنی قسم کہائی تہی کہ جبتک ورد بن حابس کو قتل نہ کرون اپنا سر نہ دہوؤن اور
اگر بالفرض وہ ہاتہہ نہ آیا تو کوئی شخص قبیلہ بنی عبس یا بنی غالب سے میری ہاتہہ لگجاہی
جب اوسکو قتل کرلون تب چین سی بیٹہون اور سر دہوؤن — اسبات کی خبر کسیکو
نہ تہی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیلہ مین کا حصین بن ضمضم کے گہر مین مہمان آکر
اوترا حصین نے پوچہا کہ تو کون ہے اوس اجل رسیدہ کی مونہہ سی نکلا کہ عبسی ہون
اوسنے کہا کون سی عبس کے اولاد سی ہے اوس شامت زدہ نے سب اپنا حسب و
نسب شمار کرکے غالب تک پہنچا دیا جب اوسکو یقیناً ثابت ہوگیا کہ یہہ قبیلہ عبس سے
ہی فوراً تلوار کہینچ کر دو ٹکڑے اوس کی کردئی یہہ خبر حارث بن عوف — اور ہرم
بن سنان کو پہنچی اون دونون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئے — لیکن رفتہ
رفتہ جبکہ بنی عبس کو یہہ خبر پہنچی وہ سارا قبیلہ مجتمع ہوکر حارث پر چڑہ آیا — حارث
نی بعد دریافت چڑہائی قبیلہ بنی عبس کے اکسو اونٹ ہمراہ اپنے بیٹے کے اونکی پیشکش
روانہ کئی اور قاصد کے زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ سو اونٹ اوس شخص مقتول

۸ کے دیت کی بابت اپکی خدمت مین آتی ہین چاہئی یہہ دیت قبول کیجئی — اور چاہے یہہ لڑکا جو میرا بیٹا آتا ہی اوسکے عوض اسکو مار کر دل ٹھنڈا کیجئی — چنانچہ ربیعہ ابن زیاد نے اونسی کہا کہ تمہاری بہائی نے قاصد کی زبانی یہہ کہلا بھیجا ہی بنی عبس نے بالاتفاق یہہ کہا کہ ہمکو صلح کرنے منظور ہی سو اونٹ لی لئی لڑکی کو صحیح و سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروانی اور سو اونٹ کی دینی پر اس شاعر نے حارث ابن عوف اور ہرم ابن سنان کی مدح مین یہہ قصیدہ کہا ہی کہ اوسنے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروادی تہی اس قصیدہ کے چونسٹھ ۶۴ شعر ہین اور بحر طویل سے ہی

امن ام اوفی دمنة لم تکلم بحومانة الدراج فالمتثلم
ودار لہا بالرقمتین کانہا مراجیع وشم فی نواشر معصم

۷ لبید ابن ربیعۃ العامری

۱۵۷ یہہ شاعر مسلمان ہوگیا تہا اور سن اکتالیس ہجری مین فوت ہوا ایکسو ستاون برسکی اس کے عمر ہوئی بڑی عمر پائی بہت خوس کلام شیرین زبان اپنی وقت کا بڑا نامی شاعر ہے اوسکے بہت سند لیجاتی ہے نو اسی شعر کا ایک قصیدہ بڑی دھوم دھام کا بحر کامل مین مسدس الاجزار ہر وزن متفاعلن متفاعلن کے اسنی لکہا ہی اوسکے اول کی یہہ دو شعر ہین

عفت الدیار محلہا فمقامہا بمنیً تابد غولہا فرجامہا

ترجمہ — کہتا ہی کہ مسمار ہوکر جاتی رہی گہر دوستون کے جو منی مین تہی نہ وہان کے سرا مین پاتی ہے نہ وہانکی باشندونکی گہرون کا پتا لگتا ہی اور خالی پڑی رہگئی دیار غولیہ اور دیار رجامیہ — منی سے مراد ایک اور مکان منی ہے

نہی ہے جو زمین نجد مین ہی سوای مناکہ کے

فَدَافِعُ الرَّیَّانِ عُرِّیَ رَسْمُہَا خلفا کما ضمن الوحیّ سلامہا

کہتا ہی کہ وہ رو اور پانی کے نالی جو جبل ریان سی بہہ کر ائی ہین اونہونی اون مکانون کو ڈہا دیا مگر باوجود سالہا سال گزرنے کی پہر بہی کہنڈر اور اثارات اونکی ایسی موجود ہین جیسی کہ کتبہ کہدیا ہوا پہر مین ہوتا ہے یعنی وہ نیست و نابود نہین ہوئی

5 عمرو بن کلثوم التغلبی

اس شاعر نے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہی ایکسو ایک شعر کا وہ بحر وافر سی مسدس ہی ہر وزن مفاعلتن مفاعلتن کے جسمین ایام بنی تغلب کا ذکر کرکی فخر کرتا ہی وہ بہی طبقہ جاہلیتہ سے شمار کیا جاتا ہے مسلمان نہ ہوا تہا اوس قصیدہ کی یہہ شعر اول کی ہین سوا اس قصیدہ کے ہمنی اور اوسکے شعر نہین پائی

اَلاھبّی بصحنک فاصبحینا ولا تبقی خمور الاندرینا

کہتا ہی کہ ای معشوقہ اٹہہ ہوشیار ہو میرا بیدار رہنا بسبب تیری قدح کی عطا کرنی کے ہے مجکو شراب ایسی پلا کہ قریہ اندرکی جو کہ ملک شام مین ایک گانو ہی اور وہان کی شراب مشہور ہے کچہہ نہ چہوڑ سب کی سب پلا دی

مشعشعۃ کان الحصّ فیہا اذا ما الماء خالطہا سخینا

کہتا ہی وہ شراب پلا جسمین پانی ملکر اوسکے زعفران کیسی رنگت ہوگئی ہی جب وہ پی کر مست ہونگا سخاوت کرونگا تمام اپنا مال دی ڈالونگا

تجور بذی اللبانۃ عن ھواہ اذا ما ذاقہا حتّی تلینا

بہلا دیتی ہی وہ شراب حاجتمند کو اوسکے غرض جب چہکہی اوسکا مزا نرم ہو جاوی

الحارث بن حلزۃ الیشکری

پہلی صدی کی شاعر

۱۰ یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت مین نامسلم گذرا ہے اوس کے یہہ شعر ہین

اذ تنتنا بینہا اسماء رُب ثاوٍ یُمَلُّ منہ الثواءُ

اسمار نام ایک عورت کا ہی کہتا ہی جبلا دیا ہمکو اسمانی اپنا فراق یہہ کہکر کہ اکثر مقیمون کو اِقامت سے ملامت لاحق ہو جاتی ہے

بعد عہد لہا ببرقۃ شمّاء فادنی دیارہا الخلصاءُ

پہلی جب ریگستان شمار مین ملی تہی وہان جبلایا تہا پہر خلصار مین جو ہماری نزدیک ہے وہ شہر اور اوس کے شہرون سی وہان ملی جب یہی بہی کہا کہ اب ہمارا تمہارا فراق ہوا چاہتا ہی

عنترہ بن معاویہ بن شداد العبسی

یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت سے گذرا ہی مسلمان نہین ہوا اوسکا یہہ قصیدہ جس کے اول کی شعر مین لکہتا ہون پچہتر شعر کا بحر کامل سے ہی یہہ شاعر بیان کرتا ہی کہ اگلون نے پچہلون کی لئی کوئی مضمون نہین چہوڑا اب مین کیا باندہون — یہہ شاعر اپنی چچا کی بیٹی مسماۃ عبلہ پر جو کہ اوس کی زوجہ ہی عاشق تہا وہ عورت بہت خوبصورت تہی

ہل غادر الشعراء من متردّم ام ہل عرفت الدار بعد توہّم

کہتا ہی کہ کیا شعرا نے پچہلون کے واسطے کوئی پیوند لگانی کے جائی چہوڑی ہے پہر اپنی نفس کو مخاطب کرکے دوسرے مصرعہ مین کہتا ہی کہ کیا تو نے پہچانا گہر معشوقہ کا بعد توہم اور شک کے

یا دار عبلۃ بالجواء تکلّمی وعمی صباحًا دار عبلۃ واسلمی

کہتا ہی کہ ای گہر عبلہ کے موضع جوا مین مجہسی کلام کر تبلا تیری اہل کیا کرتی ہین پہر کہتا ہی کہ خوش ہو جیو عیش تیرا صبح کو ای خانہ عبلہ اور سلامت رہو تو عیب سے

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

یہہ شاعر مشرک تہا جنگ بدر مین پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہوکر لڑنے آیا تہا لیکن جب اوسکو شکست ہوئی اور بہاگ گیا اوسوقت حسّان بن ثابت انصاری نے جو کہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب مین سے تہا اور بہت مدح اور حال واقعات محمد مصطفی صہ کے اپنی قصیدون مین بیان کرتا تہا یہہ دو شعر اوسکی بہاگنے کے بابت کہی

ان کنتِ کاذبۃ التی حدثتنی ۔۔۔ فنجوتُ منجا الحارث بن ہمام

ترک الاحبۃ ان یقاتل دونہم ۔۔۔ ونجا برأس طمرۃ ولجام

اوس قصیدہ مین جسکے یہہ دو شعر ہین حسان ابن ثابت ایک زن نازک اندام کے طرف خطاب کرکے کہتا ہی — ان کنتِ کاذبۃ التی حدثتنی — حارث مذکور نے یہہ شعر سن کر اپنے بہاگنے کے عذر مین یہہ شعر کہی

اللہ یعلم ما ترکت قتالہم ۔۔۔ حتے اوسوا فرسی باسفر مزبد

وعلمت انی ان اقاتل واحدًا ۔۔۔ اُقتَل ولا اضرر عدوی مشہدی

وشمتُ برق الموت من تلقاہم ۔۔۔ فی مارق والخیل لم تتبدد

وصدقت عنہم والاحبۃ دونہم ۔۔۔ طمعا لہم بعقاب یوم انکد

کہتی ہین کہ کسی بادشاہ عجم نے جسوقت یہہ عذر سنا بہت ہنسا اور کہا کہ ای عرب کے لوگو تم اپنے چرب زبانی اور حجت ظریف سی اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسکو وہ رتبہ میسر نہین آیا بہاگنی کا عذر جو تمنی بیان کیا کیا خوب عذر ہی یہہ ایک حجت پہلون کے واسطی تمنی بنا کر چہوڑی جو کوئی بہاگیگا یہی عذر بیان کریگا یہہ مسلمان ہوگیا اور مقام اجنادین عین ورمیان سنہ ۱۳ ہجری کے شہید ہوا

پہلی صدی کی شاعر

مروان ابن ابی حفصہ

یہہ مروان بیٹا سلیمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تہا اوس کو یوم الدار کے روز اوسنی ازاد کر دیا تہا عبد اللہ بن معتز بالہ کہتا ہی کہ اس کے ازادگی کے دلیل قول مروان کا ہی وہ خود اپنا عشق یعنے ازاد ہونا بیان کرتا ہے وہ شعر یہہ ہے

بنو مروان قوم اعتقونی وکل الناس یعد لهم عبید

عبد اللہ بن المعتز سے روایت ہی کہ یحی ابن ابی حفصہ نے ابراہیم ابن لغمان بن بشیر انصاری کے بیٹی سی نکاح کر لیا تہا اوس لڑکے کا مہر بیس ہزار درہم ٹہہری اوسنی تمام مہر چہپا کر اوس کے باپ کے معرفت بہجوا دیا تا ہوز صحبت نہونی پائے تہی لوگون نے ابراہیم کو اس امر شنیع سے ملامت کرنے شروع کی ہر ایک یہہ کہنی لگا کہ تو نی اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو بٹا لگایا کیونکہ بیٹی کا نکاح غلام سے کیا مہر پہیردی اور لڑکی غلام کو ندی ابراہیم نی یہہ تو بیخ اور ملامت احبا کی سنکر یہہ شعر کہی

فاترکت عشرین الفا لفائل مقالا ولم اجعل مقالة لائم

فان کنت قد زوجت مولی فقد مضت به سنة قبلی وحب الدراهم

کہتی ہین کہ ابو حفصہ سابق مین یہودی تہا حضرت عثمان جامع قران رض کے وقت مین اونکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا — رفتہ رفتہ مالدار اور غنی ایسا ہو گیا کہ بنی اُمیّہ کی خاندان کے جمیع خزانہ اوسی متعلق ہو گئی — اور اوسنے ایک عورت مسماۃ خولہ سے جو کہ بیٹی مقاتل بن طلبہ ابن قیس بن عاصم سردار اہل وبر کے تہی نکاح کیا ایک شاعر نے اسیلئی مقاتل ابن طلبہ کے ہجو کی ہی

کی ہے — اور مروان شاعر مذکور نے اپنی اشعار مین اپنا فخر بھی بیان کیا ہی — فخر ۱۳
اوسمین ہرگز کچھہ نہ تہا بجز اس کے کہ وہ شاعر تہا اور ناصبی — اوسنی اپنی قصیدہ کافیہ
عجیبہ مین معن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوس قصیدہ کی صلہ مین
بہت مال اوس کے ہاتہہ آیا تہا نام اوس قصیدہ کا الفرارہے اوسکے انعام مین
ایک لاکہہ درہم اوسکو ملے تہی — روایت کی گئے ہی کہ مروان مذکور جعفر ابن
یحیی برمکی کی مجلس مین ایکدفعہ حاضر ہوا اور اوس کے مدح مین قصیدہ رائیہ
پڑہا جب سب پڑہ چکا جعفر نے کہا کہ ای مروان تو نے جو معن کی حقین مرثیہ ایک
لکہا ہے جسمین کا ایک یہہ شعر ہی ہے وکان الناس کلہم لمعن الی ان زار حضرتہ
عیالا پڑہو چنانچہ اوسنی فوراً یہہ مرثیہ پڑہا

مَضَی لِسَبِیْلِہٖ مَعْنٌ وَ اَبْقَی ۔۔۔ مَکَارِمَ لَنْ تَبِیْدَ وَلَنْ تُنَالَا
کَاَنَّ الشَّمْسَ یَوْمَ اُصِیْبَ مَعْنٌ ۔۔۔ مِنَ الْاَظْلَامِ مُلْبِسَۃٌ جَلَالَا

یہہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکہے گئی — راوی کہتا ہے کہ وہ یہہ مرثیہ
پڑہ رہا تہا اور جعفر اپنی اشکونکے رتو بہا رہا تہا جب وہ تمام پڑہ چکا جعفر نے
پوچہا کہ کسی اوس کے لڑکی نے کچہہ تجہی دیا اوسنے کہا کچہہ نہین — پہر یہہ کہا کہ
اگر معن زندہ ہوتا اور وہ تجہسی ثنا اپنے سنتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چار سو
دینار — جعفر نے کہا کہ نہی اٹہہ سو دینار تجکو مرحمت کئے اور اٹہہ سو اپنی طرف
سی جا خزانچی سے ایک ہزار چہہ سو دینار لی لی اس عطا پر بطور شکریہ مروان
نی یہہ شعر پڑہے

فَجُدْتَ مُکَافِیًا عَنْ قَبْرِ مَعْنٍ ۔۔۔ لَنَا مِمَّا یَجُوْدُ بِہٖ سَجَالَا
فَعَجَّلَتِ الْعَطِیَّۃَ یَا ابْنَ یَحْیٰی ۔۔۔ یُثَارُ بِہٖ وَلَمْ یَرِدِ الْمَطَالَا

پہلی صدی کی شاعر

۱۴ فکافا عن صدیٰ معن جوادٌ باجود راحہ بذلت نوالا
بنی لک خالدٌ وابوک یحییٰ بنافی المکارم لن ینالا
کان البرمکی بکل مالٍ تجود بہ یداہ یفید مالا

یہہ مروان مذکور شعرا رجید سے شمار کیا گیا ہی اور شعر اوس کے کیفیت نشہ بادہ کو ہی کرکری کرتی ہین — جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوس کے ایک شعر سی وہ لذت اٹھائی

جمیل

کنیت اوس کے ابو عمرو نام اوسکا جمیل بٹیا عبد اللہ کا پوتا معمر کا پڑوتا صباح کا یہہ شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعرونمین مساۃ بثینہ کا عاشق تہا عرب کے عاشقونمین ایک یہہ بہی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چہوٹی ہی عمر مین کہ وہ نابالغ لڑکا تہا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن کرکو پہنچا ہر چند اوس کے ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سر پٹخا ہرگز اوسکا ارادہ پذیرا نہوا اوسکے محبوبہ کے وارثون نے نہ مانا لاچار ہوکر پوشیدہ اوس کے پاس آتا اور شعلہ عشق کو اوسکے اب دیدار سی بجہاتا اوس کی عشق مین شعر بہت کہا کرتا تہا اون دونون کے مکان وادی قری مین تہی — اس شاعر بلی نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی اوسمین سی کچہہ ذکر کرنے کی حاجت نہین — یہہ عاشق اور وہ اوس کے معشوقہ دونو قبیلہ بنی عذرہ سے ہین — اوس کے معشوقہ بثینہ کے کنیت اُم عبد الملک ہے — جس قبیلہ کے یہہ عورت ہے اوسکا حسن اور جمال بہت مشہور ہی — اور اس قبیلہ کے مردونمین عشق بہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی کے حکایت ہی کہ وہ بہی اسی قبیلہ کا تہا کسی شخص نے اوس سے بطور استفسار یہہ پوچہا کہ تم

لوگون کے دلونکا عجب حال دیکہنی مین آیا جہان کوئی معشوقہ طرحدار تمہارے ۱۵
نظر پڑی اور تم مثل نمک کے پنگہل جاتی ہو جیسا پانی مین نمک گہل جاتا ہے
یہہ حال تمہاری دلون کا ہے — اوس امرا نے جواب دیا کہ میان صاحب
ہم لوگ اپنے جان اور دل کے بچانی کا کچہہ خیال نہین کیا کرتے جیسا کہ خانہ چشم
ہوتے ہین اونکو اپنی آراستے اور زیبائش نہین دکہلانے دیا کرتی بلکہ اچہے
صورت یا بدصورت جو سامنی آئی اوسکو وہ دیکہتا ہے اور اپنی گہر کی طرف
کچہہ نظر انکہ کو نہین ہوتے ہی یہی حال ہم لوگون کا ہی — اور ایک شخص کے
یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نی اوسنی پوچہا کہ آپ کس قبیلے کے ہین اوس شخص
نے کہا کہ مین اوس قوم کا ہون جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہین مرجاتی
ہین ایک لونڈی یہی وہان حاضر تہی اوسنی اپنی آقا سی عرض کے کہ قسم خدا کی
مین پہچان گئے یہہ شخص بنی عذرہ مین کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے
لوگون مین عشق بہت تہا اس شاعر جلیل القدر کے یہہ شعر ہین

اِذَا قُلْتَ مَا بِی یَا بُثَیْنَۃُ قَاتِلِی ۔۔۔ مِنَ الْوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ وَ یَزِیْدُ
وَ اِنْ قُلْتُ رُدِّی بَعْضَ عَقْلِی اَعِشْ بِہٖ ۔۔۔ بُثَیْنَۃُ قَالَتْ ذَاکَ مِنْکَ بَعِیْدُ

قاضی ہارون بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ جمیل بن معمر — درمیان مصر کے
عبد العزیز بن مروان کی مدح مین قصاید لکہکر لایا اوسنے سنی اور اچہا صلہ دیا
بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جمیل سے کہا کہ کہو اب بثینہ کو چاہتی ہو یا نہین
اوس کے سامنی یہہ لفظ ذکر کرتے ہی اگ عشق کے بڑکہہ گئی تمام حال اپنا معہ
مصایب اور رنج والم عشق کے حرف بحرف بیان کیا عبد العزیز نے اوس کے
تسلی کے اور ایک مکان اوس کے رہنی کے واسطی مقرر کرکے یہہ کہا کہ تو

۱۶ خاطر جمع رکھہ ہم تیری معشوقہ تجکو دلوادینگے مگر افسوس کہ چند ایام بعد سنی اس امید
میں بسر کئے اور بسبب اس نومیدی باعث شادی مرگ کی درمیان ۶۷ھ یا سی ہجری
کی وفات پائے امید بھی نہ برائی — زبیر بن بکار بیان کرتے ہین کہ عباس
بن سہل ساعدی سے یہہ روایت ہی وہ کہتی ہین کہ ہم ملک شام مین تہی ایکروز
ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجھسی یہہ کہا کہ تمکو کچھہ خبر جمیل کی بہی
ہے وہ بیمار پڑا ہے ہم اوسکے خبر بیماری کے لینی کو گئی جب ہم اوسکے پاس
گئی وہ حالت اخیر مین تہا اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کہ ای ابن سہل
جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی مدت العمر مین کبہی زنا اور قتل
اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوائے اللہ کی نہین اوسکے
حقین تو کیا کہتا ہی مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی
مین جانتا ہون کہ خدا اوسکو جنت بیشک دیگا یہہ کہکر — پہر مینی اوسی پوچہا
کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ مین ہون مینی کہا کہ مجکو تو گمان نہین پڑتا کہ آپ
ایسی ہون کیونکہ بیس برس سے آپ ثبینہ کے عاشق ہین عقل مین نہین آتا کہ آپ
نے اوسی کبہی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کہائی اور کہا
کہ مجکو محمد مصطفی صہ کے شفاعت نصیب نہ ہو جو مین جہوٹ بولتا ہون — مجکو
ہنوز روز اول ہے کبہی بہول سے بہی ثبینہ کے بدن پر ہاتہہ نہین رکہا اور
چہ جائی کہ صحبت ہو راوی کہتا ہی کہ یہہ کہتی ہے کچھہ دیر نہ ہونے پائی تہی
کہ راہی ملک بقا ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہین
کہ باوجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور محبوبہ کے دیکہنے
پہر صحبت نکرنا یا بہولے سی بہی ہاتہہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے بچا رہنا بہت مشکل

ہی — وہ عورت بہی اوس کے اوپر بجان و دل فریفتہ تہی ۱۷

علاؤ الحضرمی

علاؤ الحضرمی ایک قاصد تہا جو رسول اللہ ص کی خدمتمین حاضر ہوا تہا پیغمبر خدا ص نے اوس کے طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ تو نے قرآن مین سی کچہہ پڑہا ہے اوسنی عرض کے کہ یا رسول اللہ پڑہا ہے آپ نے فرمایا پڑہ اوسنے یہہ پڑہا عَبَسَ وَتَوَلّٰی اور اپنی طرف سے یہہ بڑہایا — اَخْرَجَ مِنَ الْجَلِّ نَسَمَۃً تَسْعٰی بَیْنَ شَرَاسِیْفَ وَحَشَا — حضرت نے یہہ سنتی ہے باواز بلند فرمایا چپ رہ کیا سورۃ کافی نہ تہی جو تو نے یہہ اور اوسمین ملادیا وہ چپکا ہوگیا — پہر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تو کچہہ شعر بہی کہتا ہے اوسنی کہا کہتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑہ اوسنے یہہ شعر پیغمبر خدا ص کی خدمت مین پڑہی شعر

یَحِیُّ ذَوِی الْاَضْغَانِ لَسْبٍ قُلُوبَہُمْ نَجِیَّۃَ ذِی الْحُسْنٰی فَقَدْ یُوْقِعُ النَّعْلُ
وَاِنْ دَحَسُوْا بِالْکَرْہِ فَاحِفْ کَرِیْہَۃً وَاِنْ جَسُّوا عَنْکَ الْحَدِیْثَ فَلَا تَسَلْ
فَاِنَّ الَّذِیْ یُوْذِیْکَ مِنْہُ سَمَاعُہٗ وَاِنَّ الَّذِیْ قَالُوْا وَرَاءَکَ لَمْ یُقَلْ

پیغمبر خدا ص نے یہہ شعر سنکر ارشاد کیا کہ — اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکَمًا وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا — یعنی بعضی شعر حکم ہوتے ہین اور بعضی بیان شل جادو کے اثر رکہتی ہین یہہ شخص پیغمبر خدا کے زمانہ مین موجود تہا اوسکی وفات کی تاریخ ۵۰ھ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیاعر کا پوتا خان غسانی کا ہے زمانہ اوسکا قریب زمانہ ولادت پیغمبر خدا ص کی تہا — ابو القدا اسمعیل اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ جب پیغمبر خدا ص نے بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی سی ظہور پایا اور حضرت پیدا ہوئے تو بادشاہ

کسریٰ کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گھوڑون کو کھینچی ہوئے لئی جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام بلاد فارس مین پھیل گئے ہی — جب صبح ہوئے کسریٰ کو یہہ خواب سنایا اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچھا کہ تمکو کیا تعبیر اسکے معلوم ہوتے ہی — موبذان نے عرض کی کہ اسکی تعبیر یہہ ہے کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اسی ماہیت اور حقیقت حال کے دریافت کرنے کی واسطی کسریٰ نی — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکھا — کہ کوئی شخص عالم اسطرح کا ہو جو مین اوسی سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی ہوے خوب کردی مری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اس عبد المسیح بن عمرو بن حبان غسانی کو کسریٰ کی پاس بھیجدیا کسریٰ نی وہ کنکورون کا ہلنا اور خواب سب بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اسی علم کا عالم میرا ماموں ہے وہ ملک شام کے مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسریٰ نے کہا کہ اچھا تو اوسکے پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لاکر دی — چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور سطیح کے پاس جا پہنچا جسوقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا اوس نے جاکر سلام کیا وہ سلام کا جواب ندی سکا اوسوقت عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصمّ لم یسمع غطریف الیمن ام فاد فارزلم ربہ شاو العنن

یا فاصل الخطّۃ اعیت من فطن وکاشف الکربۃ عن وجہ الغضن

اتاک شیخ الحی من آل سن وامہ من آل ذیب ابن حجن

ابیض فضفاض الرداء والبدن رسول قیل العجم لیسری بالوسن

لا یرھب الرعد ولا ریب الزمن تجوب بی الارض علنداۃ شجن

پہلی صدی کی شاعر

ترفغنی وجناوتھوی بی جنن

اس شاعر کا زمانہ یہی زمانہ آخرالزمان کا تہا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنی اور بہی اشعار کہی ہین یا نہین یہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتہہ آیا لکہا گیا

اُمیّہ بن ابی الصلت

نام ابوالصلت کا عبداللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تہا کتب ابنا یعنی انجیل مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون نے کتابین سب وہ پڑہتا تہا پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تہا بروقت ظہور نبی آخرالزمان کے سبب حسد کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تہا یہہ اُمیّہ ملک شام کو چلا گیا تہا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک کنوا مردون کے لاشون سے بہرا اور اٹا ہوا پڑا ہے اوسی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے اون مقتولین مین عتبہ — اور — شیبہ — دونو بیٹے — ربیعہ — کے جو اموزادی امیہ مذکور کی ہتے اونکے لاشین بہی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب فرط غم اور قلق کے اپنی اوٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوس کوئی پر بیٹہہ گیا اور ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکہتا ہون

الا بکیت علی الکرام بنی الکرام اولی المدائح کبکاء الحمام علی فروع الایک فی الغصن الجوانح

تبکین حزنی مستکینات یرحن مع الروایح امثالھن الباکیات للمعولات من النوائح

ماذا یرد فالعنقد من مرازبۃ جحاجح شمط وشبان بھا لیل مغاویر وحاوح

ان قد تغیر بطن مکۃ فھی موحشۃ الاباطح

یہہ حال تاریخ ابوالفدا سی مینی پایا بعینہ لکہہ دیا سوا اسکے اور کچہہ معلوم نہین

پہلی صدی کی شاعر

کسری کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گھوڑون کو کھینچی ہوئے لئی جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام بلاد فارس مین پھیل گئے ہی — جب صبح ہوئے کسرے کو یہہ خواب سنایا اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچھا کہ پہر تمکو کیا تعبیر اسکے معلوم ہوتے ہی — موبذان نے عرض کی کہ اس کی تعبیر یہہ ہے کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اس ماہیت اور حقیقت حال کے دریافت کرنے کی واسطی کسرے نی — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکہا — کہ کوئی شخص عالم اسطرح کا ہو جو مین اوستی سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی میرے خوب کردی مری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اس عبد المسیح بن عمرو بن حبان غسانی کو کسرے کی پاس بہیجدیا کسرے نی وہ کنکورون کا ہنا اور خواب سب بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا ماموں ہے وہ ملک شام کے مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسری نے کہا کہ اچہا تو اوسکے پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لاکر دی — چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور سطیح کے پاس جا پہنچا جسوقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا اوس نے جاکر سلام کیا وہ سلام کا جواب ندی سکا اوسوقت عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصمّ لم یسمع غطریف الیمن ام فاد فارتہ بہ شاو العنن

یا فاصل الخطّة اعیت من فطن وکاشف الکربة عن وجہ الغضن

اتاک شیخ الحی من آل سن وامہ من آل ذیب ابن حجن

ابیض فضفاض الرداء والبدن رسول قیل العجم لیسری بالوسن

لا یرهب الرعد ولا ریب الزمن تجوب بی الارض علنداة شجن

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجناء وتھوی بی جنن

اس شاعر کا زمانہ بھی زمانہ آخر الزمان کا تہا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنے اور بھی اشعار کہی ہین یا نہین بھی شعر اور اتنا ہی حال ہمارے ہاتھہ آیا لکہا گیا

اُمیّہ بن ابی الصلت

نام ابو الصلت کا عبد اللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار رہتا کتب ابنا یعنی انجیل مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون نے کتابین سب وہ پڑہتا تہا پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تہا بروقت ظہور نبی آخر الزمان کے سبب حسد کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تہا یہہ اُمیّہ ملک شام کو چلا گیا تہا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک کنوا مردون کے لاشون سے بہرا اور اٹا ہوا پڑا ہے اوسی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے اون مقتولین مین عتبہ — اور — شیبہ - دونو بیٹے - ربیعہ — کے جو ماموزاد امیہ مذکور کی تہے اونکے لاشین بہی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب فرط غم اور قلق کے اپنی اوٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوس کوئی پر بیٹہہ گیا اور ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکہتا ہون

اَلا بکیتُ علی الکرام بنی الکرام اولی المماجد کبکاء الحمام علی فروع الایک فی الغصن الجوانح

تبکین حزنی مستکینات یرحن مع الروایح امثالھن الباکیات المعولات من النوایح

ماذا یرد فالعنقد من مرازبۃ جحاجح شمط وشبان بھالیل مغاویر وحاوح

ان قد تغیر بطن مکۃ فھی موحشۃ الاباطح

یہہ حال تاریخ ابو الفدا سے مینی پایا بعینہ لکہہ دیا سوا اسکے اور کچہہ معلوم نہین

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعرا رمین سی ہتی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوس کے باپ سمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیونمین سی تہا قتل کیا اوسوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوس کے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علی ابن ابیطالب نی یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوس بہی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الاثیل مظنۃ ۔۔۔ من صبح خامسۃ وانت موفق

بلغ بہ میتا فان تحیۃ ۔۔۔ ما ان تزال بہا الرکائب تخفق

منی الیہ وعبرۃ مسفوحۃ ۔۔۔ جادت لمایحہا واخری تخنق

فلیسمعن النضر ان نادیتہ ۔۔۔ ان کان یسمع میت او ینطق

ظلت سیوف بنی ابیہ تنوشہ ۔۔۔ للہ ارحام ہناک تشقق

امحمد ولانت ضنء نجیبۃ ۔۔۔ من قومہا والفحل فحل معرق

ما کان ضرک لو مننت وربما ۔۔۔ من الفتی وہو المغیظ المحنق

والنضر اقرب من اصبت وسیلۃ ۔۔۔ واحقہم ان کان عتق یعتق

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف سی ہی باب المراثی مین مذکور ہین

پہلی صدی کی شاعرہ

ابو الخطاب عمر

۲۱

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑوتا مغیرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوس کے برابر نہ تہا غزلیات اور نوادر اور واقعات اور لطائف وظرائف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوس کے حکایتین مشہور ہین چونکہ مساۃ ثریا بنتی علی بن عبد اللہ بن العارث پر عاشق تہا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکہے ہین وہ شاعرہ مساۃ قبیلہ جواد پر گذری اس کے دادی تہی یہہ شعر اوس کے ہین

حیّ طیفاً من الاحبّۃ زارا	* بعد ما صرع الکری السّمّارا
طارقاً فی المنام لمّت دجی اللّیل	ضنیناً بان یزورنہارا
قلت ما بالنا خفینا وکنّا	قبل ذاک الاسماع والابصارا
قال ایاکما عہدت لکن	شغل الحلی اہلہ ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چارشنبہ اور چوتہی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کے تہی اوسنی ستر برس کے عمر پائی — ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ سنہ ۹۳ ہجری مین اس شاعر نے وفات پائی اور ۷۰ برس کے عمر پائی واللہ اعلم بالصواب اس کے قول سی لازم آتا ہی کہ سنہ ۲۳ ہجری مین اوسنے پیدا ہی نہ پائی ہو

امیہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کے جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تہی واقدی کہتا ہے کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹون کو بلواکر یہہ کہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا ابہی اوسو

اُنکی پاس بیٹھی تہی اور حضرت کی عمر اٹھہ برس کے تہی ام ایمن بیان کرتے ہین کہ پیغمبر خدا کو چونکہ عبد المطلب بہت پیار کرتے تہی بروقت اونکی وفات کے حضرت بہی رو رہی تہی عبد المطلب نی اکسوسیں برس کے عمر پائی — جب بموجب فرمانی عبد المطلب کے سب بیٹان اونکے حاضر ہوئین ہر ایک نے نوحہ کیا اور اشعار اپنے اپنی پڑہی اور روئین جب امیہ مذکورہ نے یہہ شعر پڑہی تو اوسوقت عبد المطلب کے چہاتے مین جان تہی مونہہ سی بول نہ سکتا تہا مگر یہہ شعر سنتا تہا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تہا وہ شعر یہہ ہین

اعینیّ جودا بدمع درر ۔۔۔ علی طیب الخیم و المعتصر
علی ماجد الجد واری الزناد ۔۔۔ جمیل المحیا عظیم الخطر
علی سیبہ الحمد ذی المکرمات ۔۔۔ وذی العز و المجد و المفتخر
وذی الحلم و الفضل فی النایبات ۔۔۔ کثیر المکارم جم الفخر
لہ فضل مجد علی قومہ ۔۔۔ مبین کما لوح ضوء القمر
اتتہ المنایا فلم تشوہ ۔۔۔ بصرف اللیالی و ریب الغیر

یہہ سنکر شعر وفات پائی اور حجون مین مدفون ہوا

ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانے مین لکہا ہی کہ ربیعہ بن ثابت اسکے رقی کا غادی سے ہے یہہ شاعر ایک لونڈی سماۃ عثامہ پر جو کہ ایک شخص قریشی کے کنیزک تہی مرتا تہا جس پہلے مالک کے وہ لونڈی تہی اوسکا نام ابن مرار ہے ایام دولت بنی ہاشم مین وہ والی مصر کا تہا اور بہت دولتمند ذی عزت تہا اوس کو جب یہہ خبر پہنچی کہ ایک کنیزک سماۃ عثامہ پر حضرت ربیعہ بدل مفتون اور عاشق مجنون ہین —

اوسنی ربیعہ کو بلوا کر یہہ کہا کہ اگر آپکا دل میری لونڈی پر آگیا ہے تو کیا مضائقہ ہے یعنی آپکو یہہ ہے کہ آپ اوس کے مختار ہین شعلہ اشتیاق کو اوس کے آب وصال سے بجھائیں — اور دن عید شب شب برات منائیں — ربیعہ شاعر مذکور نے کہا کہ ہرگز یہہ خیال بھی نہ لائیں گا مجکو وہ عطا نہ کیجئے گا کیونکہ جس صورت مین آپنے وہ لونڈی مجکو عطا کی تو وہ میری ملک مین آئے فوراً میرا عشق جاتا رہیگا اور مجکو یہہ منظور نہین ہے کہ عشق کو کھو بیٹھون اس لذت ہجرت کو دیکھون مجکو آپنا حکم دیجئے کہ چوری چھپی اوس سے ملتا رہون دلکی حسرت اور شعلہ عشق کو بھڑکاتا رہون یہہ شعر اوسنی اوسی لونڈی کی صفت مین کہی ہین

اعتادَ قلبی من حبیبک عِیدُہ ،، شوق عراک فانت عنہ تَذُودُہ
والشوق قد غلب الفواد فقادَہ ،، والشوق یغلبُ ذا الھوی فیقودہ
فی دار مَرّارٍ غزالُ کُنَیسۃٍ ،، عطَلَ علیہ خُزُورہ وبُرودہ
رِیمٌ اغرّ کانہ من حُسنہ ،، صنمٌ بمجّ وبیعۃٍ معبودہ
عیناہ عینا جُوذرٍ بصریمہ ،، ولمن الظبی المُربّب جیدُہ
ماضرّعثمہ ان تلمّ بعاشقٍ ،، دَنِفِ الفُواد مُتَیّمٍ فتعودہ
وتَلُذّہ من ریقھا ولربّما ،، نفع السقیم من السقام لَذُودُہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسمین یزید ابن مہلب کے کسی بیٹی کے بھی مدح اوسنے کی ہی یہہ شاعر شعراء جاہلیت سے ہے

مرحب

واضح ہو کہ یہہ شخص یعنے مرحب قلعہ خیبر کا حاکم تہا جب درمیان سن سات ہجری کے پیغمبر خدا اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لیگئے حضرت نے دس روز تک

اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح نہوا ہر چند کہ اور اصحاب کو علم دیکر بھیجتے تہی مگر سب ناکام پہر آتے تہی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ بیماری چشم کے تہی حضرت نے بلا کر علم سپرد کیا اور اپنا لعاب دہن اونکی انکہ پر لگا کر حکم دیا کہ ای علی خیبر فتح کر حضرت علی رضی اللہ عنہ خندق اوس کے آنٹ کر دروازہ خیبر کا توڑا اوسوقت یہہ مرحب اونکی مقابلہ کو میدان رزم مین آیا اوس کے سر پر ایک لوہی کے خود تہی وہ یہہ شعر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سامنی آیا

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رضی اللہ عنہ نی یہہ شعر اوس کے مقابلہ مین فرمایا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

اور ایک ہاتہہ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سر پر مارا کہ معہ خود اور سر مرحب کے دو بہا نکین مثل خربوزہ کے ہوگئین فوراً زمین پر گرتی ہی مر گیا یہہ واقعہ مرحب کا درمیان سنہ ہجری کے ہوا ابو اسحاق نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے مگر ہمنی جو بیان کیا یہہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اوس قلعہ کو فتح کیا

۴ عباس بن مرداس السلمی

عباس نام ابو الہیثم کنیت بیٹا مرداس کا یہہ شاعر اصحاب رسول اللہ مین سے ہی لیکن وہ اون لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طمع بہت تہی اور رسول اللہ اونکو بعد آنی مال غنیمت کے بسبب اونکی دلکی خوش کرنی اور تالیف قلوب کے لئی دیا کرتی تہی — کچہہ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچہا مسلمان نہا — وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت مین شمار کئی گئی ہین اور وہ بسبب ناواقفی دین اسلام کے شراب نوشی کیا کرتی تہی یہہ بہی اونمین سے تہا چنانچہ اوسپر بہی

پہلی صدی کی شاعر

خمر کے ممانعت کی گئی تہی بروقت حرام ہونی شراب نوشی کے اوس سی اوسکی مئے بھی ۴۵
کنانہ نے بہت حدیثین روایت کی ہین — اوس کے شاعر مشہور اور چالاک ہونی
مین کوئی شک نہین جنگ حنین مین ہمراہ غلامون کے گہوڑون پر سوار ہوکر اوسنی بہی
لڑائی کے اور بروقت تقسیم مال غنیمت کے رسول اللہ صہ نے — ابوسفیان اور اوسکی
دو بیٹون — اور یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی
جہل — اور حارث بن ہشام یعنی ابوجہل کے بہائی کو اور صفوان بن امیہ کو
(یہہ لوگ قریش تہے) سو سو اونٹ فی آدمی دئی — اور اقرع بن حابس
یمنی — اور — عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الذبیانی — اور مالک بن
عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس رحمت کئے — اور عباس
بن مرداس سلمی شاعر مشہور کو چند اونٹ دئی وہ خوش نہوا اسلئی اوسنی
یہہ شعر تصنیف کئی اور سامنی رسول اللہ کے پہڑہی

فاصبح نہبی ونہب العبید ، بین عیینۃ والاقرع
وما کان حصن ولا حابس ، یفوقان مرداس فی المجمع
وما کنت دون امرأ منہما ، ومن یضع الیوم لا یرفع

کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تاکہ اوس کے زبان بند
ہو یہہ حال شہ ہجری مین گذرا حال وفات شاعر مذکور کا معلوم نہین ہوا

حاتم طائی

پوشیدہ نرہی کہ یہہ وہ حاتم طائی ہے جس کے سخاوت اور شجاعت اور کرم
اور عدل کے شہرت دنیا مین مشہور ہے بلکہ فقیر لوگ بہی اپنی صدا مین یہہ کہا
کرتی ہین — (بہلا ہو حاتم طائی بہیجو) کیونکہ حاتم بہت سخی و کریم تہا — اوسکی

۲۶ کنیت ابو سفانہ ہی مسماۃ سفانہ اوس کے بیٹی تہی جو کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس حاضر ہوکر اپنا حال بیان کر گئی تہی حاتم بیٹا عبد اللہ کا پوتا سعد کا پڑوتا حشرج کا اولاد طی بن اود سے ہی وہ بڑی شعرا مجیدین کا یلمین سی درمیان طبقہ جاہلیت کے گذرا درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا اوس کے یہہ شعر ہین

وما انا بالساعی لفضل زمامها ۔ لتشرب ماء الحوض قبل الرکائب
وما انا بالطاوی حقیبۃ رحلها ۔ لابغیها خفا واترک صاحبی
اذا کنت ربا للقلوص فلا ادع ۔ رفیقک یمشی خلفها غیر راکب
اخها فاردفه فان حملتکما ۔ فذاک وان کان العقاب فعاقب

یہہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حماسہ مین مندرج کئی ہین ہمنی بہی وہین سے لکہی ہین

عتبہ

عتبہ بیٹا ابو لہب کا ہے جب اللہ تعالی نے اپنی نبی محمد صلعم کے روح کو قبض کیا اور حضرت ابوبکر رض خلیفہ اونکی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیعت پہلی پہل اونکی بمجرد اس بیعت کی پچکی عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین سب صحابہ نی بیعت اونکی کرلے — مگر بنی ہاشم مین سی کسینی نہ کی اور — حضرت زبیر اور اس عتبہ بن ابی لہب — اور خالد بن سعید بن العاص — اور مقداد بن عمر — اور سلمان فارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن یاسر — اور براء بن عازب — اور ابی بن کعب ان لوگون نے اونکی بیعت نہ کی بلکہ یہہ سب حضرت علی رضی اللہ کی طرف مایل ہوگئی اسواسطی عتبہ مذکور نے اسوقت یہہ شعر کہے

ما کنت احسب ان الامر منصرف ۔ عن هاشم ثم منهم عن ابی حسن

عن اول الناس ایمانا وسابقه ،، واعلم الناس بالقرآن والسنن
واخر الناس عهدا بالنبی ومن ،، جبریل عون له فی الغسل والکفن

مسیلمۃ الکذاب

اس شخص نے ایام نبی آخر الزمان مین دعوہ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اوسکی بہت تابع ہو گئے تہی ابتدا رحال اوس کے یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صہ کی پاس بنی حنیفہ کی طرف سی وہ ایلچی ہو کر آیا تہا یہان اگر اوسنے یہہ دعوہ کیا کہ محمد صہ اور مین دونو نبی ہین ہماری اور اونکے درمیان نبوت مین مشارکت ہے اور ظاہر مین مسلمان ہو کر حضرت کے پاس رہا کیا جب اوسنی دیکہا کہ میری کسیطرحسی دال نہین گلتی اوہو مرتد ہو گیا اور یہہ دعوہ کیا کہ مین بہی ایک نبی مستقل ہون چونکہ وہ شخص فصیح اور شاعر تہا اسلئی اوسنے ایک قران بہی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سی کہا کہ یہہ ہم پر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہی — بعد ازان درمیان ایام ابوبکر رض کی ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث نی بہی یہہ دعوہ نبوت کا کیا یہہ عورت قبیلہ بنی تمیم کے تہی اوس کے بہی بہت لوگ تابع ہو گئے چنانچہ قبیلہ بنی یتم کے گروہ اور قبیلہ تغلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہو گئی اوس عورت نی جو مسیلمۃ الکذاب کے دہوم دہام سنے بصد اشتیاق اوس کی پاس معہ اپنے بہیڑ بہاڑ — یعنی بجمعیت مردان امت اپنی کے حاضر ہوئے مسیلمۃ الکذاب نے اوس عورت سے کہا کہ اپنی متبعین کو میری سامنی نہ لاؤ اگر ملاقات مجہسی منظور ہے تو تن تنہا بذات خود میری خیمہ مین تشریف لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی تابعین کو حکم دیا کہ اس خیمہ مین ایک بنے — اور بنیہ کے ملاقات ہوتی ہی تم سب دور دور رہو خدا جانے کیا کلامات الہامیہ صادر ہون مسیلمۃ الکذاب

۴۸ نے اپنا خیمہ تمام تر زمین وآرائش کے آراستہ کیا اور اگر کی بتی اور خوشبوئین اوسمین جلائین اتنی مین وہ حضرت بنیۃ تشریف لائین بیٹھین اور کہنی لگین کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے مسیلمۃ الکذاب نی یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی

یہہ سنکر بولین کہ اور بہی کوئی آیت سناؤ اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی

الم تر ان اللہ خلق النساء ازواجا وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم تخرج ماشئنا اخراجا فینتجن لنا انتاجا ۵

یہہ سنکر وہ عورت بولی کہ مین گواہی دیتی ہون کہ تو بیشک سچے ہی جب مسیلمۃ الکذاب بذات نی دیکہا کہ یہہ عورت میری تابع اور منقاد ہوگئی فوراً اوسی اپنے مطلب کے بابمین یہہ کہا کہ اگر مین تسی جماع کرون تو آپکے بہی صلاح ہے یا نہین اوس عورت نی جواب مین کہا کہ مجکو بہی اس بات کی وحی آئی ہی اب بیشک کیجئی اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ شعر پڑہی

الا قومی الی النیک ۔ فقد ہیی لک المضجع
فان شئت ففی البیت ۔ وان شئت ففی الخدع
وان شئت صلقناک ۔ وان شئت علی اربع
وان شئت بثلثیہ ۔ وان شئت بہ اجمع

وہ عورت بولی کہ (بہ اجمع) یعنی ایسی طرح پر جماع کیجئی کہ کوئی بیچ نہ رہجائی سب ادا ہون مسیلمۃ الکذاب نے کہا کہ اسی حکم کی مجکو ابہی وحی نازل ہوئی

ہی کہ اس عورت بنتہ سی اسطور پر جماع کرکہ کوئی بچہ کسی کروٹ کے لذت ۴۹
رہ نہ جائی تین روز اسی طرح دونو لوگ لگے چین اوٹھائی بعد ازان اپنی قوم کی
طرف وہ عورت گئی اور یہی دعوہ نبوت اوس سال تک کہ جس سال میں حضرت معاویہ
کے بیعت ہوئی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اس سال میں وہ مسلمان ہوگئی اور اس دعوی
سے باز آئی اور بہت پچتائی اور بصرہ میں جاکر رہی وہیں فوت ہوئے — اور
ایام خلافت حضرت ابوبکر رض یعنی خلیفہ اول کے وقتمیں مسیلمۃ الکذاب مارا
گیا اوس کے مرنے کا یہہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ
کے واسطی آراستہ کرکے بھیجا تھا چنانچہ وہ مشرکین کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور
بہار می لڑائی ہوئی مسلمانون کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تھا آخرکار
مسلمانون کو فتح ہوئے مشرکین ہلاک گئے اور مسیلمۃ الکذاب مارا گیا مسمی وحشی
نی مسیلمہ مذکور کو اوس حربہ سے مارا تھا جس سے حضرت حمزہ پیغمبر خدا صم کی چچا شہید
ہوئی تہی یہہ مدعی نبوت زمین یمامہ میں رہتا تھا اس لڑائے میں مسلمان بہی بہت
ہارے گئے چنانچہ اون لوگونسی جو حافظ قران مہاجرین اور انصار میں سی بہی
بہت کام آئی اوسوقت حضرت ابوبکر رض نے کہجورون کے پتون اور لوگون کے
سوہنے سے سنگرا اور چمڑون کے ٹکرون پر سی نقل کرکے قران شریف کو جمع کیا
تاکہ جاتا نرہے اور اوس کے ایک نقل کرواکے حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صم
کے گہر میں رکہوا دیا تاکہ قران شریف میں زیادتی اور کمی نہونے پاوی

ابو ثمیر السعدی

یہہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض کے موجود تہا — خلیفہ اول
کے وقتمیں بنی یربوع کے لوگون نے زکات دینی چہوڑ دی تہی اس قبیلہ کا

۳۰ سردار مالک بن نویرہ تہا — مالک مذکور کو گہوڑی کے سواری خوب آتی تہی اور شاعر بہی تہا ایام حیات پیغمبر خدا کے مین مشرف باسلام ہوا حضرت نی اوسکو فرمایا کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کرکے بیت المال مین داخل کردیا کرو جب حضرت ابوبکر رض خلیفہ ہوئی اوسنی مذکوات دینے چہوڑدی اسلئی حضرت ابوبکر صدیق نے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات کیون نہین دیتے — مالک مذکور نے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پہڑلیا کرین گے مگر زکات نہ دی جائیگی — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دونو معاً قبول ہوتے ہین یہہ نہین ہوسکتا کہ نماز پہڑہو اور زکات نہ دو مالک نے بطور طنز خلیفہ کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ تہارے صاحب نے ہمکو یہی حکم دیا ہی — خالد کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تہارا صاحب نہین قسم خدا کی سر اوڑادونگا — غرضیکہ اون دونون کے باب زکوات مین گفتگو بڑہ گئی اسی اثنار مین مالک کے جورو بہت خوبصورت اور شکیلہ پری پیکر تہی خالد کے نظر پڑہ گئی اسلئی وہ اور بہی اوسکے قتل کی درپی ہوا ہر چند مالک یہہ کہتا رہا کہ تو مجکو خلیفہ اول کے پاس بہیجدے جو وہ کہینگے اوسپر عمل کرونگا اوسنی ہرگز نمانا فوراً اوسکا کاٹ ڈالا اوسوقت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکہہ کر یہہ کہا کہ اوس کے جمال اور خوبصورتی نی مجکو قتل کروایا حقیقت مین اسنی ہی مجکو قتل کیا ہی خالد نے کہا کہ تجکو خدا نے بسبب اسلام سے پہرجانی کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ مین مسلمان ہون مرتد نہین ہوا ہون خالد نے فوراً اوسکا سر تن سی جدا کرکے چولہی مین جلایا کیونکہ اوس کے سر پر بال بہت تہی اور اوس کے جورو کو اوسیوقت پکڑکر اپنا دل ٹہنڈا کیا — بعض کہتی ہین کہ ابن عمر — اور ابی قتادہ کو بہلا کر اوسنی اپنا نکاح کرنا

چاہتا تہا اونہونے نمانا ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت ابوبکر رض کو لکہہ کر اسکی اطلاع ۳۱
کرتا ہون اوسنے برگزنمانا اوس عورت سی نکاح کر لیا یہہ حال دیکہہ کر اس شاعر ابوبیر
سعدی نے یہہ شعر کہی ہین

الا قل لحی اوطئوا بالسنابك ؛؛ تطاول هذا الليل من بعد مالك
قضى خالد بغيا عليه بعرسه ؛؛ وكان له فيها هوى قبل ذلك
فامضى هواه خالد غير عاطف ؛؛ عنان الهوى عنها ولا متمالك
فاصبح ذا اهل واصبح مالك ؛؛ الى غير اهل مالكا في الهوالك

جب اس ماجری کی خبر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو پہنچے حضرت عمر
نے ابوبکر رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو تم سنگسار کرو ابوبکر رض نی جواب دیا
کہ من اوس کو سنگسار نہین کرنگا کیونکہ اوسنے تاویل اور اجتہاد کیا اوسمین اوسکو خطا
ہوئی اور مجتہد خطا کیا کرتا ہے — حضرت عمر رض نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو
قتل کیا اوس کی قصاص مین آپ اوسکو قتل کیجئے — حضرت ابوبکر رض نی کہا کہ
مجکو قتل ہی کرنا منظور نہین کیونکہ مجتہد مخطی بہی ہوتا ہے — پہر کہا کہ اچہا معزول ہی کرو
— اسکا جواب اونہونی یہہ دیا کہ معزول اسواسطے نہین کرتا کہ جس تلوار کو خدا نی
کہنچا ہو مین اوسکو میان مین بند نہین کرسکتا یہہ قصہ صرف واسطی تبین معنی شعر کے
بیان کیا گیا والا نہ کتب تواریخ مین مذکور ہی کچہہ حاجت نہ تہی

متمم بن نویرہ

یہہ شاعر اوس مالک مذکور رض کا جس کا ذکر اوپر گزرا بہائی تہا اوسکو جب
یہہ خبر پہنچی کہ میری بہائی مالک کو خالد نے قتل کر ڈالا ہے اوس کے نوحہ مین اوسنی
بہت شعر کہے از انجملہ یہہ چند شعر اوس کے قصیدہ عینیہ مین سے جو بنام متمم العینیہ مشہور

۳۲ لکھتا ہون وہ یہہ ہین

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ،، من الدہر حتی قیل لن یتصدعا
وعشنا بخیر فی الحیوۃ وقبلنا ،، اصاب المنایا رھط کسری وتبعا
فلما تفرقنا کانی ومالکا ،، لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

یہہ واقعہ اس مالک پر درمیان ۱۱ھ ہجری کے گذرا — ابو الفدا اسمعیل نے اپنی تاریخ مین یہہ حال معہ ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہی ہمنی بہی اوسی ہی لکھا

جبلۃ بن الایہم

یہہ شاعر درمیان ۱۶ھ ہجری کے ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین اونکی پاس ملاقات کو آیا مسلمانون نے اوسکے بہت تواضع وتکریم کی اور عجب شان شوکت سی وہ آیا تہا مورخ کہتی ہین کہ بہت اچہا لباس پہنی ہوئے تہا اور آگی اگی اوسکے کوتل گہوڑی چلی جاتی ہے ہرابی اوسکے جامہ دیبا پہنی ہوئے اوسکے ساتہہ تہی غرضیکہ وہ حضرت عمر رض کے پاس آکر ٹہیرا اوسی سالمین خلیفہ دویم جب بارادہ ادا رمناسک حج تشریف لیگئی وہ بہی اونکی ساتہہ گیا — اتفاق سی ایک شخص جو قبیلہ فزارہ کا تہا اوسکا ساتہہ اوسکے کپڑی پر اثنا طواف مین جا پڑا — جبلہ مذکور نی ایک مکا اسکی ایسا مارا کہ اوسکے ناک بیہہ گئے — وہ شخص حضرت عمر رض کے پاس مستغیث ہوکر حاضر ہوا حضرت عمر رض نے جبلہ مذکور کو فوراً بلاکر اپنی سامنی حاضر کروایا اور حکم دیا کہ اپنی جان کی بچاو کیواسطی فدیہ دی نہین ایہی حکم کرتا ہون وہ تیری ہے ناک پر ایسا ہی مکا ماری کا — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی مین بادشاہ ہون وہ بزاری آدمی ہے حضرت عمر رض نے کہا کہ اسلام نی بادشاہ اور بزاری مین برابری کردی ہے حد دونون پر واجب ہوتے ہی کچہہ بزاری آدمی

آدمی اور بادشاہ مین فرق اور رتبہ احکام خدا کے تعمیل مین نہین ہے — جبلہ مذکور نے ۳۳
کہا کہ مین یہہ جانتا تہا کہ اگر مسلمان ہوجاؤن گا تو بڑی عزت اور قدر میری ہوجاویگی
حالت جاہلیت سے سواب دیکہا کہ کچہہ نہین — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ یہہ بیخبرے
حکومت کے بود ماغ سی دور کیجئی — جبلہ نے کہا کہ اب مین نصارای ہوجاتا ہون
مسلمانے مین کچہہ عزت نہ پائی — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر نصارای ہوجائیگا
تو تیرا سر اوڑا دونگا پہر جانسی ہی ماتہہ دہوئیگا — اوسوقت جبلہ نی یہہ کہا
کہ آج رات آپ مہلت دین رات کو جو ہوگا سو دیکہلا دونگا چنانچہ جب رات
ہوئی جبلہ اپنی نوکر چاکر لیکر ملک شام کیطرف بہاگ گیا — بعد ازان قسطنطنیہ مین
اپنی ہمراہ پانسی آدمی لیکر جا داخل ہوا اور معہ اپنے ہمراہیون کے نصارای ہوگیا
— ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ نے اوس کے بڑی عزت و توقیر کے مگر نصارای ہوکر
وہ بہت پچتایا اور یہہ شعر ندامت اوٹہاکر تصنیف کئی

تنصرت الاشراف من عار لطمۃ ؛ وما کان فیہا لو صبرت لہا ضرر
تکنفنی فیہا لحاج ونخوۃ ؛ وبعت لہا العین الصحیحۃ بالعور
فیالیت امی لم تلدنی ولیتنی ؛ رجعت الی القول الذی قالہ عمر

قاصد خلیفہ دویم کا جب ہرقل کے پاس گیا تو اوسنی دیکہا کہ جبلہ کی بڑی عزت
اور توقیر ہورہے ہی اور اوس کے پاس بہت نعمت اور دولت ہوگئی ہے چنانچہ جبلہ
نی پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسان بن ثابت انصاری شاعر معروف
کی واسطے جسکا ذکر آگے اویگا روانہ کئے اور حسان نی اوس کے شکر مین
بہی شعر کہی ہین اونکا لکہنا کچہہ ضرور نہین تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ جبلہ
پہلا بادشاہ لوک غسان مین کا ہے

المعافر

یہہ ایک بادشاہ ملک یمن کا نوان بچہ اولاد حضرت نوح سے تہا طبقہ جاہلیت مین گذرا ہے نام اوسکا نعمان تہا نسب نامہ اوسکا یہہ ہے نعمان بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر اسکی ہمراہ جب بہت آدمی رعایا کے ہوگئی اوسنی - عامر بن باران کو ملک یمن سے نکالکر سلطنت چھین لی تہی بنی بہت برس اول گذرا ہی اسکو معافر بہی کہتی تہی یہہ لقب بسبب اوس کے اس شعر کے جو اوس کے تصنیف سی ہی رہا گیا تہا

اذا انت عافرت الامور بقدرة ۔ بلغت معالی الاقدمین القاول

جذیمہ

جذیمہ ابن مالک بن فہم بڑی رتبہ کا ذیشان بادشاہ شہر حیرہ کا تہا چونکہ اسکی جسم مین بیماری برص کے تہی اسو واسطے اوسکو جذیمہ الابرش بہی کہتی تہی اس بادشاہ کی ایک بہن مسماۃ رقاش تہی وہ عورت ایک شخص مسمی عدی بن نصر بن ربیعہ کو جو قبیلہ ایاد کا تہا اور اس بادشاہ کے پاس خدمت ساقی گری کے اوسکو مفوض تہی چاہتی تہی — وہ بہی بجان و دل اوس پری پیکر کا مفتون و شیدا تہا لیکن کوئی وقت فرصت کا اپنی محبوبہ کے ملنی اور اوس ہجرت بجہانی کا امکان نہ پاتا تہا کیونکہ وہ بادشاہ کے بہن یہہ اوس کے گہر کا ساقی وصال جانان میسر ہونا مشکل تہا — اوس حور نژاد نے اس نیم جان سے کہا کہ ایک صورت ہماری تمہارے صحبت کے نکل سکتی ہے جسوقت بادشاہ نشہ شراب مین مدہوش اور مست ہو اوسوقت تو اجازت بادشاہ سے اس امر کی چاہنا فوراً کہہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جذیمہ مذکور شراب پیکر مست ہو گیا اور اوسنے بہی اپنی معشوقہ سی ملنی کی واسطے بادشاہ کو بہت شراب پلاکر بیہوش کرکے بادشاہ سی عرض کے کہ

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کرکے گلچھڑی اوڑاون بادشاہ بیہوش نے کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسطرف سے پیغامہ کہوے مشتاق بیٹھی تہی اور یہہ اوسپر شیدا و مفتون مدت سی تہا صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حمل رہ گیا جب صبح ہوئے اور وہ راز مشت از بام افتادہ ہوگیا بادشاہ بہت خفا ہوا — عدے اپنی جان بچاکر اوس شہر سے بہاگ گیا — مگر بعضے یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ جذیمہ نی اوسکو گرفتار کرواکے مرواڈالا الغیب عندالله الغرض بادشاہ نے بہن پر سے مخاطب ہوکر یہہ دو شعر کہی

خبرینی رقاش لاتکذبینی ۔ اجرت نیت ام بجین

ترجمہ — بتلا ای رقاش جہوٹ مجہسی نہ کہنا کسی شریف سی زنا کروایا یا باجے سے

ام بعبید فانت اهل لعبد ۔ ام بدون فانت اهل لدون

ترجمہ — اگر کسی غلام سی کروائے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی رذالہ سی کروائے تو لائق اوسکے ہے۔ رقاش نے جواب مین ان شعرون کے کہا کہ مینی ایسی شخص سے زنا کروائے جو عرب کی اشرافون مین سے ہی جذیمہ چپ ہورہا — بعد انقضای ایام حمل کے رقاش مذکورہ سی ایک لڑکا ولدالزنا پیدا ہوا — جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو بڑی چاو اور ناز و نعم کے ساتہہ پرورش کیا کیونکہ اوسکے کوئی بیٹا نہ تہا — اور اوسکو ولی عہد مقرر کیا — ایکدفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا ناز پروردہ کہین گم ہوگیا عرب کے لوگون نے یہہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹہا لیگیا ہے — ناگاہ — مالک — اور عقیل یہہ دو شخص اوسکو کہین سے ڈہونڈ لائی جذیمہ کو اوسکی پانی سے اسطرحکا سرور ہوا کہ قریب تہا شادی مرگ ہوجاوے خوش ہوکر اوس لڑکی کے لانی والون کو کہا کہ جو تم انعام مانگو فوراً دیا جائیگا کہو اسکے انعام مین کیا دون اون دونونے

عرض کی کہ ہم کچھ نہین مانگتے ہماری یہہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت مین جب تک زندہ
ہین رہین جذیمہ نے منظور کیا اسیوقت سی وہ ضرب المثل عرب مین یعنے
کذمانی جذیمۃ مشہور ہوگئی ہی اس جذیمہ کے ایام حکومت مین ایک شخص قوم
عمالقہ مین کا جسکو عمرو بن الظرب بن حسان العلیقی کہتے ہین تمام فرات کی بلاد عالیہ اور
مشارق شام پر اور جزیرہ پر مسلط ہوگیا تہا اوس سے جذیمہ لڑا اور رفتیاب ہوا
اس لڑائی مین وہ عمرو یعنی جذیمہ کا دشمن مقتول ہوا — اوس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی جسکو زبا کہتی تہی نام اوسکا نایلہ ہے لیکن بنام اول وہ مشہور رہی چونکہ اوس کے
کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تہا اسلئی یہہ لڑکی سلطنت کرنی لگی — اوسی لڑکی نے
دوشہر آمنی سامنی فرات کے یعنی گویا ایک جواب دوسرا لیکا بسائی تہی اور جذیمہ
کو بہی فریب سی قتل کرکے اپنی باپ کی خون کا عوض لیکر دل ٹہنڈا کیا وہ فریب یہہ
تہا کہ اوس سی کہلا بہیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجسی نکاح کرنی کا ہو تو آپ میری پاس
آئی چنانچہ وہ اس فریب مین آکر اوسکے پاس چلا گیا جب اوس کے گہر مین داخل ہوا
پرزی پرزی کرواڈالا یہہ بادشاہ بنی ص کے زمانہ سی بہت پہلی طبقہ جاہلیت مین تہا
اس کا حال چونکہ قابل یادداشت کے اور گویا توضیح ایک ضرب المثل کے تہا اسلئی
مختصر لکہا گیا

زبا

یہہ بادشاہ زادی بیٹی اوس عمرو مقتول جذیمہ کے — اور قاتلہ جذیمہ مذکورہ کے
ہی اب ہم اسکا حال لکہتی ہین واضح ہو کہ بعد وفات پانی جذیمہ کے عمرو بن عدی
بن نصر بن ربیعہ یعنی وہی لڑکا ولد الزنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت کے تخت
پر وارث سلطنت ہوکر بجای جذیمہ کے بسبب نہونے اوس کے بیٹی کے سوا

اس ولد متنی کے بیٹا اوس کے دلین اول روز سی یہہ تہا کہ کوئی تدبیر یا منصوبہ ایسا بن ۴۰
پڑی جو ذبا کو جسنی میری ماموجذیمہ کو مارا ہے قتل کرون ادی خیال سے یہہ رہنموے
کی کہ ایک غلام مسمی قصیر سی ملکناک اوس کے کٹوا کر کوڑی لگوا کر شہر بدر کر دیا۔
وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ ذبا مین حاضر ہوا اور عرض کے کہ میری ولی نعمت نی یہہ
سلوک میری ساتہہ باوجود بری ہونے ہر ایک جرم کے بسبب ناقدردانے اور بد
خلقی کے میرا کر کی جلا وطن کر دیا ہے۔ ملکہ ذبا کو اوس کی حال پر اختلال پر رحم
آیا فرمایا کہ توہماری ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار کے کارخانہ
تجارت مین سوداگری کیا کر اوس کے تو یہہ مراد ہی تہی بجان و دل قبول کیا۔ سوداگر
کرنا ادہر سی مال بہر کر لیجانا اودہر سے اپنی اقاسی روپیہ لاد کر لانا اس سرکار مین
لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب ذبا کو کسیطرح کا دغدغہ اور شک وشبہ اوسکے
طرف سی نرہا اوسوقت اوس مکار نے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ
سیاہ اقار قدیم کے صندوقون مین بہلا کر جنکی قفل اندر کے جانب لگے ہوئی تہی لادا
جب وہ دربار ذبا مین لیکر حاضر ہوا ذبا کہڑی ہوئے دیکہہ رہی تہی ابہی وہ اونٹ
نہ بٹہلانے پایا تہا کہ ذبا نی یہہ شعر فی البدیہہ پڑہی

ما للجمال مشیہا وئیدا ۔۔۔ اجندلا یحملن ام حدیدا

امصرفانا بارد اشدیدا ۔۔۔ ام الرجال جیئا قعودا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوئے فوراً بطور یلغار اونمین سے آدمی
نکلکر بزور شمشیر رعایا کو قتل کر کے سلطنت کے مالک ہو گئی اسطرح سی قصیر جزائے
نی اپنی جذیمہ کے خون کا عوض لیا یہہ حال تاریخ ابو الفدا اسمعیل می ہماری وستیاب
ہوا لکہا گیا یہہ شاعر پیغمبر خدا کے زمانہ سی بہت اول ہے

پہلی صدی کی شاعر

زہیر ابن جباب

واضح ہو کہ بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جباب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ ابن نکیر ابن عوان بن عذرہ الکلبی بھی ہے اس زہیر مذکور کو بسبب صحت رائی اور رفعات عقل کے کہا ہے کہ اگر تی نہی اوس کے عمر بھی بہت بڑی ہوئے تھی اور لڑائیان بھی اوسنے بہت کی ہین اس کے ایام حکومت مین ایسی واردات ہوئے کہ وہ قابل بیان ہے وہ یہہ ہی کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب اوس کے گہر کا تہا اوسنے تضاعہ کے گروہ کی سب آدمی متفق ہو گئے تہی اونہین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سب اوسکا بنے نقیض بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم مکہ کی بنا کر اوس کے خادم مرہ ابن عوف کی اولاد مین سی چند آدمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہنچی اوسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو بھی غطفان مین سی زندہ نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات جو اوسنے کی مبادا ہمیشہ کو اگر جاری ہو گئے تو بہت بڑی قباحت عاید ہوگے چنانچہ اونہین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئین مگر فتح کا نقارہ زہیر کی نام بجا پہر زہیر نے وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونہین سے ہاتہہ نہ لگایا اسباب مین زہیر مذکور نے اپنی فخریہ مین شعر کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ بہی شعر ہی

ولولا الفضل منا ما رجعتم ، الی عذراء شیمتها الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی اوسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اوسکو فضیلت دیکر قبیلہ بکر اور تغلب کا اوسکو امیر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ وی لوگ اسی بنی ہو گئے تہی مگر پہر مار کوٹ کر اوسنے درست کر لئی — اور ایک دفعہ یہہ شخص بنی اقنین سے لڑا تہا اون لوگون سے اتنی لڑائیان اوسنی کی

ہین کہ شرح اونکے بہت طویل ہے حاصل یہہ ہی کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح ہوئے لیکن افسوس یہہ ہی کہ بڑھاپے مین یہہ بادشاہ مغارب الخمر ہوگیا تہا مرتی دم تک شراب پیتا رہا — ابن الاثیر کہتا ہی کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہے ایسے دو شخص گذرے ہین ایک عمر بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنہ العامری — ابرہۃ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم ۵۷۰ء کو ہاتہیون کی کعبہ کی ڈہانے کا قصد کیا تہا اور اسی سالمین ولادت رسول اللہ صلعم کے یعنی بارہ دن تاریخ ربیع الاول ۸۸۳ سکندری مین ہوئے — اور ابتدا بخت نصر کو ۱۲۱۶ برس ہوئی اوس سالمین یہہ شاعر مشہور بہی موجود تہا

متلمس

نام اس شاعر کا جریر بیٹا عبد المسیح بن عبد اللہ زید بن ذوفن بن حسرب بن وہب بن علی ابن اخنس بن ضبیعۃ الاصم بن نزار بن معد ابن عدنان ہے متلمس اسکا لقب بسبب اس شعر کے کہنے کے ہوگیا ہی یہہ شعر اوس کے قصیدہ مین کا ایک ہی

فہذا اوان العرض حتی ذبابہ ،، زنابیرہ والازرق المتلمس

عمرو ابن ہند لخمی بادشاہ حیرۃ کی اوسنی اور طرفہ بن عبد البکری شاعر نے ہجو کی تہی یہہ شاعر بہانجا متلمس مذکور کا تہا — جب اوس ہجو کرنے کی خبر عمرو مذکور کو پہنچی وہ چپ ہو رہا کچہہ ذکر نکیا — بعد تہوڑی عرصہ کے پہر اون دونون نے اوس کی مدح کی اوسنی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکہہ کر دونون کو دیدیا اور کہا کہ تم فلانی حاکم کے پاس جاؤ وہ تمکو عطا جزیل اور اچہا صلہ مدح کا دیگا اور بادشاہ نے پروانون مین یہہ لکہا تہا کہ جب یہہ دونو تیری پاس پہنچے فوراً انکا سر کاٹ ڈالنا جب وہ دونو پروانے لیکر حیرۃ مین پہنچے متلمس نے طرفہ

۴۰ سی کہا کہ یہانی ہمنی اس بادشاہ کی ہجو ہی کی تہی ایسا نہ ہو اسنی ہمسی کچھ بدی کی ہو کیونکہ
اگر وہ انعام دیتا تو اپنی پاس سے دیدیتا اس عامل کے نام پروانہ کیون لکھتا آو ہم کسیکو
دکہلاوین کہ ان رقعونمین کیا لکہا ہے اگر کچھ بہتر آئی لکہے ہوگی جب تر شہر مین گہسین گئی
اور اگر کچھ بدی ہوئے تو بہاگ جائینگی طرفہ نے کہا کہ بادشاہ کا فرمان مین نہین کہولنی
کا متلمس نے کہا کہ مین تو کہولتا ہون اپنی جان بچانے ضرور ہے خدا جانے اسمین کیا لکہا ہے
ناگاہ اوسوقت ایک لڑکا حیرۃ مین سی نکلتا تہا متلمس نے اوس لڑکی سی کہا کہ ای لڑکی
تو پڑہنا جانتا ہی اوسنی کہا ان جانتا ہون اوسنی اوسکو بلا کر وہ نامہ بادشاہ کا دیا
کہا پڑہ اسمین کیا لکہا ہے اوسنی دیکہتی ہے نامہ کہا کہ متلمس کے مان نوتی ہوگئی کیونکہ
اسمین یہہ لکہا ہی کہ متلمس کو مار ڈالنا — اوسنے فوراً طرفہ سے بہی کہا کہ تو بہی اپنا
نامہ کہول اوسنے کہا کہ اپنی نامہ کو جیسا تو نے کہول لیا مین تو بادشاہ کا نامہ نہین کہولنے
کا کیونکہ یہہ کیا ضرور ہے جو تیری حقین لکہا وہ ہی میرے بہی حقین ہو متلمس کے کہنی کو جب
اوسنے نہ مانا متلمس نے پہاڑ کر اپنا نامہ نہر مین ڈال کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا —
اور طرفہ شاعر یوقوف وہ نامہ اپنی موت کا لیکر شہر حیرت مین گیا اوس عامل
نے دیکہتی ہے اوس نامہ کے فوراً اوسکو قتل کر ڈالا یہہ قصہ اسکا مشہور ہے اسیواسطے
ایک ضرب المثل اوس نامہ کی متلمس کے ہوگئی ہین عربی مین بہت جای پر صَحِیفَۃُ المُتَلَمِّس
آتا ہے یہہ اوسجاے بولتی ہین جو کوئے نامہ پڑہلیی اوسمین اوس کی مار ڈالنے
کا حال ہو یہہ طرفہ وہ ہی ہے جسکا حال اور چند شعر اول لکہہ چکا ہون — متلمس
نے شام مین جاکر بہت شعر اسباب مین کہی ہین از انجملہ ایک یہہ شعر بہی ہے

جزانی ابو الخمر علی ذات بینہا ٭ جزاء سنمار و ما کان ذا ذنب

طبقہ جاہلیت مین یہہ شاعر گذرا ہے

پہلی صدی کی شاعرات

عبدالرحمن کندی

درمیان سنہ ۳۴ ہجری کی جب سعید حضرت عثمان رض کے خدمت مین آئی اور انہونے سب حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہین کہ ابوموسے اشعری کو ہمارا حاکم مقرر کرو — حضرت عثمان رض نے ابوموسی کو کوفہ پر روانہ کیا — اونہونی وہان جاکر خطبہ پڑہا اور سب لوگون کو کہا کہ عثمان ابن عفان رض کے اطاعت اور بیعت بدل وجان کرو سب نے منظور کیا مگر چند صحابہ نے ایک دوسرے کو واسطے قتل عثمان رض کے برانگیختہ کرکے یہہ لکہا ہماری پاس چلے آو جہاد یہان ہے اسکا باعث ایک یہہ بہی تہا کہ حضرت عثمان رض نے حکم بن العاص کو جسکو رسول اللہ نے جلاوطن کر دیا تہا اور وہ حضرت ابوبکر رض — اور حضرت عمر رض کے وقتمین بہی نکالا ہوا رہا انہونے اپنی ایام خلافت مین بلاکر اوس کے بیٹی مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ افریقیہ کے غنایم کا جس کے پانچہزار دینار ہوتی ہین دیا اسباب مین اس عبدالرحمن کندی نے یہہ شعر کہی ہین

سَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ جَهْدَ الْيَمِيْنِ ؛ مَا تَرَكَكَ اللّٰهُ اَمْرًا سُدًى

وَلٰكِنْ خُلِقْتَ لَنَا فِتْنَةً ؛ لِكَيْ نَبْتَلِيْكَ اَوْ تُبْتَلٰى

فَاِنَّ الْاَمِيْنَيْنِ قَدْ بَيَّنَا ؛ مَنَارَ الطَّرِيْقِ عَلَيْهِ الْهُدٰى

فَمَا اَخَذَا دِرْهَمًا غَيْلَةً ؛ وَمَا جَعَلَا دِرْهَمًا فِى الْهَوٰى

دَعَوْتَ اللَّعِيْنَ فَاَدْنَيْتَهُ ؛ خِلَافًا لِسُنَّةِ مَنْ قَدْ مَضٰى

وَاَعْطَيْتَ مَرْوَانَ خُمْسَ الْعِبَادِ ظُلْمًا لَهُمْ وَحَمَيْتَ الْحِمٰى

عمر بن جرموز المجاشعی

یہہ ایک بدوی عرب کا مشہور ہے جسنی حضرت زبیر رض کا سر کاٹا تہا حال یہہ ہے کہ حضرت زبیر رض نے جنگ جمل سی جبکہ مراجعت کرکے مدینہ کو چلنی کا ارادہ کیا تب ایک چشمہ

۴۴ بنی تمیم پر پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹھا ہوا تہا کیونکہ وہ لڑائی کا ارادہ نہ رکہتا تہا اسلئے ایک جانب ہو بیٹھا تہا کسیئے اوسکو کہا کہ حضرت زبیر رض اوٹی آتے ہین اوسنے کہا کہ دو لشکرون کو لڑائی کے لئے آراستہ کرکے اپنی جان بچاکر چلی ہین اوس مقام پر عمرو بن جرموز مجاشعی شاعر مذکور بہی بیٹھا ہوا تہا وہ یہہ بات سنکر وانسی اٹہہ کر حضرت زبیر کے پہی پہی ہو لیا حضرت زبیر رض اپنی عادت پر بیخبر چلے جاتے تہے وہ جاکر وادی سباع مین سورہے اوسنے حضرت زبیر کا سر حالت نیند مین کاٹ ڈالا وہ سر لیکر حضرت علی رض کے خدمتمن حاضر ہوا حضرت علی رض نے وہ سر دیکہہ کر یہہ ارشاد کیا کہ مینے رسول اللہ سے یہہ سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ قاتل زبیر رض جہنمی ہوگا عمرو بن جرموز نے یہہ جواب سنکر خفا ہوکر لفظ لعنت کا اپنی مونہہ سی نکالکر یہہ شعر بنائی

أَتَيْتُ عَلِيًّا بِرَأْسِ الزُّبَيْرِ أَحْسِبُهَا زُلْفَهْ
فَبَشِّرْ بِالنَّارِ قَبْلَ الْعِيَانِ فَبِئْسَ الْبِشَارَةُ وَالتُّحْفَهْ
وَسَيَّانِ عِنْدِي قَتْلُ الزُّبَيْرِ وَضَرْطَةُ عَيْرٍ بِذِي الْجُحْفَهْ

یہہ پڑہتا ہوا انعام سی مایوس گیا کیونکہ وہ بارادہ انعام پانی کے حضرت زبیر کا سر کاٹ کر لایا تہا اور حال اس شاعر کا ہمکو نہین معلوم ہوا

ابن الاطنابہ

اس کا نام ہمکو شل اوس کے حال کی نہین معلوم ہوا بجز اس کنیت کی مگر اتنا دریافت ہوا کہ مرہ کی قبیلہ سی وہ تہا شعراء جاہلیت سی یہہ گذرا ہے یہہ اشعار اوسکے ہین

أَبَتْ لِي هِمَّتِي وَحَيَاءُ نَفْسِي ... وَإِقْدَامِي عَلَى الْبَطَلِ الْمُشِيحِ
وَإِعْطَائِي عَلَى الْمَكْرُوهِ مَالِي ... وَأَخْذِي الْحَمْدَ بِالثَّمَنِ الرَّبِيحِ
وَقَوْلِي كُلَّمَا جَشَأَتْ وَجَاشَتْ ... مَكَانَكِ تُحْمَدِي أَوْ تَسْتَرِيحِي

پہلی صدی کی شاعر

عایشہ

۴۳

یہہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عایشہ بنتی عبداللہ بن الدان کے سنہ ۶۰ ہجری کا ذکر ہی کہ جب درمیان حضرت علے رض اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہوگئی (اون ایام مین حضرت علی رض عراق مین تہے اور معاویہ رض شام مین تہا) اوسکا ثمرہ یہہ ظاہر ہوا کہ حضرت علے رض نماز پڑہ کر معاویہ — اور عمرو بن العاصی — اور ضحاک — اور ولید بن عقبہ — اور اعور سلمی کے حق مین بد دعا کرتے — اور معاویہ نماز پڑہ کر حضرت علی — اور امام حسن اور امام حسین — اور عبداللہ بن جعفر پر بد دعا کیا کرتا تہا آخرش یہہ ہوا کہ معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز مین بہیجا چنانچہ بسر مذکور مذکور مدینہ مین آیا وہان ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کے طرف سی عامل تہے وہ ڈر کر اپنی جان بچاکر حضرت علی کے پاس چلے گئی — اور بسر مذکور نے مدینہ مین گہس کر تلوار کشی کرکے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ کی کرے چہوڑ دو نہین فورا اسکا اوڑا دو — بعد ازان بسر مذکور یمن مین گیا وہان جاکر ہزارہا آدمی قتل کرکے معاویہ کے بیعت کروائے یمن مین حضرت علے رض کے طرف سے عامل عبداللہ بن عباس تہے وہ بہی جان بچاکر حضرت علے رض کے پاس بہاگ آئے بسر مذکور نے حضرت عبداللہ مذکور کے دو بچے صغیر وہان پگئی تہی اون معصومون کو خنجر سے ذبح کیا اون لڑکون کے والدہ یعنی اس عورت عایشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سی بہت قلق لاحق ہوا اوسنی اون لڑکون کے نوحہ مین یہہ شعر کہی ہین جنکی پڑہنے سی دلکو قلق و اضطراب لاحق ہوتا ہے اور سننے کے تاب نہین

ھامن احس بنی اللذین ھما ❊ کالدرتین یستطی عنھما الصدف

۴۶ تین بہنی ستائیس روز خلافت کے یہہ مدت ہمنی اوس روز سے حساب کی ہے جس دنسے کہ خلافت مستقل اوس کے ہو گئی اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے بہی اوس کے بیعت کرلے تہی — عمر معاویہ رضؓ مذکور کے پہتر برس کی ہوئی بعضی ستر برس بیان کرتی ہین بعضے اور کچہہ کہتے ہین جب معاویہ نی اون لوگون کے جو اوس کے بیمار پرسی کی لئی آئی تہی کوڑی لگوائی یہہ شعر پڑہی

وتجلدی للشامتین اریھم ؎ انی لریب الدھر لا اتضعضع
واذا المنیۃ انشبت اظفارھا ؎ الفیت کل تمیمۃ لا تنفع

ظاہر مین یہہ شعر معاویہ کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ ہمنی ایک اور شاعر کیطرف جسکا نام بہول گیا ہون یہہ شعر منسوب پائی ہین اور شاید معاویہ ہی کے ہون العیب عند الہ — اور کتاب مختار فی الاخبار والآثار مین یہہ شعر معاویہ کیطرف منسوب کئی ہین

اخو الحرب ان عضت بہ الحرب عضھا ؎ وان شمرت یوما بہ الحرب شمرا
کلیث ھزبر کان یحمی ذمارہ ؎ رمتہ المنایا قصدھا فتقطرا

میسون

یہہ عورت بہت خوبصورت شکیلہ تہی معاویہ رض کی زوجہ اور یزید کے والدہ تہی بادیہ بنی کلب مین رہا کرتی تہی وہ بڑی تجدل کی ہے وہ اپنی مہکی مین اسواسطے رہا کرتی تہی کہ معاویہ ابن ابی سفیان یعنی اوس کے خاوند نی ایکروز دیکہا وہ یہہ شعر پڑہ رہی تہی یہہ شعر اوسی عورت کے ہین

للبس عباء وتقر عینی ؎ احب الی من لبس الشفوف
وبیت یخفق الارواح فیہ ؎ احب الی من قصر منیف
وبکر یتبع الاظعان صعب ؎ احب الی من بغل رفوف

وکلب ینبح الاضیاف دونی ؛ احب الی من ھز الدفوف
وخرق من بنی عمی فقیر ؛ احب الی من علج علیف

یہہ شعر سنکر معاویہ رض نے کہا کہ امی بنت بحدل تجکو میرے پاس رہنا ناگوار گذرتا ہے تو جا اپنی ہمکی مین رہ چنانچہ وہ یزید کو بھی اپنی ہمراہ لیگئی اوسنی وہین پرورش پائے

یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور حوارین مین جو مضافات حمص سے ہے چودھوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۲۶ ہجری مین اٹھتیس ۳۸ برس کا ہوکر مرا اوسنی تین برس چھ مہینے بادشاہت کی یزید کا رنگ گندم گون تہا اور بال کہونکریالی انکھین بڑی بڑی مونہہ پر چیچک کے داغ ڈارہی اچھی مگر ہلکے اور لنبی تہے عبداللہ ابن حنظلہ کہتا ہے کہ یزید شراب پیتا اور زنا بھی کرتا ۔ اور جس کے مان کو راڈ پاتا اوس کی بیٹی سی اوسکا نکاح کروادیا کرتا تہا اور بہن کا بلکہ باپ کا بیٹے سی بھی نکاح کردیتا یہہ ایسی باتین کرتا تہا کہ لوگ یہہ کہتے تہے کہ اب اسمان گریگا اور یزید مریگا کیونکہ یہہ باتین زبردستی کرواتا تہا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیان چھوڑین اوس کے مان کا نام میسون بنت بحدل کلبیہ ہے جس کا حال اوپر گذرا یزید نے اس عورت کے پاس اوس کے ہمکے مین پرورش پائی اور فصاحت اور شعر بنانا وہین سیکہا

شریف

۴۸

اس شاعر کا ہمکو حال معلوم نہین ہوا مگر اتنا جانتے ہین کہ یہہ سفاح خلیفہ اول بنے عباسیہ کی وقت مین تہا کیونکہ جب سلیمان بن ہشام پکڑی گئے سفاح مذکور نے اونکو امن دیدی تہی اس شاعر نے حاضر ہوکر یہہ شعر پڑہے

لا یغرنک ما تری من رجال ان تحت الضلوع داء دویا
فضع السیف وارفع السوط حتی لا تری فوقہا امویا

یہہ شعر سنکر سفاح نے سلیمان کو معہ اور لوگون کے جو بنی امیہ سے تہی قتل کیا

حسان

اس حسان ابن ثابت کی کنیت ابو الولید ہی وہ بہی ایک انصاری انصار مین سے قبیلہ خزرج کا شاعر ہے یہہ شاعر بنام شاعر رسول اللہ مشہور ہی کیونکہ وہ رسول مقبول کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو عبیدہ کہتا ہی کہ سب عرب کا اس بات پر اجماع ہی کہ اہل مدر مین بڑا شاعر حسان بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت ثقہ بہی تہا اوسی عمرو — اور — ابو ہریرہ — اور عائشہ صدیقہ نے روایت کی ہی قبل سنہ ۱۲ کی درمیان خلافت حضرت علی رض کے ایکسو بیس برس کا ہوکر فوت ہوا ساٹہہ برس جاہلیت مین گذارے اور ساٹہہ برس مسلمانی مین بسر کئے اس شاعر کا ایک دیوان بہی مرتب کیا گیا ہے اوسمین اکثر مدح پیغمبر خدا صلعم کی ہی کسی جائی اپنی واردات اور واقعات یا کسی اور کے حال کو بہی شاذ و نادر لکہا ہے یہہ شعر اوسکے اوس دیوان سے جو بالفعل میری اوستاد مولوی مملوک العلی صاحب کے کتب خانہ مین موجود ہے دیکہہ کر لکہی ہین — رسول اللہ کے مدح کرتا ہے

وشق لہ من اسمہ کی یجلہ فذو العرش محمود وہذا محمد

پہلی صدی کی شاعر

نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ یَاْسٍ وَفَتْرَۃٍ ؎ مِنَ الرُّسْلِ وَالْاَوْثَانُ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ
فَاَمْسٰی سِرَاجًا مُسْتَنِیْرًا وَھَادِیًا ؎ یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّقِیْلُ الْمُھَنَّدُ

چونکہ وہ دیوان بہت ملتا ہی اکثر ملکونمین شیک موجود ہوگا اسلئے اور شعر لکھنے کچھ ضرور نہین

الزبیر ابن العوام

کنیت اونکے ابو عبد اللہ قوم سے قریش والدہ اونکی صفیہ بنت عبد المطلب حمی پیغمبر خدا کی سولہ برس کے عمر مین مسلمان ہوئے ہر چند کہ اونکی چچا نے دھوئین کا عذاب اونکو اسلئے دیا کہ اسلام کو چھوڑکر مرتد ہو جائے ہرگز نہ مانا انہونے تمام لڑائیان رسول اللہ ص کے ہمراہ دیکھین یہہ شخص اول راہ خدا پر تلوار کھینچنے والون مین شمار کئی گئی ہین جنگ اُحد مین بھی ہمراہ پیغمبر خدا ص کے وہ مضبوط تھی یہہ صاحب ایک صحابی عشرہ مبشرہ بالجنۃ سے ہین یعنی جن لوگون کے واسطے قطعی جنتی ہونے کا حکم رسول اللہ نے دیا تھا یہہ بہی اونمین ایک ہین — حلیہ اونکا یہہ ہے کہ رنگ اونکا سفید قد کے لمبی پتلی گوشت بدنمین کم اور بال اونکے بدن پر بہت تھی اور دونو رخسارے سوکھے ہوئے اونکو عمرو بن جرموز مجاشعی نے درمیان مقام سفوان کے جو زمین بصرہ مین ہے درمیان سنہ ۳۶ کے شہید کیا جیسا کہ عمرو مذکور کے حال مین بیان ہوا اونکے چونسٹھ برس کے عمر تھی وادی سباع مین مدفون ہوئے بعد ازان بصرہ مین اونکا لاشہ آکر گڑا قبر اونکی اوسجاے مشہور ہے جنگ جمل مین جب جانبین کا لشکر آراستہ ہوا حضرت علی رض پیغمبر خدا کی خچر پر سوار ہوکے لشکر سی باہر آئی اور آپ نے باواز بلند پکار کر فرمایا کہ یا زبیر اخرج الیّ (یعنی ای زبیر میری پاس آو) جب حضرت زبیر رض

۵۰ حضرت علی رض کے پاس گئے آپ نی فرمایا کہ تم مجھسے لڑنی کیون آئے ہو حضرت زبیر نی فرمایا کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض چاہتا ہون حضرت علی رض نے فرمایا کہ مینی تو قتل نہین کیا جو تو مجھی لڑنے آیا او سکو اللہ تعالے نی قتل کیا خدا نے اتنے ہی عمر لکھی تہی مجکو تو خود او نکے قاتلین کے تالاش ہی — پہر فرمایا کہ یا زبیر تکو وہ بہی یاد ہے کہ مین رسول اللہ صم سے درمیان قوم بنی بیاضہ کی ملا او ؤ اپنی گدہے پر سوار تہی مجکو دیکہہ کر رسول اللہ ہنسی اور مین بہی اونکو دیکہہ کر ہنسا تہا تو نے او سوقت کہا تہا کہ یا رسول انمین کونسے بات عیب کے ہے جسپر آپ ہنسی حضرت نے ارشاد کیا کہ ای زبیر اسمین کوئی عیب نہین ہی تو اسے محبت کرنا او سوقت تمنی کہا کہ یا حضرت مین تو علی رض سی محبت کرتا ہون پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہین ای زبیر تو اسی لڑنے جائیگا او سوقت تمنی استغفار الہ پڑہے — یہہ سنکر حضرت زبیر نے جواب دیا کہ مین یہہ بات بہول گیا تہا اگر مجکو یاد ہوتے تو بیشک مین آپ پر چڑہہ کر نہ آتا اب کیونکر جاؤن دو نو طرف سی لشکرونکا مقابلہ ہو گیا اگر اب چلا جاؤن تو بڑی ندامت کی بات ہے کیونکہ یہہ عار کبہی نہ دہوئے جائیگے حضرت علی رض نے فرمایا کہ ای زبیر اب تک تو عار ہی ہے مگر بعد عرصہ کے عار اور نار دونو جمع ہو جائینگے اسی بہتر ہی ہے کہ عار اختیار کرنار سے بچ (نار آگ کو کہتی ہین) مراد او سی آتش جہنم — یہہ سنکر حضرت زبیر چلی گئے اور یہہ شعر او نہونے بنا کر پڑہے

أخرت عارا على نار موجحة ،، أني يقوم لها خلق من الطين

نادى علي بامر لست أجهله ،، عار لعمرك في الدنيا وفي الدين

فقلت حسبك من عذل أباحسن ،، فبعض هذا الذي قد قلت يكفيني

یہہ شعر کہتی ہوئے چلی آئی راہ مین قتل ہونے کا حال عمر بن جرموز کے حالین کہہ چکا ہون ۵۱

✓ عاتکہ

بیٹی زید بن عمرو بن نفیل کے بہن سعید بن زید کے جورو حضرت زبیر رض کے جب حضرت زبیر رض شہید ہوئے اوسوقت اس عورت نے جو اونکی بیوی تہی یہہ اشعار اونکے مرثیہ مین بنا کر پڑہے

غدر ابن جرموز بفارس بهمه ، یوم اللقاء وکان غیر مصرد
یاعمرو لو نبّهته لوجدته ، لاطایشا رعش الجنان ولا الید

یہہ کئی شعر ہین دو وہی اسجائی کافی ہین

✓ علی ابن ابیطالب رض

امیر المومنین علی ابن ابیطالب کنیت اونکے ابوالحسن — اور — ابوتراب قوم سے قریش — سب سی اول مسلمان ہوئی مگر جب مسلمان ہوئے تہی اوس سن مین اختلاف ہے کہ جب اونکی کیا عمر تہی بعضی پندرہ برس کے — بعضی دس برس کے عمر بیان کرتے ہین — تمام جہاد جو نبی صہ نے کئی سب مین حاضر رہے مگر غزوہ تبوک مین بسبب بیماری اہلخانہ کے نہ حاضر ہوئی تہے — حلیہ حضرت علی رض کا یہہ ہے — نہایت گندم گون رنگ انکہین بڑی بڑے قد میانہ پیٹ بڑا — بال سر پر بہت ڈاڑہی چوڑی — سر کے شروع یعنی مقدم دماغ پر بال نہ تہی — سفید سر اور ڈاڑہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض شہید ہوئے وہ جمعہ کا دن اٹہارویں تاریخ ذالحجہ ۳۵ ہجری کے تہی اوسی روز خلیفہ ہوئے — حضرت علی رض کو عبدالرحمن بن ملجم مرادے نی درمیان کوفہ کے جمعہ کے صبح کو سترہوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین شہید کیا زخمی

۵۴ ہونی سے تین روز بعد وفات پائی اونکو حضرت امام حسن اور حسین — اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن ع نے نماز جنازہ کے پڑھوائے صبح کو دفن ہوئے — عمر اونکی تریسٹھ ۶۳ یا پینسٹھ ۶۵ — یا ستر — یا اسّی ۸۰ یا اسّی ۸۰ برس کے علی حسب الاختلاف تھی بسبب اس کے کہ اکثر کتب اہل اسلام اونکی فضایل لاتعد و لاتحصی سی پر و لبریز ہین صرف حال ضرور ہے جو اور کتابون مین کم ملتا ہے مینی لکھہ دیا ہے — اونکی اشعار کا ایک دیوان ہے مینی نے دیکھا ہی میری اوستاد مولوی ملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت علے رض کے اشعار بہت اچھی فصیح اور بلیغ ہین — جب حضرت فاطمہ زہرا رض یعنی اونکی زوجہ نی انتقال پایا حضرت علی رض نے یہہ اشعار اونکی مرثیہ مین فرمائے

لِکُلِّ اجتماعٍ من خلیلین فرقۃٌ ؛ وکُلُّ الذی دون الفراق قلیلُ
وانّ افتقادی فاطماً بعد احمدٍ ؛ دلیلٌ علی ان لا یدوم خلیلُ

اور یہہ اشعار حضرت خدیجہ زوجہ نبی ص اور حضرت ابوطالب کے مرثیہ مین فرمائے ہین

اَعَینَیَّ جُودًا بارَکَ اللہُ فیکما ؛ علیھا لکین ما تَرَی لھما مثلا
علی سَیِّد البَطحاء وابن رئیسھا ؛ وسیّدۃ النسوان اول من صلّے
مُصابھما اَدجَی الی الجوّ والھوی ؛ فَبِتُّ اُقاسی منھما الھمّ والثکلی
مُھذّبۃٌ قد طیّبَ اللہُ خِیمھا ؛ مُبارکۃٌ واللہُ ساقَ لھا الفضلا
لقد نصرا فی اللہ دینِ محمّدٍ ؛ علی من بغی فی الدین قد رعبا ہلا

ام سلم

یہہ عورت ہی اس کا نام مجکو معلوم نہین ہوا اوس کیطرف دو شعر منسوب مینی پائے حال اون شعرونکا یہہ ہے کہ درمیان جنگ جمل کے وہ حاضر تہے جب

جانبین کا لشکر ارستہ ہو کر مقابلہ ہوا اوسوقت حضرت علی رض نے ایک شخص کو جو اوکے ۵۳
اصحاب مین تہا اوسکا نام مسلم ہی قران شریف اوسکو دیکر یہہ فرما کر روانہ کیا کہ
قران شریف مردمان جانب مخالف کو دکہلاؤ اور تم اپنی ذمہ سے یہہ کہکر بری ہو آو
کہ ہماری تمہاری درمیان یہہ قران ہے اوس کے اطاعت تم کرو ہمارا کہنا نہ سنو
جو قران مین ہے اوس کے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قران شریف
کی کرنے لگا اوس کے ایک تیر کسی نے ایسا مارا کہ دو سار ہو گیا اوسکو حضرت علی رض
کے اوٹہا کر لائے اوسوقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نی یہہ دو شعر کہی

یَارَبِّ اَنَّ مُسْلِمًا اَتَاهُمْ ۔۔۔ یَتْلُوْ کِتَابَ اللّٰهِ لَا یَخْشَاهُمْ
فَخَضَّبُوْا مِنْ دَمِهٖ لِحَاهُمْ ۔۔۔ وَاُمُّهٗ قَائِمَةٌ تَرَاهُمْ

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر مولی بنی مخزوم کے اور حلیف اونکے اونکی حقیقت حال یہہ ہے کہ یاسر
مذکور یعنی والد عمار اپنی دو بہائیون کے ہمراہ ایک دانام حارث — دوسرا لکا
مالک تہا — جبتہی بہائی کو جو کہو یا گیا تہا کہ مین ڈہونڈہنے آئی ہون — حارث
اور مالک تو یمن کو چلے گئے — یاسر مکہ ہی مین رہگئی اوسنے ابو حذیفہ سے
راہ محبت پیدا کی یہہ حلف کے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلئے اوسنے ابو حذیفہ نے
جو اوس کے لونڈی کی پیٹ سی تہی نکاح اونکا کر دیا — اسی کی پیٹ سے عمار
پیدا ہوئی یہہ عمار بہی اون لوگون مین سے ہی جو درمیان مکہ کی عذاب دئی جاتی
تہی اسواسطے کہ اسلام لاتی پہر جاتین رسول اللہ حضرت عمار کے اوپر ہاتہہ پھیرتے
اور یہہ فرماتی کہ ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی ہو اور سلامتی عمار پر جیسی کہ ہتی حضرت
ابراہیم پر — وہ اول ہجرت مین سے ہی جنگ بدر مین حاضر ہوا سب واقعات

۵۴ جنگ دیکھی اور بہت مصیبت اوسنے اوٹہائی — رسول اللہ نے اوسکا نام طیب مطیب رکہا تہا صفین مین ہمراہ حضرت علی رض کے ہوکر خوب لڑا جب بہت زخمی اور گہایل ہوگیا اوسوقت گر پڑا کیونکہ ترانوین ۹۳ برس کے اوس کے عمر تہی گرتی ہی پانے مانگا ایک شخص نے کوزہ دودہ کا بہرا ہوا اوسکو دیا دودہ پیا اور یہہ کہا کہ اب مین بیشک مرونگا کیونکہ رسول اللہ صم نے یہہ فرمایا تہا کہ ای عمار آخر وقت رزق تیرا دنیا مین جب تو دنیا سی اوٹہایا جاویگا دودہ ہی تجکو دینگے یعنی دودہ پلاوین کے درمیان ۳۷ ہجری کے شہید ہوا وہ شام کی وقت مقتول ہوا تہا قبر اوس کے درمیان صفین کے ہی اوس کے جنازہ کے نماز حضرت علی رض نے پہڑوائی اور غسل نہین دیا اونہین کپڑون مین جو پہنی ہوئی تہا بی غسل دفن کیا یہہ اشعار اوس کے طرف منسوب ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض جب طالب خون حضرت عثمان رض کی ہوکر حضرت علی رض سے مقابلہ کو گئے تہین اوسوقت عمار بن یاسر نے یہہ شعر حضرت عایشہ کو مخاطب کرکے بناکر سنائی اور پہڑی وہ یہہ ہین

فمنكِ البكاء ومنكِ العويل ، ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الامام ، وقاتله عندنا من امر

یہہ شعر جب سنے عمار بن یاسر پر تیر برسانی شروع کئے اسلئی اونہون اپنا کہوڑا وہین سے دوڑا کر حضرت علی رض کے پاس چلدے آپہنچی یہہ بیان تاریخ مسعودی مین ہے مگر مجکو یہہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نی یہہ شعر عبید کے طرف منسوب کئی ہین اور وہ شعر ہی اوسنی اسطور پر لکہی ہین

منكِ البراءة ومنكِ الغير ، ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الامام ، وقلتِ لنا انه قد فجر

فھبنا اطعناک فی قتلہ ؛ وقاتلہ عندنا من امر

امراۃ من عبد القیس

مسعودی کہتا ہے کہ ایک عورت عبد القیس کے قبیلہ کی جسکا نام معلوم نہین درمیان جنگ جمل کے مردون کو دیکھتی ہوئے پہر رہی تہی ناگاہ اوس کے دو بیٹی اور خاوند جب مری ہوئی اوسکو دیکہائی دئی یہہ شعر اوسنی بنائی اور سب کو رو کر سنائی

شہدت الحروب فشبتنی ؛ ولم ار یوما کیوم الجمل
اضر علی مومن فتنۃ ؛ واقتلہ لشجاع بطل
فلیت الطعینۃ فی بیتھا ؛ ولیتک عسکر لم یرتحل

حابس

یہہ حابس بیٹا سعد طائی کا علم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین مین حضرت علی رض سی لڑنے آیا تہا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حابس مذکور نی یہہ شعر کہا

اما دون المنایا غیر سبع ؛ بقین من المحرم او ثمان

اشعث

یہہ اشعث بیٹا قیس کا پوتا معدی کرب کا کنیت اوس کے ابو محمد کندی ہی کندیو نکے طرف سی پیمبر خدا صعم کے پاس ایلچی ہوکر آیا تہا واقع مین اونکا سردار تہا درمیان سنہ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت مین کندیو نکا سردار تہا سب لوگ اوس کے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تہی وہ بہی صورت کا وجیہ سردارون کی سے شکل رکہتا تہا اول مسلمان ہوا — پہر مرتد ہو گیا جب پیمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہو گیا اور کوفہ مین جاکر رہا سنہ ۴۰ ہجری مین فوت ہوا وہ شعر بہی کہتا تہا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نی

۵۶ پہری — جب معاویہ نے دریا رفرات پر اپنی آدمیونکے پہری لگا دئی کہ حضرت علی رض کو دریا رفرات کا پانی نہ لینے دو اور کوئی اونکے ساتھہ نہ پینے پاوے اشعث مذکور حضرت علی رض کے سامنے آیا آپ نے فرمایا کہ ای اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتھہ لیکر دریا رفرات پر جاؤ اور پانی لوگون کے واسطے لاؤ اگر پانی نہ لینے دین دونہین مرنا اور مارنا چنانچہ وہ رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہہ شعر اپنا پہتا جاتا تہا

لاورِدَنَّ خیلی الفُراتا ؛ شعث النواصی ویقال ماتا

نابغہ ذبیانی

یہہ ایک شاعر شعرا رجاہلیت سے ہی مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن جذیمہ بادشاہ حیرت کی دو قحبہ موجود تہا جسکا حال اوپر ذکر کیا یعنی وہ لڑکا جو قماش سی ولد الزنا پیدا ہوا اور تخت پر بعد جذیمہ کے بیٹہا اس شعر سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جو اوسنے کہا ہے

علیّ لعمرو نعمۃ بعد نعمۃٍ ؛ لوالدہ لیست بذات عقارب

عبد اللہ

یہہ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض قوم سے قریش اپنی باپ کی ہمراہ مکہ مین مسلمان ہوا اون ایام مین وہ صغیر سن تہا — جنگ بدر کی لڑائی اوسنی نہین دیکہی پہلی لڑائی جو انکے مشاہدہ مین آئی وہ خندق کے لڑائی تہی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ جنگ بدر کی وقت یہہ چونکہ صغیر سن تہی اسواسطی نہین حاضر ہوئی اور جنگ احد مین پیغمبر خدا نے اپ انکو اجازت دیدی تہی اسلئی نہین گئی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ گئی تہی مگر چونکہ عمر اونکے چودہ برس کے تہے اسواسطی اونکو رسول اللہ نے لوٹا دیا تہا بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اونہونی کیا وہ نیک بخت پارسا اور عالم زاہد تہا بہت احتیاط اوس کے مزاج مین رہا کرتے تہی — اس قول کے موید قول جابر بن

عبداللہ کا ہی وہ کہتا ہی کہ کوئی ایسا شخص نہین جس کے طرف دنیا مایل ہوئے اور وہ اوسس کیطرف نہ رجوع ہوا ہو سوای حضرت عمر اور اونکی بیٹی عبداللہ کے — اور میمونہ بن مہران یہہ کہتا ہی کہ کوئی پارسا اور پرہیزگار زیادہ ابن عمر رض سی مینی نہین دیکھا — اور بڑا عالم ابن عباس سی زیادہ کوئی دیکھنی مین نہین آیا — اور نافع یہہ بیان کرتا ہی کہ جب ابن عمر نے وفات پائی ایکہزار آدمی سی زیادہ اونسے آزاد کئی تہی — قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اونکے پیدا ہوئے اور ۷۳ھ ہجری مین بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین مہینی بعد یا بموجب قول بعض کی چہہ مہینی بعد وفات پائی بروقت وفات کے یہہ وصیت کی تہی کہ درمیان حل کی مجکو دفن کرنا مگر بسبب زور شور حجاج کے وہان کسیکا مقدور گاڑنی کا نہوا اسلئے ذی طوی یعنی درمیان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی عمر اونکے چوراسی برس کے یا چہاسی کے حب اختلاف ہوئے اوسی بہت لوگون نے روایت کی ہے جنگ صفین میں معاویہ کی طرف تہی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علی کی مقابلہ پر آئی یہہ شعر کہہ کر سنائی ؎

انا عبد الله سمّانی عمر — خیر قرنین مضی ومن غبر

غیر لئے الله والشیخ الاغر — فلا ابطأت فی نصر عثمان مضر

والربعیون فلا اسقط المطر

حضرت علی رض نے پکار کر کہا کہ ای ابن عمر تو مجسی لڑنے کیون آیا اوسنی جواب مین کہا کہ حضرت عثمان رض کی خونکا قصاص چاہتا ہون علی رض نے کہا کہ اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجسی مقابلہ نہ کرتا — خیر اگر تجکو خون عثمان کے خواہش ہے تو مین بہی ہرمزان کا قصاص تجسی چاہتا ہون

(مرزبان کو اوسنے مار ڈالا تہا اور اسی سبب سی وہ معاویہ سی جا ملا تہا) یہہ سنکر حضرت علی رض نے اشتر کو اوس کے مقابلہ کو بہیجا اوسوقت مقابلہ کرنا مناسب نہ جانکر عبداللہ مذکور نے انکار کیا اور نہ لڑا

ابو عزۃ الجمحی

یہہ شخص سخت کافر تہا پیغمبر خدا صلعم اوسکو درمیان جنگ اُحد کے قتل کیا نام اسکا عمر بن عبداللہ ہے حال یہہ ہی کہ یہہ شاعر ایسی شعر کہا کرتا تہا کہ کافر مسلمانون سی لڑنی کو طیار ہو جاتی تہے چنانچہ وہ اپنی شعرونمین لوگون کو جنگ کی حرص اور ترغیب دلوایا کرتا تہا پیغمبر خدا صلعم بروز جنگ بدر اوسکو امن دیدی تہی مگر پہر وہ باز نہ آیا چنانچہ مکہ مین جاکر کہنی لگا کہ مین محمد کو مسخر اور تابع اپنا کر لیا جب جنگ اُحد مین وہ اپنے شعر پہڑکر لوگون کو مسلمانونسی لڑنی کے لئی برانگیختہ کرنے آیا حضرت نی اوسکو پکڑکر مروا ڈالا

حجاج بن عزیتہ الانصاری

یہہ شخص ہمراہ حضرت علی رض کے جنگ صفین مین تہا جب عمار بن یاسر مقتول ہوئی حجاج مذکور نی یہہ اوسی میدان صفین مین بناکر پہڑی

قال النبی لہ تقتلک شرذمۃ سمت لجوہم بالبغی فجاء

پہلی صدی کی شاعر

فالیوم یعلم اھل الشام انھم اصحاب تلک وفیھا العار والنار

ہر چند کہ اسکے حالکی بہتی بہت تلاش کی مگر شاعر مذکور کا حال کہین نہ پایا بجز اوسکی ان شعرون کے

مرقال

اوسکو اعور لاتکن بھی کہتی ہین یہہ شاعر بھی جنگ صفین مین مارا گیا وہ یہہ شعر اوس میدان مین پڑہتا جاتا تہا اور بہت چالاکی سی لڑتا تہا اوسکو ہاشم بن عتبہ نی قتل کیا وہ بھی معاویہ مین علی رض سی تہا اوسکی یہہ شعر ہین جو وہ اوسوقت پڑہتا تہا

قد اکثر القول وما اقلا اعور یبغی اھلہ محلا

قد عالج الحیوۃ حتی ملا کلا بدان یفل او یفلا

اشلھم بذی الکعوب شلا

جب مرقال درمیان ۳۷ ہجری کے صفر کی مہینی وارفانی سی سفر کر گیا حضرت علی رض نی اوسکا لاشہ دیکہہ کر بہت رحم کیا اوس کے واسطے دعا کی اور ایک شعر بھی کہا ہے وہ یہہ ہی

اشتر نخعی

جنگ صفین مین جب حضرت علی رض سے پانسو آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل کئی اور لڑائی موقوف ہوگئی اور غبار جنگ کا برہم ہوگیا اور لیلۃ الہریر کے جنگ ہو چکے اوس وقت مسلمانون کے ایسی حالت اضطرار تہی کہ نماز کا وقت بھی کسیکو یاد نہ تہا کہ یہہ کونسا وقت ہی اوسوقت اشتر نخعی مذکور نی یہہ شعر پڑہہ کر گائی

نحن قتلنا حوشبا الماغلا قاعلا وذا الکلاع قبلہ وعبۃ اذ قدما

پہلی صدی کی شاعرہ

۶۰ ان تقتلوا منا ابا الیقظان شیخا مسلما فقد قتلنا منکم سبعین واسا بجرما
اعمی الصفین وقد لاقی لکالأمرا

بنت الحجر

بن عدی کندی مصری پیدائش اوس کے مصر کے مگر وہ عورت کوفہ مین جا رہی تہی
بعد ازان عدی مذکور یعنی اوسکا باپ جب جزیرہ مین جا بسا وہ بہی وہان جا رہی
اوسیجائی مری اوس سی یہی روایت کی ہی چنانچہ قیس ابن ابی حاتم اور عمیرہ اوسسے
روایت کرتی ہین اس شاعرہ کا باپ یعنی عدی مذکور نہایت محبت حضرت علی رض
سی کرتا تہا چنانچہ یہی سبب اوس کے دشمنی کا درمیان معاویہ اور اوس عدی
کی تہا جب زیاد لی ہمراہ نوآدمیونکے جو اوس کے یار تہی اوسکو پکڑکر معاویہ کے
پاس بہیجدیا تو ابہی کوفہ سے چند میل گیا تہا کہ اس لڑکی نے یہہ شعر بنا کر پڑہے

ترفع ایہا القمر المنیر : لعلک ان تری حجرا یسیر
یسیر الی معاویۃ ابن حرب : لیقتلہ کذا زعم الامیر
ویصلب عند باب دمشق : وتاکل من محاسنہ النسور
تجبرت الجبابرۃ بعد حجر : وطاب لہا الخورنق والسدیر
الا یا حجر حجر بنی عدی : تلقتک السلامۃ والسرور
اخاف علیک ما اری علیا : وشیخا فی دمشق لہ زئیر
الا یالیت حجرا مات موتا : ولم یحمل کما یحمل البعیر
فان یہلک فکل عمیل قوم : الی ہلک من الدنیا یصیر

جب دمشق کے پاس پہنچا معاویہ نے ایک شخص گانے کو اونکی پاس بہیجا حجر نے
کہا کہ شگون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نصف ہماری ساتہہ کے ماری جائین

اور نصف بچ رہین کیونکہ کانا آدمی سامنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس ایک چشم ۶۱
نی اوسنی آکر کہا کہ ای گمراہ اور کافر تو علی رض سی محبت رکھتا ہی تم سب علی رض
پر لعنت کہو اور اوسی پہر جاؤ نہین تو فوراً مار ڈالونگا پانچ شخص پہر گئی اونہونی
فوراً حضرت علی رض پر لعنت کرکے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہوگئی اور عدی
مذکور سہ پانچ آدمیون کے مستقل رہا کہتی ہین کہ جب عدی کے ساتہہ چار شخص قتل
ہو چکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجکو اگر مہلت دو تو مین دو رکعت
نماز کی پہڑلون چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتہہ اور بڑی دیر مین دو
دو رکعت پہڑین اوسی پوچہا گیا کہ تو مرنی سے ڈر گیا اسلئی تونی اپنی زندگے
کا دم دم واپسین سمجہہ کر یہہ خیال کرکے کہ جتنی دیر دنیا مین زندگی سی کٹے کا نئے
اسلئی تونے نماز مین دیر کی اور بہت بڑی دیر مین دو رکعت نماز کی پہڑین اوسنی
کہا کہ نہین جب کبہی مین نے وضو کی ہی تحیۃ الوضو کے دو رکعت پہڑی ہین اور کوئی
نماز جلد اج کے روز سی بنی نہین پہڑہے کیونکہ محبت علی رض مین آج سر اوڑتا ہے
اس خوشی مین مینے بہت جلد پہڑی ہین اسلئی خیال کرنا چاہئے اوس کے
عبادت اور پارسائی اور محبت اہل بیت کا آخرکار اوسکو اوندہا ڈالکے
مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج والم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پاوی
یہہ عدی سنہ ہجری مین مقتول ہوا - اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نی بہت
الم واندوہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تہی کہ وہ مارا جاوی گا اوس کے مرنی کا مرثیہ
بہی اوسنی لکہا ہی بنت الجر مذکورہ بہت نیک بخت عورت تہی

عبد اللہ

بن الزبیر الاسدی القرشی کنیت اونکے ابو بکر - بعضی ابو خبیب بہی کہتی ہین

تصدہ ۶۲ — والدہ اوس کی اسما بنت ابی بکر صدیق رض — اور باپ اونکی زبیر رض
— اور دادی اونکے بیوی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی جو کہ رسول اللہ کے چچی تھے
یہہ عورت مسلمان تھی اوسنے بھی ہجرت کی تھی اور چچی اونکی خدیجہ بنت خویلد ام المومنین
یعنی پیغمبر خدا کی بیوی — اور خالہ اونکے عایشہ ام المومنین یہہ اول بچہ ہے جو
مہاجرین مین بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوس کے پیدا ہونی سے مسلمان بہت خوش
ہوئی تھی کیونکہ یہودیون نے یہہ اوڑا رکھا تھا کہ مہاجرین پر جہنی سحر کر دیا ہے
اب انکی نسل نہ بڑہنی پاویگی اونکو اللہ تعالے نی جھوٹا کرنی کے واسطی عبد اللہ
بن الزبیر کو پیدا کیا رسول اللہ نے پہلی ہے پہل اوس لڑکی کو گود مین لیکر کہجور
چبا کر اپنی جھوٹی اوس بچہ کی مونہہ مین دی اول ہی اول اوس کے پیٹ مین وہ
کہجور چی ہوئے جھوٹے پیغمبر خدا کی گئی — رسول اللہ نے نام اوس کا عبد اللہ
اور کنیت ابو بکر اونکے نانا کی رکھی یہہ بیان عبد اللہ نی کیا ہے بعد ہجرت کی بیس مہینی
بعد یا بموجب قول بیضے کی سن اول مین پیدا ہوئے یہہ شخص بہت روزہ دار
اور بڑا نمازی اور پرہیزگار تھا — ماں باپ بہن بھائی سی نہایت محبت رکھتا
تھا اور بڑا ہی شجاع آدمی تھا کہتی ہین کہ اوسکے عبادت تین قسم کی تھی ایک آدھ
نماز پڑہتے ساری رات کہڑی رہتی صبح تک — دوسری رات کو رکوع مین
صبح تک گذارتے — تیسری رات سجدہ مین صبح تک پڑی رہتی اسطرح
اونہونے اپنی زمانہ کے تقسیم کر رکہے تھی — اور اونہون ہی نے ہمراہ
عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے افریقیہ کے مہم پر بیس ہزار آدمی کی ہمراہ
جاکر ایک لاکہہ کفار سے جہاد کرکے افریقیہ کے بادشاہ کو قتل کرکے فتح پائی
— اور جب یزید ابن معاویہ درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری

کی فوت ہوا اسی عبداللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل حجاز — اور یمن ۶۴
اور عراق — اور خراسان کے باشندون نے اوسکی اطاعت منظور کی یہانتک
کہ حجاج ابن یوسف نے درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجہ ۷۳ھ مین اونکا محاصرہ
کیا آخر کار سنگل کے روز ساتوین جمادالاول کو ۷۳ھ ہجری مین اونکو قتل کیا عبداللہ
ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئے گئے ہین ازانجملہ یہہ تین شعر اونہونے
اوسوقت کہی تہی جب عمرو بن العاص بن وائل بن سہم ۴۳ھ ہجری مین درمیان مصر
کی نوی برس کا ہوکر مرا

الم تر ان الدهر اخنت صروفه ... على عمرو السهمي تجلد او صبر
فلم يغن عنه حزمه واحتياله ... ولا جمعه لما اناخ له الدهر
تقاسمي مقيما بالعراء وضلت ... مكايده عنه والموالد الدهر

بنت عقیل

یہہ عورت بنی عقیل کے ہی حال اوسکا پردہ اختفا مین رہا جب حضرت امام حسین
درمیان کربلا کے شہید ہوئے ابن زیاد نے اونکا سر یزید کی پاس بہیجدیا وہ خوش
اور بچی گرفتار اہلبیت کی جو حیران و پریشان قتل سا وات سی وہان کہڑی تہی
جب وہ سر آیا اون عورتونمین سی اس عورت نی نکلکر یہہ شعر بناکر پہڑی

ماذا تقولون ان قال النبي لكم ... ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
بعترتي وباهلي بعد مفتقدي ... نصف اسارى ونصف ضرجوا بدم
ما كان هذا جزائي ان نصحت لكم ... ان تخلفوني بشر في ذوي رحمي

سنان ابن انس النخعی

یہہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جب اوسنی امام حسین علیہ السلام

۶۴ کا سر کاٹ کر ابن زیاد کی پاس لا حاضر کیا طالب انعام ہو کر اوسنے یہہ شعر پڑہے

املأ رکابی فضۃ وذہبا ؛ قد قتلت الملک المحببا

ومن صلی القبلتین فی الصبا ؛ قتلت خیر الناس امّا وابا

وخیرہم اذ ینسبون نسبا ؛ فی ارض بطحاء وخیرہم ابا

جب ابن زیاد نی یہہ شعر سنی او سکو کہا کہ حرامزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام کو شریف اور بادشاہ بڑی نسب والا جانتا تہا جیسا کہ تو اپنی اشعار مین بیان کرتا ہے تو تو نی کسواسطے انکو شہید کیا اگر تو یہہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا اب کچہہ نہ ملیگا بلکہ جان بہی بچانی تجکو مشکل ہوگی یہہ کہکر ایک خادم کو حکم کیا کہ اس کا بہی سر کاٹ ڈال نور اً وہ بہی مارا گیا بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ اوس کے ہمراہ تیئس ۲۳ مرد اوس کے رشتہ دار تہی اونکو بہی ابن زیاد نے اوس کے ہمراہ مروا ڈالا

حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رض کنیت اونکے ابو عبد اللہ نواسی جناب رسول اللہ کی سردار جوانان اہل جنت کی پانچوین تاریخ شعبان ۴ ہجری مین حضرت فاطمہ رض سے پیدا ہوئی کہتی ہین کہ حضرت فاطمہ رض جب امام حسن ع کو جن چکین اوس سی پچاس دن بعد حضرت امام حسین پیٹ مین پڑی — اور جمعہ کی روز بروز عاشورا ۶۱ ہجرے مین درمیان کربلا کے جو کہ ایک زمین عراق مین درمیان کوفہ اور حلہ کے ہی مقتول ہوئے اونکو سنان ابن انس نخعی نی قتل کیا — بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ شمر بن ذی الجوشن نی اونکو شہید کیا تہا بہرکیف جب حضرت امام حسین رض کا دشمنون سے مقابلہ ہوا آپکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور یہہ رجز موہہ سے فرماتے تہی

انا ابن علی الخیر من آل ہاشم ۔۔۔ کفانی بہذا مفخرا حین افخر ۶۵

وجدی رسول اللہ اکرم من مشی ۔۔۔ ونحن سراج اللہ فی الناس یزہر

وفاطمۃ امی سلالۃ احمد ۔۔۔ وعمی یدعی ذو الجناحین جعفر

وفینا کتاب اللہ انزل صادقا ۔۔۔ وفینا الہدی والعلم ما فیہ یکتم

ترجمہ منظوم

علی ہے افضل اولاد ہاشم ۔۔۔ پسر اوس کا ہو تمہین جانی ہی علم

کفایت فخر یہہ کرتا ہے مجکو ۔۔۔ کہ جد میرا ہے افضل سب سی یارہ

چراغ حق ہین خلق اللہ مین ہم ۔۔۔ ہمارا جعفر طیار ہے عم

مری ما فاطمہ ہے جان احمد ۔۔۔ سراپا اوس مین ظاہر شان احمد

سنو قران ہوا ہی ہم مین نازل ۔۔۔ ہدایت وحی سب ہی ہم مین حاصل

اور حال حضرت امام حسین کا کتب اہل اسلام کیا شیعہ اور کیا سنہ سب مین مرقوم ہے اونکے فضایل اور بیانات سے اسجائی بسبب طوالت کے درگذر کیجاتی ہے — واضح ہو کہ طبیعت انصاف پسند کو بیشک واضح ہو جاگا اس کتاب مین مینی مشہور اور شہرہ افاق آدمیونکا حال بطور تذکرہ جو ضرور جانا ہی تھا لکہا ہے کیونکہ اونکا حال ہر جائی سے آدمی نکال سکتا ہی الا حسب ضرورت تہوڑا سا گروہ ہے خلاصہ ساری حال کا لکہہ گردیا ہے اور جنکو شہرت حاصل نہین ہوئی ہے اوس کے حال کے تلاش مین بندہ نے بہت سعی کرکے بالاستیعاب لکہا ہے تاکہ یہہ کتاب فایدہ بخش طیار ہو

مروان ابن الحکم

یہہ چوتہا خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہی خبرین اوس کے بہت ہین کتب تواریخ

مین موجود ہین خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مروان ابن الحکم جب مدعی خلافت ہوا سب بنی امیہ اوسکے تابع ہوگئے اور ملک شام مین دو تفریق لوگون کے اوسوقت مین ہوگئے تہی — ایک فرقہ یمانیہ کہلاتا تہا یہہ فرقہ مروان کے تابعداری مین بدل وجان مضبوط تہا — ایک فرقہ قیسیہ تہا اونکا سردار ضحاک بن قیس تہا وہ عبداللہ ابن زبیر کے تابع تہی جسکا حال اوپر بیان ہوا — حاصل یہہ ہے کہ جب مروان دمشق مین داخل ہوا معاویہ کے گہر مین اترا روسا شہر سے ملاقات کی آئی اوسنے اوسی ہنگامہ مین اوسیوقت خالد بن یزید بن معاویہ کے والدہ سے بسبب ایک مصلحت کے جو تاریخ دان جانتی ہین اور خوف خالد کے نکاح اپنا کیا — اوسی عورت نے مروان کا گلا گہوٹ کر مار ڈالا تہا اونکا حال یہہ ہے کہ وہ حسب عادت اوسکے پلنگ پر سونے گیا وہ اوس سے نہایت رنجیدہ تہی تیسرے تاریخ رمضان شریف سنہ ۶۵ ہجری کو عین حالت مباشرت مین اوس عورت نے مروان مذکور کا گلا گہوٹ ڈالا فوراً دم نکل گیا جب وہ مرچکا جان تن مین نرہی اوسوقت غل مچاکر رونے لگی کہ خلیفہ فوت ہوئے مروان کے عمر تریسٹہ ۶۳ برس کے ہوئی نو مہینے اٹہہ روز اوسنے یہہ یزید کی تخت پر چین اوڑائے — وہ شاعر بہی تہا چنانچہ جب ضحاک ابن قیس فرقہ قیسیہ کا سردار سنہ اکثر مسلمانون کے مارا گیا مروان مذکور نے یہہ شعر کہے

لما رایت الناس صار واحزبا: والمال لا یحلا الا غصبا

دعوت غسان لهم فاکلبا والسبکسکین رجالا غلبا

والقین قیسا فی الحدید غلبا والاعوجیات یشبن وثبا

یحمل مروان دینا صلبا

اسی مروان نے حضرت طلحہ رض کو یوم جمل مین شہید کیا تہا

عبداللہ ابن احمر

یہہ ایک شیعہ ہے شیعان علی رض سے جب اوسنی حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی سب کوفیون کو جان دینی پر برانگیختہ کیا اوس کے اشعار اس باب مین بہت ہین ایک قصیدہ بڑا اوسنے کہا ہی یہہ دو شعر ہی اوسیکے ہین

صحوت وقد یصحی الصبا والغوانیا

وقلت لاصحابی احبیبی المنادیا

وقولوا له اذقاده علی الهدی

وقل الله عالبیک لبیک لاعیا

ان لوگون کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تہی اوسوقت ساتہہ نہ گئے بعد شہید ہونی کے قاتل امام حسین کی تالاش مین گئی لڑی مری مگر وہ بات حاصل نہ ہوئی جو ہمراہ ہوتے

عبدالملک بن مروان

یہہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارا سلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینے تیس روز خلافت کرکے ماہ شوال ۸۶ھ مین دار آخرت کو کوچ کرگیا — بعد قتل ہونے عبداللہ ابن الزبیر کے اوسکے بیعت کی تجدید ہوئی تہی — کہتی ہین کہ عبدالملک کے مونہہ مین سے بہت بدبو آیا کرتے تہی اسیواسطے اسکو ابوالذباب بہی کہتی ہین اور چونکہ وہ بخیل بہی پرلی سری کا تہا اسواسطے اسکو رشح الحجر بہی کہتی ہین مگر ہوشیار و چست و چالاک عاقل اور فقیہ و دیندار تہا جب خلافت اوسکو ملے دین داری بہول کر دنیا داری مین مبتلا ہوگیا اور وہ شاعر بہی

فصیح تہا — حجاج ابن یوسف ثقفی کو اوسنے مکہ پر عامل مقرر کرکے بہیجا تہا جسنی ہزارون کا بہیجا نکالدیا — جب حجاج مذکور نے بہت لوگون کو مارا ڈالا اور مال بی صرف خرچ کردیا عبدالملک مذکور کو خبر ہوئے اوسنی یہہ نامہ معہ ان اشعار کے جو اوس کے نیچی لکہے ہوئی ہین بنام حجاج بن یوسف کی لکہا — اما بعد امیرالمومنین کو مخبرون نے یہہ خبر دی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور مال بی صرف ٹلتا ہی مجکو اندونون امرون مین سے کسی ایک کی بہے برداشت نہین ہی تجکو بجز اس کے کہ خونے کو قصاص مین قتل کرے درمیان خون عمد کے اور مال لوگون کے جنکی ہون اونکو دی اور خرچ موقع سر اپنی رای سی کریگا کب زیادتے کرنیکا حکم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع مین خدا کی طرف سی خلق اللہ کے لئے امین ہوتا ہے اوس کے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوسکا حق نہ دینا بُرا ہے ایسا ہی بیموقع بہی خرچ کرنا روا نہین — جب تو کسی قوم پر فتح پاوی قیدی اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل نکر — اس نثر کے بعد یہہ شعر اپنی تصنیف کی ہوئی لکہے

اذا انت لوتہ کی امورا کہا	وتطلب رضائی بالذی انت طالبہ
وتخشی الذی نخشاہ منک هابا	الی اللہ منہ صنیع الادہ عالبہ
وان تمض عن مائۃ امویۃ	فہذا وہذا کل ذا انا صاحبہ
فلا تلمنی والحوادث جمۃ :	فانک مجزی بما انت کاسبہ
فلا تعد مما یاتیک منی وان تعد	یعد بہا یدی ما علیک نوادبہ
فانی منی غفلۃ قد شفیتہ	فیاتی بما قد غص بالماء شاربہ

مسعودی بیان کرتا ہے کہ یہہ شعر مینی اچہی شعرون عبدالملک کی سے انتخاب کئی ہین جب حجاج مذکور نے وہ نامہ معہ ان اشعار کے پہڑا اوسکا جواب اوسنے

لکھا وہ جواب حجاج کے بیان مین ذکر کرتا ہون انشا اللہ تعالی

حجاج ابن یوسف

حجاج بیٹا یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان ۹۵ھ ہجری کے پٹ مین کیڑی پڑکر شہر واسط مین مرا اوس کے عمر چون برس کے ہوئے بیس برس تک عراق کے حکومت کی حیلہ اوسکا یہہ ہے انکھین اوس کے چھوٹی چھوٹی تہین اور نرم آواز باریک دہن تہا شعر فصاحت سے کہتا تہا قاتل وخون ریز وظالم ولی رحم مثل قصائی کے تہا خلق اللہ کے درمیان اوسکو بہڑئی سی تشبیہ اور خلق کو بکریون سے تمثیل دینی چاہئے — ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی نیک وپارسا وغیرہ اوسنے اپنی ہاتہہ سی قتل کئے خونریز چونکہ بہت تہا اسلئے خونریزون سے خوش ہوتا تہا جو عامل اوس کے طرف سی کم خون کرتا موقوف ہوتا — ابن قتیبہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیون کو بدون ثبوت جرم کے بہی قتل کر ڈالا کرتا تہا — اسلیئے فقہا نے اوسپر کفر کا فتوی دیا ہے — اس شخص کو عبد الملک ابن مروان نے عراقین اور حجاز پر اپنے طرف سی متولی کرکے حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے لشکر ہمراہ کرکے روانہ کیا تہا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جمادالاول ۷۲ھ ہجرے کی مکہ پر چڑہہ کر آیا طایف مین اوترا — اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی اوسنے شکست کہا کر مکہ مین اپنے تئین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپین لگا کر گولی مارنے شروع کئے بہرکیف یہہ سال تمام ہوچکا اور وہ محاصرہ کئی رہا فتح نہوئے جب ۷۳ھ ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکر سے صلاح لی اوس کے والدہ نی کہا کہ بیٹا جو انمرد ہو کر مرنا

۶۰ اور لڑنا بہر صورت بہتر ہے چنانچہ اونہونے لڑائی کے اس لڑائی مین درمیان ۷۳ھ
پھرے کی ابن الزبیر رضؓ مقتول ہوئے — حجاج نی درمیان ۷۳ھ ہجری کے کعبۃ اللہ
کو ڈھاکر حجر الاسود اوس کے بنا مین سے نکالکر نئی سر بسی اوسی ہیئۃ پر کہ جسطرح
رسول اللہ صعم کے سامنی تہا طیار کیا — اسی حجاج نے شہر واسط بسایا ہے
— اور سعید بن جبیر رض کو جو کہ بڑی زاہد اور عابد اور عالم بی بدل جنکی حقین
امام مالک رح نی یہہ فرمایا ہے کہ تمام روئی زمین پر دنیا مین کوئی عالم مثل سعید
ابن جبیر رض کے نہ تہا اسی حجاج ظالم نے قتل کیا — کہتی ہین کہ سعید بن جبیر رض
جب پکڑی گئے اور حجاج کے سامنی آئے اوسنے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہی —
سعید مذکور نے فرمایا کہ مجکو سعید کہتی ہین حجاج نے کہا کہ نہین تو بدبخت ہے
سعید نہین ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہین) اونہونے یہہ سنکر جواب دیا
کہ میرا نام میرا باپ تجسی زیادہ جانتا ہے تجکو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے
کہا کہ تو بہی اور تیرا باپ بہی دونو بدبخت ہین — اونہونے کہا کہ غیب کا علم
خدا کو ہے — اوسنی کہا کہ اب دیکہہ تجکو دنیا سی جلتی آگ مین پہینک دیتا ہون
— سعید نے کہا کہ اگر یہہ بات مین جانتا کہ اپ کے اختیار مین ہی تو خدا کو
خدا کا ہین کو مانتا آپ ہی کو خدا جانتا — پہر حجاج نے کہا بتلا کس موت سی
تجکو ماروں — سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا جی چاہے اوس طرح قتل کر
کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجکو قتل کریگا اوسی طرح آخرت مین مین بہی
تجکو قتل کرونگا عوض معاوض گلہ ندارد — یہہ سنتے ہی پہنک گیا حکم دیا
کہ باہر لیجا کر اوسکو قتل کرو — جب سعید مذکور رونا نسی چلے تو اونکو
ہنسی آئی فوراً بس پڑے حجاج نے کہا اس کو یہان لاؤ پوچہا کہ

تو کیون ہنسا اونہونے کہا کہ مجکو اسبات پر ہنسی آئی کہ آپ تو خدا پر بھی جرات کرتے ہین — حکم دیا کہ اوسکا گلا بکری کے طرح ذبح کرو — جب حضرت سعید کو اوندہا ڈالکر گلا کاٹنے لگے اونہونی کلمہ شہادت اسطور پر پڑہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْحَجَّاجَ غَيْرُ مُؤْمِنٍ ترجمہ — گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لایق پرستش کے نہین سوا ایک خدا کی جسکا کوئی شریک نہین اور محمد اوسکا بندہ اور رسول اوس کا ہے اور حجاج کافر ہی — پہر حضرت سعید نے یہہ دعا پکار کر کہے کہ ای بار خدا میری قتل کے بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدور نہ دینا — یہہ کہتے ہی کہ سر تن سی جدا کیا گیا — کہتی ہین کہ سعید کے مرنی کی بعد حجاج مذکور کے پیٹ مین کیڑی پرگئے پندرہ دن کی بعد اس بیماری سے وہ بہی ہلاک ہوگیا — بعضی یہہ بہی بیان کرتے ہین کہ حجاج یہہ کہا کرتا تہا کہ جس روز سی سعید کو مین نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گہوٹا کرتا ہے اوس کے بعینہ صورت سعید کے ہی پہر تقدیر پندرہ دن کے بعد مرا وہ دعا ایسی مستجاب ہوئے کہ پہر کسی مسلمان کو بہی ان پندرہ دنونمین قتل نہ کرنی پایا — اب ہم اوس خط کا بیان لکہتی ہین جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکہہ کر بہیجا تہا اوس کا جواب جو حجاج نے لکہا وہ یہہ ہے — اما بعد فرمان شاہی امیر المومنین کا مشتمل اس مضمون پر کہ مین خونریزی کرتا ہون اور مال بیجا صرف خرچ کرتا ہون پہنچا عرض یہہ ہے کہ مجکو اپنے جان کے قسم تا ہنوز اہل معصیت جس سزا کے لایق ہین ابتک وہ انکو مطلق نہین ہوئے اور اہل اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہین ہوا — اگر اہل معصیت اور غیر منقاد

پہلی صدی کی شاعر

"لوگون کے قتل کرنے کو خونریزی اور مطیع و فرمانبردار رعیتی کو خرچ کی کل اور اصراف کہتی ہین تو امیر المومنین مجکو معاف فرماوی کیونکہ گذشتہ اصلوات آیندہ کو میری لئی کوئی حد یا قانون متعین ہو جاوی اوس کی موافق عمل کیا کرون" اور یہہ شعر اوس کے نیچی حجاج نے اپنی تصنیف سی لیکے

اذا انا لم اتبع رضاك واتقی ؛ اذا لك فيومی لا تزول كواكبه
وما الامر بعد الخليفة جنة ؛ تقيه من الامر الذی هو كاسبه
اسالم من سالمت من ذی هوادة ؛ ومن لم تسالمه فانی محاربه
اذا قام بالحجاج منك خطيبة ؛ فقامت عليه فی الصباح نوادبه
اذا انا لم ادن الشقيق لنصحه ؛ وافضی الذی تشری الی عقاربه
فمن ذا الذی يرجو نوالی ويتقی ؛ مصاولتی والدهر جم نوائبه
فعف بنی علی حد الرضی لا بجوزه ؛ من الدهر حتی يرجع الدر حالبه
والا فدعنی والامور فانما ؛ شفيق رفيق احكمتنی تجاربه

مسعودی کہتا ہی کہ یہہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعرون سی بہتر ہمنی منتخب کئے ہین

ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چھٹا خلیفہ خلفای بنی امیہ مین کا ہی بعد وفات عبد الملک کی درمیان دمشق کے اوس کے بیعت خلافت ہوئی کہتی ہین کہ وہ مہینا جمادا الاخر سنہ ۹۶ ہجری کا تہا اوسنی نو برس اٹہہ مہینی دو روز بادشاہت کی تینتالیس برس کا ہو کر فوت ہوا کنیت اوس کے ابو العباس تہی — ولید مذکور بہت سرکش و جابر و ظالم و مہاپاپی تہا اوس کے چودہ بیٹی تہی اونمین سی —

یزید — اور عمر — اور بشر عالم — اور عباس تہا جنازہ اوسکا باب الاصغر کی سامنی جو کہ ایک دروازہ چھوٹا دمشق کا ہے مدفون ہوا اوس کے چچازاد عمر بن عبد العزیز نے نماز اوس کے جنازہ کے پڑہی تہی — مورخ لکہتی ہین کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہر وقت ناک سی ٹپکا کرتی تہی — اسی نے جامع مسجد دمشق کے بنائی ہے — اوس کے برابر پہلو مین مسمی کنیسہ ماریحنا یعنی گرجا گہر نصارای کا تہا وہ گرجا نصارا کی پاس اسواسطے تہا کہ دمشق اوس کے وقت مین نصف اوس کے عمل مین اور نصف نصارای کے عمل مین تہی — اسواسطے مسجد مین اذان ہوتے گرجا مین سنکہ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کارہی مورخون نے بالاستیعاب لکہا ہی ہم جس امر کے درپی ہین وہ لکہین پوشیدہ نرہی کہ ولید فصیح نہ تہا بلکہ الفاظ بہی غلط بولا کرتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ ایکروز ایک اعرابی فریادی اوس کے پاس آیا اوسنے اپنی داماد کے نالش کے تہی — ولید نے اوسکو دیکہتہی ہی کہا کہ مَاشَانَكَ اس کے معنی ہین کہ کیا مصیبت آئی تجہر (مراد ولید کے یہہ تہی کہ کیا حال ہے تیرا مگر چونکہ نون پر زبر کہا اوسکے معنی وہ ہوگئے اگر مَاشَانُكَ بضم نون کہتا صحیح ہوتا اوسوقت سلیمان ابن عبد الملک بہائی ولید کا بہی حاضر تہا — اعرابی نے جواب دیا کہ میرے دشمنون کے اوپر مصیبت ائی سلیمان مذکور نے کہا کہ امیر المومنین یہہ فرماتے ہین کہ مَاشَانُكَ بضم نون — اعرابی نے کہا کہ ظَلَمَ عَلَيَّ خَتَنِي یعنی میری داماد نے مجہر ظلم کیا ہی ولید نے کہا مَنْ خَتَنُكَ یعنی تیرا ختنہ کسنی کیا ہی — اعرابی بولا حجام نے — سلیمان نے کہا کہ امیر المومنین یہہ فرماتی ہین مَنْ خَتَنُكَ یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سی صاف

۷۱ ثابت ہوا کہ ولید غلط بھی بہت بولا کرتا تہا پہر فصاحت و بلاغت کا کیا ٹہکانا۔۔۔
تاریخ مین لکہا ہی کہ ولید کا باپ عبد الملک بہت فصیح شاعر تہا لیکن وہ بہی بسبب لکنت اس اپنی بیٹے کی غیر فصیح مشہور ہوگیا تہا۔۔۔ ہرچند کہ اوسنی اسباب مین بہت سعی کی کہ اس لڑکی کو صحیح بولنا آوے معلم اتالیق ادیب سب بٹہلائی مگر اوسکو کچہہ فایدہ نہ ہوا معلم کے تعلیم سے اور بہی زیادہ خراب ہوگیا۔۔۔ بہرکیف یہہ شعر اوسکے ہین حال ان ابیات کا یہہ ہے کہ جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بہائی سلیمان میری مرنے کی تمنا رکہتا ہی تاکہ خلافت اوس کے ہاتہہ آوے اوسنی ایک عتاب نامہ اور یہہ اشعار اپنی تصنیف کئی ہوئی لکہی

تمنی رجال ان اموت وان امت ؛ فتلک سبیل لست منہا باوحد
لعمر الذی یرجو فنائی ویدعی ؛ بہ قبل موتی ان یکون ہو الردی
فما موت من قد مات قبلی بفائتی ؛ ولا عیش من قد عاش بعدی بمخلد
فقل للذی یرجو خلافی الذی مضی ؛ تزود لاخری غیرہا فکان قد
منیتہ تجری لوقت وحتفہ ؛ سیلحقہ یوما علی غیر موعد

یزید ابن عبد الملک

یزید بیٹا عبد الملک کا پوتا مروان کا پڑپوتا نگینہ کا۔۔۔ جس روز عمر بن عبد العزیز نی وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچوین تاریخ رجب کے دن جمعہ کا سنہ ۱۰۱ ہجری کا تہا اوس کے کنیت ابو خالد ہی مان اوس کے مساۃ عاتکہ بیٹی یزید بن ابی سفیان کی تہی۔۔۔ یزید مذکور ازید مین جو بلقار کے زمین مضافات دمشق کے ہی ہر روز جمعہ پانچوین شعبان سنہ ہجری مین سنہ ۳۷ سینتیس ہر مکا ہوکر مرا اوسنی چار برس ایک مہینہ دو روز بادشاہت کی یہہ شخص ایک لونڈی

پہلی صدی کی شاعرہ

سلامۃ القس کو بہت چاہتا تہا اولین یہہ لونڈی سہیل بن عبد الرحمن بن عوف نے زہری کی تہی اوسی یزید سنے تین ہزار دینار کو یہہ لونڈی خرید کی اور محبت مین اوس کے ایسا غلطان و پیچان ہوا کہ سب کچہہ بہول گیا — اور ایک عورت مسمی جبابہ کو بہی بہت پیار کرتا تہا بلکہ جبابہ کے مرنی سی اوسکو بہت رنج لاحق ہوا اوسی غم مین ستر ویں روز یزید مذکور نے بسبب فرط عشق کے وفات پائی یہہ دوشعر اوس کے ہین ہشام کو لکہتا ہے

والی علی اشیاء منک تریبنی ۔ قدیما لذ وصفح علی ذالک مجمل
ستقطع فی الدنیا اذا ما قطعتنی ۔ یمینک فانظری ای کف تبذل

تنبیہ

واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال اون خفاء بنی امیہ کا جو شاعر تہی لکہہ چکے ہین دلین نہان آیا کہ ہم بن عدی سی ایک روایت مورخون نے بہت دلچسپ نقل یاد داشت لکہی ہی اوسکو اسجای درج تذکرہ کرتی ہین — پوشیدہ نہرہی کہ کتاب الاخبار والاشعار ہین جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی سنے کتاب مسعودی اور اغانی سی منتخب کرکے عربی زبان مین چہپوا اوس کتاب مین یہہ لکہا ہے — کہ ہیثم بن عدی طائی نے عمرو بن ہانی سے زبانی یہہ بیان کیا کہ اوسی مجلس مین کہ جب ابو العباس سفاح اول خلیفہ عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکہاڑ کر پہنک دو چنانچہ اس امر کے تعمیل کے لئے عبد اللہ ابن علی رض مامور تہی مین بہی اوسکے ہمراہ تہا پہلی ہم ہشام کے قبر پر گئی اوس کے قبر جب کہودی وہ صحیح و سالم نکلا اوس کی بدن مین سی کچہہ نہ گرا تہا بجز ناک کے عبد اللہ ابن علی مذکور نی اوسکو

۶۶ قبر مین سی نکالکر اوس کے جسم پر آتشی کوڑی لگاکر حکم دیا کہ اب اوسکو جلا ڈو چنانچہ وہ لاشہ جلادیا گیا — پھر ہمنی عبق کی زمین مین جاکر سلیمان کی قبر کھودے اوس قبر مین بجز ریڑہ کے ہڈی اور کھوپری اور سیلیون کے کچھہ نہ پایا اون ہڈیون کو ہمنی جلایا — یہی حال تمام بنی امیہ کا جس کے پائی کیا اون لوگون کے قبرین قسرین مین بہت تہین — پھر ہم دمشق مین گئے وہان جاکر ولید بن عبد الملک کے قبر کھودی اوسمین کچھہ نہ ملا — پھر عبد الملک کی قبر اوکھاڑے اوس مین اوپر کے سر کے کھوپری تہی اور کچھہ نہ تہا — پھر ہمنی یزید بن معاویہ — کے قبر کھودی اوس مین سوای ایک ہڈی کے اور کچھہ ہاتھہ نہ آیا مگر ایک سیاہ لکیر جیسا کہ راکھہ کے ڈہیری کوئی لگا دیتا ہی اسطرح کا نشان راکھہ کا اوس کے لحد مین پڑا ہوا تہا پھر ہمنی جس کے قبر پائی اسطرح سے اوس کو کھودتی جلاتے ہوئی پھر اگئی — یہہ ہمنی واسطے اتمام حالات بنی امیہ کے بیان کردیا تاکہ بعد مرنے کی اون پر جو یہان گذرا وہ بہی بیان ہوجاوے کیونکہ خدا کی دربار کا حال کسیکو بہی معلوم نہین کہ وہان کیا گذرا مگر ظاہر ہے حال حیات اور ممات کا لکہنی سے تذکرہ اولکا پورا ہوگیا

عمرو بن ابی ربیعہ

یہہ ایک مشہور شاعر ہی گیت اوس کے ابو حفص نام عمر بٹیا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا قریش کے اشرافون مین سے خوبصورت جوان تہا اوسکو ہمراہ عمرو بن العاصی کے قریش نی طرف نجاشی کے بہیجا تہا — اور رسول اللہ نے ایک شہر یمنی جند کا اوسکو حاکم کردیا تہا یہہ شہر یمن مین واقع ہی عمرو بن خطاب رض کے قتل ہونے تگ اوسپر حکومت کرتا رہا —

دوسری صدی کی شاعر

یہہ حضرت عثمان رض نے اوسکو متولے کیا جب حضرت عثمان رض گہر مین محصور ہوئے اور ۷۷
لوگون نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینے کے واسطے آیا تہا مگر قریب مکہ کے جب
پہنچا اونٹ کے کجاوہ پر گر کر مر گیا اس عمر مذکور کا یہہ ایک شعر ہی وہ کہا کرتا تہا

یہہ ثریا ایک عورت بیٹی عبدالله ابن حارث کے قریشیہ امویہ تہی — اور سہیل
نام بیٹی عبدالرحمن بن عوف زہری کا ہی یہہ امام نووی کے کتاب سی لکہا گیا

حصہ دوسرا

اس حصہ مین دوسری صدی کی شعرا کا حال
معہ اونکی اشعار کی مندرج کیا گیا ہے

ابو نواس

کنیت اوس کے ابو علے الحسن ابن ہانی بن عبدالاول شہور و معروف بنام ابو نواس
الحکمی یہہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ داود اس شاعر کا
جراح ابن عبدالله حکمی والی خراسان کا غلام تہا اسیواسطے اوس کے طرف وہ
منسوب ہو کر حکمی کہایا گیا — اور محمد بن داود ابن جراح اپنی کتاب مسمی ورقہ
مین یہہ لکہتا ہی کہ ابو نواس درمیان بصرہ کے پیدا ہوا وہین بڑا ہوا پہر کوفہ
مین آیا — اور ایک شخص یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز مین پیدا ہوا تہا اوسکو
وہان سے لی گئی تہی جب دو برس کے عمر تہی مان اوس کے اہواز کی رہنی والے
مساۃ جلبان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا جسنے
سفاح کیطرف سی عبدالله ابن علے لڑا تہا اوس کے لشکر مین نوکر تہا وہ باشندگا
دمشق سی ہے اہواز مین گہوڑے خریدنے آیا تہا مساۃ جلبان سی نکاح کر کے

وہین رہنے لگا اوس عورت سی کئی بچی جنوائی ازانجملہ ابونواس مذکور اور ابومعاذ
— لڑکپن مین ابونواس کو اوس کے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوسکو
ٹہلا دیا تہا ابواسامہ والیہ ابن الحباب نے اسکو دیکہہ کر کہا کہ اسی لڑکی تجمین اوصاف
اور علامات اچہی پائی جاتی ہین تو شعر کہا کر ان اوضاع کو ضایع نکر ابونواس
نے پوچہا کہ تم کون ہو اوسنی کہا ابواسامہ مجکو کہتی ہین اوسنی کہا کہ ہان مین ہے
قسم خدا کے کوفہ فقط اپکے ملاقات کی واسطی جاتا تہا تاکہ ایسی شعر کہنا سیکہون
اور آپکے شعر سنکر استفادہ کا بل پاؤن پہہ کہکر ابونواس اوس کے ہمراہ ہو لیا بغداد
مین آیا اول ہے اول ابونواس نے حالت بچپن مین یہہ شعر کہی تہی

حامِلُ الهَوى تَعِبٌ ؛ يُسْتَخِفُّهُ الطَّرَبُ
اِنْ بَكَى يَحِقُّ لَهُ ؛ لَيْسَ مَا بِهِ لَعِبُ
تَضْحَكِينَ لاهِيَةً ؛ وَالمُحِبُّ يَنْتَحِبُ
تَعْجَبِينَ مِنْ سُقْمِي ؛ صِحَّتِي هُوَ العَجَبُ

یہہ شعر ابونواس کے بہت مشہور ہین بعد ازان علم ادب اور شعر مین وہ رتبہ پایا
کہ نہایت درجہ اور غایب رتبہ کو پہنچ گیا — لوگون نے ابونواس سی یہہ روایت
کی ہے کہ وہ یہہ کہتا تہا کہ جس شخص نے ساٹہہ دیوان لوگون کے پڑہی پڑہائی ہون
اوس کے حقین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سی ثابت ہوتا ہی کہ ابونواس نے
بہت کچہہ درباب اشعار کے دیکہتا تہا — عبداللہ ابن معتز اپنی کتاب طبقات
مین لکہتا ہی کہ ابونواس اہواز مین قریب ایک پہاڑ کے جو معروف بنام
براہنان ہے درمیان سن ایکسو انتالیس ۱۳۹ ہجری کے پیدا ہوا اور
بغداد مین درمیان ۱۹۵ ہجری کی پچپن برس کا ہو کر فوت ہوا قبرستان

دوسری صدی کی شاعر

شونیزی مین بیچ یہودیون کے ٹیلہ کے مدفون ہوا — کہتی ہین کہ جب ابو نواس ۹۷
نے جانا کہ اب بیشک مرتا ہون یہہ شعر بنا کر پڑہی

دب فی السقام سفلاً وعلواً ؛ وارانی اموت عضواً فعضوا
لیس من ساعۃ مضت بی الا ؛ نقصتنی بمرّھا الی حزوا
لھف نفسی علی لیال نقصت ؛ وسنین مضین لعباً ولھوا
قد اساناکل الاساءۃ جھراً ؛ ومن اللہ نطلب الآن عفوا

ان شعرون کو کہہ کر ایکساعت کی بعد فوت ہوا ہے ابو مزروق — ابوعثمان سی روایت کرتا ہی کہ ابو نواس بڑا ادیب اور اچہا جاننی والا شعر فصیح کا اور خبر نیک اور بیت نادر اور مثلین مشہورہ سب جانتا تہا اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہی کہ مینی مثل ابو نواس کے بڑا عالم اور حافظہ والا کوئی نہین دیکہا بعد اوس کے مرنی کے ہمنی اوس کے گہر کی تالاشی سے ایک صندوق بہرا ہوا جزون کا پایا اون جزون مین اشعار نادر اور چیستان نفیس اور اچہی اچہی ابیات تہین وہ شخص یاد بہت رکہتا تہا شہ پیکر بہت کہتا تہا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہین بعضون مین وہ جودت اور حسن وقوۃ ہی کہ شریامن بہی وہ نہین پائی جاتے باوجود کثرت علم اور ادب کے ہٹوٹیا ظریف ہسوڑ چالاک جوان تہا اپنی اشعار مین حلاوت ظرافت کے جمع کی ہے بسبب شیرین گفتار اور ظرافت اور کثرت نوادر کی لوگون کو تا بعدار و مسخر کرتا تہا اور سچ بہی ایسا تہا کہ جو آتا کہلا پلا دے دلا دیتا تہا مال جوڑنا اوسکو نہین آتا تہا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تہا اوس کے اشعار اونکے مدح اور اونکی دشمنونکے ہجو مین بہی ہین — یوسف دابہ سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہی کہ مین اور ابو نواس دو نو یار تہی رمضان

۸۰ شریف مین اکثر ہمارا یہہ معمول ہوتا کہ روزہ کھولکر ہر رات کو پہراکرتی تہی ایکروز ہمنی روزہ کھولکر جو گشت لگایا سلولے کی مسجد مین پہنچی اوسکا بیٹا نمازیون کو تراویح پہڑا رہا تہا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تہا وہان ابونواس بیٹہہ گیا مجسے کہنی لگا کہ جب تک یہہ لڑکا تراویح پہڑالے اور قران نہ سنالے ہم یہان بیٹہی رہین گے وہ رات ختم قران کے تہی جب اوس لڑکے نے اَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ پہڑنے شروع کی ابونواس نے یہہ شعر کہے ؎

وقرئ مُعلنًا لتصدع قلبی ،، والهوی یصدع الفؤاد الکلیما
ارایت الذی یکذب بالدین ،، فذالک الذی یدع الیتیما

یہہ شعر فی البدیہہ کہنے سے بہت لوگون نے تعجب کیا — دابہ کہتا ہی کہ ایک روز ابونواس — اور مسلم ابن الولید — اور خلیع اور ایک جماعت شعراء کے جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ مین اون شعراء نے کہا کہ ہر ایک شخص اپنی جودت طبع آج اسطرح پر دکہلاوے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس مین ایک ایک آیتہ قران شریف کے ہو سب نے فکر کیا ابونواس نے سب سے اول یہہ شعر کہے

وفیئة فی مجلس وجوههم ،، یحاذرهم قد آمنوا التقتیلا
دانیة علیهم ظلالها ،، وذللت قطوفها تذلیلا

سب سنکر چپ ہو رہے پہر کسی نے شعر نہ کہا — ابونواس کے خصلت مین لکہا ہے کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الہی کا تہا فتوے بہی دیتا علم حدیث خوب جانتا تہا ناسخ و منسوخ محکم متشابہہ خوب پہچانتا تہا بصرہ مین علم و ادب سیکہا اون ایام مین یہہ شہر منبع علم اور فقہ کا تہا علم ادب وغیرہ جو اوس شہر مین تہا اور کسی شہر مین ایسا چرچا نہ تہا — ابونواس کا یار کہتا ہے کہ مجہسے ابونواس

یہہ کہتا تہا کہ سات سوار جو زہ عزیزۃ الناس یعنی جو لوگون کے نزدیک بہت عزیز ہین سوار مشہور کے مجکو حفظ ہین سوار اوس کے نوادر — اور ظرافت امیز لطیفی اور شہوانی اوسکو بہت یاد تہین شعر کہتی ہین اوسنی مہ تبہ پایا کہ سب اپنی اقران کو دلونسی بہلایا اور اپنی زمانہ کے باشندون سے بڑہ گیا وزراء اور شرفاء کی مجلسون مین پہانظر آنین اونسی سیکہا یہانتک کہ خود مضرب المثل آدمیون مین ہوگیا اور عام وخاص سب اسی بہت کرنے لگی اور وہ بادشاہون کی صحبت سی بہاگنی لگا چنانچہ اسات کی اوسکو ملامت بہی ہوتی تہی یہہ شعر ابو نواس کے بہت اچہی ہین

زمان الریاض زمان انیق — وعیش الخلیعۃ عیش رفیق

وقد جمع الوقت حالیهما — فمن ذا الیفیق ومن لیستفیق

اما تذکر الفضل من یومنا — ونهی بما نحن فیه الرحیق

لها وند نذهب کاس الطلا — علی نرجس وشقیق شقیق

مداهن تجعلن ظل الندی — فهاتیک تبروهاتی عقیق

یقابل وجهك وجه ذها — ویلقی مسکاك مسك فتیق

اذا قابل الزهر زهر الوجوه — فکیف الخلاص واین الطریق

ابو دلامہ

نام اوسکا زند بن الجون ساتہہ نون کے یا زید ساتہہ یا رتجانی کے جو بعضی کہتی ہین مگر زید غلط ہے لفظ زند نون سے نام اوسکا ہی کیونکہ عبد اللہ ابن مقزار اور تمام علماء لی زند بالنون روایت کی ہے — ابو دلامہ شاعر ظریف و ظریف و کثیر المنوادر اور پسندیدہ آدمی تہا اور بدیہہ گو بہی تہا مشاعرہ مین حاضر ہوکر ہر ایک فن مین اپنی چالاکے دکہلاتا تہا شراب اور گانے کے فن مین یہہ شاعر

۸۶ یکتا تہا کوئے اوسی لکانہ کہاتا تہا — خلفار کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو مالک عبد اللہ بن محمد اپنی باپ سے روایت کرتا ہی کہ ابو العباس سفاح یعنی خلیفہ اول بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ بیٹہی ہوئے اوسکا ماتم کر رہی تہی کہ ابو دلامہ بہی وہان آیا بیٹہتے ہی یہہ شعر کہہ کر اور زیادہ لوگون کو رولایا وہ شعر یہہ ہین

امسیت بالانبار یا ابن محمد — لا تستطیع الی البلاد حویلا

ویلی علیك وویل اهلی کلهم — ویل یکون الی الممات طویلا

مات الندی اذ مُتَّ یا ابن محمد — فجعلته لك فی التراب عدیلا

انی سالت الناس بعدك کلهم — فوجدت اسمح من رایت بخیلا

الشقوتی اخرت بعدك للذی — یدع العزیز من الرجال ذلیلا

یہہ شعر منصور یعنی خلیفہ دویم بنی عباسیہ کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا سنکر بہت خفا ہوا اور کہا کہ اگر یہہ بجگو یہہ شعر پڑہتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹوا ڈالونگا ابو دلامہ بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بہت عزت اور اکرام میرا کرتا تہا کسطرح مین اوسکے حقین یہہ شعر نہ کہون منصور نے کہا کہ اب معاف کیا پہر نہ کہیو — محمد بن خالد بصری کہتا ہی کہ موسی ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ حج کیجئی ابو دلامہ کو بلا کر کہا کہ تو بہی اپنا سامان حج طیار کر کے میری ہمراہ چل اور اوسکو دس ہزار درہم دئی اور کہا کہ اگر تیری سر پر کچہہ قرض ہو تو وہ ادا کر دی اور اپنی عیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل — اوس کے غرض یہہ تہی کہ یہہ شخص مقربین ملوک سی ہے اگر ہمراہ میری ہوگا تو اوسکے نوادر اور اشعار ظریفہ سی راہ خوب کیفیت سی کٹی گے اوسنی مال مذکور لیکر راہ لے اور اقرار کر گیا کہ بیشک چلون گا —

سی مذکور کے جانی کا وقت آیا اوسکو طلب کیا کہین پتا نہ لگا موسی سنے
آدمی اوس کے تلاش کے واسطی مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہان پاؤ لیکر آؤ لوگون
نی جزوی کہ حضرت سلامت وہ کوفہ مین شراب فروشون کے دکا نونمین پہرتا ہی
موسی کو چونکہ یہہ خوف تہا کہ حج ماتہہ سے نہ جاتا رہی کہا کہ اوس ملعون کو جانی دو
حج کے تیاری کرو چنانچہ موسی روانہ ہوا جب قادسیہ مین پہنچا دیکہتا کیا ہی کہ ابودلامہ
سامنی سی چلا آتا ہے وہ ایک گانو نسی نکل کر حیرہ مین جایا چاہتا تہا موسی
نی دیکہتی ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کی دشمن کو میری پاس پکڑکر لاؤ فورا
پکڑ آیا اوسکو مقید کرکے کسی کجاوہ مین ڈالکر کوچ کیا ابودلامہ نی یہہ حال دیکہہ
کر یہہ شعر کہے

یا ایها الناس قولوا اجمعین معا — صلی الاله علی موسی بن داود
اما ابوك فعین الجود تعرفه — وانت اشبه خلق الله بالجود
والله ما بی من خیر فطلبنی — فی المسلمین ولا دینی بمحمود
انی اعوذ بداؤد وتوبته — من ان اجج بکرها یابن داؤد

موسی نے یہہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پر سے نیچی ڈالدو جہان
اوسکا جی چاہی چلا جائی چنانچہ اوسکو چہوڑ دیا وہ سواد کوفہ مین شراب
پیتا اور فسق فجور کرتا رہا جب تک وہ روپیہ موسی کا دیا ہوا اوس کے پاس
رہا سب خرچ کرکے وہان سی آیا — راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس سفاح
ابودلامہ کو بہت چاہتا تہا وہ بسبب اوس کے حسن ادب اور تبحر علم اور ظرافت
کی دم بہر اوسکو جدا نکرتا رات دن اپنی پاس رکہتا تہا — ابودلامہ
کا یہہ حال تہا کہ اوسی متفقر اور بہاگتا رہتا اوسکو شراب فروش اور بدمعاش

۸۴ لوگون اور مسخرون کے صحبت اچھی معلوم ہوتے تہی چنانچہ ایکروز ابو العباس نے
ابو دلامہ سے کہا کہ تو بادشاہون سی اور امرا اور وزرا اور نیک بخت اومو
کی صحبت مین کم بیٹہتا ہی — رندی — پہاکڑی — مسخرے — شرابی تجکو بہت بہاتے
ہین — اوسنے جواب مین کہا کہ ای امیر المومنین سعادت اور بہترائی اور
نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگون کے صحبت سی اور
تمہاری دربار مین حاضر رہنی سی آدمی کو حاصل ہوتی ہین مگر ساتہہ ہی اُس کے
یہہ بہی ہے کہ لجانا — اور شرمانا اور تکلف اور سمٹ کر باادب بیٹہنا بہی تمہارے
خدمتمین ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط یہان ایسا نہین ہوتا جیسا کہ یارون
کی صحبت مین پی جاتی ہوتی ہے یہہ امر موجب ملامت خاطر کا ہی مجکو گوارا نہین —
ابو العباس نی کہا کہ مینی تجکو آج تک کبہی ملول نہین کیا اور جو تو نے بیان کیا
یہہ غلط ہے کیونکہ تجسی تو بے تکلف رہتا ہی یہہ سبب نہین ہے بلکہ بات یہہ ہے
کہ تجکو امردون اور خوبصورت لڑکون اور شرابیون اور رنڈیون کی صحبت
بہت بہاتی ہے یہہ کہہ کر حکم دیا کہ ابو دلامہ جانی نہ پاوے اوسپر پہرا متعین ہوا
اور حکم دیا کہ ہماری ساتہہ پانچون وقت کے نماز پہڑا کرے یہہ ابو دلامہ پر
گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تہا نماز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم
ہوا اوسنی یہہ شعر بنائے

الا تعلمی ان الخلیفہ لزنے	بمجزءہ والقصر مالی والقصر
اصلی بہ الاولی مع العصر وایبا	فویلی بین الاولی ودیلی من العصر
ویحبسنی عن عیشی استلذہ	اعلل فیہ بالسماع وبالخمر
ووالله مالی نیۃ فی صلاتہ	ولا البر والاحسان والخیر من امری

وماضرة واللہ یصلح امرہ لوان ذنوب العالمین علی ظہری ۸۵

جب ابو العباس سفاح سنے یہہ شعر سنے فرمایا کہ یہہ شخص کبھی صالح نہ ہوگا بدبخت کو چھوڑ دو تاکہ اپنی یارونمین جائی — ابو دلامہ نے کلمۃ السیارہ نام ایک قصیدہ دہوم دہام کا ابو مسلم کے باب مین جسمین خلفای بنی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی لکہا ہے اوسمین بسبب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہوگئی تہے اوس کے مقتول ہونی کے طرف بہی اشارہ کیا تہا جب وہ مارا گیا اور منصور خلیفہ دویم کے سامنی ابو مسلم کا سر کاٹ کر طشت مین رکہکر لایا گیا ابو دلامہ نے یہہ شعر اوسوقت بناکر پہڑہے

ابا مسلم ما غیر اللہ نعمۃ علی عبدہ حتی یغیرہا العبد

ابا مجرم خوفتنی القتل ماستحا علیک بما خوفتنی لاسد الورد

انی دولۃ المنصور حاولت عذرہ الا ان اہل الوزر اباؤک الکود

ابن خلکان اپنی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہتا ہی کہ ابو دلامہ مذکور درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی فوت ہوا البصی کہتی ہین کہ رشید کے زمانہ تک یعنی سنہ ۱۹۰ ہجری تک زندہ رہا واللہ اعلم بالصواب

سلیمان ابن نجاح

بیٹا عبد اللہ ابو الربیع کا یہہ شاعر ادیب اور لبیب تہا شہر عوص مین درمیان سنہ ۹۶ ہجری کی پیدا ہوا دمشق مین درمیان سنہ ۱۶۹ ہجری کے فوت ہوا اوسکا ذہن اچہا تہا یہہ شعر اوس کے ہین

اراک منقبضا عنی بلا سبب وکنت بالامس یا مولای منبسطا

وما تعمدت ذنبا استحق بہ ہذی الصدود لعل الذنب کان خطا

۸۶ فان یکن غلطة منی علی غرر فقل لی لعلی ان استدرك الغلطا

ابو معاذ

ابو معاذ بشار بن برد بن یرجوخ العقیلی انکہون نے اندا شاعر مشہور — ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین جہان شخص اوس کے نسب کے نسب نامہ مین بیان کئے ہین مینے بسبب خوف طوالت بیفائدہ کی اونکو چہوڑ دیا اور اوسکی حالین بہت تفصیلین بیان کی ہین مین مختصر حال اوسکا جو ضروری ہے وہ لکہتا ہون وہ بصرہ کا رہنوالا بصری ہے بغداد مین آرہا تہا اوسکا لقب مرعث ہے اصل اوس طخارستان کے ہی مہلب ابن ابی صفرہ جن لوگون کو پکڑلایا تہا اونمین کا یہہ ہے ایک ہی بعضی یہہ کہتی ہین کہ حالت غلامی مین بشار نذکور پیدا ہوا ایک عورت عقیلہ نے اوسکو ازاد کردیا تہا جسکا غلام تہا اسلئے اوس عورت کے طرف منسوب ہوکر عقیلی ہوگیا مگر وہ مادرزاد اندا تہا ڈہیلی اوس کے آنکہ کے بڑی بڑی تہی اوپر ڈہیلون کے سرخ گوشت بڑہا ہوا تہا جیسا کہ انہون کی آنکہون پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ڈیل ڈوال کا بہاری مونہہ لمبا چورا تہا یہہ شاعر اول مرتبہ کے شعرا رجید مین شمار کیا گیا ہے اوس کے یہہ شعر در باب مشورہ کے ہین یہہ شعر اچہے ہین

اذا بلغ الرای المشورة فاستعن بحزم نصیح او نصاحة حازم
ولا تجعل الشوری علیك غضاضة فرایش الحوانی تابع للقوادم
وما خیر کف امسك الغل احتها وما خیر سیف لم یؤیّد بقایم

یہہ شعر اوس کا بہت مشہور ہی

ہل تعلمین وراء الحب منزلة تدنی الیك فان الحب اقصانی

متاخرین نے یہہ شعر اوسکا بہت پسند کیا ہے ۸۷

انا باللہ اشتہی سحر عینیک واخشی مصارع العشاق

یہہ بہی اوس کی دو شعر مشہورین

یا قوم اذنی لبعض الحی عاشقہ والاذن تعشق قبل العین احیانا

قالوا بمن لا ترى تهذي فقلت لهم الاذن کالعین توفی القلب ما کانا

بشار کی شعرہت مشہورین ہم بخوف طوالت اتنی ہی شعرون پر اقتصار کرتی ہین امیر المومنین مہدی ابن منصور خلیفہ تیسرے بنی عباسیہ کی مدح کیا کرتا تہا ایک دفعہ اوسپر کفر کے تہت لگائی گئے تہی اوس کے کوڑی لگائی گئی جب نشتر لگ چکی مر گیا یہہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطیحہ کے قریب بصرہ کے ہوا تہا کسی رشتہ دار نے اوسکو بصرہ مین لاکر دفن کیا یہہ وفات درمیان سنہ ۱۶۷ ہجری کے یا ۱۶۸ حسب اختلاف پائی عمر اوس کی نوے برس سی زیادہ ہوئی کہتی ہین کہ وہ آگ کو مٹی پر فضیلت دیتا تہا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہہ امر بہتر جانتا تہا چنانچہ فضیلت دینی آگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سی ثابت ہوئی ہے

الارض مظلمہ والنار مشرقہ والنار معبودۃ مذ کانت النار

اسیواسطے اوسپر فتوی کفر کا دیا گیا اور وہ مارا گیا یہہ حال ابن خلکان نے لکہا ہی

جریر

ابو حزرۃ جریر بن عطیہ بن خطفی نام اوس کا خدیفہ اور خطفی لقب ہی اوسکا وہ بیٹا بدرین سلمہ بن عوف ابن کلیب بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید منات بن تمیم بن مر تمیمی ہے یہہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعرون مین سے

۸۸ فرزدق شاعر اور اس جریر مذکور کے درمیان چھل اور چھیڑ چھاڑ رہا کرتی تھی یہہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے فرزدق سی اچھا شاعر ہے — اسبات پر علماء کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام مین مثل تین شخصون کے کوئی شاعر نہین گذرا — ایک جریر — دوسرا — فرزدق — تیسرا اخطل اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ شعر کے چار قسم ہوتی ہین — قسم اول فخر یہ یعنی جن اشعار مین اپنا یا دوسرے کا فخر بیان کرین — قسم دویم مدیح یعنی جن اشعار مین کسیکے تعریف اور مدح بیان کیجائی — قسم سویم ہجو — یعنی جن اشعار مین کسیکی مذمت بیان ہو — قسم چہارم نسیب یعنے غزل کہنی اور عورتونکا حال قتل عشوہ و انداز و ادا و حرکات معشوقہ کی بیان کرنا — ان چارون قسمون مین جریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل تھی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسمون مفصلہ ذیل سی بطور نمونہ شاعر مذکور کا لکھتے ہین اول قسم یعنے فخر مین یہہ شعر جریر کا ہے

اذا غضبت علیک بنو تمیم حسبت الناس کلھم غضابا

قسم دویم مدیح مین یہہ ایک شعر اوسکا کافی ہے

اَلستم خیر من رکب المطایا واندی العالمین بطون راح

ہجو مین یہہ قول

نغض الطرف انک من نمیر فلا کعبا بلغت ولا کلابا

نسیب یعنی قسم چہارم مین یہہ دو شعر

ان العین التی فی طرفھا مرض قتلتنا ثم لم یحیین قتلانا

یصرعن ذا اللب حتی لا حراک بہ وھن اضعف خلق اللہ ارکانا

ابو عبیدہ بیان کرتا ہی کہ جریر مذکور کے مان نی جب وہ اوس کے پیٹ مین تھا

ایک خواب دیکھا وہ خواب یہہ تہا کہ ایک بچہ کالا بابون کا جانور پیٹ سی نکلتی ہی کودنے
لگا اور لپک کے ایک شخص کا ٹینٹوا اوسنی دبا کر مار ڈالا اسطرح سے اوسنی بہت
لوگون کو مارا وہ عورت یہہ خواب دیکھہ کر ڈر کر اوٹھہ بیٹھی صبح کو بیان کیا اوس کے
تعبیر معبرون نے یہہ دی کہ تو ایک بچہ جنیگی وہ شاعر ہوگا مگر شریر سخت مزاج
ناک چڑہا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسی حمل کے جو خواب
مین دیکہا تہا اوسکا نام جریر رکہا (جریر لغت مین حمل کو کہتی ہین) ابو الفرج
اصبہانی نے کتاب اغانی مین جریر کے بیان مین یہہ لکہتا ہی کہ ایک شخص نے جریر سے
پوچہا کہ کون شخص اچہا شاعر ہی اوسنی کہا کہ کہڑا ہو مین تجکو جواب بتلاؤن اوسکا
ہاتہہ پکڑ کر اپنی باپ مسمی عطیہ کے پاس لئے ہوئے چلا گیا — اوسکا باپ ایک اپنے
بکری کے تہن مونہہ مین لئے ہوئی چوس رہا تہا جا کر آواز دی کہ ایا باہر آو ایک
شخص بوڈہا بدہیئہ پراگندہ صورت جس کی ڈاڑہی پر بکری کا دودہ بہا ہوا تہا
باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک بوڈہا ہی اوس کے ڈاڑہی بکری کی دودہ
مین لتھڑ پتھڑ ہو رہی ہے جریر نی کہا کہ تو نے دیکہا اوسنے کہا دیکہا کہا اوسکو پہچانا ہے
یہہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہین پہچانا جریر نے کہا کہ یہہ میرا باپ ہی تو جانتا ہے
ہے یہہ کیون بکری کی تہنون مین سے دودہ چوس کر پی رہا تہا اوسنی کہا حضرت
سلامت یہہ بہی آپ سے بیان کیجئی جریر نے کہا کہ اسکا سبب یہہ تہا اگر وہ دودہ
برتن مین دو تہا اوس کے دوہنی کے آواز کوئی سن لیتا تو بیشک مانگتا اسلئی
اوسنی دوہنا چہوڑ دیا ہی تاکہ کوئی دودہ نہ مانگے گہر مین جا کر چسر پڑ چسر پڑ کر کے
دودہ پی لیتا ہی اب تیرے سوال کا جواب ہو گیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت
اس معما کو حل کیجئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابہی حاصل ہوا جاتا ہے

دوسری صدی کی شاعر

۹۰ جریر نے کہا کہ اس جیسی باپ کو جو ناہی اور باوجود ایسی بدہیتہ اور بیوقوف اور بخیل ہونی کے اپنی باپ کے سب سے فخر کرکے اسنی شاعرون پر لی دی کرے اور اپنی شاعرونکا موہنہ بند کررہا ہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی مین بڑا شاعر ہون) کہتی ہین کہ جب فرزدق شاعر مرگیا اور جریر کو اوسکے مرنی کی خبر پہنچے بہت رویا اور لوگون سے کہا کہ قسم خدا کے اب مین بہی تہوڑے دنون مین مرون گا کیونکہ دو شخص جب آپسمین ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہین یا دوست جب ایک مرجاتا ہے دوسرا بہی اوسی جا ملتا ہے اور ایسا ہے ہوا کہ سنہ ۱۱۱ ہجری مین اوسنی بہی وفات پائی اسی سالمین فرزدق نے وفات پائی تہی چنانچہ ہم اسکے ذکر کرین گے فرزدق کی عمر اوس کے اسی برس کے ہوئی

مسلم الخاسر

یہہ مسلم بشار عرد کا ہے عبد اللہ ابن معتز کہتا ہے کہ مجہی یزید نے ابو عبد اللہ سی روایت کی ابو عبد اللہ اس شاعر مذکور کا بہانجا تہا وہ کہتا ہے کہ مینی اوسی پوچہا کہ قربان شوم آپنی مسلم خاسر کیون نام رکہوایا (خاسر بمعنی زیان کار ہی) وہ سنکر ہنسا اور کہا کہ مین کتابین پڑہا کرتا تہا مدت تک پڑہا اور بہتیرا چاہا کہ قران کے پڑہنے سے میرا حال اچہا ہو جاوی اور زیادہ تنگ ہوگیا مجکو بہت رنج ہوا مینی قران پڑہنا چہوڑکر فسق و فجور کرنا شروع کیا وہ قران جو میری باپ کے میراث مین سے میری ہاتہہ آیا تہا اوسکو بیچ کر مینی طنبور اخرید کیا بعضی کہتے ہین کہ قران بیچ کر دفتر شعر خرید کیا یہہ خبر لوگونمین مشہور ہوگئی لوگون نے مجہی کہا کہ کمبخت تونے قران شریف بیچ کر طنبور اخرید کیا مینی جواب مین کہا کہ حضرت سلامت ابلیس کو سوار اسکے اور کچہہ نہین بہاتا کیونکہ جب مین قران پڑہتا تہا تنگ تہا،

اب طنبور اجب سے خرید کیا شیطان خوش ہوا مین عیش مین ہون صحبت اوس لعین ۹۱
کی اسطرح سے حاصل کی انکہین ٹہنڈی ہوئین سب نی میرا نام خاسر سینے
زیان کار رکہہ دیا جب سی مینی یہہ لقب پایا — کہتی ہین کہ جب کسی خلیفہ بر کی
سی اوس کے ہاتہہ دولت لگی لوگون سی اوسنی کہا کہ مین راج ہون اب خاکر
نہین ہون (راج بمعنی سودمند) ہی سلم مذکور اجہی جید شعراء مین سی گذرا ہے
وہ بشار ابن برد اندہی کے شاگردون مین تہا ایک قصیدہ مہدی خلیفہ سویم بنی
عباسیہ کی مدح مین اوسنے کہا ہے وہ بہت اچہا ہی اول اوسکا یہہ ہی

حیّي المنازل بالسلام ... على وداع او لمام
لو يملك منك ومنهم ... غير الخلود او المقام
ولقد سكرت من الهوى ... سكر الهوى من المدام
فالقلب مضطرب الحشا ... والعين نافرة المنام

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی مشتمل نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیہ اور تاریخ
عرب بہی جانتا تہا وہ ظریف اور مداح بادشاہون اور اشرافون کا تہا اوسکو
انعامات بہی بہت دیتی تہی وہ اپنے بہائیون شعراء کو بانٹ کہاتا تہا اور لہو و لعب
مین اوڑاتا تہا شعراء مجید بن مین تہا درمیان ۲۸۸ ہجری کے موجود تہا

البطین

عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قد بڑی بالشتون
سی رکہتا تہا ہمنی اوس کے زمانہ مین کوئی لمبا اوسسی زیادہ نہین دیکہا اوس کے
یہہ حالت تہے کہ جس عورت کو دیکہہ لیتا اوسیکا دم بہرتا باوجود اس خوبی
کی بدصورت اور بہونڈا ہے اس درجہ کا تہا کہ اگر وہ کانک نادانستہ آدمی

۹۲ کی سامنی آنکلتا وہ شخص بیشک جانتا کہ شیطان ہے یا شیطان اسی شکل کا ہوگا
باین ہمہ رنڈی باز احمق تمام جہان کے آدمیون سی زیادہ تہا — ابن معتز اپنی
طبقات مین لکہتا ہے کہ بطین شاعر ایک لونڈی کو جو باشندی رملہ کے تہی چاہتا
تہا اوس کے کنبی کی لوگون مین گیا اور اوس کی ساتہہ شادی کے درخواست
کی انہون نے کہا کہ آپ مسلمان ہین ہم یہودی تمہارا ہمارا کیسا ساتہہ ہم نہ دینگے
جب اوسنی دیکہا کہ کسی صورت سے راضی نہین ہوتے یہودی ہوگیا اور ہونے
اوس لونڈی کی ساتہہ نکاح کر دیا جب نکاح ہوچکا دوبرس یہودی رہ کر چین
اوڑاکر پہر مسلمان ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک الخذلان — (بطین کی معنی پیٹ ہین)
یہہ شاعر چونکہ توندل بہی تہا اسواسطے بطین نام اوسکا رکہا گیا یہہ اشعار اوس کے
ہین کسی اپنی قریب کا مرثیہ کہتا ہے شاید کوئی گنواری ہو

رمینا خمسۃ وہی مواعیما ... وکان القتل للفتیان زینا
فلما ودعا بلدنا ورحما ... تی کنا لکا کل فارقینا
فانک لو رایت بنی ابینا ... وسلتہم وکرتہم علینا
لعمر الباکیات علی نعیم ... لقد عزت دنینتہ علینا
فلا یبعد نعیم فکل حی ... سیلقی من صروف الدہر حینا

بطین مذکور شاعر جید تہا غزل اچہی کہتا تہا مگر اوس کے شعر گنوارون کی شعرون
سی بہت مشابہ ہوتے تہے

ابو القسم حماد

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القسم حماد بن ابی لیلی شاپور ہے — بعضی کہتی ہین کہ
میسرہ بن المبارک بن عبد الدیلمی کوفی غلام بنی بکر ابن وایل کا معروف

نام روایہ سے کہتا ہے — اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعرا
مین یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ غلام مکنف بن زید الخیل الطائی صحابی رض کا تہا ایام
عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکہتا تہا علم تاریخ
مین سب سی اچہا تہا اسی شخص نے سبع طوال جمع کی ہے اور سلاطین بنی امیہ
اوس کے بہت سنتی اور اوسکو مانتی تہی وہ بہی اوسسی بہت روپیہ اور انعامات
پاتا تہا — ایام عرب اور تواریخ ملوک اوسی بنی امیہ پوچہا کرتے وہ اسیواسطے
قدر پاتا تہا — ولید بن یزید اموی نے ایکروز اوسی کہا کہ تجکو راویہ کیون کہتی ہین
ایسا کیا کام تجسی ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہوگیا اوسنی کہا کہ ای امیر المومنین جس
شاعر کو آپ جانتی ہون مین اوس کے شعر روایت کرسکتا ہون یا کوئی آپنے کسی کا
نام سنا ہو جسی اوسکا حال اور شعر سن لیہی پہر اتنے روایت کرون گا کہ تم حقیر
ہوگی کہ مینی یہہ نام کبہی سنی بہی نہ تہی اور اگر کوئی میری سامنی شعر پہڑے
پرانا ہو یا نیا مین نئی شعر کو پرانی سے تمیز کرسکتا ہون پہر ولید نے پوچہا کہ کتنے
شعر تجکو یاد ہونگے اوسنی کہا کہ بہت یاد ہین اگر آپ فرمائین تو ہر ایک حرف کی
حروف تہجی ترتیب وار سو سو قصیدہ بڑی ہوے مقطعات شعرا جاہلیہ اور
اہل اسلام کے پہڑون — ولید نے کہا کہ اچہا آج مین تیرا امتحان لونگا
حکم دیا کہ پہڑو اوسنی قصیدہ پہڑنے شروع کئے اتنی پہڑی کہ ولید گہبرا گیا اور
تنگ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا اگر ایک اور شخص کو بہلا دیا کہ وہ سنی جائی تاکہ صدق
اور کذب اوسکا دریافت ہو اوسی کہتا ہی کہ دو ہزار قوسی قصیدہ فقط
شعرا جاہلیت کا پہڑنے پایا تہا کہ ولید کو خبر دی گئی اوسنی کہا حضرت سلامت
ابہی اہل اسلام کے بہت باقی ہین ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو

۹۴ وہ واقع ہیچا ہی بیشک اوس کی کئے ہزار قصیدہ نوک زبان پر ہے — ابو محمد حریری صاحب کتاب مقامات حریری اس شاعر کے حال مین درمیان کتاب درۃ الغواص کے یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس کے مانند کوئی اوس زمانہ مین نہ تہا نہ اب معلوم ہوتا ہے کہ ہو — حماد روایہ مذکور کہتا ہے کہ مین یزید بن عبد الملک بن مروان کی خدمت مین بہت رہتا تہا اسی سبب سے اوسکا بہائی ہشام مجہسی انکار رہا کرتا تہا جب یزید مرگیا اور ہشام والی ریاست ہوا اوسی چہپ کر مین اپنی گہر مین تہہ رہا ایک برس تک مین گہر سے باہر نہ نکلا مگر جو لوگ میری بہائی بندا و معتمد تہی اونکے پاس چہپ کر ملنی جایا کرتا جب مینے دیکہا کہ اب میرا ذکر کوئے نہین کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہان ہے یا نہین — بیخوف نماز جمعہ کے پہڑنی کو جامع مسجد مین جو درمیان کوچہ کے تہی گیا نماز پہڑہ کر جب فراغت پائے دیکہا کیا ہون کہ دو سپاہے ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئے کہڑی ہین اونہونے مجہسی کہا کہ ای حماد امیر یوسف بن عمر ثقفی نی جو عراق کا والی ہے تجکو یاد کیا ہے اوسیوقت میری جان سی نکل گئے دلمین مینی کہا کہ اسیو اسطے مین گہر سی نہ نکلتا تہا وہی بات پیش آئے جس سے مین ڈرتا تہا — مینی اون سپاہیون سی کہا کہ اگر اجازت دو مین اپنی گہر مین جاکر اپنی اہل و عیال سی ملکر اونکو رخصت آخری کرآون پہر تمہاری ساتہہ چلا چلون کیونکہ اب پہر زندہ آنا محال معلوم ہوتا ہے — اونہونے کہا کہ یہہ ہرگز نہ ہوسکی گا لاچار سنگ آمد و سخت آمد اونکے ہمراہ روتا چیختا ہولیا جب بارعام مین پہنچا امیر لال محل مین تہا مجہی بہے دیان لیگئے مینی جہک کر باادب سلام کیا اوس نے میرے طرف ایک پروانہ ہشام کا لکہا ہوا پہینک دیا اوسمین یہہ لکہا ہوا تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ عبد اللہ ہشام امیر المومنین کیطرف سی یوسف بن عمر ثقفی
کی نام پر اما بعد پہڑتی ہے اسس نامہ حماد الراویہ کی پاس کسی کو بہیج کر بلا اور اوس کو
بخوف وخطر ہماری پاس روانہ کردی پانسو دینار اور ایک اونٹنی سانڈنی کو دیتے
ہوئی جو بارہ روز مین دمشق تک اوسکو پہنچا دی دینا — مینی دینار لئی اور اونٹنی
پر سوار ہوکر بارہ روز مین درمیان دمشق کے آکر ہشام کی دروازہ پر پہنچا اجازت
اندر آنی کے چاہئی حکم ہوا آو اندر جاکی کیا دیکہتا ہون کہ ہشام شیش محل مین ہے
اوس مکان مین سنگ مرمر کے فرش اسطور پر کے ہوئی تہی کہ دو پہتروں کی درمیا
ایک سونے کی دہاری لگی ہوئی تہی اور ہشام سرخ گنبد پر پوشاک سرخ خوشنما
کی پہنی ہوئے بیٹہا مشک اور عنبر کے لپٹ چار طرف سی آتی تہی مینی جاکر سلام
کیا اوسنی وعلیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آکی بیٹہہ مین پاس گیا
اور پیر اوس کے چونہی اتنی مین دو لونڈیان خوبصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینی
کبہی نہ دیکہے تہین آئین اونکے کانونمین دو بالے موتیون بیش قیمت کے پڑے
ہوئی تہی — ہشام نے پوچہا کہ ای حماد تو کیسا ہی اور کیا حال تیرا ہی مینی کہا
اچہا ہی یا امیر المومنین یہہ کہا کہ تو جانتا ہے مینی بجکو کیون بلایا مینی کہا کہ کچہہ معلوم
نہین کہا کہ مینی بجکو اسواسطی بلایا ہے کہ ایک شعر کسی شاعر کا بجکو یاد آگیا تہا مین
نہین جانتا کہ وہ کسکا شعر ہے تو بجکو بتلا دی مینی کہا کہ فرمائی اوسنے یہہ شعر پہڑا

ودعوا بالصبوح یوم لذاذات قینۃٌ فی یمینہا ابریق

مینی کہا کہ یہہ شعر عدی بن زید عبادی کے قصیدہ مین کا ہے اوسنی کہا کہ اوس
قصیدہ کو پہڑ مینی یہہ قصیدہ پہڑا

بکر العاذلی فی فضح الصبح یقولن لی اما تستفیق

۹۶ ویلومن فیک یا ابنۃ عبد الله — والقلب عنکم موھوق
لست ادری اذا کثر العذل فیھا — اعذلونی ام ھم اصدیق

اس قصیدہ کو پڑھتے پڑھتے اوس شعر تک پہنچا جو ہشام نے پڑھا تھا ؎

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت — قینۃ فی یمینھا ابریق
قد مشتہ علی عقار کعین الدیک — صفق سلافھا الزاوق
مرۃ قبل مزجھا فاذا ما — مزجت لذ طعمھا من یذوق
وطفا فوقھا قعاقع کالیا — قوت حمریھا النسیق
ثم کان المزاج ماء سحاب — لا صوئ آجن ولا مطروق

یہہ شعر ہشام مذکور سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ای لونڈی شراب پلا آپنے پیالہ پلایا لیکن یہہ خبر صحیح نہین ہے کیونکہ ہشام شراب نہ پیتا تہا اسلئے اب اوس قصہ کا ذکر کرنا کچہہ ضرور نہین — حماد نے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنے کہا کہ ان دو لونڈیونمین سے ایک لونڈی مرحمت کیجئے کہا کہ دونو تجکو دین مگر اونکے زیور اور کانکے بالون کی — اور حماد مذکور کو اپنی گہر مین اتارا پہر اکیلا مین جو اوس کے واسطے مہیا کر رکہا تہا روانہ کیا حماد نے وہان جاکر دونو لونڈیان اونکی زیور اور جو کچہہ ضروریے اسباب چاہئی تہا موجود پایا مدت تک وہان رہا ایک لاکہہ درہم اوسنے بطور انعام پائی حریرے نی یہہ حکایت اسی طور پر لکہی ہی — یہہ حال یوسف بن عمر الثقفی کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ عراق کا والی تہا یہان تاریخ مذکور کے نہ تہا بلکہ متولے اوسکا خالد بن عبد اللہ القسری تہا جیسا کہ مقتفے ہے اوس کو تاریخ ولایت کی اور معزول ہونا اوسکا یہہ حال اور لوگون نے چونکہ یوسف بن عمر کے ساتہہ چسپان کیا ہے اسلئے ہمنے بے تہنہا لکہدیا حماد کے

اخبار اور اچھی شعر بہت ہین درمیان ۱۵۰ھ ہجری کے اوسنی وفات پائی پیدائش ۹۶
اوس کے درمیان ۹۰ھ ہجری کی ہوئی بعضی کہتی ہین کہ ایام خلافت مہدے مین فوت ہوا
بروز ہفتہ چھٹی تاریخ ماہ ذالحجہ ۱۵۵ھ ہجرے مین وفات پائے یہہ واقعہ حماد کا ایک
گانو مسمی الزد مین جو مضافات ماسبذان سے ہی واقع ہوا

عجرد

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو عمر بعضی ابو یحیی بیان کرتے ہین نام اوسکا
حماد بیٹا عمر بن یونس بن کلیب کا رہنیوالا کوفہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ
واسط کا یہہ شخص غلام ہے بنی سو أة ابن عامر بن صعصعہ کا مشہور بنام عجرد
یہہ شاعر مشہور شعرا بنی امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوس کے ایام عباسیہ
مین ہوئی تہی درمیان زمانہ خلافت مہدے کی وہ بغداد مین آکر رہا علی بن
جعد کہتا ہے کہ ایام مہدے مین یہہ شاعر ہماری پاس آکر رہی تہے — حماد —
عجرد — مطیع بن ایاس کنانے — یحیی ابن زیاد — یہہ سب شاعر کامل تہی
لیکن چونکہ ہمارے قریب اوتری ہوئی تہی اسلئی کچھہ تری بات یا خباثت اور
ہنسی ٹہٹہ کرسکتی ہے اور حماد عجرد اچھی جید شعرا مین سے تہا وہ بشار
ابن برد کے ہجو کرتا رہتا تہا اور بشار بہی اوسکا ہجے تہا حماد کے اشعار
بشار کے ہجو مین بہت نادر ہین اگر اونمین فحش نہوتا تو مین بیشک لکہتا مگر بعض
اشعار جنمین ثقاہت پائی جاتی ہے لکہتا ہون یہہ دو شعر بشار نے حماد کے
حقین کہے تہی

اذا جئتہ فی الحی اعلی بابہ	فلم تلقہ الا وانت کمین
فقل لابی یحیی متی تبلغ الغنی	وفی کل معروف علیک یمین

۹۸ اور یہہ بھی بشار نے کہی ہے

نعم الفتی لو کان یعبد ربہ ویقیم وقت صلوٰتہ حمّاد

وابیضّ من شرب المدامۃ وجہہ وبیاضہ یوم الحساب سواد

کہتی ہین کہ وہ تیر چھیلا کرتا تہا بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکا باپ تیر گر تہا وہ نہ تہا تہا وہ شاعر ظریف ہنسوڑ تہا اوسپر تہمت زندیق یعنی کافر ہونے کی یہی لگائی گئی ہی کہتی ہین کہ درمیان اوس کے اور ایک امام کبیر کے جو ائمہ کبار مین سے گذرا ہے جس کے نام کے تصریح کرنے مناسب نہین ہے بہت دوستی تہی جب آپسمین کچہہ رنجیدگی آگئی اور اوسکو خبر پہنچے کہ وہ مجکو برا بہلا کہتے ہین اوسوقت حماد نے یہہ شعر کہہ کر رقعہ مین اونکے پاس لکہہ کر بہیجے

ان کان نسکک لا یتمّ بغیو شتمی وانتقاصی

فاقعد وقم بی کیف شئت مع الادانی والاقاصی

فلطالما کفیتنی وانا المصدّی علی المعاصی

ایام ناخذها ونعطی فی ابارین الرصاص

یہہ شعر بہی اوسی کی ہین

فاقسمت لو اصلحت فی قبضۃ الحیٰ لاقصرت عن لومی واطنبت فی عذری

ولکن بلاءی منک انک ناصحی وانک لا تدری بانک لا تدری

اخبار اور اشعار اوس کے مشہور ہین درمیان ۱۶۷ھ ہجری کے فوت ہوا

الخلیل

ابن خلکان کہتا ہی کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے بیٹا عمرو بن تمیم فراہیدے کا جسکو فرہودے ازدی بہی کہتی ہین وہ علم نحو مین امام تہا اونے

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ دایرون مین اوس علم کو منحصر کیے پندرہ بحر نکالین اوس کے ۹۹
بعد اخفش نے ایک اور بحر بڑھائی اوسکا نام متدارک رکھا کہتی ہین کہ خلیل مذکور نے
کو شریف مین اللہ تعالی سے یہہ دعا کی ہے کہ مجکو ایک ایسا علم سجھا جو کیسی نے
مجھسے پہلے اوسمین سبقت نہ پائی ہو اور کوئی بحر میری نہ جانتا ہو اور جسمی وہ جاری
ہو جب حج کرکے پھرا اللہ تعالے نے علم عروض اوس کے دلمین منقش کر دیا خلیل مذکور کو
علم ایقاع — اور علم موسیقی اور نغم مین بہت مہارت تہی بسبب اون دو علمون
کی یہہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہہ دونو علم اوسمین قریب اور ایک دوسرے
کی نزدیک ہین حمزہ بن حسن اصبہانی خلیل کے حقین درمیان کتاب تنبیہ کے یہہ لکھتا ہے
کہ خلیل نے یہہ علم اپنی ایجاد سے نہین نکالا بلکہ اوسنی تصحیف کی ہے یعنی علم موسیقی
اور نغم سے یہہ اصول علیحدہ کرکے اون پر ایک فن بناکر کھڑا کر دیا ہے مگر یہہ بہے
اوسی کتاب مین اوسنی لکھا ہے کہ جب سی اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے
ایسا علم کوئی نہین نکالا ہے جسکے اصل علماء عرب نی نہ نکالی ہووی سوا خلیل مذکور
کے کیونکہ اوس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تہی اور نہ کوئے اوس کے
مثال مقابل اوس کے سابق مین ہو چکے ہے اوس علم کو خلیل مذکور نے دہوبی کی گھر گری
کی آواز سے جب وہ کندی کرتا تہا نکالا ہے خلیل مذکور صالح اور عاقل اور عالم
اور بردبار آدمی تہا — نضر بن شمیل بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوچہ مین در میان
بصرہ کے رہتا تہا وہ اسطرحکا معیشت سے تنگ تہا کہ دو پیسی بہی نہ میسر آتے ہے
بڑی دشوارے سی قوت لایموت حاصل کرتا تہا مگر اوس کے شاگرد اور سب پیسے
اوس کے علم مخترع کے اوڑاتی ہے وہ یہہ ہے کہتا ہی کہ خلیل مذکور کہا کرتا تہا
کہ مین اپنا دروازہ گہر کا بند کرکے بیٹہا کرتا ہون تاکہ میرا غم اور رنج مشیت جسمی

۱۰۰ تجاوز کرکے ہمسایون مین نہ چلا جاوی اور یہہ بھی خلیل بیان کیا کرتا تہا کہ جب چالیس برس کا آدمی ہوتا ہے اوس کے عقل اور ذہن ترقی پاتا ہے مگر بعد اوس سال کے پہر روز بروز گہٹتا ہوا چلا جاتا ہے تریسٹہ ۶۳ برس تک اور صاف ذہن آدمی کا بوقت صبح ہوتا ہے — خلیل مذکور کا کچہہ راتب خورش کا سلیمان بن حبیب ابن المہلب بن ابی صفرۃ الازدی کے سرکار سے مقرر تہا یہہ شخص والی فارس اور اہواز کا تہا اُس نے ایکدفعہ خلیل کو فرمان لکہہ کر طلب کیا تہا خلیل نہ گیا اوس کے پروانہ کی جواب مین یہہ شعر لکہہ کر بہیجے

ابلغ سلیمان انی عنه فی سعة: وفی غنًی غیر انی لست ذا مال —
شتّان بین یزید والی لا اری احدًا یموت هزلًا ولا یبقی علی حال
الرزق عن قدر لا الضعف ینقصه ولا یزیدك فیه حول محتال —
والفقر فی النفس لا فی المال نعرفه ومثل ذاك الغنی فی النفس والمال —

یہہ شعر سلیمان نے دیکہہ کر خلیل مذکور کا راتب بند کر دیا اوسوقت خلیل نے یہہ شعر کہے

ان الذی قسم الارزاق بیننا: قد سن حتمًا وقولًا غیر بهتان
حرمتنی ولها فضلی وزادك ما زادك فی مالی حرمانی

جب یہہ شعر سلیمان نے سنے پہر راتب مقرر کر دیا اور اس بات کی عذر مین سلیمان نے ایک پروانہ خلیل کے نام بہیجا خلیل نے یہہ شعر اوس کی جواب مین کہے

وذکرتنی الشیطان ان ذکرتنی منها التی جاءت من سلیمان
لا تجعلنی کمبتغی القوس باریها فالکوکب الشمس یسقی الارض واحیانا

کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبدالله ابن مقفع — اور خلیل مذکور کے ملاقات تمام شب کی ہوئے ساری رات دونون باتین کرتے رہی جب صبح ہوئے اور الگ

الگ ہوی اوسوقت خلیل سے لوگون نی پوچہا کہ عبداللہ مذکور کیسا آپکو معلوم ہوا خلیل نی کہا کہ اوس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے — جب ابن مقفع سے پوچہا کہ آپنی خلیل کو کیسا پایا اوسنی کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے — اوسکے تصانیف سے کتاب العین علم لغت مین مشہور ہے — اور کتاب العروض علم عروض مین — اور کتاب الشواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب النغم موسیقی مین — اور کتاب فی العوامل نحو مین اور اکثر علماء جو کتب لغت سی واقفیت تامہ رکہتی ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف نہین ہے اس کتاب کو شروع البتہ اوسنی کی ہے بلکہ اول اوس کتاب کو ہی مرتب کیا اور نام ہی اوسکا کتاب العین رکہا مگر پوری کرنے نہ پایا تہا اوسکے شاگردون سے مثل نضر بن شمیل وغیرہ نی جو اوس طبقہ مین موجود تہی مانند مورخ سدوسی — اور نضر ابن علی الجہضمی وغیرہ نے پوری کی مگر جیسا اوسنی دیباچہ مین دعوے کیا تہا ویسی جب طیار نہوئی اوسوقت انہونے اول سی وہ دیباچہ نکالکر اور لگایا یہہ خلیل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جیسا انداز ڈالی اور وہ اوسی ادا نہ ہوسکے اس بات مین ابن درستویہ نے ایک کتاب تصنیف کی ہے اوسمین یہہ حال مستوعب لکہا ہے وہ کتاب مفید ہے کہتے ہین کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تہا ایکروز جو وہ گہر مین گیا اپنے باپ کو ایک شعر کی تقطیع کرتے ہوی پایا دوڑا ہوا باہر آیا لوگون سے کہنی لگا کہ میرے باپ کو جن جمٹ گیا ہے لوگ گہر مین آئے خلیل سے یہہ حال اوس کے لڑکے کا بیان کیا خلیل نے یہہ شعر اوس لڑکے سی مخاطب ہوکر کہے

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی او کنت تعلم ما تقول عذلتک

۱۰۲ لکن جملت مقالاتی فعذلتنی وعلمت انات جاهل فعذرتک

خلیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم عروض سیکھنے آیا کرتا تھا چونکہ وہ گندہ ذہن تھا مدت تک اوسنے سیکھا مگر کبھی تقطیع کرنی اوسکو نہ آئے میں بھی اسکے اوس سے تنگ ہو رہا تھا ایکروز میں اوس سے کہا کہ اس شعر کے تقطیع کر

اذا لم تستطع شیئا فدعه وجاوز الی ما تستطیع

اپنی حوصلہ کے موافق غلط و صحیح جیسی بنے تقطیع کرکے چلدیا پھر کبھی میری پاس وہ نہ آگر ہٹکا بجکا اوس کی عقل اور فطانت پر تعجب آیا کہ باوجود ایسی گندہ ذہن ہونے کے میرا مطلب اس شعر سے کیونکر سمجھ گیا خلیل کے خبرین بہت ہین مختصر کرکے ضروری لکھے گئین — سیبویہ نے اوسی سے علم ادب سیکھا کہتے ہین کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کی کہ اونکا نام احمد ہی رکھا گیا پیشتر اوسسے کسی کا یہہ نام نہین تھا پیدایش خلیل کی درمیان ۱۰۰ ہجرے کی ہوئے ۱۰۰ھ مین یا ۱۱۷ھ مین حسب اختلاف وفات پائی بعضے یہہ بھی کہتے ہین کہ چوہتر برس کے اوس کے عمر ہوئے ہی

ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاحنف بن الاسود بن طلحہ بن حردان بن کلدہ بن خزیم ابن شہاب ابن سالم بن حنیفہ بن کلیب بن عبد اللہ بن عدی بن حنیفہ بن لجیم حنفی الذہب یمامہ کا رہنیوالا شاعر مشہور تھا اوسکا ایک دیوان بھی ہے تمام دیوان مذکور مین غزلین پھری ہوئے ہین کسی کے مدح مین قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان مین نہین ہے وہ شاعر بہت لطیف الطبع تیز ذہن عقلمند تھا اوس کے باریک شعر یہہ ہین ایک قصیدہ مین کے

دوسری صدی کی شاعر

یاایها الرجل المعذب نفسه ... اقصر فان شفاءك الاقصار ۱۰۳
تزف البکاء دموع عینك فاستعر ... عینا لغیرك دمعها مدرار
من ذا یعیرك عینه تبکی بها ... ارایت عینا للبکاء تعار

وله ایضاً

تعب یطول مع الهوی الذی الهوی ... خیر له من راحة فی الیاس
لولا محبتکم لما عاتبتکم ... لکنتم عندی کبعض الناس

وله ایضاً

وحدثنی یاسعد عنها فزدنی ... جنونا فزدنی من حدیثك یاسعد
هوا ها هوی لو یعرف القلب غیه ... فلیس له قبل ولیس له بعد

شعرا اوس کے تمام جید ہین وہ ۱۸۴ یا ۱۸۸ ہجری مین فوت ہوا اوسی روز کسائی نحوی — اور عباس بن الاحنف اور ہشیم خمارہ یہہ لوگ بہی فوت ہوئے تہی جب رشید کو اتنی جنازون کے خبر دی گئی اوسنی مامون کو حکم دیا کہ سب کے نماز پہڑو پہلی اوس کے سامنی ایک جنازہ رکہا گیا مامون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہا کہ ابراہیم موصلے کا جنازہ ہے مامون نی کہا کہ اسکو سب کے پہی رکہو — پہلی نماز عباس بن احنف کے جنازہ کے پہڑی جب نماز سب جنازون کے پہڑکر فراغت پاکر مامون چلا اوسوقت ہاشم بن عبد اللہ مالک خزاعے نے پوچہا کہ آپنے عباس بن احنف کے کیون اول نماز پہڑے وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مُردی سب برابر تہی مامون نے یہہ دو شعر پہڑے

وسعی لها ناس فقالوا لها ... لها التی تشفی بها وتکابد

۱۰۴ فجاءتهم ليكوى ظهورهم انى يعجبنى المجد الحاصد

یہہ کہا کہ تو جانتا ہے یہہ شعر کسکے ہین میں کہا جانتا ہون مامون نے کہا جسنی یہہ شعر کہی کیا وہ متقدم نہ ہوئے کہا سچ ہے ای میرے سردار

ابن میادہ

نام اس شاعر کا رماح ہے وہ میّا مرتد کا اور مان اوس کے میادہ ہے وہ عورت ام ولد اوس کے تھے اس شاعر کو اوس کے والدہ سماۃ میادہ مارا کرتے تھی اور یہہ کہا کرتے تھے کہ قافیہ اور شعر کے واسطے کوشش کرتا کہ میرا نام روشن ہو اسیواسطے وہ ابن میادہ مشہور ہوا — ایکدفعہ شاعر مدکور ولید ابن یزید ابن عبدالملک کے خدمت مین گیا اور اپنے شعر پڑہی ولید نے حکم دیا کہ ہمارے سرکار مین تو نا کر جب اوسکو رہتی رہتے مدت مدید گذر گئے اپنا وطن یاد کرکے ایک قصیدہ ولید کے مدح مین لکہا انمین یہہ شعر بہی ہے

الا ليت شعرى هل ابيتن ليلة بجنبة ليلى حيث تنبى اهلها

وهل يبعدن الله هاتيك فلوات يطلعن من جهل خفى الى جهل

فان كنت عن تلك المواطن جانبى فاسبع على الودق واجمع اذا شملى

بلى ها نبطت عيّ تمائمى وقطعن عينى حين ادركنى عقلى

ولید نے کہا کہ جاؤ ہمنی ایک سو اونٹ سرخ اور ایک سو سیاہ تکو دیئے نامہ ہمارا مصدق کلب کے پاس لیجاؤ وہ تکو دیگا — ابن میادہ نامہ لیکر مصدق مدکور کے پاس گیا اوس کا ارادہ اور طرح کے اونٹ دینے کا ہوا تعمیل حکم ولید مین اوسنے کوتاہی کرنے چاہی ابن میادہ نے ولید کو عرضی کی اور یہہ دو شعر اوس عرضی مین لکہے

الم یبلغک ان الحی کلب ۱۰۵ ادا دوا فی عطیتک ارتاد

ادا دوا فی بھا لونین شتا وقد اعطیتھا د ھما جعا دا

ولید نے بہت خفگی سے مصدق کو لکھا جب اوسنی موافق اوس کے لکھنی کے سو رسیون اور نکیلون اور کہونٹون کے ابن سیادہ کو سب اونٹ دئی وہ اپنے قوم مین یہہ انعام لیکر چلا گیا

نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلمہ ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنیوالا کنیت اوسکے ابو الفضل — عبد اللہ بن متز کہتا ہی کہ مجھسے ابو رجا ضحاک بن رجا کوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبد ربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیری یعنی شاعر مذکور ایکروز اپنے دوست عتابی کی پاس گیا نمیری مذکور عتابی کی بہت تعظیم اور تکریم بسبب اوسکے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کے کیا کرتا تہا اوسکے اوسکی کبھی نہسے لایعنے نہوا کرتے تہی عتابی نے نمیری کی چہرہ اترا ہوا دیکہا اور رنجیدہ پایا اوسی پوچہا کہ آج آپ آزردہ سی کیون ہو رہے ہین نمیری نی کہا کہ میرے زوجہ تین روز سے جنی کو ہے درد زہ اوسکو ہو رہا ہے ابتک کچہہ پیدا نہین ہوا تین روز اوسکو تڑپتی ہوئی گذر گئے ہین عتابی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اسکے کہ اوس کے دوا بہت آسان اور تیرے پاس ہی پہر تو دوا کرنمین تغافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ کیا ہی — عتابی نی کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا سماع کروا دی کیونکہ اکثر عورتون کو بوقت ولادت بسبب تنگی فرج کے دشواری ہوتی ہے رشید کا خایہ چونکہ بڑا ہے وہ راہ کہولدیگا فوراً بچہ جن دیگی نمیری یہہ کلمہ

۱۰۶ سنتی ہے خیال سے بہت خفا ہو کر کہنی لگا کہ افسوس ہے کہ مین تجسی کہنی سے بیہودہ اور اسس طرح کی نرخرفات نہین کہتا تہا تو اسطرح سے میری پیش آیا ہے اور بادشاہ کی نام کی تو نے اہانت کی — عتابی نے کہا کہ خفا ہونے کی کچہ بات نہین آپ ہے نی بکو گالیان دینی سکہلائی ہین (نمیری شیعہ تہا) یہ سنکر اور بہی زیادہ غصہ ہوا اور اسیوقت رشید کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا رشید یہہ سخت کلمہ سنکر ایسا غصہ مین جوش زن ہوا جسطرح ہنڈیا چولہی پر جوش مارا کرتے ہی اور قسم کہائی کہ عتابی کو قتل کرونگا — جعفر ابن یحیے عتابی مقبول کا دوست اور قریب اوسکا تہا اوسنے رشید سی عرض معروض کرکے اوس کے جان بخشی کروائی بعد چند روز کے عتابی مذکور رشید کے خدمتین بوقت شب حاضر ہوا رشید بسبب اوس کے علم اور ادب کے بہت خاطر اوس کے کرتا تہا عتابی نے ادہر اودہر کا ذکر کرکے رافضیون کا ذکر نکالا پہر یہہ قصیدہ نمیر کا پڑہکر سنایا

ساء من الناس رأی هائل : یعلمون النفوس بالباطل
یفتل ذریة النبی ویبد : جون خلود الجنان للقاتل
ویلك یا قاتل الحسین لقد : بؤت بحمل ینی بالحامل
ای حیاء حبوت احمد فی : احزابه من حوانی الثاکل
بای وجه نلقا النبی وقد : دخلت فی قتله مع الداخل
هلم واطلب غدا شفاعته : او لافر دحوضه مع الناهل
ما الشك عندی فیما لقاته : لکننی قد اشك فی الخاذل

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی غرضیکہ جسوقت وہ پہڑتا ہوا اوس شعر پر پہنچا جس مین

باغ فدک اور فاطمہ کے وراثت کا ذکر آیا اور ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض کا ظالم ہونا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی عتابی سے کہا کہ یہہ شعر کس کے ہین عتابی نے کہا کہ ای امیرالمومنین یہہ شعر تیری دشمن نمیری کے ہین رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمیری کے شیعہ ہونے خبر تہی وہ چھپا ہوا حالت تقیہ مین رہتا تہا ان اشعار سے اعتقاد قلبی جب ظاہر ہوگیا ابوعصمہ شاعر کو جو کہ زیدیون مین سے ایک شیعہ شیعان نبی عباس مین کا تہا بلوا کر حکم دیا کہ اسی وقت کوچہ مین جاکر منصور نمیرے کو پکڑ لاؤ اور اوس کے گدی مین کو زبان نکالکر کاٹ ڈال پہر پیر کاٹ پہر گردن مار اور سر کاٹ کر میرے پاس لاؤ اور بعد مرنے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابوعصمہ گیا جب بالرقہ یعنی کوچہ کے دروازہ پر پہنچا آگی سے جنازہ نمیری کا آتا ہوا پایا بدون ماری ہے وہ مرگیا اسلئی اوسنے مراجعت کرکی رشید کو اطلاع کے کہ جہان پناہ وہ مرگیا جب مین دروازہ مین گہسا آگی سے جنازہ آتا ہوا پایا رشید نے کہا کہ تونے اوسکا لاشہ جلا کیون نہ دیا یہہ تجسی خطا ہوئی یہہ حال ارج شمیم مین لکہا ہے

مقنع الخراسانی

گرچہ یہہ شخص شاعر نہین ہے مگر چونکہ اوسنی دعوی خدائے کا کیا تہا اور چند شعبدہ اوسی ظاہر ہوئی ہے اسلئی اس کا ذکر یہی مین لکہتا ہون واضح ہو کہ ابن خلکان نی اپنی کتاب وفیات الاعیان مین یہہ لکہا ہے کہ مقنع خراسانی کا نام عطا ہے اوس کے مان کا نام مجکو معلوم نہین کیا تہا ابتدا رحال مین وہ ایک دہوبی تہا مرو مین رہا کرتا تہا جادو بہت جانتا تہا اوسنی لوگون سے یہہ بیان کیا کہ خدا تعالے بطور آواگون کے دنیا مین ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا ہے

۱۰۸ اسطور پر کہ اولین اللہ تعالیٰ نے صورت آدم کے قبول کرکی دنیا مین بود و باش
کی اس کے دلیل یہہ ہے کہ ملایکہ کو سجدہ کرنی کا حکم ایسواسطے ہوا تہا چنانچہ ابلیس بسبب
نہ کرنے سجدہ کی ملعون و راندہ اللہ ہوا بعد ازان حضرت نوح ؑ کی صورت مین
پیدا ہوکر اپنا نام نوح رکہا اوس کے دلیل یہہ ہے کہ تمام جہان بجز اوس کی
کشتی کی غرق ہوگیا اگر خدا نہوتا تو کسطرح پر بچتا کیونکہ آدمی سب ڈوب گئی ہی
پہر اسیطرح پر ہر ایک وقت مین ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہانتک کہ ابومسلم خولانی
کی شکل مین خدائی پیدائش پائی اب مین وہی خدا ہون جو ابومسلم کی شکل مین
سی نکل کر تم مین کہڑا ہوا باتین کررہا ہون جہلار اور عوام الناس نے اوس کے قول
کی تصدیق کرکے سچی مان لیا اور یقین کرلیا کہ تو بیشک خدا ہے چنانچہ اوس کے
پوجا جاری ہوگئے تہی مگر جو لوگ عقلمند تہے اونہونے اوس کے کہنی کو ہرگز باور
نہ کیا طرفہ تر یہہ کہ وہ بہت بدصورت اور ایکہ انکہہ سے کانا بہی تہا مخالفین اوسنے
لڑتی رہتی تہے اوسنی لوگون کو بی ایمان کرنی کے واسطے ایک چاند بنایا اور
ستارہ اوس کے کردتہی وہ چاند دو بہنی کی فاصلہ کی راہ پر سے دکہلائی
دیا کرتا تہا پہر غایب ہے ہوجایا کرتا تہا اسلئی اور زیادہ لوگون کو اوسکا
اعتقاد ہوگیا تہا شعرار نے اس چاند کو اپنے اشعار مین باندہا ہے چنانچہ
ابوالعلار سعری کہتا ہے

اقف ایہا البدر المقنع راسہ ضلالا وغی مثل بدر المقنع

یہہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہوگیا چار طرف سے مسلمانون نے اوس کے
قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ مین وہ رہتا تہا وہان جا چہڑے اوسنے جب
جانا کہ اب مین بالضرور مرجاؤنگا تمام اپنی جورون کو جمع کرکے زہر پلایا جب

سب مرچکین بھی سے ایک گھونٹ آپ بھی زہر ہلاہل کے پیکر مرگیا مسلمانون نی اوس ۱۰۹
قلعہ مین گھس کر اوس کے تمام متبعین اور تابعدارون کو جو اوس کے امت مین داخل
تھی قتل کرکے ڈھیر لگایا کسی کو زندہ نہ چھوڑا یہہ واقعہ درمیان ۱۶۳ ہجری کے
گذرا تہا لعنت اللہ علیہ ونعوذ باللہ من الخذلان

ولید ابن یزید

یہہ ولید بیٹا یزید کا پوتا عبدالملک کا پڑوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز
ہشام فوت ہوا اوسی روز اس ولید کے بیعت خلافت ہوئے وہ بدہ کا روز
تہا چھٹی تاریخ ماہ ربیع الاخر ۱۲۵ ہجری مین یا جمعرات کی دن دوسرے تاریخ جمادالاخر
۱۲۶ مین جب اختلاف تخت نشین ہوا اوسنے ایک برس دو مہینے بائس روز
سلطنت کے چالیس برس کا ہوکر مقتول ہوا جس موضع مین کہ وہ مارا گیا تہا اوسی مین
مدفون ہوا وہ ایک گانو دمشق کا معروف بنام بجرا تہا — یہہ شخص شراب خوار
اور ہشوڑا اور چین کا بندہ تہا راگ بہت سنتا تہا اسی کے وقت مین اطراف
وگرد نواح کے ڈوم سب اوس کے خدمتین آکر جمع ہوئے تہے چنانچہ اوس کے
زمانہ کے یہہ ڈوم مشہور ومعروف تہی — ابن سریج معبد — عریض — ابن عائشہ
— ابن بجزر — طویس — بسبب اوس کے تمام خاص وعام یعنی باشندگان
بلاد مین راگ کا چرچا ہوگیا اور ہر ایک آدمی گاتا بجاتا عیش کرتا تہا اور وہ تہا
شوخ طبع اور ظریف اور بی باک آدمی تہا شوخے طبع اوسکے ان اشعار
سی پر ظاہر ہے کہ جب اوسکی بہائی ہشام نے وفات پائی اور اوس کے
نوبت تخت نشینی کے آئی اوسوقت اوسنی ہشام کے بیٹیون کے نوحہ کی آواز
سنکر یہہ شعر کہے

۱۱۰ انی سمعت خلیلی ... نحو الصفاۃ رنۃ
اقبلت اسحب ذیلی ... اقول ما احا لھنہ
اذا نبات ھشام ... یمشین والہ ھن
یدعون ویلا ودعوا ... والویل حل بھنہ
انا المخنث حقا ... ان لم ابک کھنہ

اس شخص کے فسق اور فجور اور معصیت کے باب میں مورخین نے بہت کچھ لکھا ہے مگر مسعودی یہہ کہتا ہی کہ ایک روز ولید مذکور نے یہہ آیت قرآن شریف میں سے پڑھے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید من ورائہ جھنم

یہہ پڑھتی ہی حکم دیا کہ قرآن شریف کو میرے سامنی کھڑا کرو چنانچہ بطور نشانہ کھڑا کرکے قرآن کی تیر لگانی لگا اور یہہ شعر پڑھتا جاتا تھا

تھدد کل جبار عنید ... فھا انا ذاک جبار عنید
اذا ما جئت ربک یوم حشر ... فقل یارب حرقنی الولید

اور محمد بن مروہ یہہ کہتا ہے کہ ولید نے دو شعروں میں جسمیں نبی ص کا ذکر کیا ہے کفر بکا ہے وہ یہہ ہین

تلعب بالخلافۃ ھاشمی ... بلا وحی اتاہ ولا کتاب
فقل للہ یمنعنی طعامی ... وقل للہ یمنعنی شرابی

مسعودی کہتا ہی کہ ولید مذکور اپنی باپ کے جورؤن اور بہانجیون اور پھوپھی کے بیٹیون اور چچازادیون سے زنا کیا کرتا تھا

زید شہید

یہہ زید بیٹا علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ ہشام ابن

عبدالملک کے زمانہ مین درمیان سنہ ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری یا سنہ ۱۲۲ ہجری کی حسب اختلاف ۱۱۱
شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابو جعفر محمد بن علے بن الحسین رض سے
اس امر مین مشورت کے کہ مین اپنے حق خلافت کا مطالبہ کرون یا نہ کرون ابو جعفر محمد
نی کہا کہ بہائے اہل کوفہ کے سازش پر تم مت بھولو کیونکہ یہہ لوگ بڑی فریبے
اور دغاباز ہین دیکھو تمہارا دادا علے اور چچا حسن اور باپ حسین انہین لوگون
کی فریب مین آکر مقتول ہوئے اور کوفہ ہے کی مضافات مین تمام اہلبیت گرفتار
ہوئے پکڑی گئے کیا کیا رسوائیان ہو چکین تم اس ارادہ سی باز آو ہرگز نہ جاو
یہہ لوگ تمہارا ساتھہ نہ دینگے تم ماری جاوگے ساتھہ والی بہاگ جائینگے
اونہونے بہتیرا سمجہایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی مین تو مطالبہ اپنی حق کا کرونگا آخرکار
ابو جعفر محمد نے اونکو وداع کیا اور کہا بہائی یہہ آخری ملاقات ہے کلکی روز
تمکو سولی ملیگے اور اب قیامت کو ہم تم ملینگے — زید مذکور ہشام کی پاس
گئی جب اوس کے مجلس مین جاکر کہڑے ہوئی کوئی جائی نشست کی اپنی موافق
نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹہی اور کہا کہ ای امیرالمومنین کوئی بزرگ متقی تکبر نہین
کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعے ہی اور حالانکہ
تو باندی بچہ ہے اونہونے کہا کہ ای امیرالمومنین اگر مین جواب دونگا تو آپ
کو سوار اشناً اور صدقتاً کہنی کے کچہہ نسوجہے گا اوسنے کہا کہ کہہ زید شہید نے
فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ سمانہ ناجر باندی تہے بیوے سارہ والدہ
اسحاق کے اوسکا باندی پن ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا نہوا
کیونکہ اوسی کی پیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوسی کی اولاد
سی پیغمبر خدا محمد مصطفی نبے ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہہ شرافت

۱۱۲ اوسس باندی بچہ کو ہوئے اور حالانکہ مین فاطمہ کا بیٹا علی کے نسل سی ہون مجکو آپ باندی بچہ کہتی ہین پھر یہہ شعر کہے

شی دہ الخوف واذ رابہ ۔۔۔ کذالک من یکرہ حوالحلاد :

فلحر مے الخفین یشکو الوجا ۔۔۔ تنکبہ اطراف من وحلاد :

قد کان فی الموت لہ راحۃ ۔۔۔ والموت حتم فی رقاب العباد

ان یحدث اللہ لہ دولۃ ۔۔۔ یتلک اثار العدی کالرماد :

بعد ازان کوفہ مین جاکر بہراہ اپنے بہت اشراف اور قرار اور مجاہدین لیکر یوسف بن عمر ثقفی پر خروج کیا جب لڑائے ہونی لگے وہ کوفی جو بہراہ زید کے گئے تہے سب بہاگ گئی چند آدمی اونکے بہراہ رہی خوب لڑے داد شجاعت دی زید شہید مجروح ہوئے اونکی پیشانی مین ایک تیر بہت سخت آکر لگا انہونے چاہا کہ کوئی اسکو نکالدے ایک حجام کی پاس کسی گانو مین گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہے تیر کی روح مثل تیر پرواز کر گئی ساقیۃ الآر مین مدفون ہوئے اونکی قبر پر مٹی ڈالکر کہانس اور کانٹی رکہکر پانی بہا دیا تہا تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کہان مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کہ جنکے قبر جانتا تہا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کردی اوسنی جاکر قبر مین سے نکالکر اوسکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر بہیجدیا ہشام نی اوسکو لکہا کہ ننگا کرکے اوسکو سولے بہی دی چنانچہ اوسوقت بعضی شہرا بنی امیہ نے شیعان علی پر طعنہ آمیز ایک قصیدہ اس باب مین لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے

صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلۃ ۔۔۔ ولم نر ھدیا علی الجذع یصلب

پہر ہشام نے یوسف کو لکہا کہ اوس کے لاش کو جلاکر خاک کرکے ہوا مین اوڑادے چنانچہ ایسا ہی کیا یہہ حال تاریخ مسعودی سی مینی لکہا ہے

فرزدق

ابن خلکان کہتا ہی کہ فرزدق کی کنیت ابو فراس اور نام ہمام یا تمیم بالتصغیر ہے وہ بیٹا ابو الاخطل بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفین ابن مجاشع بن دارم تمیمی عوف بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم بن مر کا قوم سی تمیمی معروف بنام فرزدق یہہ شاعر مشہور ہے وہ جویر کا یار تہا والدہ اوس کے لیلی بنت حابس بہن اقرع بن حابس کے تہی فرزدق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تہا جو کوئے شخص اوس کے باپ کی قبر کے دہائی دیتا فوراً کہڑا ہوکر اوس کے مطلب کے سعی کرتا اور حتی المقدور اوس مقصد کو پورا کر دیتا تہا — کہتی ہین کہ حجاج ابن یوسف ثقفی نی جسوقت تمیم بن زید قینی کو بلاد سند کا حاکم کرکے بہیجا اوسنے بصرہ مین آکر وہان کی باشندون کو بیگار مین پکڑ کر اپنی ساتہہ لیلی ایک بوڑہیا کا لڑکا مسمے جیش بہی پکڑا گیا وہ روتی ہوئے فرزدق کے پاس اوس کے باپ کی قبر کی دہائی دیتی ہوئے آئی فرزدق نی کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تمیم ابن زید نے میرا بیٹا ایکلوتا پکڑ کر اپنی لشکر کے ساتہہ کر لیا ہے اور میری کوئی بچہ سوا اوس کے نہین وہ کماتا تہا میرا گذارا ہوتا تہا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نی کہا کہ جیش نام ہی فرزدق نے یہہ اشعار تمیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتہہ لکہہ کر بہیجے

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی	بظہر ولا یعیا علی جوابہا
وہب لی حنیسا واحتسب فیہ منۃ	لعبتہ ام ما یسوغ شرابہا
اتتنی فعادت یا تمیم بغالب	وبالحری السائق علیہا ثیابہا
وقد علموا لو قام انک ماجد	ولیس اذا ما الحرب شب شہابہا

۱۱۴ جب یہہ اشعار تمیم کے پاس پہنچے اوسکو یہہ شک ہوا کہ نام اوسکا خنیس ہے یا حبیش ہے
حکم دیا کہ لشکر مین دیکھو جو شخص ان دونون نامون مین سے کوئی سا نام رکھتا ہو لاؤ
چنانچہ چہہ آدمی اوسی نام کے کہ کسیکا حبیش نام تہا کسی کا خنیس فرزدق کے پاس پہنچے اور
ایک ساتہہ اور بیچ پہنچ گئے — فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر مین بہت
شعر کہے ہین — اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فضل مین اختلاف ہے
یعنی کونسا ان دونون مشہور شاعرون مین فاضل تہا اور انمین کیا فرق ہے محاورات
اور بول چال کس کے اچہی ہین اصل یہہ ہے کہ جریر اچہا تہا اور فرزدق عام
اوسکا کامل تہا جریر اوس کے مذمت اور ہجو بہت کرتا رہتا تہا اور وہ اوس کے
خبر لیتا تہا — ایکدفعہ مروان نی اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ فلانی عامل
کی پاس لیجاوہ تجکو انعام دیگا اور اوس نامہ مین یہہ لکہہ دیا کہ جب یہہ تیرے
پاس آدمی اوس کے کوڑی مارکر اوسکو قید کرلینا بعد ازان تین شعر مروان
نے فرزدق کے سامنی پڑہی اوسنے بسبب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ نامہ
مین کچہہ اسنی بدی کے ہے وہ نامہ پہنک کر یہہ شعر فرزدق نے پڑہی

یا مروان مطیتی محبوسة ترجوا الحیاء ودھالم ییأس
وحبوتنی بصحیفة مختومة یخشی علیھا حیاء النقوس
القی الصحیفة یافرزدق لم یکن کلاء مثل صحیفة المتلمس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پہنچکر سعید ابن العاص اموی کے پاس بہاگ کر
گیا اوسجائے حضرت امام حسن ؑ اور امام حسین ؑ اور عبد اللہ بن جعفر رضی
یہہ لوگ بیٹہے سب حال اونسی بیان کیا کہ مروان نے مجکو پہنچوایا ہوتا مین جان
بچاکر تمہاری پاس بہاگ کر آیا ہون ہر ایک شخص نے ان مین شخصون مذکورہ

بالامین سے ایک ایک سو اوسکو دینار دئے اور اونٹنی دی اور کہا کہ تو بصرہ مین ۱۱۵
چلا جا — اور مروان کو لوگون نے کہا کہ تونے بڑی خطا کی کسلئی کہ تونی اپنی عزت
شاعر مصر کے سامنی کہوئے اب وہ تیرے ہجو خوب کیا کریگا مروان نی ایک ایلچی
اوس کی بھائی کے بصرہ مین روانہ کیا اور دو سو دینار اور ایک اونٹنی اوسکو دیکر بھیجا
تاکہ مذمت اور ہجو نکرے یہہ شاعر اپنی زمانہ مین بہت انعامات پاتا رہا ہے اور اخبار
اوسکے بہت ہین اختصار بہتر ہے درمیان بصرہ کے سنہ ۱۱۰ ہجری مین وفات پائی
ایکسو برس کا ہوکر فوت ہوا اوسنے حضرت علی رض کو دیکھا تہا

یزید ابن طثریہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوسکے ابو الکشوح نام یزید بیٹا سلمہ بن عمرہ بن
الحرث بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طثریہ کے
کی یہہ شاعر مشہور شعرا عرب مین کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل
الادب وافر المروۃ تہا کوئی عیب اور طعنہ اوسپر آج تک نہین لگایا گیا اور
سخی اور شجاع بہی تہا اوسکا کہنا سنا اوسکے قوم قشیر مین بہت تہا ملوک بنی امیہ
کی اوسکے بہت خاطر کرتے تہے وہ اونہین کے شعرا مین سی یہہ ایک شاعر
ہی — کہتی ہین کہ اس شاعر کا نام مودق ہے مشہور ہے (مودق لغت مین اوس
شخص کو کہتی ہین جو عورتون سے ایسے باتین بناوے کہ وہ جماع کی طرف
رغبت کرکے اوس کو چاہنے لگین) اسکو مودق اسواسطے کہتی تہے وہ خوبصورت
اور شیرین گفتار تہا عورتون کے پاس اکثر بیٹہہ کر ایسے ایسی باتین بناتا اور
ایسی شعر سناتا کہ مرد کے خواہش مند ہوکر قریب انزال بسبب نرمی کے ہوجاتی
تہین — مگر ایک شخص یہہ کہتا ہے کہ نامرد تہا اوس کے اولاد بہی نہین ہوئی

۱۱۴ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ وہ عورتونسی مجامعت نہ کرتا ہو مگر اسبات سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ عورتون کی مخالطت نہ رکھتا ہو کیونکہ نامرد عورتونمین بہت بیٹھکر ایسی باتین بنایا کرتے ہین جنسے وہ مرد کے خواہش کرتی ہین غرضیکہ وہ شاعر اچھا تھا اوسکے اشعار ابوتمام نے کتاب حماسہ مین عورتون کے باب مین مندرج کئی ہین اونکی لکھنے کی کچھ ضرورت نہین مگر یہہ دو شعر مرزبانی کے کتاب موشح سے لکھتا ہون

وحنت قلوصی بعدھا اعضبانۃ ۔۔۔ فیاروعۃ ماراع قبلی حنینھا

فقلت لھا صبرا فکل قرینۃ ۔۔۔ مفارقھا لابد یوما قرینھا

ولہ ایضاً

اذا الحی حلوا الجمل بی بینۃ : ۔۔۔ حذاء الاعادی وھی باد جمالھا

ولا بنت الا بھا بالسلامۃ لم نقل ۔۔۔ لھم من لوانی شی ھم کیف حالھا

اشعار اوسی بہت ہین — یزید مذکور ایک گانو مین جسکو فلج کہتی ہین وہ مضافات یمامہ سی ہے ایک لڑائی مین جو ۱۲۸ ہجرے مین ہوئے تہی جس سال مین کہ ولید ابن یزید اموے مقتول ہوا تہا مارا گیا

ابوالحرث غیلان ذوالرمہ

غیلان مذکور بیٹا عقبہ بن بہیس بن مسعود کا اولاد معدابن عدنان سے شاعر مشہور ہے اوسکو ذوالرمہ کہتی ہین وہ بہت بڑا شاعر اور مشہور شعرا مین سے گذرا ہی کہتی ہین کہ ذوالرمہ اونٹون کے بازار مین کہڑا ہوا اپنی شعر پہڑ رہا تہا فرزدق شاعر بہی وہان جانکلا ذوالرمہ نے کہا کہ ای ابوفراس میری شعر کیسے ہین فرزدق نے اچہے داد دی اور کہا کہ تو بہت اچہا شعر کہتا ہی — ذوالرمہ بہی ایک عاشق عشاق عرب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

مسماۃ میّہ کو جو مقاتل ابن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری کے بیٹی تہی چاہتا تہا ساری عمر اوس کے محبت کا دم بہرتا اور اوسپر مرتا رہا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر اوسنی کہی ہین — ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء مین یہہ لکہا ہے کہ ابوضرار غنوی نے کہا تہا کہ مینے ذوالرمہ کی معشوقہ مسماۃ میّہ کو بچشم خود دیکہا مینی اوسے کہا کہ مجکو بہی بتلا کیسے خوبصورت تہے رنگ و روپ اوسکا کیا تہا اوسنی کہا کہ گول مونہہ اور گال لمبے ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تہا اور صاحب جمال خوبصورت عورت تہی پہر مینے پوچہا کہ تیرے سامنی اوسنی اپنی عاشق کا کوئی شعر بہی پڑہا اوسنے کہا کہ وہ اپنی بچون کو آگے لئے ہوئی کہڑی تہی مینے اوسکو خوب طرح سے دیکہا اوسنے کہا کہ مین مدت سے ذوالرمہ کی شعر سنا کرتے تہی لیکن اوسکو دیکہا نہ تہا ایکروز بسبب شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اللہ کے نام کی نذر مانے اور یہہ دلمین کہا کہ اگر ذوالرمہ کو دیکہون تو ایک اونٹ اللہ کی نام پر قربان کرونگے جسروز مینی اوسکو دیکہا میری پسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل کا بہونڈا سیاہ آدمی تہا مگر پہر بہی ملیح یعنی نمکین تہا مینی دیکہتے ہی بہت افسوس کیا کہ جسکا اشتیاق یہہ کچہہ تہا کہ اوسنے قربان کرنے ٹہہرائے تہی افسوس وہ کریہہ المنظر نظر پڑا ذوالرمہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

علی وجہہا مسحۃ من ملاحۃ	وتحت الثیاب العار لو کان بادیا
الم ترَ ان الماء یخبث طعمہ	اذا کان لون الماء ابیض صافیا
فاضیعۃ الشعر الذی لج فانقضی	بمیّ ولم املک ضلالا فؤادیا

مشہور شعر ذوالرمہ کے اوسکے معشوقہ میّہ کے حق مین یہہ دو شعر ہین

تیسری صدی کی شاعر

۱۱۸ هوی تلاعب العینان منه وانما — هوی کل نفس حیث حل حبیبها

ایک اور عورت مساۃ خرقار کا بھی ذکر آیا تہا یہہ عورت بنی بکابن عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کی تہی کہتی ہین کہ ذوالرمہ نے سفر کسی جانب کا کیا تہا مساۃ خرقار اپنی خیمہ کی باہر بیٹہی تہی وہ دیکہتی ہے اوس پر عاشق ہو گیا کپڑی پہاڑ کر اوس کے پاس گیا کہنی لگا کہ مین مسافر غریب ہون میری کپڑی پہٹ گئے ہین ان کو درست کر دیجئی اوس عورت نے کہا کہ یہہ مجہسی درست نہونگے کیونکہ مین خرقار ہون خرقار کو درست کرنے سی کیا نسبت (خرقار کے سنی پہاڑنے والی کے ہین) اوسپر بہی بہت شعر کہی ہین خبرین ذوالرمہ کے بہت ہین اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہو جا — اوسنی درمیان ۱۱۷ ہجری کے وفات پائے جب مرنے لگا اوسوقت اوسنی یہہ کہا کہ مین چالیس برس کا ہون

حصہ تیرا

اب شروع ہوئے تیرے صدی اسمین اون شعرا کا بیان ہے جو اس صدی مین موجود تہی اور اسی مین مری

ابراہیم الصولی

ابراہیم بیٹا عباس کا پوتا محمد کا پڑوتا صول تکین کا شاعر مشہور ہے یہہ بہی ایک شاعر جید اور کامل گذرا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی گرچہ اوس کا حجم چہوٹا ہے مگر سب اشعار اوس کے منتخب اور باریک اور بہت اچہی ہین یہہ دو شعر اوس کے بہت باریک مضمون کے ہین

دنت باناس عن تناء وزیارۃ — وشط بلیلی عن دنو مزارها

وان مقیمات بصنعج اللوی — لاقرب من لیلی وهاتیک دارها

اوس کے نثر بہی بہت بدیع اور غریب ہوتی تہی ایک نامہ جو اوسنے بادشاہ کیطرف

سی کسی باغی کو لکھا ہی درباب تہدید اور توعید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی ۱۱۹
ساتہہ لکھا ہی وہ یہہ ہے اما بعد فان لاجی المومنین اناۃ فان لم تعف
عقب بعدھا وعیدا فان لم تغن اغنت عن انمہ
والسلام یہہ عبارت باوجود اختصار کے نہایت ابداع کے ۔ تبہ پر ہی
کیونکہ اگر چاہو اسکا شعر اسی طرح پر منظوم ہوسکتا ہی اسطرح پر
اناۃ فان لم تغن عقب بعدھا وعیدا فان لم تغن اغنت عن انمہ
وہ کہا کرتا تہا کہ مین کبہی تکلیف سی یا سوچ و فکر سے خط نہین لکہا کرتا جو دل مین
بی فکر آیا لکہہ دیا یہہ ہانجا عباس بن احنف حنفی شاعر مشہور کا ہی صولی اوسکو اسواسطے
کہتی ہین کہ ایک اوس کے اجداد مین سے مسمی صول اوسکا دادا گذرا ہے وہ ایک
بادشاہ جرجان کا تہا یزید بن مہلب بن ابی صفر کے ہاتہہ سے سلمان ہوا اور حافظ ابوالقاسم
حمزہ ابن یوسف سہمی تاریخ جرجان مین کہتا ہی کہ صول مذکور جرجانی الاصل ہے اور
صول نام ایک گانو جرجان کا ہے اوس کیطرف اوسکو نسبت کرکے صولی کہتی
ہین اصل مین اوس گانو کا نام جول ہے شاید معرب اوسکا صول ہی ہو — اور
ابوعبداللہ محمد بن داود بن جراح نے کتاب الورقہ مین اوسکا یہہ حال لکہا ہے ۔
کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول بغدادی ہی اصل اوس کی خراسان کے
کنیت اوس کی ابو اسحاق وہ اپنے اقران مین سب سے زیادہ شعر کہتا تہا اور
باریک زبان سبسی زیادہ تہا اشعار اوس کے تہوڑی تہوڑی ہوتے تہے جیسا کہ
مثلث یا ستہ بیتی جب زیادہ کہنی کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو معشر کہتی ہین وہ
پسند خاص و عام تہا — اصلین وہ ترکی ہی کیونکہ صول — اور فیروزد و نو اسمین
بہائی تہی جرجان کے سلطنت کرلی تہی وہ دو نو ترکے تہی مگر لباس فارسیون کیسا

۱۴۰ پہنچی ہے اسلئے اہل فارس کے مشابہ ہوگئی تھی جبکہ یزید بن مہلب بن ابوصفرہ جرجان
مین آیا اون دونو کو پناہ اور امن دی اور صول اوس کے پاس رہا کیا یہانتک کہ
اوسکے ہاتھہ سے مسلمان ہوا اور اوسکی ہمراہ بروز یوم النحر مقتول ہوا — اور
ابوحمارہ محمد بن صول ایک شخص بڑا مدعی خلافت تہا جسکو عبداللہ بن علی عباس
چچا سفاح و منصور کے نی قتل کیا تہا — اور ابراہیم اور اوسکا بہائی عبداللہ دو نو
زور یاستین فضل بن سہل کے پاس آرہی ہے بعد ازان عاملین سلطان مین سے
ہوا تا وفات اسی عہدہ پر رہا چنانچہ پندرہوین ماہ شعبان ۳۰۳ھ ہجری تک پرگنہ سرمن رائے
کی نقدات اور زمین کے آمدنی کا وہ کام کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینی اس
شاعر کا دیوان دیکہا اور اوسے بہت کچہہ لکہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسکی دیوان
مسلم بن الولید انصاری کے مین مینی پائی ہین

لایمنعک خفض العیش فی دعۃ — نزوع نفسک عن اہل و اوطان
تلق البلاد ان حالت لہا — اہلا باہل و حیا نا بحیان

اور یہہ دو شعر بہی اوسکے ہین کہتی ہین کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ
یہہ دو شعر پڑہا کرے خدا اوسکے وہ مصیبت دور کریگا

ولرب نازلۃ یضیق بہا الفتی — ذرعا وعند اللہ منہا مخرج
کملت فلما استحکمت حلقاتہا — فرجت وکان یظنہا لا تفرج

ولہ ایضا

الی اللہ یۃ طرا ان تواسیہ — عنہ السرور الذی واساہ فی الحزن
ان الکرام اذا ما اسہلوا ذکروا — من کان یالفہم فی المنزل الخشن

نصف ماہ شعبان سن دو سو پچاس ۲۵۰ کے سر من رای مین فوت ہوا ۱۲۱

ابو حاتم

ابو حاتم سہل ابن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی سجستانی نحوی لغوی مقری نزیل بصرہ کا اور عالم وہان کا تہا یہہ شخص علوم آداب مین امام تہا اوس کے زمانی کے علمار نی مثل ابوبکر محمد بن درید اور مبرد وغیرہ نے اوسی سی علم پڑہا مبرد کہتا ہی کہ مجسی وہ یہہ بیان کرتا تہا کہ مین کتاب سیبویہ کے اخفش سے دو دفعہ پڑہے ہی — ابو حاتم مذکور ابوزید انصاری — اور — ابو عبیدہ اور اصمعی سی بہت روایت کیا کرتا تہا — اور وہ علم لغت خوب جانتا تہا اور اشعار اور علم عروض اوس کے نوک زبان پر تہا معمی کے نکالنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا اوس کے شعر بہت اچہی ہین مگر علم نحو مین کامل نہ تہا چنانچہ اسیلئی جب کبہے ابو عثمان مازنی اوسکو عیسی بن جعفر کے گہر مین ملجاتا جلدے سی باین خیال کہ مازنی کوئی مسلہ نحو کا مجسے نہ پوچہے یا وی چلاجایا کرتا تہا کیونکہ اگر نہ آوی گا تو ندامت ہوگے — اور نیک و صالح و پارسا آدمی تہا ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تہا اوس کے نظم بہت اچہی ہے ابو العباس مبرد اوسکا شاگرد نہایت خوبصورت تہا وہ اوسکے پاس رہتا تہا اور اوسی پڑہا کرتا تہا اسلئی اوسنی یہہ اشعار اوسپر بنائی ہین

ماذا لقیت الیوم من : ملتجن خنث الکلام
وقف الجمال بوجهه : فتبسمت له حلاق الانام
حرکاته وسکونه : تجنی بها ثمر الاثام
واذا خلون بمثله : وعزمت فیه علی اعتی ام : :
لم اعن افعال العفا : ف وذاک اوکد للغرام : :

۱۴۴ نفسی فداؤ لدیاباً العباس حلّ بک اعتصامی
فارحم اخاک فانہ نزل الکری بادی السقام
وانلہ ما دون الحوا فلیس یرغب فی الحوا : :

ابو حاتم مذکور نے اپنی شاگرد کو یہہ لکھا سکھلایا تہا کہ اگر تیرا ارادہ کسیکو مفہی خط لکہنی کا ہوا کرے تو تازہ دودہ سی جسی جوش نہ دیا ہو نامہ لکہہ دیا کر مکتوب الیہ اوسیر جب جلتے راکہہ ڈالکر کاغذ کو جہاڑ ڈالی گا فوراً حرف نمودار ہونگے اور اگر مازاج ابیض سے لکہی گا تو اوسپر مکتوب الیہ کوئی شی کسیلے ڈالی تاکہ حرف ظاہر ہون اسیطرح بالعکس اگر کسیلے چیز سی لکہی مازاج ڈال دی — اوس کے تصنیف سے بہت کتابین ہین از انجملہ کتاب غریب القران — اور کتاب اغلاط عامہ — اور کتاب النظیر — کتاب الذکر والمونث — کتاب النبات — کتاب المقصور والممدود — کتاب الفرق — کتاب القراآت — کتاب المقاطع والمبادی — کتاب الفصاحۃ — کتاب النخلۃ — کتاب الاضداد — کتاب القسی والنبال والسہام — کتاب السیوف والرماح — کتاب الدرع والفرس — کتاب الوحوش — کتاب الحشرات کتاب الہجا — کتاب الزرع — کتاب خلق الانسان — کتاب الادغام — کتاب اللبا والبن الحلیب — کتاب الکرم — کتاب الشتا والصیف — کتاب النحل والعسل — کتاب الابل — کتاب العشب — کتاب الخصب والقحط — کتاب اختلاف المصاحف وغیر ذلک یہہ ہے شعر ابو حاتم کا ہے

ابی ذوا وجہہ الجمیل : ولا موا من افشی : ؎
لو اراد وا عفافنا : سنی وا وجہہ الحسن : ؎

اوسکے اشعار بہت ہین وہ درمیان محرم یا ماہ رجب کے حسب اختلاف

سن دو سو اٹھایس ۲۲۸ھ ہجری مین بصرہ کی درمیان فوت ہوا

حسین بن زکرویہ

یہہ شخص قرمطے اور خارجے ہی اوسکو صاحب الخال بہی کہتی ہین یہہ قوم قرامطہ کا سردار تہا نام اوسکا اول مین حسین تہا بسبب خارجے پنی کی اس نام کو بدل کر احمد بن عبد اللہ رکہا اسکا حال درمیان اخباریون کے بہت مشہور ہے اسیکی واسطے خلیفہ معتضد عباسی نے درمیان سنہ ۲۹۱ھ ہجری کے لشکر مقابلہ کو بہیجا تہا چنانچہ وہ لڑا اور شکست کہاکے پکڑا آیا تمام بغداد مین ہمراہ ایک جماعت خوارج کے پہرا گیا پہر مقتول ہوا قرامطہ نے بعد اوس کی بہائی کے اوس کے بیٹے کر کے مہدی اوسکا لقب رکہا تہا وہ خونریز و شجاع و شاعر و ادیب تہا بعد اوس کے مقتول ہونے کی اوس باپ زکرویہ نے خروج کیا اوس کے واسطے بہی لشکر گیا چنانچہ وہ مجروح ہوکر پکڑا آیا یہہ واقعہ تیسرے صدی مین تقریباً گذرا صاحب حال کی یہہ شعر مرزبانی نے نقل کئے ہین

متی ارث الدنیا بلا کاذب	ولا حوربی ولا ثائر
متی رای السیف علی کاہن	عادا علی ابن ابی طالب
متی یقول الحق اہل النہی	ویعرف المغلوب من غالب
ہل لبغاۃ الحق من ناصر	ہل لکؤس العدل من شارب

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علی بیٹا عباس کا پوتا جریج کا بعض جریج کا نام جو رجیس بیان کرتے ہین — یہہ شاعر مشہور بنام ابن رومی ہی وہ اچہا شاعر ماہر اور مطبوع تہا اوسکو ہجو اور مدح مین بڑی دست قدرت تہے اوس کے

۱۲۴ یہہ دو شعر ایسے ہین کہ وہ خود فخر کرکے کہتا تہا کہ مجھسے پہلے اس مضمون کیطرف سبقت نہین کی وہ یہہ ہین

الا قل لکم وجی هکم وسیف فکم ... فی الحادثات اذا دجون لجوم
منها معالم للهدای ومصابح ... تجلی الدجی والاخریات رجوم

یہہ دو شعر بہی بہت نادر ہین

واذا امرء صلح امرء لنبی اله ... واطال فیه فقد ان وهجاؤه
لو لم یقد رفیه بعد المستقی ... عنه الورود لما اطال رشاؤه

یہہ شعر اوسکی مذمت خضاب مین ہین

اذا دا دللمرء السواد واختلفت ... شبیبة ظن السواد خضابا
فکیف یری وهم الشیخ ان خضابا ... یظن سواد الی یخال شبابا

یہہ اشعار اوس کے بعض روسا کے بیان مین ہین جسی کچہہ حاجت اوسکے پڑی تہی اور اوسکو توقع خیر کے اوسی نے تہی جب اوسنی وہ حاجت نکالدی یہہ شعر اوسنے کہی

سالتک فی امر فجدت ببذله ... علی انتی ماخلت انک تفعل
وانی منی بالبذل شکوا فانه ... علی من الحرمان ادهی واعضل
وماخلت ان الله هی یثنی بصوبه ... الی ان اتی فی الناس من لیس یسأل
لئن سرنی مانلت منک فانه ... لقد سانی اذ انت ممن تؤمل

یہہ اشعار ابن وکیع تنیسی کے طرف ہے منسوب ہین ولادت اوس کے بدہ کی روز بعد طلوع فجر کی دوسرے تاریخ ماہ رجب سنہ ۲۴۶ ہجری کی در میان بغداد کی موضع معروف بنام عقیقہ اور جلیلہ کے اوس گہر مین جو سامنی محل عیسے بن جعفر بن منصور

تیسرے صدی کی شاعر

کی تہا ہوے — اور بدہ کے روز دوسرے تاریخ جمادالاول ۳۵۴ھ یا ۳۵۶ھ یا ۳۵۷ھ
مین حسب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان مین
مدفون ہوا باسٹھ برس کے عمر پائی — ابن خلکان کہتا ہے کہ اوس کے مرنی کا یہ
سبب ہوا تہا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبداللہ بن سلیمان ابن وہب وزیر المعتضد نے بسبب اوس کے ہجو اور موہنہ پہٹ ہونے کی زہر کہلوا کر مروا ڈالا تہا
زہر وزیر ہے کی مجلس مین ابن فراس کے ہاتہون دیا گیا جب بہولے سی کہا گیا
اوسنی معلوم کیا کہ مجکو زہر دیا ارادہ جانے کی کہڑا ہوا وزیر نی کہا کہ کہان جاتا
ہوا اوسنی جواب مین کہا کہ جسجائی آپنے مجکو بہیجا ہی وہین جاتا ہون وزیر نے
کہا کہ میرے والد کو میرا سلام کہنا اوسنی کہا کہ مین جہنم کے طرف کو نہین جاؤنگا اگر وہانکو
جاتا تو بیشک کہدیتا غرضیکہ بعد ان لطیفون کے اپنے گہر آکر چند روز بیمار رہا پہر مرگیا

دیک الجن

نام اس شاعر کا عبدالسلام وہ بیٹا رغبان بن عبدالسلام ابن جبیب بن عبداللہ
ابن رعبان ابن زید ابن تمیم کلبی کا ملقب بلقب دیک الجن ہے اصل اوس کے
شہر سلمیہ پیدائش اوس کے شہر حمص کے یہہ شاعر شعراء بنی عباسیہ سے ہی تمیم اوسکا
دادا اول اوس کے سب اجداد سی مسلمان ہوا جبیب ابن سلمہ انصہر کے ہاتہ سے
اسلام پایا چنانچہ اسیواسطے وہ فخریہ یہہ کہا کرتا تہا کہ عرب کو ہماری اوپر کچہہ فضل
نہین ہم مسلمان اوسیطرح پر ہوئے جسطرح کہ وہ مسلمان ہوئے — کچہہ فرق اولیت
اور آخرویت کا نہین — غرضیکہ شام مین رہا کرتا تہا اوسجائی کو مطلق نہ چہوڑا
شیعہ مذہب تہا امام حسین کے مرثیہ بہے اوسنی بہت کہی ہین اور ظریف اور عقلمند
اور تیز ذہن تہا اور لہو لعب مین بہی رہتا تہا شعر اوس کے نہایت جید ہوتے تہی

۱۴۶ ابن خلکان کہتا ہے کہ ملک الجن کے پاس ایک لونڈی مسماۃ دنیا تھی اوسکو بہت چاہتا تہا اور ایک غلام تہا اوسکو بہی بہت پیار کرتا تہا اون دونو کو آپسمین زنا کرنے کے تہمت لگا کر مار ڈالا اور اونکا لاشہ علیحدہ علیحدہ جلا کر ایک ایک پیالہ شراب کا کہا سی بنوایا جب غلام کا پیار یاد آتا اوس کے پیالہ کو جو اوس کے جثہ کے راکہہ کا بنا ہوا تہا چومتا اور جب اوس لونڈی کا اشتیاق غالب ہوتا اوس کے پیالی لگا لگر چومتا چاہتا پہر اوسمین شراب بہر کر پیتا — مگر قتل کر کے بہت پشیمان ہوا اور اون دونون کا مرثیہ بہی لکہا ہی لیکن لونڈی کے حق مین کئی مرثیہ کہی ہین چنانچہ یہہ بہی اوسی لونڈی کی جوش محبت کا مرثیہ ہے

ما طلعت الحمام علیها : وجنا لها ثم الردی بیدیها

رویت من دمها الثری و لطالما : رویت الهوی شفتی من شفتیها

رکنت سیفی فی محال وشاحها : وحدا معی تجری علی خدیها

وحق تقبیلها و ما طوی الحصا : شیء اعز علی من قتلیها

ما کان قتلتها لانی لو اکن : ابکی اذا سقط الغبار علیها

لکن غلت علی سوای بحبها : وانفت من نظر الغلام الیها

ابن خلکان کہتا ہی کہ پیدائش اوس کے درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کے ہوئے اور کچہہ اوپر ستر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی مین درمیان سنہ ۲۳۵ کی وفات پائی واضح ہو کہ بعض اشعار اس شاعر کے اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ اوسنی اون لاشونکو جلا کر شراب کی قدح نہین بنوائی تہے واللہ اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اوسکے ابو اسحاق نام ابراہیم بیٹا مہدے بن منصور ابو جعفر بن محمد

بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کا پوتا ہاشمی بہائی ہارون رشید کا بھی
اوسکو علم راگ اور گانے بجانی مین بڑی دست قدرت تہی علم عجلسی ہے اوسکو
اوسکو اچھا آتا تہا رنگ اوسکا سیاہ اسواسطے تہا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل سمار
تسکلہ کے پیٹ سی تہا (شکلہ بفتح شین اور کسر شین اور سکون کاف اور فتح لام
وسکون ہا سے ہی) باوجود سیاہ رنگ ہونی کے ڈیل ڈول بہی اوسکا بڑا تہا
اسیواسطی وہ بنام زنین مشہور ہوگیا تہا (زنین اژدہا کو کہتی ہین) ابن خاکان کہتا ہی
کہ اوسکو علم ادب بہت آتا تہا فضیلت سب سے زیادہ رکہتا تہا تہہ کا سخی تہا کوئی
شخص اولاد خلفا سے پہلی اوسی مثل اوس کے فصیح نہین گذرا اور نہ اوس کیسی
کسی کے شعر ہوتے تہی درمیان شہر بغداد کی بعد دو سو برس کے اوس کے بیعت خلافت
ہوئے اون ایام مین مامون خراسان مین تہا اوسکا قصہ مشہور ہے دو برس تک وہ
خلافت کرتا رہا — طبری اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہے کہ اوسنے ایک برس گیارہ
مہینی بارہ روز خلافت کی واللہ اعلم بالصواب اس کے بیعت ہونی اور مامون کی
خلع ہونے کا سبب یہہ تہا کہ مامون جب خراسان مین تہا اون ایام مین اوسنی
اپنا ولی عہد علی بن موسی رضی کو مقرر کردیا تہا یہہ بات اون عباسیون پر جو
بغداد مین تہی بہت ناگوار گذری اسلئی اونہون نے مامون کو خلافت سی معزول
کرکے ابراہیم مذکور کے بیعت کرکے اوسکا لقب مبارک رکہا اوس کے بیعت
منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ ذی الحجہ ۲۰۲ ہجری مین درمیان بغداد کے
اسطور پر ہوئے کہ اول عباسیون نے پوشیدہ اوس کے بیعت کی پہر تمام باشندگان
بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم ۲۰۳ ہجری مین کی یہہ بات پانچوین تاریخ محرم
کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اس روز ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہہ کر یہہ حکم دیا

۱۴۸ کہ سب عباسی سیاہ لباس حسب دستور سابق پہنا کرین حال یہہ ہے کہ مامون نے
جس روز علی بن موسے کی ولی عہد ہونے کی بیعت لوگون سے کروا دی تہی اوس
روز سیاہ پوشاک پہنی کی جو کہ عباسیون کا لباس ہمیشہ سے تہا ممانعت کر دی تہی
اور یہہ حکم دیا تہا کہ آج سے سبز پوشاک پہنا کرین یہہ بات عباسیون پر بہت شاق
گذری تہی جب پہر اوسے پوشاک کی پہنے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہہ کر
خلاف حکم مامون کے برسر اعلان دیا سب جان گئی کہ اس کے بیعت خلافت ہو
ہی یہہ شخص مامون کا چچا تہا ماہ ذی قعدہ ۲۰۲ ہجری تک یہہ حکم جاری رہا اور وہ
خلافت کرتا رہا جب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان
بچانی مشکل ہوئے ڈر کر بدہ کی روز تیرہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ ۲۰۳ ہجری کو چہپ
گیا یہہ واقعہ بعد چند امور کے کہ جنکی شرح طویل ہے وقوع مین آیا تہا غرضیکہ
ہفتہ کے روز چودہوین تاریخ ماہ صفر ۲۰۴ ہجری مین وہ چہپا تہا ابراہیم کہتا ہی
کہ ایک روز مین مامون کے پاس گیا مجکو اوسنے کہا کہ تو ہی ہے سیاہ خلیفہ مینے
کہا امیر المومنین اب تو آپ مجکو میرا جرم عفو کر چکے ہین ایک غلام بنی الحساس
نی یہہ کہا ہے

اشعار لہ عبد بني الحساس قيل له عند الفخار مقام الاصل والورق

ان كنت عبداً فنفسي حرة كرما او اسود الخلق اني ابيض الخلق

پیدایش اوس کے غرہ ذی قعدہ ۱۶۲ ہجری مین ہوئی بروز جمعہ ساتوین تاریخ
ماہ رمضان ۲۲۴ ہجری مین درمیان سر من رای کے وفات پائے اوس کے
بہتیجی معتصم نے اوس کے جنازہ کی نماز پہڑہے اشعار اوس کے ہاتہہ نہ آئے

ابو العتاہیہ

تیسرے صدی کی شاعر

ابو اسحاق اسمعیل بن القاسم بن سوید بن کیسان عنوے اور ولار کے جہت سی ۹۹ عینیے معروف بنام ابو العتاہیہ شاعر مشہور ہے پیدائش اوس کے عین التمر مین جو کہ ایک چھوٹا سا شہر حجاز مین قریب مدینہ کے ہی ہوئے بعضی کہتے ہین کہ وہ شہر مضافات دریاے فرات سے ہے — اور یاقوت حموے اپنی کتاب مشترک مین یہہ کہتا ہے کہ وہ قریب انبار کے ہی واللہ اعلم بالصواب غرضیکہ کوفہ مین بڑا ہوا اور وہین بغداد مین رہنی لگا وہ چونکہ ٹہلیین بیچا کرتا تہا اسواسطے اوسکو کہار کہنی لگے تہی ایک لونڈے مسماۃ عتبہ پر عاشق و شیدا مشہور ہو گیا تہا یہہ لونڈی امام مہدی کے باندی تہے اکثر اوس کے اشعار اوس لونڈی کے حقین مین چنانچہ یہہ ہے اوسکی محبت مین کہی ہین

اعلمت عتبة اننی : منها علی شرف مطل
وشکرت ما القی الیها : والمدا مع تسلمل
حتی اذا یئست بما : اشکو کما یشکو الاقل
قالت فای الناس یعـــ ـلم ما تقول فقلت کل

اور ایک دفعہ یہہ دو شعر مہدی کو لکہہ کر وہ لونڈی اوسی مانگے تہی

نفسی بشیئ من الدنیا معلقة : الله والقایم المهدی یکفیها
انی لایئس منها ثم یطمعنی : فیها حنفادك للدنیا وما فیها

ابو العباس المبرد کتاب کامل مین یہہ بیان کرتا ہے کہ ابو العتاہیہ نے اوس لونڈے کی چہوڑ دینے کی خواہش مہدی سے ہر روز نو روز — اور مہرجان کے کی اور بطور تحفہ یہہ اشعار اوس کے پاس لکہہ کر ایک نہان نرم کپڑے کا ٹہلیہ مین رکہہ کر خوشبو دار بطور ہدیہ بہیجا تہا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ لونڈے اوس کے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ اسی

۱۳۰ امیر المومنین افسوس کر آپ اپنی خدمت سی مجکو محروم رکھہ کر ایک شخص بہونڈی صورت اور بدہیت کہار کو جو ٹہلیان بیچا پہرتا ہے دیتی ہین اوسنے یہہ عرض معروض کرکے اپنی تئین اوسنے بچا لیا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو ہنڈا بہر کر دو وہ منشیون سے کہنی لگا کہ مجکو حکم دینار کا دیا منشیون نے کہا کہ نہین اگر درہم چاہو تو لیجاؤ اسے جہکڑی مین وہ انعام ہے ایک برسنگ بندر ہا مسماۃ عتبہ نے کہا کہ اگر عاشق ہوتا جیسا کہ وہ کہتا تہا تو درہم اور دینار کے جہکڑے مین نہ پہنستا وہ مدح مین بہی اچہے دست قدرت رکہتا تہا چنانچہ یہہ اشعار اوسکے مدح کی ہین

انی امنت من الزمان وصرفہ	لما علقت من الامیر حبالا
لو یستطیع الناس من اجلالہ	تحفوہ لحفوہ دونعالا
ان المطایا تشتکیک لانہا	قطعت الیک سباسبا ورمالا
فاذا وردن بنا وردن خفافہا	واذا صدرن بنا صدرن ثقالا

یہہ اشعار عمر بن علاء کے مقتمن اوسنے کہی ہین عمر مذکور نے ستر ہزار درہم اوسکو انعام مین دئی تہے یہانتک کہ بسبب بوجہہ انعام کے کہڑا نہ ہو سکا اور خلعت بہے اوسکو دیا اس انعام کے سبب سے اور شعرا اوسے حسد کرنی لگے تہی چنانچہ اسمعی اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم شعراء بڑے تعجب کے بات ہی کہ تم مین نا اتفاقے بہت ہے بعضی بعضونکے دشمن ہین اگر کوئی چاہی کہ کسی کے مدح مین ایک قصیدہ بچاس شعر کا لکہے ایسے وہ تا ہور پورا نہ ہوئے نہین پایا کہ لذت اور مزہ اوسکے اشعار کا بسبب حسد دوسرون کے جاتا رہتا ہے

— اشجع سلمی شاعر مشہور یہہ کہتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک دفعہ سب لوگون کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تہا چنانچہ ہم بہی گئے ہم کو حکم ہوا

کہ بیٹھ جاؤ اتفاق سے میری پاس ہے بشار بن برد بھی پیہا ہوا تہا مہدی جب چپکا ہوگیا سب آدمی چپکی ہورہے بشار نی حس اور حرکت اس شاعر کے معلوم کرکی مجسی پوچہا کہ یہہ کون ہے مینی کہا کہ ابو العتاہیہ ہے اوسنی مجسی پوچہا کہ کیا تجکو معلوم ہے کہ یہہ شعر اس مجلس مین بادشاہ کے روبرو پہڑے گا مینی کہا کہ یقین تو ہی اسی اثنار مین مہدے نی حکم شعر خوانے کا دیا ابو العتاہیہ نے یہہ قصیدہ پہڑہا جسکے اول کا یہہ ایک شعر ہے

الا مالسیدتی مالہا : ۞ ادلت فاجمل ادلالہا : ۞

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکہا تو نے اپنی مطلب کے شعر پہڑنے لگا ہے ایسا ہی بی باک اور چالاک آدمے تو نے دیکہا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر پہڑتا ہے کچہہ خوف نہین کرتا یہانتک کہ وہ ان شعرون پر پہنچا

انتہ الخلافۃ منقادۃً : الیہ تجری اذیالہا
فلو ترکت تصلح للہ : ولو بک یصلح الالہا
ولو امہا احد غیرہ : لزلزلت الارض زلزالہا
ولو لم یطعہ بنات القلوب : لما قبل اللہ اعمالہا : ۞

مجسی بشار نے کہا کہ دیکہو ای اشجع بادشاہ اپنے جائی سے ماری خوشی کی اوڑ گیا یا نہین — اشجع کہتا ہے کہ اوس مجلس مین سے اوس روز سب شعرار محروم گئے کسی کو سوار ابو العتاہیہ کے انعام ہوا — اس شاعر کے زہد اور ورع مین ہے شعر ہین یہہ شاعر بشار اور ابو نواس کے طبقہ کے پیدا ہونے والون مین سے ہی اور اشعار اوس کے بہت ہین پیدایش اوس کے درمیان سنہ ۱۳۰ ہجرے کی ہوئے بروز دوشنبہ اٹہوین یا تیسرے جمادالاخر سنہ ۲۱۱ ہجرے

۱۳۲ مین وفات پائے بعضی سنہ ۱۳ بیان کرتے ہین درمیان بغداد کے مرا قبرا وس کے نہر عیسے پر سامنے ایک پل کے جسکو قنطرۃ الزیاتین کہتی ہین بنی ہوئے ہی کہتی ہین کہ جب وہ مرنے لگا اوسنے کہا کہ مسمے مخارق ڈوم کو بلوا میرے دو شعر گادی چنانچہ وہ آیا یہہ دو شعر اپنے گوا کر سنے

اذا ما انقضت منی الایام مدتی　　فان عزاء المباکیات قلیل

سیعرف عنی ذکری وتنسی مودتی　　ویحدث بعدی للخلیل خلیل

جب یہہ شعر ڈوم مذکور سے سن چکا اوس وقت یہہ وصیت کی یہہ شعر میرے قبر پر سے لکھہ دینا وہ یہہ ہے

انّ عیشاً یکون اخرہ الموت لعیش محلل التنغیص

ابو تمام

نام اوسکا حبیب بیٹا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشیح بن یحیے بن مروان بن مرین سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدے بن عمر بن الغوث بن طے اسکا نام جلہمہ تہا وہ بیٹا عدو بن زید کہلان ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کا شاعر مشہور ہے — اور باپ اوسکا نصرانے تہا رہنوالا جاسم ایک گانو کا جو قریب دمشق کے واقع ہے اوسکو ثدوس العطار بہی کہتی ہین اس لئی اوسکو اوس کہنی لگے یہہ شاعر اپنے زمانہ مین سب سے اچہا اور یگانہ بضاعت شعرا اور نیک اسلوب مین تہا — اوس کے کتاب حماسہ اوس کے فضیلت اور عقل اور علم پر دلالت کرتے ہی — ایک مجموعہ اور بہی اوس کے تصنیف سے ہی اوسکا نام فحول الشعرا ہے اس کتاب مین شعراء جاہلیت اور مخضرمین اور اسلامیین کے بہت اشعار جمع کئے ہین — اور ایک کتاب الاختیارات بہی اوس کے

تالیف کے ہوئی ہے اسمین بہت اچھے پسندیدہ اشعار شعرار عرب کے اوسنے مندرج
کئی ہین ماسوار اس کے اوسکو اتنی اشعار یاد تھے کہ اوس کے سوار اور کسیکو وہ رتبہ
حاصل نہین ہوا بعضی کہتے ہین کہ ابو تمام کو چودہ ہزار ارجوزہ عربی زبان کے سوار
قصاید اور قطعون اور مدیح کے یاد تہی اوسنے خلفا کے مدح کرکے انعامات بہی
پائی ہین وہ سفر شہر و لنکا کرتا ہوا جب بصرہ مین گیا اوس شہر مین عبد الصمد بن
المعذل شاعر مشہور نامے تہا اوسنے ابو تمام کے آنے کی جب خبر سنی یہہ خیال کیا
کہ ایسا نہو بروقت اوس کے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا اعتقاد چہوڑکر
اوسکے معتقد ہو جاوین یہہ دل مین خیال لاکر یہہ تین شعر اوس کے پاس لکہہ کر کہ ابہی
وہ شہر مین گہسا تہا بہیجے

انت بین اثنتین تبرز لنا ... س و کلتا بوجہہ مذال:
لست تنفک راجیا لوصال ... من حبیب او طالبا لنوال
ای ماء یبقی بوجہک ھذا ... بین ذل الھوی و ذل السؤال

جب ابو تمام نے یہہ شعر پہرے اوسکے مطلب اور مقصد پر واقف ہو کر بصرہ مین
نہ گہسا اور لٹا چلا گیا صولی کہتا ہے کہ ابو تمام نے جب محمد بن عبد الملک بن زیات کی
اس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہے مدح کی

دیمۃ سمحۃ القیاد سکوب ... مستغیث بہا الثری المکروب
لو سعت بقعۃ الاعطاہا خری ... لسعی نحو ہا المکان الجیب

اوسوقت ابن زیات نے کہا کہ ای ابو تمام تیرے شعر کے جواہر لفظ اور معانے
نادر چکدار موتیون کے لڑیون پر جو پستان نوخیز عورتون کے گلے مین پڑہی
ہوتے ہوتے ہین بہتر ہین اور سچ ہے کہ تیرے اشعار کی عوض مین صلہ اور انعام

۱۳۴ نہین ہو سکتا کیونکہ جتنا کچھ دین گے تیرے اشعار کی برابری نہو سکے گے اوسوقت
ایک فیلسوف بہی وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ یہہ جو ان حالت جوانے ہی مین
مرجائی گا حاضرین مجلس نے پوچہا کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ لسبب جیت ذہن
اور بسبب ذکی الطبع ہونے اور فطانت کے جو اوسمین مع لطافت حسن اور جودت
خاطر پائے جاتے ہی یہہ حکم مینی کیا کیونکہ نفس رو جانے اوس کی جسم کو اسطرح
پر کہائی گا جسطرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتے ہے اور ایسا ہی ہوا
کیونکہ کچھ اوپر تیس برس کا ہوکر مرا اشعار اوسکے مدت تک بی ترتیب پڑی رہے
یہانتک کہ ابوبکر صولے نی ترتیب حروف ہجا پر مرتب کرکے دیوان اوسکا جمع کیا
— بعد ازان علے بن حمزہ اصفہانے نی اوس کے دیوان کی اور طرح پر ترتیب
کی یعنی انواع و اقسام شعر پر اوس کو مرتب کیا حروف کے ترتیب چہوڑدے
— پیدایش ابو تمام مذکور کے درمیان سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۱۹۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین جب
اختلاف درمیان ایک گانو کے جسکو جاسم کہتے ہین جو جیدور کے شہر و نمین
مضافات دمشق سے درمیان دمشق اور طبریہ کے واقع ہی ہوئی — اور مصر مین
پرورش پائے کہتی ہین کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگون کو مشک سے
پانی پلاکرتا تہا سقہ کا کسب کرتا تہا — بعضی یہہ کہتے ہین کہ ایک بڑہی کے پاس رہا
کرتا تہا کچھ کاروبار لکڑے کا کرتا تہا — اور اوسکا باپ مصر مین شراب بیچا کرتا
تہا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لنبا تہا فصیح و شیرین کلام تہا مگر کچھہ
اوس کے زبان مین لکنت بہی تہے لفظ تا ہکلا کر بولا کرتا تہا — موصل مین
درمیان ذیقعدہ یا جمادالاول سنہ ۲۳۱ ہجری یا سنہ ۲۳۲ یا سنہ ۲۳۹ مین جب اختلاف
وفات پائے بعضی یہہ کہتے ہین کہ ماہ محرم سنہ ۲۳۲ ہجری مین مراد اللہ اعلم

بحتر نے کہا ہی کہ ابو ہشل بن حمید طوسی نے ایک قبہ اوس کے قبر پر بنا دیا ہی اور ۱۳۵
مینی بہے موصل مین اوس کی قبر باہر باب المیدان کے خندق مین دیکھے وہانکے
عوام الناس یہہ کہا کرتے ہین کہ یہہ قبر ابو تمام شاعر کے ہی

الخلیع

ابو علی الحسین بن الضحاک بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام مسلمان
بن رسیع الباہلی صحابی کی بیٹے کا اصل اوس کے خراسان ہے وہ شاعر بہت
ظریف ومطبوع اچہا جوان تہا اوسکو اقسام شعر وانواع سخن پر قدرت تامہ
تہی خلفا کے ہم صحبت ہوتے سے اوسنے وہ رتبہ پایا کہ کسیکو وہ رتبہ میسر نہوا اسحاق
بن ابراہیم ندیم موصلی کے نہوا تہا کیونکہ وہ بہی اوس کے برابر عزت رکہتا تہا پہلی ہے
پہل وہ امین بن ہارون رشید کے صحبت مین رہا اوس کے بعد خلفا کے صحبت مین
مستعین کے وقت تک رہا یہہ شاعر طبقہ اولے کی شعرا جید سے شمار کیا جاتا ہی
درمیان اوس کے اور ابو نواس حکے کی لطیفے ہوا کرتے تہے اوسکا نام خلیع
بسبب بی باکے اور چالاک اور ظریف وبے سامان ہونے کے رکہا گیا ہے
یہہ بات ابن منجم نے اپنی کتاب بارع مین — اور ابو الفرج اصبہانی نے
کتاب الاغانی مین ذکر کرکے اچہی اشعار اوس کے ذکر کئے ہین ازان جملہ
یہہ شعر ہے ہین

صل لجفنک خلدیک تلفی عجیبا — من معان یلحا وفیہا الضمیر
فخدیک للربیع ریاض — وبخدی للدموع غدیر

ولہ ایضاً

ایا من طرفہ سحر — ویا من ریقہ خمر

۱۲۶ تجاسرت فکاشفتک کما غلب الصبی
وما احسن فی مثلک : ان یهتک الستی :
فان عنفت الناس :: ففی وجهک لی علاز

ولہ ایضاً

لا وحبیبک لا امها فح بالدمع ملامعا :
من بکی شجوا استرا ح وان کان موجعا
کیدی فی هوا لاسقم من ان تقطعا
لو تداعی سوء الضنا فی للسقم موضعا :

اوسنی درمیان سنہ ہجرے کی قریب ایکسو برس کے عمر پاکر وفات پائی خطیب درمیان تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ درمیان سنہ ۱۶۰ ہجری کے پیدا ہوا تہا

دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو علی نام اوسکا دعبل بیٹا علی بن زرین بن سلیمان خزاعی کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب اغانی یہہ لکہتا ہے کہ دعبل بن علی بن رزین بن سلیمان بن تمیم بن نہشل بن نہیس بن خرا اس بن خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلامان بن اسلم بن اقصے بن حارثہ بن عمرو بن عامر مزیقیا ہی اور کنیت اوس کی ابو علی ہے بعضی یہہ کہتے ہین کہ دعبل اوسکا لقب تہا نام اوسکا حسن تہا بعضی یہہ کہتی ہن کہ عبد الرحمن نام تہا بعضی محمد نام اور کنیت ابو جعفر بتلاتے ہین — کہتی ہین کہ وہ کانون سے بہرہ تہا اور اوس کے گدی مین ایک رسولی تہی شاعر بہت جید تہا مگر موہنہ پہٹ اور ماجے اور عیب گیر کمتہ چین آدمی تہا خلفاء کے اوسنی ہوکے ہی عمر بہا بڑے

بڑی پاسے وہ کہا کرتا تہا کہ پچاس برس کے عرصہ سی مین اپنا کفن ہاتہہ مین لئی ہوئی اور لکڑی سولی کے کندہی پر باین خیال کہ بسبب میرے ہجو اور بدگفتاری کی شاید کوئے مجکو سولے دی اور وقت پر اوسکو لکڑے سولی کی ہاتہہ نہ آوے اٹہائی ہوئی پہرتا ہون آج تگ کوئی مجکو ایسا ملا غرض اس کلام سے یہہ ہے کہ بہت دل چلا اور بڑے گردی کا آدمی تہا تمام خلفاء کے اوسنی ہجو کی ہی کسیکو چہوڑا نہین ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن مہدے کی اوس نے ہجو کی اوس قصیدہ کا اول شعر یہہ ہے

نعر ابن شکلہ بالعراق واھلہ فھفا الیہ کل اطلس مائق

ابراہیم مذکور جو خلیفہ مامون کا چچا تہا یہہ ہجو سنکر مامون کے پاس جاکر اوسکا شاکی ہوکر کہنے لگا کہ ای امیر المومنین اللہ سبحانہ و تعالی نے آپکو فضیلت ہمپر دے اور آپکے دلین مجپر عفو جرایم اور بہر بانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا نسب بہی ایک ہی — دعبل نے میرے ہجو کی ہے اوسنے میرا بدلا لیجئی مامون نی کہا کہ اوسنے تیری ہجو مین کیا کہا ہی شاید کہ یہہ قصیدہ کہا ہے نعر ابن شکلۃ بالعراق واھلہ الخ اور سب شعر پڑہے ابراہیم نی کہا کہ قربان شوم ہان یہی شعر کہے ہین مامون نی کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین کیونکہ تیرے ہجو مین بہت کوتاہی کے ہی بہ نسبت میری ہجو کی کچہہ نہین کہا اوسنی میری ہجو مین بہت کچہہ کہا ہے تو ان چند شعرونکو سنکر جنمین ہجو بہی بہت نہین ہے میرے پاس کہبرا کر آیا من باوجود ایسی ہجو کے کہ جسکے برداشت نہین ہوسکتے سنکر چپے رہا اور برداشت کر گیا اگر تجکو یقین نہ ہو تو یہہ شعر سن اوس نے میری ہجو مین یہہ کہی ہین

۱۳۸ ایسوغی المامون خطۃ جاھل — او مارای والامس باس محمد
الی من القی ما الامین سیفھم: — فثلت اخاک وشفی فتک بمقعد
شاد وا بذکرک بعدہ طلل الحمی — واستنقذ وک من الحضیض الاوھد

جب مامون نے یہہ شعر اپنی ہجو کے پڑہہ کر سنائی ابراہیم متعجب ہوکر دعا دینے اور یہہ کہنی لگا کہ زیادہ کرے ای امیر المومنین خدا تعالے تجکو رحم اور حلم اور برداشت — واضح ہو کہ مامون جب یہہ شعر مذکورہ بالا پڑہا کرتا یہہ کہا کرتا کہ جزاء بددی خدا تعالے دعبل کو وہ کسطرح سی میری حقین یہہ شعر کہتا ہے حالانکہ مین خلافت اور بادشاہت کی گودی مین پیدا ہوا امارت کے پستان سی مینی دودہ پیا اوسکے گودی اور پنگہوڑی مین پلا اوس کے اشعار غزل کے یہہ ہین

عششت الھوی حتی نہاعت اصولہ — بنا وابتذلت الوصل حتی تقطعا
فما زلت مابین الجواغ والحشا: — زخیرۃ ود طالما قد تمنعا
فلا تعنفنی لیس لی فیک مطمع: — لحرقت حتی لو اجد لک مرقعا
فھبک یمینی استکملت فقطعتھا — وصبوت قلبی بعدھا فتشجعا

پیدائش دعبل مذکور کے درمیان ۱۴۸ھ کی ہوئے اور ۲۴۶ھ ہجری مین قصبہ طیب مین وفات پائی یہہ قصبہ درمیان واسط عراق اور اہواز کے واقع ہے (رائی مولف) میری نزدیک یہہ شخص سب دعبل درباب ہجو کے مثل سودا شاعر کے جو اردو گو گذرا ہے تہا کیونکہ وہ بہی اسی قبیل کا ہاجے اور عیب گیر تہا

ابو العمیثل

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو عمیثل کنیت اور نام اوسکا عبد اللہ بٹیا خلید غلام جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی بن عبد المطلب کا اصل اوسکے

رہتی ہی وہ پرگو اور ظاہر کنندہ مطالب و مضامین کا اور منشی عبد اللہ بن طاہر کا تہا اوسیکا شاعر بہی تہا اوسیکے ہان رہتا تہا اول مین اوس کے باپ طاہر کے آگی ہی کا منشی گری کا کرتا تہا لغت بہت جانتا تہا شاعر جید تہا یہہ اشعار اوس کے عبد اللہ مذکور کے مدح مین ہین

یا من یحاول ان تکون صفاتہ ۔۔۔ کصفات عبد اللہ انضت واسمع
افلا نصحتک فی المشورۃ والذی ۔۔۔ حج الحجیج الیہ فاسمع اودع
اصدق وعف وبی واصبر واحتمل ۔۔۔ واصفح وکاف وداد واحلم واشجع
والطف ولن وتان وارفق واتئد ۔۔۔ واحزم وجد وحام واحمل وادفع
فلقد نصحتک ان قبلت نصیحتی ۔۔۔ وہدیت للنہج الاسد المہیع

یہہ قطعہ بہت اچہا نہایت رتبہ خوبی پر ہی سوا ارزن اور یہی اشعار اوس کے بہت اچہے ہین کہتی ہین ایک دفعہ وہ عبد اللہ ابن طاہر کے پاس جانا چاہتا ہے دربان نے اوسکو روک لیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے

ساتی لک ہذا الباب ما دام ہادئہ ۔۔۔ علی ما اری حتی یلین قلیلا
اذا الواجد یوما الی الاذن سلما ۔۔۔ وجدت الی تلک اللقاء سبیلا

عبد اللہ نے جب یہہ شعر سنے اوسکو بہت برا معلوم ہوا اور حکم اوس کے آنی کا دیا کہتی ہین کہ ایک روز ابو تمام طائی نے عبد اللہ ابن طاہر کے سامنے اپنا قصیدہ بائیہ پڑہا اوسوقت ابو العیشل بہی حاضر تہا اوسنی کہا کہ ای ابو تمام ایسی شعر کیون نہین کہتا تہا جو سمجہہ مین آیا کرین — اوسنے کہا کہ ای ابو عیشل تو کیون نہین سمجہا کرتا جو شعر کہے جاتی کرین غرض یہہ ہے کہ سمجہنا تیرا قصور ہے — اس شاعر نے کئی کتابین تصنیف کے ہین ازانجملہ ما اتفق لفظہ واختلف معناہ

۱۴۰ ایک کتاب ہے جسمین ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ بیان اون الفاظ کا جو ظاہر مین متفق اور حقیقت مین از روے معنی کے مختلف ہین ہوگا — اور ایک کتاب الشابہ — اور ایک کتاب الابیات السائرہ اور ایک کتاب معانی الشعر وغیرہ اوسنے تصنیف کے ہی سنہ ۲۴۰ دو سو چالیس ہجرے مین وفات پائے

ابو العباس عبد اللہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد الناشی انباری معروف بنام شریر شاعر ہے وہ شعراء جیدین مین سے ابن رومی اور بحتری وغیرہ کے طبقہ مین تہا یہہ ناشی اکبر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور ہے جسکا ذکر آگے انشا اللہ تعالے آویگا یہہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تہا پیدائش اوس کے انبار کے ہی نبعد ادمین مدت تک بود و باش کیے بعد ازان مصر کے طرف جاکر آخر عمر تک رہا چند علوم یعنے منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو مین یہہ شخص متبحر اور دریا تہا اوسنی نحویون کی تعلیلین توڑکر قواعد عروض پر چند شبہی کیے ہین یہہ خلیل کو بہی نہ سوجہے تہی بسبب تیزی رای اور فطانت عقل کے اوسنے یہہ شبہی نکالی اوسنی ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا ایک روی پر چار ہزار شعر کا لکہا ہے اوس کے چند تصانیف بہت اچہی ہین اور اشعار بہی بہت ہین اور در باب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوسسے متعلق ہوتا ہے شعر کہی ہین اور اوس کے قصاید اور طردیات ابو نواس کے اسلوب پر ہے ہین — اور قطعے بہی بہت اچہی ہین غرضیکہ جو اوسنے کہا ہے خالے جودت سے نہین ہے یہہ اشعار اوس کے وصف باز مین ہین

لما تقرى الليل عن اشباحه وارتاح ضوء الصبح لا بتلاحه

غلاوت ابغی الصید فی منهاجه
البسه الخالق من دیباجه
وشیًا احاط الطرف فی اندراجه
فی نسق منه وفی الفراجه
وزان فی دیه الی حجاجه
بزینة کفته نظم تاجه
فسی ینبئ عن خلاجه
بظفر یخبئ عن علاجه
لو استضاء الماء فی ادلاجه
بعینیه کفنه عن سراجه

اور یہہ اشعار ایک لونڈی کا ین خوبصورت کی حقین ہین

فلا ینلك لو انهم انصفوك : لو دوا الناظرون عن ناظریك
تی قین اعیننا عن سواك : هل تنظر العین الا الیك
وهم جعلوك رقیبًا علینا فمن ذا یکون رقیبا علیك
الورقی فی وجههم سایرو : ن من وجه حسنك فی وجنتیك

شعر اوس کے بہت انتخاب لوگون نے کئی ہین مگر ہم اتنی ہی قدر پر اکتفا کرتی ہین اوسنے درمیان مصر کے ۲۹۳ھ مین وفات پائی — ناشی لقب اوسکا ہے — اور انباری اسواسطے کہتی ہین کہ انبار ایک شہر فرات پر واقع ہی درمیان بغداد کی اور اوس کے دس فرسخ کا فاصلہ ہے اوسجاے بہت عالم ہوئے ہین ہر ایک انباری کہلاتا ہے — اور اس شہر کا نام انبار اسواسطے رکھا گیا کہ ملوک اکاسرہ اس مقام مین گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تہی اسواسطے اوس شہر کو انبار کہنے لگے

البادی

اس شاعر کے کنیت ابوبکر ہے نام احمد بیا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ ظریف اور

۱۴۲ تیز عقل اور بے سامان آزاد آدمے تھے مگر تنگدست رہتا طبیعت اچھی رکھتا تھا اوسکو لبادی اسواسطے کہتے تے وہ لبادہ بہت پہنا کرتا تھا — ابو علے کہتا ہے کہ ایک روز ہم کچہرے مین بیٹھی ہوئے تہی ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوئے سر پر عمامہ باندہی ہوئے اور ایک سرخ چھڑے ہاتہہ مین لئی ہوئی آکر کہڑا ہوا اور اپنی شعر پہڑنے لگا وہ یہہ ہین

لین کان الامیر یقتفار : الی الشعر فی کرم المضاب

لقد اودته الایام حتی : لقد رام الغراب من الکلاب

مینی پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے لوگون نی کہا کہ لبادی شاعر ہی اوسوقت مینے اوسکو اپنے پاس بہلا کر حال اوسکا پوچہا خبر پرسی مزاج وغیرہ کی کی

العکوک

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علے ابن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ مجہی محمد ابن یزید مبردنی کہا اور اوسنی علے بن قاسم سی سنا اوسنی علے ابن جبلہ نے یہہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے مین ملول ہوکر بیٹہہ رہا تہا حال یہہ ہے کہ وہ کبہی تندرو ہوکر وہ مجہسے نہین بولا کرتا تہا اور انعام اور احسان تو وہ بہیجہ کیا کرتا تہا کہ کبہی اوس کے پاس سے خالی نہین آیا جب مین اوس کے پاس گیا تہا تہہرے ہی آیا مینی بسبب حیا اور شرم کے کہ آدمی کو آنا بہی ستانا نہ چاہئے جانا چہوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گذری اوسنی اپنی بہائی متقل کو میری بولانے کو بہیجا اوسنی مجہی آکر یہہ کہا کہ امیر نے یہہ کہا ہے کہ تو نی میرے پاس آنا کیون چہوڑ دیا اگر کوئی مجہی تقصیر سرزد ہوئے ہو تو اوسکو معاف کر مین آیندہ کو اوسکا بدلا کچہہ کرو نگا مینی یہہ شعر اوس کے بہائی کے

ہمراہ لکھہ کر بھیج دیئے

هجرتک لو الهجر لی کفران نعمة ... وهل یجحد نیل الزیادة بالکفر

ولکننی لما اتیتک زائرا ... وافیت طفت فی بیاض عجزت عن الشکر

هجرتی لا اثنیک الا مسلما ... ان ورد فی الشهر یوما او الشهر

فان زدتنی بی ایة حفوة ... فلا تلتقی طول الحیوة الی الحشر

جب مقتل مذکور نے یہہ شعر دیکھے بہت تعریف کی وہ بھی بڑا ادیب اور شاعر مشہور تھا بلکہ ابو دلف سی بھی علم مین زیادہ رتبہ رکھتا تھا اوسنے بھی کہا کہ بہت اچھی اور جید تو نے شعر کہی اور مجکو یقین ہی کہ امیر مذکور جب یہہ شعر دیکھی گا بیشک بہت تعجب کریگا ابو دلف کی پاس جب وہ شعر پہنچے اوسنی یہہ جواب لکھہ کر بھیجا

الادب ضیف طارق قد بسطه ... وانسته قبل الضیافة بالبشر

انا فی جبینی فی حال دونه ... ودون القری العرف من بابه نستقی

فلما اعلان ادبنه وابتدیته ... ببشی واکرام وبر علی بر

وزودته مالاسی یعافاده ... وزودتنی مدحا یقیم علی الدهر

اور ایک لونڈے پری بیکر اور ایک ہزار دینار ان اشعار کے ہمراہ بطور تحفہ بھیجی اس باب مین اٹھاون شعر کا ایک قصیدہ اوسنے لکھا ہی — عبداللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے یہہ شعر ابو دلف کی حقمین شاعر مذکور یعنی ابن جبلہ کے سنے وہ یہہ ہین

کل من فی الارض من عرب ... بین بادیه الی حضره

مستعیر منک مکرمة ... تکتسیها یوم مفتخره

انما الدنیا ابو دلف ... بین بادیه ومحتضره

۱۴۴ فاذا وصلے ابو دلف : ولت الدنیا علی اثرہ

بہت خفا ہوا اور ماری غصہ کے سرخ ہوگیا اور کہا کہ اوس حرامزادہ کو میرے پاس پکڑ کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے نزدیک نہین جانتی ہین ابو دلف ہی سے ساری دنیا نے سخاوت سیکھے ہی اور وہ بہاگ کر جزیرہ مین چلا گیا خلیفہ مامون نے جزیرہ کے حاکم کو لکھہ کر اوسکو گرفتار کیا جب سامنے آکر حاضر ہوا سلطان مامون نے کہا کہ حرامزادہ تو کہتا ہے

کل من فی الارض من عرب[1] اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین یہہ مقولہ آپ کے حقمین نہین کیونکہ آپ اہلبیت سی ہین تمکو خدا تعالے نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہے کیونکہ تمہاری خاندان مین نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہوئے اور خلافت اور حکومت تمکو ملے اور ملک اور مال سب کچھہ تمہاری واسطے موجود ہے — یعنی یہہ قول ابو دلف کے اقران اور امثال اور اوس کے نظرا اور امرا کے حقمین کہا ہے یہی کہا کیا یہانتک کہ اوسکا جرم معاف ہوا مگر بعضے راوی یہہ بیان کرتے ہین چنانچہ ابو قتیرہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوا اس کے وہ سب اوس کی قتل کا بیان کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مامون نے اوسی کہا کہ مین تجکو اسواسطے قتل نہین کرتا کہ تونے تمام جہان کی بادشاہونکے مذمت کی بلکہ اسواسطے قتل کرتا ہون کہ تونے خدا تعالے کی حقارت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملاکر شرک کیا اس شعر کے مضمونکے موافق وہ یہہ ہے

انت الذی تنزل الایام منزلها ... وتنقل الدهر من حال الی حال

وما مدت ملمے طرف الی احد ... الا قضیت بارزاق واجال

اور یہہ فعل خدا تعالے کا ہی یہہ حکم دیا کہ اسکے زبان گدی مین کو نکالکر مارڈالو

تیسری صدی کی شاعر

یہہ واقعہ درمیان سنہ ۱۳۰ ہجری کے بغداد مین ہوا پیدائش اس شاعر کی سنہ ۱۶۰ ہجری مین ہوئی تہی کہتے ہین جب وہ سات برس کا تہا اوس کے چیچک نکلی تہی مگر میری نزدیک یہہ خوب ثابت کی کتابون بمتبر سی ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہین قتل کیا۔ کہتی ہین ایک دفعہ ابن جبلہ مذکور حمید طوسی کی خدمت مین گیا اور اجازت اشعار خوانے کی چاہی حمید مذکور نے کہا کہ کیا کوئی اور قول ابہی باقی رہ گیا ہی جو ہمارے حضین آپ فرمائین گے کیونکر آپ تو ابو دلف کے حضین یہہ کہہ چکے ہین

انما الدنیا ابو دلف بین بادیہ و محتضرہ
فاذا ولی ابو دلف ولت الدنیا علی اثرہ

اوسنے کہا کہ جو آپ کے حضین بندہ نے شعر کہی ہین اوسی پڑہی جو ابو دلف کی حضین کہی ہین اوسنے کہا پڑہ اوسنے یہہ شعر پڑہی

انما الدنیا حمید وابایہ الجسام
فاذا ولی حمید فعلی الدنیا السلام

راوی کہتا ہی کہ حمید ہنس پڑا اور کچہہ نہ بولا متعجب ہوکر چپ ہو رہا حاضرین مجلس کو اوس کے بدیہہ گوئی پر کمال استعجاب ہوا کیونکہ اون لوگون کو یقین ہو گیا تہا یہہ شعر اوسنے ابہی کہے ہین حمید نے اوسکو اچہا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام و خواص مین یہہ شعر مذکورہ بالا حمید کے حضین مشہور ہو گئے۔ احمد بن مظفر کہتا ہی کہ مین نے ایک پیر ضعیف سے جو بنی عجیل مین کا اولاد ابو دلف سے تہا یہہ سنا ہے کہ فرمایا ایک رہ زن تہا ابتدا حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ پرگنات ابو دلف کے نواح مین رہزنی کیا کرتا تہا لیکن شجاع اور بہادر

اس رتبہ کا تھا کہ کوئی شخص اوسکا مقابلہ نہ کرسکتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ ابو دلف
کے پاس بعض نواحی سے مال جلیل آتا تھا ہمراہ اوسکی واسطے محافظت
کے چند سوار بھی تھے اس رہزن مذکور نے وہ مال لوٹ لیا اور کئی سواروں کو
قتل کیا ابو دلف نے اوسکے پکڑنے کی ہرچند سعی کی کسیکو اتنی جرأت
اور قدرت نہ ہوئی جو اوسکو گرفتار کرے سبب اسکا یہہ تھا کہ وہ رہزن مذکور
ایک مقام پر کبھی نہ ٹھہرتا تھا دستور اوسکا یہہ تھا کہ ایک جا سے مال لوٹا دوسری
جا جا پڑا صبح کسی جائی کی شام کہیں کاٹی اسطرح پر لوٹتا پھرا کرتا تھا مدت
دراز تک یہی دستور اوسکا رہا کہتے ہیں کہ وہ رہزن بسبب اپنی بہادری کے بہت
لوگوں کے بھی ہمراہ رکھنے کی پرواہ نکرتا تھا بلکہ اپنی دو غلاموں کے ہمراہ بھی اکثر
رہزنی کیا کرتا تھا ان دو غلاموں سے زیادہ آدمی اکثر اوسکی ہمراہ نہ ہوتے
تھے ایک روز ابو دلف بارادہ شکار جنگل کو کیا سامنے سے ایک وحشی نظر
پڑا ابو دلف گھوڑا اوٹھائی ہوئے اوس شکار کے پیچھے چلا گیا یہانتک کہ
تنہا ایک کہاٹی پہاڑ پر جا نکلا اور ہمراہی اوسکی سب پیچھے رہ گئے کیا دیکھتا ہے
کہ سامنے سے فرقور رہزن مذکور گھوڑی پر چلا آتا ہے اوسکی صورت دیکھتے ہی ابو دلف
کے اوسان خطا ہوئے کیونکہ وہ تن تنہا تھا اور اوس رہزن کے سامنے
ابو دلف جیسی سوار کبھی نہ ٹھہرتے تھے مگر ابو دلف نے اپنے دل میں
یہہ خیال کیا کہ اگر اب میں اسکا سامنا نہ کرونگا تو بیشک مارا جاونگا یہہ سوچ کر ابو دلف
نے اوسپر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی للکار کر کہا کہ ای جوانون دہے طرف یعنے
فرقور کو دہنی طرف سے آکر پکڑو فرقور کو یقین ہوگیا کہ اوسکے ہمراہ بہت سوار کمات لگائے
ہوئے پیچھے ہیں اس دہشت میں اگر اولٹا بھاگا ابو دلف نے اوسکا تعاقب کرکے

تیسری صدی کی شاعر

اوسکی پیٹھہ مین خنیرہ مارا سینہ مین نکل آیا وہ گر زمین پر گر پڑا ابو دلف نے اپنی کہوڑی برچھی اوتر کر اوسکا سر کاٹ لیا اور نیزہ مین پرو کر شہر کرج مین لاکر تمام کوچہ و بازار مین دا سلے عبرت رعایا کے پھروایا اس شجاعت اور بہادری ابو دلف پر اس شاعر ابو جبلہ نے ایک قصیدہ بڑی دھوم دھام سے لکھا ہی وہ قصیدہ مثل شمس کے مشہور و معروف ہوگیا ہی اوسکی صلہ مین روپیہ بھی اوسنے بہت پایا

الظاہری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو بکر اور نام اوسکا محمد ہی وہ بیٹا داؤد بن علی بن خلف کا اصفہانی ہی مگر معروف و مشہور بنام ظاہری ہی یہہ شخص فقیہ اور ادیب اور شاعر اور نظر تھا ابو العباس بن شریح سے مناظرہ کیا کرتا تھا جب اوسکا باپ مرگیا بعد اوسکی وفات کی اوسکی جای پر مسند نشین ہوا عہدۂ افتا کا اوسی متعلق ہوا اپنی باپ کے مذہب پر تھا جب وہ مفتی ہوا لوگون نے اوسکو کم حقیقت تصور کر کے ایک آدمی کو یہہ سکھلا کر اوسکی پاس بھیجا کہ تو جاکر اوسی سے یہہ پوچھہ کہ نشہ کی حد کیا ہی اوس آدمی نے اکر اوسی سے پوچھا کہ سکر کی حد کیا ہی اور کب آدمی سکران یعنی متوالا تصور کیا جاتا ہی اوسنے کہا کہ جب سب ہوش اور سمجھ اوسکی جاتے رہین اور اپنی خوشی خاطر کو جو چاہے ہی ظاہر کرے اوسوقت جانا چاہئی کہ وہ متوالا ہی یہہ جواب سبکو پسند آیا اور بہت خوش ہوئے اور سبکو معلوم ہوگیا کہ یہہ شخص بڑے رتبہ کا عالم ہی — اوسنے اپنی عنفوان شباب مین ایک کتاب علم ادب مین تصنیف کرکی اوسکا نام زہرہ رکھا ہی اس کتاب مین عجیب و غریب اور نادرات اور بہت سا ہی شعر جمع کئی ہین ایک روز وہ ابو العباس ابن شریح درمیان مجلس وزیر ابن الجراح کے حاضر ہوئے دونو نکا مناظرہ عطاء اور احسان مین ہونے لگا ابن شریح نے کہا کہ ایکا وہ قول جسکی یہہ معنی ہین کہ جو شخص بہت دیہ باری کرتا

گویا وہ مقاربت اور نزدیکی کر چکا ہی کافی ہی اسباب ہین اب کفتکو نہ کیجئے ابوبکر نے کہا کہ اگر آپ یہہ فرماتے ہین تو مین بہی یہہ کہتا ہون ؎

انزہ فی روض المحاسن مقلتی ... وامنع نفسی ان تنال محرما
واحمل من ثقل الھوی ما لوانہ ... یصب علی الصخر الاصم تھدما
وینطق طرفی عن متترجم خاطری ... فلولا اختلاسی ردہ لتکلما
رایت الھوی دعوی من الناس کلھم ... فما ان اری حیا صحیحا مسلما

ابن شریح نے کہا کہ پہر یہ آپکو اسکا کیا فخر ہی اگر مین چاہون تو مین بہی یہہ کہون ؎

ومساھر بالغنج من لحظاتہ ... قد ابت امنعہ لذیذ سناتہ
ضنا بحسن حدیثہ وعتابہ ... واکرر اللحظات فی وجناتہ
حتی اذا ما الصبح لاح عمودہ ... ولی لخبا تورہ وبراتہ

ابوبکر نے کہا کہ ای وزیر دو گواہ عادل اوسپر کہڑی کرنے چاہئیں یعنے اسی دو گواہ برأت اور معصومیت کے جیسا کہ وہ اخیر شعر مین دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ دلی لخبا تورہ وبراتہ طلب کیجئی جب گواہی دیے چکین اوسوقت اوسکو جھوڑ دی ابوالعباس نے ہنسکر کہا کہ جو آپنی میری واسطے تجویز کی ہی وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ آپ ہی کہہ چکین ہین کہ ؎

انزہ فی روض المحاسن مقلتی ... وامنع نفسی ان تنال محرما

یہہ بہی دعوی ہی اپنی برأت کے آپ بہی گواہ دیجئے یہہ کلام وزیر سنکر بہت ہنسا اور کہا کہ تم دونو شخص ظریف اور فہیم اور علیم ہو ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی مجموعہ مین یہہ اشعار اوسکی طرف منسوب پائی ہین اور یہہ ہین ؎

لکل امرأ ضیف یقربہ ... ومالی سوی الاحزان والھم ضیف

له مقلة ترمی القلوب باسهم اشد من الضرب المدارک بالسیف

یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا فقلت وهل صبر فاسال عن کیف

یہہ شخص علم فقہ خوب جانتا تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین ازانجملہ ایک کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور ایک کتاب الانکار۔ اور ایک کتاب الاعذار اور ایک کتاب الانتصار یہہ کتاب محمد بن جریر اور عبداللہ ابن شرشیر۔ اور عیسی ابن ابراہیم ضریر کے طور پر لکہی ہے برروز دوشنبہ نوین تاریخ ماہ رمضان ۲۹۷ھ دوسو ستانوین ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی بیالیس برس کی ہوئی

ابوعبدالرحمن محمد المعروف بالعتبی

کنیت اوسکی ابوعبدالرحمن نام محمد بیٹا عبداللہ بن عمر بن معویہ بن عمر بن عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس کا قوم سے قریش خاندان سے اموی مشہور بنام عتبی یہہ شاعر مشہور و معروف بڑا شاعر بصرہ کا رہنیوالا ہی وہ ادیب اور فاضل اور جید شاعر تہا اوسکو بہت اخبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تہا بعد اوسکے مرنے کے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وہ بغداد مین آیا وہان حدیث کی روایت کی باشندگان بغداد نے اوسسے علم حدیث سیکہا وہ بہت مشہور شاعر اور محدث تہا اکثر اشعار اوسکے عتبہ کے حال مین ہین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخیل ہی جسمین گھوڑونکا بیان ہی۔ اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اس کتاب مین اون عورتون کے شعر ہین جو اول مین محبت کرتی تہین پہر دشمنی

کرنے لگیں تہین پہنے بعد ملاقات اور محبت کے عداوت کی حالت مین جو انہون نے اپنے عاشقون کے حال مین شعر تصنیف کئے ہین وہ اوسمین مندرج ہین اوس کتاب کا نام یہہ ہی کتاب اشعار الاعاریب واشعار النساء اللاتی احببن ثم ابغضن اور ایک کتاب الذیح بہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم اخلاق مین کتاب الاخلاق اوسنے لکہی ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف ہین ابن ندیم شخص کا حال ابن قتیبہ نے دیوان کتاب المعارف کے اور ابن بسام نے دیوان کتاب البارع سے لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے روایت کئے ہین

ابن الغوانی الشیب لاح بعارضی	فاعرضن عنی بالخدود النواظر
وکن منی ابصر تنی وسمعن لی	سعین ودرفعن الکوی بالمحاجر
فان عطفت عنی اعنہ اعلب	نظرن باحداق المہا والجاذر
فانی من قوم کرام ثناؤهم	لاقدامهم صبغت رؤس المنابر
خلایف فی الاسلام فی الشرک قادة	بهم والیهم فخر کل مفاخر

شعرا اوسکی بہت ہین سب اچہے ہین یہہ شخص شعرا متاخرین مین سے نامی شاعر ہی دیوان سنہ ۲۲۰ دوسو اٹہائیس ہجری کے فوت ہوا عتبی بضم عین وسکون تا رفوقانی اور بعد اوسکے یا موحدہ ہی یہہ نسبت طرف اوسکے جد عتبہ ابن ابی سفیان مذکور کے ہی

ابو عبادۃ الولید بحتری

یہہ ولید بن عبید بن یحیی عبید بن شلال اولاد یعرب بن قحطان سے طائی بحتری ہی یہہ شاعر مشہور منبج مین پیدا ہوا بعضے کہتے ہین منروقیہ مین پیدا ہوا تہا یہہ ایک گانو ہی منبج ہی اوسی گانو مین بڑا ہوا بعد ازان طرف عراق کے گیا اوسمین جاکر ایک

تیسری صدی کی شاعر

جماعت خلفاء کی مدح کی جنمین کا اول خلیفہ متوکل علی اللہ ہی اور بہت امیرون کبیرون کی
مدح کی اور مدت دراز تک بغداد مین رہا پھر شام کی طرف مراجعت کی اوسکے
اشعار بہت ہین اونمین ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا بہی کچھہ اشعار وانکی عورتون کے
بیانمین بہی بطور غزل کہے ہین — ابوبکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابوتمام طائی کے اخبار مین
اوسنے لکہے ہی یہہ لکہا ہی کہ بحتری یہہ کہتا تہا کہ ابتداء حال مین جب مین شعر کہنے اور ترقی
پانے لگا مین ابوتمام کے پاس حمص مین گیا اور اپنی شعر مینے اوسکو سنائے ابوتمام کا
دستور تہا کہ ایک جائی واسطے ملاحظہ اشعار شعرا کے بیٹہا کرتا تہا اور تمام شاعر حلقہ
باندہ کر اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر بیٹہتے تہے اور اپنی شعر اوسکے سامنے پیش کرتے
جب اوسنے میرے شعر سنے سبکو چہوڑ میری طرف متوجہ ہوگیا جب سب شاعر
چلے گئے اوسوقت ابوتمام نے مجہسے کہا کہ تو ان سب شاعرون سے بڑا شاعر ہی
اپنا حال بیان کر مینے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ باشندگان سمرہ النعمان
کو لکہکر میرے والہ کیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقیل اور
بڑے پایہ کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر وہان گیا اونہون نے بسبب اوسکے
رقعہ کے میرا اکرام اور اعزاز بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر
کر دیئے یہہ اول نعمت تہی جو میری ہاتہہ لگی بحتری یہہ کہتا ہی کہ اول ہی اول
ابوتمام کو اسیے دفعہ مینے دیکہا تہا کبہی اوسسے پہلے ملاقات میری نہ تہی پہر مین
ابوسعید محمد بن یوسف کی مجلس مین گیا یہہ قصیدہ جسکے اول کا یہہ شعر ہی اوسکے مدح
مین مینے لکہا وہ یہہ ہی

افاق صب من هوی فافیقا ام خان عهدا ام اطاع شفیقا

ابوالعلاء معری سے پوچہا گیا تہا کہ ان تین شخصونمین سے کونسا بڑا شاعر ہی

چوتھی صدی کے شاعر

انی لا فہم ما تقول وانما غلبت علی سلاقۃ الصہباء

حصہ چوتھا

صدی چوتھی

اسمین اون شاعرونکا بیان ہی جو چوتھی صدی ہجری مین فوت ہوئے

ابن السراج

ابوبکر محمد بن السری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق مین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا۔ ابوالعباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوسسے ایک جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہور دمین سے ایک کتاب کے نام اصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول۔ اور کتاب موجز صغیر۔ اور ایک کتاب الاشتقاق۔ اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ۔ اور ایک کتاب الریاح والہوا والفنا۔ اور ایک کتاب الجمل۔ اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ومعروف ہین۔ ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین از انجملہ مین شعر اوسکے ایک پریزاد معشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابوبکر مذکور جس لونڈی پر عاشق تہا اوسنے اوسپر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقاً اون ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوئے جب ابوبکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم وستم کو یاد کر

ابوتمام یا بحتری یا متنبی اوسنے کہا کہ ابوتمام اور متنبی دونو حکیم ہین اور شاعر بحتری ہی یہہ فرق ان تینونمین ہی — ایک مرتبہ بحتری موصل مین یا اوس عین مین جاکر بہت بیمار ہوا طبیب ہر روز اوسکا حال دیکھنے آیا کرتا تہا ایک روز اوس طبیب نے مزورہ کہانے کو بحتری سے کہا مزورہ ایک غذا ہوتی ہی جسمین گوشت پڑکر پکتا ہی بحتری کے پاس سوا ایک لڑکے کے اور کوئی خادم نہ تہا اوس لڑکے سے کہا کہ تو آج مزورہ بنا ایک رئیس اوس شہر کا بہی اوسوقت حاضر تہا وہ مزاج پرسی کے واسطے آیا ہوا تہا اوس رئیس نے کہا کہ یہہ لڑکا اچہا نہ پکا سکیگا میرے پاس ایک باورچی ہی وہ بہت اچہا کہانا پکاتا ہی اوسکی بہت مدح کی اور کہا کہ مین اوس باورچی کے ہاتہہ پکوا کر بہجوا دونگا بحتری نے کہا اچہا لڑکے نے بسبب اعتماد اوس رئیس کے نہ پکایا اور وہ گہر جاکر بہول گیا جب دیر ہوئی اور وہ مزورہ نہ آیا اور اوسکے کہانیکا وقت ٹل گیا اوسوقت یہہ شعر اوس رئیس کے پاس بحتری نے لکہہ کر بہیجے

وجدت عهدك زورا فی مزورة	حلفت مجتهدا احکام طاهیها
فلا شفی الله من یرجوا الشفاء بها	ولا علت کف مملق کفه فیها
فاحبس رسولك عنی ان یجی بها	فقد حلفت رسولی عن تقاضیها

اخبار بحتری کے اور نیکو بیان اور محاسن اور فضایل اوسکی بہت ہین حاجت طول کلام کی نہین اوسکے شعر مدت تک غیر مرتب پڑے رہے یہانتک کہ ابوبکر صولی نے اونکو ترتیب حروف پر جمع کیا — اور علی ابن حمزہ اصبہانی نے بہی جمع کئے ہین مگر ترتیب حروف پر مرتب نہین کئے بلکہ انواع اور اقسام شعر پر ترتیب کی ہی جیسکی ابوتمام کے شعر وں کی ترتیب کی ہی — ایک کتاب حماسہ بحتری کی بہی حماسہ ابوتمام

تیسری صدی کے شاعر

کی ہی اور ایک کتاب معانی الشعر ہی اوسکی تصنیف سے ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۲۰۰ ہجہ کی ہوئی اور بعضے یہہ کہتی ہین کہ درمیان دوسو ہجری کے پیدا ہوا ایسا ہی اختلاف اوسکی وفات مین ہی بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۲۸۴ ہجری مین مرا بعضے کہتے ہین سنہ ۲۸۵ بعضے سنہ ۲۸۶ بیان کرتے ہین مگر قول اول صحیح ہی ابن خلکان نے لکھا ہی

ابو العباس عبد اللہ

ابن معتز ابن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی اور ہاشمی ہی قاضی احمد ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شخص نے ابو العباس مبرد اور ابو العباس ثعلب سی علم ادب سیکھا اور سوا اوسکی اور بہی اوستاد ہین وہ ادیب اور بلیغ اور شاعر ذی قدر اور قادر ہر فن سخن پر تہا الفاظ اوسکی بہت سہل طبیعت جید رکہتا تہا علما اور ادبا کی صحبت مین رہتا تہا اوسکو خلیفہ مقتدر نے بروز پنجشنبہ بارہوین ربیع الاول سنہ ۲۹۶ مین قتل کیا اپنی گہر کے سامنے ایک کہنڈر مین مدفون ہوا جو کہ اوسکے حال مین تواریخ بہت کچہہ بیان کرتے ہی اسلئے ضروری حال لکہہ دیا ابن خلکان کہتا ہی کہ نادر شعر اوسکا یہہ ہی مگر مینی اوسکے دیوان مین نہین پایا راوی بیان کرتے ہین کہ یہہ شعر اوسکے ہین واللہ اعلم

ومقرط حق یسعی الی الندماء	بعقیقۃ فی درۃ بیضاء
والبدر فی افق السماء کدرہم	ملقی علی دیباجہ زرقاء
کم لیلۃ قد سرنی بعبیتہ	عندی بلا خوف من الرقباء
ومھفہف عقد الشراب لسانہ	فحدیثہ بالرمز والایماء
حرکتہ سحر افقلت لہ انتبہ	یا نزھۃ الجلساء والندماء
فاما بنی والسکر یخفض صوتہ	بتلجلج کتلجلج الفاء فاء

چوتھی صدی کے شاعر

انی لافهم ما تقول وانما غلبت علی سلافة الصهباء

حصہ چوتھا

صدی چوتھی

اسمین اون شاعرونکا بیان ہی جو چوتھی صدی ہجری مین فوت ہوے

ابن السراج

ابوبکر محمد بن السری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا — ابوالعباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوسسے ایک جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہور دمین سے ایک کتاب کا اصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل کے اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول — اور کتاب موجز صغیر — اور ایک کتاب الاشتقاق — اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ — اور ایک کتاب الریاح والہواء والنار اور ایک کتاب الجمل — اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ومعروف ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین از انجملہ ہین شعر اوسکے ایک پریزاد معشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابوبکر مذکور جس لونڈی حور عنش کو چاہا کرتا تہا اوسنے اوسپر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقاً اون ایام مین امام مکتفی باللہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوے جب ابوبکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم وستم کو یاد کر کے

چوتھی صدی کے شاعر

یہہ شعر سنا کر لوگوں کے سامنے پڑہے پہر ابوالعباس محمد بن اسماعیل بن زنجی کاتب نے یہی شعر سنکر ابوالعباس بن الفرات کے سامنے پڑہ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر ابن معتز کے ہین ۔ ابوالقاسم بن عبداللہ وزیر مکتفی نے خلیفہ کے سامنے پہڑ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار اوسکو دو ۔ ابن زنجی نے یہہ حال دیکہکر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابوبکر سراج شعر بنا دے اور عبیداللہ ابن عبداللہ بن طاہر انعام پا دے وہ شعر یہہ ہین

میزتُ بین جمالها وفعالها ... فاذ الملاحة بالخیانة لا تفی
واللہ لا کلمتها ولو انها ... کالبدر او کالشمس او کالمکتفی
حلفت لا ان لا تخون عهودنا ... فکانما حلفت لنا ان لا تفی

بروز پنجشنبہ تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ سنہ ۳۱۹ ہجری اوسنے وفات پائی

ابوالحسن محمد ابن ہانی

یہہ شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ مذہب حکما کا رکہتا تہا لوگ اوسکو متہم بمذہب فلاسفہ کیا کرتے تہے مگر شاعر ماہر نیک منش و نیک طبیعت آدمی تہا اوسکے اچہی قصایدین سے ایک قصیدہ نونیہ بہت خوب ہی جو ملک معز حاکم مغرب کی مدح مین اوسنے لکہا ہی جسکا اول یہہ ہی

هل من اعفة عالج یبرین ... ام منهما بقر الحدوج العین
ولمن لیالی ما دهمنا عهدها ... مذکن لا انهن شجون
المشرقات کانهن کواکب ... والناعمان کانهن غصون

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکے مرثیہ کے باعث مین ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ وہ اسطرح پر مرا ایک روز شراب پی کر مست ہوکر رات کو کہر سے باہر جلا گیا صبح کو ایک حوض مین پڑا

طویل ہی آخر کار یہہ ہوا کہ حاکم مصر نے بنی الجرّاح کو بہت مال دیکر منقاد کیا
اور ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی کو لوگوں نے بلا کر اوسکی خلافت کی بیعت
کر کے لقب اوسکا رشید رکھہ دیا تہا یہہ بد انتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے
عمل میں آئی تہی حاکم مصر ہر روز تدابیر اور حیلوں میں تہا آخر کو بنی الجرّاح کو اپنی طرف
مایل کیا اور ابو الفتوح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ مکہ کو بہاگ گیا اور وزیر مذکور حاکم
سے ڈر کر عراق کو بہاگ گیا اور فخر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا
تعاقب کیا اور امام قادر باللہ کو یہہ لکھہ بہیجا کہ یہہ شخص سلطنت عباسیہ کو برباد
کرنے کے واسطے عراق میں آیا ہی اسکو وہاں سے نکال دو پہر فخر الملک لب رود کی
طرف واسط کے گیا وہاں جا کر ابو القاسم کو معہ اوسکے ہمراہیوں کے پکڑ کر واسط
میں ڈیرا کیا مگر اوسکے ساتہہ رعایت اور عنایت کرتا رہا یہانتک کہ فخر الملک مقتول
ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باللہ کو اپنی طرف مایل کرنا اور تالیف قلوب کرنی
شروع کی یہانتک کہ کچہہ مزاج صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تہا کہ وزیر مذکور نے
وزیر مذکور نے بغداد کیطرف مراجعت کی وہاں چند یے ٹہر کر موصل میں آیا اسجای
ابو الحسن بن ابی الوزیر منشی معتمد الدولہ ابو المنیع قرواش امیر بنی عقیل کا مر گیا تہا
اوسکی جای عہدہ منشی گری پر مامور ہوا پہر اوسنے ملک مشرف الدولہ ابو یعلی کے
سرکار میں عہدہ وزارت کی سعی کی ہمیشہ سعی اور کوشش کرتا رہا آخر کو وزیر ابو القاسم مذکور نے
مویّد الملک یعنی اوسکے وزیر کو گرفتار کیا اوسکے نام پروانہ ہوا کہ موصل سے یہاں آکر
حاضر ہو وزارت ملی گی چنانچہ وزیر ہوا اوسی حالت میں مدت تک ٹہر کر آخر کو جو حال اوسپر
بیتے وہ تاریخ میں مفصل مذکور ہیں حاجت تطویل کی نہیں

چوتھی صدی کے شاعر

بن جلیس السلامی

ابوالحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر مشہور ہی وہ شعرا مجیدین مین شمار کیا جاتا ہی بیس برسکی عمر ہے اوسکو شعر گوئیکا شوق ہوا اول شعر جو اوسنے مکتب مین کہے تہے یہہ ہین

بدایع الحسن فیه مفترقه ... واعین الناس فیه منفقه
سهام لاحاظه مفوقه ... فکل من رام نظره رشقه
قد کتب الحسن فوق وجنته ... هذا ملیح وحق من خلقه

بعد اوسکے ہوش سنبہالا اور وہان سے حالت سیاحی مین نکلکر موصل مین آیا اوسجا اوسنے اکر ایک جماعت شعرا کے دیکہی جنمین یہہ لوگ تہے ابوعثمان خالوی اور ابوفرج اور ابوالحسن ملعفری وغیرہ جب ان شعرا نے اوسکو دیکہا بسبب براءت اور علیت اوسکی کی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تہا چنانچہ اسلیے اونہون نے ہرگز یقین نہ کیا کہ یہہ شعر آپ کہتا ہی بلکہ اونہونے اوسسے کہا کہ یہہ تیری شعر نہین ہین ۔ خالوی نے کہا مین اوسکا امتحان کر لونگا چنانچہ اوسنے ایک محفل آراستہ کرکے سلامی مذکور بلوایا اور محفل مین شراب رکہی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تہوڑے ہی عرصہ مین یہہ اور بر آیا اور اوسنے برسنے لگے خالوی نے آگ اوٹہاکر اولون پر ڈالی اور کہا ابی یارو اس آگ ڈالنے کے بیان مین تم مین سے کوئی شعر کہے سلامی نے سب سے اول جلدی سے یہہ شعر کہے

لله له زالخالدی لا و ... حد النذب الخطیر
اهدی ناء الزن عنه ... جمود ه نار السعیر
حتی اذا صدر العتاب ... الیه عن حر الصدور

چوتھی صدی کے شاعر

بعثه الیه هدیة — عن خاطری ایدی السرور
لا تعدلوه فانه — اهدی الحدود الی الثغور

جب سب شعراء حاضرین مجلس نے یہہ شعر سنے سر کو جھکا کر چپ ہو رہے اور اوسکے فضل کے تعریف کرنے لگے اور سب اسبات کے ہوئے کہ سلامی مذکور بڑا مجید شاعر اور دانا اور عقلمند آدمی ہی مگر متنبی اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اوسکی فضل کا انکار ہی کرتا رہا یہانتک کہ سلامی نے یہہ شعر متنبی کے حق مین کہے

سما التلعفری الی وصالی — ونفس الکلب تکبر عن وصاله
بنا فی خلقه خلقی وتأنی — تعالی ان نصاف الی تعاله
فصنعتی التفیه فی لسانی — وصنعته الخسیسة فی قذاله
فان اشعر فما هو من رجالی — وان یصفع فما انا من رجاله

اس شخص کے حق مین اوسنے بہت ہجو کہی ہین ۔ سلامی ایک روز ابو ثعلب کے پاس گیا شاید کہ حمدانی بیٹھا تہا اور اوسکے سامنے ایک نرہ رکھی ہوئی تہی اوسنے کہا تعریف کرا اوسنے جلد یہ شعر پڑہے

یا رب سا بغه حبتنی نعمه — کافاتها بالسوء غیر مفند
اصبحت تصون عن المنایا مهجتی — وظللت ابذلها لکل مهند

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑی رتبہ اور نعمت مین رہا یہانتک کہ عضد الدولہ بن بویہ کے پاس جانیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اوسکو ہمان بہجوا دیا جب پہنچا عضد الدولہ نے اوسکی بڑی خاطر اور مدارات کی اور کنیت مطلب کی اوسکو دی اور اپنی خدمت مین بجائی ابو القاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی حی کے مقرر کر کے رکہا یہہ شخص بہی ایک بلیغ بلغا مین سے اور نزدیک عضد الدولہ وزرا مین سے

شمار کیا گیا ہی — اور رتبہ اوسکا یہہ تہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تہا کہ جب میں سلامی کو اپنی مجلس میں دیکہتا ہون یہہ گمان کرتا ہون کہ عطارد آسمان سے اوتر کر میری سامنے آبیٹہا ہی جب عضد الدولہ مرگیا سلامی کی طبیعت میں بہی جو تہوڑی جو پہلے تہی نرہی اور مفلس ہوگیا اسی حال میں وفات پائی — سلامی مذکور بغداد میں جمعہ کے آخر دن چوتہی تاریخ رجب کو درمیان سنہ ۳۳۶ ہجری کے پیدا ہوا اور جمعرات کے روز چوتہی جمادی الاول کو سنہ ۳۹۳ میں فوت ہوا سلامی میں یا نسبت ہی وہ دار السلام بغداد کی طرف منسوب ہی

ابو الحسن محمّد

بن عبد اللہ معروف بابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور یہہ شاعر ماہر تہا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتہہ اوسنے جمع کئے ہین کہ اوسکی دیوان مین کچہہ اوپر پچاس ہزار شعر ہین یہہ شعر اوسکے کسی کے ہجو مین مشہور ہین

تهت علینا ولست فینا	ولی عهد ولا خلیفه
فته ورد ما علی جار	یقطع عنّی ولا وظیفه
ولا تقل لیس فی عیب	فه یقذف الحرّة العفیفه
والشعر نار بلا دخان	وللقوافی رقا لطیفه

اوسنے بروز چہار شنبہ گیارہوین ربیع الآخر سنہ ۴۰۰ ہجری مین وفات پائی

ابن التوطیہ

ابو بکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسی ابن مزاحم معروف بابن التوطیہ اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ مین لغت عربیہ سے خوب واقف تہا

شعر بہت جید لیتا مادہ یکنن لاتا سریع البدیہہ تھا یعنے بدیہہ گو تھا — حکایت
کی ہی ادیب اور شاعر ابو بکر ابن یحیی ابن ہذیل تمیمی نے کہ میں ایک روز اپنی
زمین پر جو پہاڑ قرطبہ کے سامنے واقع ہی گیا تھا اوسجائی ابو بکر ابن توطیہ سے
آ ملا یعنے پایا وہ مجکو دیکھکر بہت خوش ہوا یعنے اوسے از روی ہنسی کے
یہہ شعر کہا ؎

من این اقبلت یا من لا یشبہ لہ ومن ھو الشمس والدنیا لہ فلک

اوسنے سنکر یہہ شعر فی البدیہہ کہا

من منزل یعجب الناس خاتلہ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکو

وہ راوی کہتا ہی کہ مجسی نہ رہا گیا یعنے دوڑکر دونوں ہاتھہ اوسکے چوم لئے کیونکہ وہ
میرا اوستاذ بھی تھا ابو بکر محمد مذکور بروز سہ شنبہ ساتوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو
سنہ ۳۶۹ ہجری میں درمیان شہر قرطبہ کے فوت ہوا اور اوسجائی مدفون بوقت
نماز عصر درمیان مقبرہ قریش کے ہوا

القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی قاہرہ کا رہنیوالا شافعی المذہب اور
ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تھا اوسکو شہاب الثاقب یعنے
جوالہ ثاقب کہا کرتے تھے اوسکے شعر بہت اچھے ہیں ازانجملہ یہہ دو شعر برائی
نمونہ کافی ہیں ؎

سبقت لمیدان الفواد بجبھا سفرا تجذب مہجتی بعنان

فتراکمت جمر الدموع وشبھا مذ حالت الشعرا عرفی المیدان

درمیان ماہ شعبان سنہ ۶۱۱ ہجری کے اوسنے وفات پائی

چوتھی صدی کے شاعر

ابن درید

وہ محمد بن الحسن بن درید بن عتاہیہ ابوبکر ازدی لغوی بصرہ کا رہنیوالا تھا یہ شخص اپنی زمانہ کا امام درمیان لغت اور ادب اور شعر فایق بے تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ وہ درمیان کوچہ صدالح کے بصرہ مین ۲۲۳ھ ہجری مین پیدا ہوا اور عاد مین پلا اور بڑا ہوا اور جزایر اور بصرہ اور فارس مین جاکر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکھا اوسکا باپ بڑے امیرون دولتمندون مین سے تہا بعد بیٹے ہونے کی بغداد مین آکر قیام کیا آخر عمر تک وہین رہا اور عبد الرحمن بن اخی اصمعی وغیرہ سے روایت کرتا تہا اور ابو حاتم ریاشی سے بہی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت مین یہ شخص مقدم تہا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد تہے اوسکے شعر بہت ہین — ابو سعید سرافی اور ابوبکر ابن ساد ان اور ابو عبد اللہ مرزبانی وغیرہ سے نے اوسی روایت کی ہی کہتے ہین یہہ کہا کرتے تہے کہ ابوبکر ابن درید سب شعرا اور علما سے بڑا شاعر اور عالم ہی — ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ سے ایک کتاب الجمہرہ ہی یہہ کتاب علم لغت مین کتب معتبرہ سے ہی — اور ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج واللجام — اور کتاب الخیل الکبیر — اور کتاب خیل الصغیر — اور کتاب الانواء — اور کتاب المقصور والممدود — اور کتاب الملاحن — اور کتاب زوار العرب — اور کتاب اللغات — اور کتاب السلاح — اور کتاب غریب القرآن — اور کتاب المجتبی یہہ کتاب باوجود صغیر حجم کے بہت فایدہ کی ہی — اور ایسی ہی ایک کتاب الوشاح بہت چہوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ہین ابو منصور ازہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک دفعہ مین گیا تہا

اوسکو حالت نشہ مین متواتر پایا پہر مین اوسکی پاس کبھی نہ گیا۔ ابو منصور فرا
کہتا ہی کہ مجکو خبر دی احمد ابن علی نے اوسکو ابو بکر ہروی نے یہہ کہا کہ
مینے سنا شاہین وہ یہہ کہتا تہا کہ مین ابو بکر ابن درید کے پاس جایا کرتا تہا
مگر مجکو بڑی حیا آتی تہی کیونکہ عمر اوسکی نوے برس کی تہی اور کوئی وقت نہوتا
تہا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور ستار اور باجی مثل عود وغیرہ
کے نہ باتے تہے اسلئے ہمکو اوسکے پاس جاتے شرم اور حیا آیا کرتی
تہی وہ باوجود ایسے علم اور فضل و عمر کچھہ حیا نکرتا تہا شراب پیتا راگ
سنتا عیاشی کرتا دسنوین تاریخ ماہ شعبان سنہ تین و اکیس ہجری مین
وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوتہایا اوسی روز ابو ہاشم جبائی کا
جنازہ راہ مین ہمکو ملا اوسدن یہہ حالت تہی کہ تمام لوگ یہہ کہتے تہے کہ ابن
درید اور جبائی کے مرنے سے علم لغت آج مرگیا دونون کو ایک مقبرہ مین
جو درمیان بغداد کے معروف بنام خیزران ہی ہمنے دفن کیا ابن درید مذکور کے
شعر بہت اچہے اور زا در ہے اوسکے اچہے قصاید مین سے ایک قصیدہ مقصورہ
وہ ہی جسکا اول قول یہہ ہی ؎

یا ظبیہ اشبہ شئے بالمہا ۔۔۔ رابعہ بین السریر فاللوی
اماتری راسی حاکا لونہ ۔۔۔ طرہ صبح تحت اذیال الدجی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تمام شعرا اوسکے دوسو چہپن ہین اگر خوف طوالت دامنگیر
قلم نہ ہوتا تمام قصیدہ لکہتا اور نادر شعرا اوسکے یہہ ہین ؎

غراء لو جلت الخدود شعاعہا ۔۔۔ للشمس عند طلوعہا لم تشرق
عصفت علی دعصر تاد فوقہ ۔۔۔ قمر تالق تحت لیل مطبق

چوتھی صدی کی شاعر

لو قیل للحسن احتکم لم یعدھا او قیل خاطب غیرھا لم ینطق

ابن مقلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ صاحب تاریخ بغداد لکھتا ہی کہ وہ درمیان شوال سنہ ۲۷۲ ہجری مین پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو ہوتی رہی یہانتک کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر درمیان سنہ ۳۱۶ ہجری کے ہوا — اور قاہر باللہ کا درمیان سنہ ۳۲۳ ہجری کے وزیر ہوا پھر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر گذرے یہانتک کہ دہنا ہاتھہ اوسکا کاٹا گیا پھر وزیر ہوا مگر اپنی ہاتھہ کے مٹنڈپر قلم بندہوا رکھا تہا اور احکام نافذہ اپنی ہاتھہ سے لکھا کرتا تہا پھر معزول ہوا اور زبان کاٹی گئی یہہ شخص اول ناقل خط کوفیین سے خط نسخ کا ہی اوسنے اس خط کی بنا ڈالی تہی اوسکے بعد ابن البواب نے آکر اوسکا طریقہ مہذب اور آراستہ کرکے خوب رونق اور تازگی اوسکو دیدی مگر ابن مقلہ کو فضیلت سبقت کے ہی کہ اوسنے سب سے اول ایجاد کیا اسبات پر سب متفق ہین کہ ابن مقلہ نے ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پچھلون نے چل کر اوسکو آراستہ کرلیا اور زیبائش اوسمین دی — ابن مقلہ اپنی ہاتھہ کے کٹ جانے سے بہت رویا کرتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ مین بادشاہون کے خدمت اس ہاتھہ سے مینی کی تہی اور دو مرتبہ اس ہاتھہ سے مینی قرآن شریف لکھا ہی اوسکا ہاتھہ ایسا کاٹا گیا تہا جیسا کہ چور کا کاٹا جاتا ہی اور اکثر یہہ شعر پڑہا کرتا تہا ؎

اذا ما مات بعضک فابک بعضا فان البعض من بعض قریب

ابن مقلہ کے شہرت اجہی ہین یہہ شعر اوسنے اپنے ہاتھہ کاٹے جانے مین کہی ہین ؎

ما سئمت الحیوۃ لکن تو ثقت بایمانہم فبانت یمینی

چوتھی صدی کے شاعر

بست دینی بهم بدنیای حتی ... حرموني دنياهم بعد ديني
ولقد حطت ما استطعت بجهدي ... حفظ اوراحهم فما حفظوني
ليس بعد اليمين لذة عيش ... يا حياتي بانت يميني فبيني

ماہ شوال ۳۲۲ھ ہجری میں اوسنے وفات پائی اور بادشاہ کی گہر میں دفن کیا گیا پھر اوسکے اہل وعیال نے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ ہمکو ملجائے چنانچہ اوکھڑا کراوکو دیگیا ابوالحسین نے جو اوسکا بیٹا تہا اپنے گہر میں لاکر اوسکو گاڑا پھر اوسکی جورو مسماۃ دینار یہ نے وہان سے بہی اکھڑوا کر اپنی گہر میں گڑوایا عجائبات سے ہی کہ تین دفعہ یہہ شخص عہدہ وزارت پر مامور ہوا ایک دفعہ موصل میں دو دفعہ شیراز میں اور تین ہی دفعہ تین جا ئی گاڑا کیا بعد وفات کے

الصابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حبون حرانی صابی صاحب رسالہ مشہورہ اور نظم بدیع کا وہ منشی بادشاہی تہا بغداد میں پہر غرالدولہ بختیار بن معزالدولہ ابن بویہ دیلمی کے پاس عہدہ منشی گری پر رہا پہر ۳۴۹ھ ہجری میں میر منشی ہوا وہ ہمیشہ عضدالدولہ بن بویہ کے پاس خطوط مولمہ بہی کرتا تہا یعنے جسمیں رنج پیدا ہوتا تہا وہ خطوط لکہا کرتا تہا اسلئے وہ اسکا دشمن ہو رہا تہا جب غرالدولہ مقتول ہوا اور بغداد اوسنے فتح کرلی اوسکو درمیان ۳۶۷ھ کے قید کیا اور حکم دیا کہ ہاتہی کے پیرون سے اسکو کچلوا دیں سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ ۳۷۱ھ میں چہوڑ دیا کہا کہ ایک کتاب تاریخ دولت دیلمیہ کی میری واسطے تصنیف کر چنانچہ اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کسیسی عضدالدولہ کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گہر گیا تہا وہ مسودہ صاف کر رہا تہا اوسی اوسنے پوچہا کہ آپ کیا کرتے ہیں اوسنے کہا کہ واہیات اور اباطیل لکہہ رہا ہوں اور جہوٹی

چوتھی صدی کے شاعر

بائین آراستہ کرتا ہون وہ تاریخ دیلمہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرتا ہی واہیات سمجھتا ہی یہہ سنکر اوسکا غصہ جو بیٹھہ گیا تہا پھر بھڑک اوٹھا اور تمام عمر اوسکو ہنس نہ آئے دیا یہہ صابی مذکور دیندار قوی تہا اپنی مذہب کا تشدد رکہتا تہا عزالدولہ نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسیطرح مسلمان ہوجاوے ہرگز نہ مانا مگر ہمراہ مسلمانون کے روزہ رکہتا تہا قران شریف حفظ کرتا تہا اوسکو قران شریف بہت خوب یاد تہا اکثر آیات کا استعمال اپنے خطوط اور رسایل مین کرتا تہا۔ ایک اوسکے پاس سیاہ غلام مسمی یمن تہا اوسکو وہ چاہتا تہا اوسکے حقین بہت شعر اوسنے کہے ہین ازانجملہ یہہ چند شعر ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین لکہے ہین

قد قال یمنٌ وھو اسود للذی	ببیاضہ استعلی علوّ الخائن
مافخر وجھك بالبیاض وھل تری	ان قد افادت بہ مزید محاسن
ولوان منی فیہ خالا زانہ	ولوان منہ فی خالا شانتی

اوسکی نظم اور نثر دونون اچھی ہین بروز دوشنبہ بارہوین تاریخ ماہ شوال کو سنہ ۳۹۴ ہجری مین درمیان بغداد کے اکہتر برس کی عمر پاکر فوت ہوا

القرطبی

ابوعمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن خذیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبدالرحمن بن معویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اموی کا یہہ شخص بڑا عالم کثیر الاطلاع اور بڑا حافظ اخبار و تواریخ کا تہا اوسنے کتاب عقد تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت نفع اور ہر ایک شی جو کثیر الفایدہ ہی مندرج ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ شعر اوسکے ہین ؎

چوتھی صدی کی شاعر

یا ذا الذی خطّ العذار بوجهه ... خطّین هاجا لوعة وبلابلا
ما صحّ عندي ان لحظك صارم ... حتّی لبست بعارضیك حمائلا

وله ایضاً

ودّعتنی بزفرة واعتناق ... ثم قالت متی یکون التلاق
وبدت لي فاشرق الصبح منها ... بین تلك الجیوب والاطواق
یا سقیم الجفون من غیر سقم ... بین عینیك مصرع العشاق
انّ یوم الفراق اقطع یوم ... لیتنی متُّ قبل یوم الفراق

سوا اسکے اور اشعار کہیں بھی اوسکے لوگون نے لکھے ہین — پیدائش اوسکی دسوین تاریخ رمضان دو سو چھالیس ہجری کے ہوئے اور ہفتہ کے روز اٹھارین جمادی الاولی سنہ ۳۲۹ ہجری کو فوت ہوا دوشنبہ کے روز درمیان مقبرہ بنی عباس کے جو قرطبہ مین ہی مدفون ہوا اوسکو بیماری فالج کی ہو گئی تھی — قرطبہ ایک بڑا شہر بلاد اندلس کا ہی وہی دار السلطنت اندلس کی ہی اوسکی طرف وہ منسوب ہوکر قرطبی کہلاتا ہی

ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی کئی علمون مین امام تھا خصوصًا علم لغت اوسکو خوب یاد تھا اوسنے کتاب مجمل علم لغت مین تالیف کی ہی باوجود مختصر ہونے کے اوسمین بہت کچھہ اوسنے جمع کیا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سے حلیۃ الفقہاء ہی سوا ازین اور رسایل انیقہ اور مسایل علم لغت مین اوسکے بہت ہین اوسکے مسایل لغویہ وفقہیہ سے حریری نے اقتباس کرکے مقامات حریری مین درمیان مقامہ طیبیہ کے مسایل فقہیہ تعداد مین

ایک سو وضع کئی ہیں یہہ شخص ہمدان میں رہا کرتا تہا اسے شخص سے بدیع الزمان ہمدانی صاحب مقامات بدیع نے علم پڑہا اوسکے اشعار بہت جید ہیں از انجملہ یہہ اشعار بطور نمونہ لکہے جاتے ہیں

مرّت بنا هيفاء مجدولة ... تركيّة تنمى لتركى
ترفوا بطرف فاترفاتن ... اضعف من حجّة نحوى

وله ايضا

اسمع مقالة ناصح ... جمع النّصيحة والمقه
اياك واحذران تبيت ... من الثقات على ثقه

وله ايضا

اذا كنت فى حاجة مرسلا ... وانت بها كلفٌ مغرم
فارسل حكيما ولا توصه ... وذاك الحكيم هو الدرهم

اوسکے اشعار بہت اچہے ہیں وہ درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے ری میں فوت ہوا مقابل مشہد قاضی علی عبد العزیز جرجانی کے مدفون ہوا بعضے کہتے ہیں کہ ماہ صفر سنہ ۳۹۸ ہجری میں درمیان شہر محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازی منسوب طرف ری کے ہی یہہ شہر دیلمیون کے شہرونمیں سے مشہور و معروف ہی ز آبادیں زاید ہی

متنبّی

ابو الطیب احمد حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروف بنام متنبّی شاعر مشہور ہی بعضے اوسکا نسب یون بیان کرتے ہیں کہ وہ احمد بیٹا حسین بن مرّہ بن عبد الجبار کا ہی واللہ اعلم الغرض وہ شہد کان کوفہ سے ہی لڑکپن میں درمیان ملک شام کے آیا اطراف شام میں بہت سفر کیا علم ادب پڑہا اور خوب اوسمیں ماہر ہوا یہہ شخص نشنجوب جانتا تہا اوسکو

تمام لغت عربیہ اور عجمیہ کی اطلاع تھے جوبات اوسی پوچھتے تھے جلد بتا دیا کرتا تھا کلام عرب میں یعنے نظم و نثر دونوں میں مہارت رکھتا تھا چنانچہ کہا گیا ہی کہ شیخ ابو علی صاحب کتاب الایضاح اور تکملہ یعنے ادبیہ ایک روز کہا کہ کتنی جمع اور بروزن فعلی کے کلام عرب میں آئی ہین متنبی نے فی الفور جواب مین کہا کہ حجلی اور طرفی شیخ ابو علی کہتا ہی کہ مینے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کہ کوئی وزن تیسرا بھی سوا ان دو کے پاؤن مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اس شخص کے تحقین یہہ کہتا ہو بس اور کے کہنے کی کیا حاجت ہی اشعار اسکے بہت ہین اور بسبب شہرت کے اونکے ذکر کی کچھہ حاجت نہین ہی لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے متنبی کے روایت کئے ہین وہ دونو اوسکے دیوان مین نہین پائے جاتے اور روایت بہتا صحیح متصل ہی اسلئے وہ دو شعر مین لکھتا ہون وہ یہہ ہین ؎

ابعین معتقر الیک نظرتنی — فاهنتنی وقد فتنتنی من حالق
لست الملوم انا الملوم لانتنی — اثرلت امالی بغیر الخالق

متنبی کے اشعار مین لوگونکی کئی مذہب ہین بعضے اوسکو ابو تمام و تمام متاخرین پر ترجیح دیتے ہین اور بعضے ابو تمام کو اوسپر ترجیح دیتے ہین — ابو العباس احمد بن محمد نامی شاعر جسکا ذکر آتا ہی یہہ کہتا ہی کہ شعر عربی مین ایک کونا باقی رہ گیا تھا اوسمین متنبی کہا اور وہ راہ متنبی کے تھہ آنی مین جاتا تھا کہ اوسپر اون دو مضمونون سبقت لیجاؤن جو اوسنے یہہ کہے ہین ؎

رمانی الدهر بالارزاء حتی — فوادي فی غشاء من نبال
فصرت اذا اصابتنی سهام — تکسرت النصال علی النصال

دوسرا مضمون یہہ ہی

فی جحفل ستر العیون غباره — فکانما یبصرن بالاذان

لیکن یہہ دو مضمون بھی اوسنے نہ چھوڑے علماء نے اوسکے دیوان پر بہت خدمت کی ہے
چنانچہ بہت شرحین اوسکے دیوان کے ہو چکی ہین اور دیوان اوسکا بہت مشہور و معروف
ہی حتی کہ ہندوستان مین بھی ہمارے زمانہ تک ۱۳۶۲ ہجری مین داخل درس ہو کر
مدرسونمین لوگون کو پڑھایا گیا اور طلبا کے بہت اوسکے حل اور مطالب فہمی کیلئے اس زمانہ مین
بہت مائل ہی — ایک شخص شارح مین سے نقل کرتا ہی کہ مین چالیس شرحین مطول اور مختصر دیکھی
ہین ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہین ہوئی اور سچ ہی بی شک وہ شخص بہت نیک
بخت تہا اور خدا تعالی نے اوسکو سعادت تامہ شعر گوئی کے نصیب کی تہی —
دو شرح ہمارے زمانہ مین ایک عبکری کی کلکتہ مین درمیان زبان عربی کے چھپی ہی
اور ایک شرح فارسی کی مسمی محی شرح دیوان متنبی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ محمد ابراہیم
بن مولوی محمد مدین اللہ ابن فخر المدرسین مولانا محمد امین اللہ انصاری الوردانی نشا و
البہاری وطنا فی دار الامارت کلکتہ مین اپنی تصنیف سے فارسی مین درمیان ماہ شوال
سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین چھپوائی ہی — متنبی کو متنبی اسواسطے کہتے ہین کہ اوسنے درمیان
بادیہ سماوہ کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور اسکے متبع بہی بہت خلق بنی کلب وغیرہ سے
ہو گئی تہی جب مسمی لؤلؤ امیر حمص نائب رشید بن سنے یہہ حال سنا اوسنے
متنبی پر چڑھائی کی اوسکے متبعین جو امت مین اوسکے داخل ہوئی تہے بہاگ
گئے متنبی کو اوسنے پکڑ کر قید کیا پہر توبہ کرواکر چھوڑ دیا سوار اسکے اور تاویلین
بہی اوسکے وجہ تسمیہ مین کی گئی ہین چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اوسنے شعر گوئی مین
دعوی نبوت کا کیا تہا یعنے اوسنے کہا تہا کہ مین شعر کہنے مین نبی ہون
ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنے دعوی نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسری
تاویل غلط ہی بعد ازان متنبی امیر سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس درمیان سنہ ۳۳۷

چوتھی صدی کے شاعر

ہجری کے مصر میں داخل ہوا وہاں جاکر کافور اخشیدی کی مدح کی اور انوجور بن اخشید کی بھی مدح کی
کہتے ہیں کہ کافور کے سامنے متنبی اس مسند پر جاکر کھڑا ہوا تھا اور اسکے دونو پیر وہیں موزے
تھے اور کمر میں تلوار لٹکتی تھی اور پگڑی بندھا ہوا تھا اور دو اور اسکے غلام بھی پیچھے باندھی ہوئی تلواریں لٹکائے
ہوئے کھڑے تھے جب دربار میں اوسکے جاکر کھڑا ہوا مدح پڑھی کافور نے متنبی کو خوش نہ کیا اور وقت
اوسنی ہجو اوسکی کی اور بروز عید الضحی درمیان ۳۳۸ ہجری کے وہاں سے بھاگ گیا چند گاہ کافور
نے اوسکے پکڑنے کے واسطے قافلے کئی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتھ نہ آیا کہتے ہیں کہ کافور
نے اوسی پہر وعدہ کیا تھا کہ بعضے پرگنات کے حکومت تجکو دونگا جب کافور نے اوسکے اشعار
میں یہہ حال دیکھا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئیں دور سمجھتا ہی اوسکو
یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو یہہ شخص چونکہ دلاور ہی پھر نہ بیٹھے اسلئے اوسکو
حکومت نہ دی کہتے ہیں کہ سیف الدولہ کی مجلس میں ہر رات کو علماء حاضر ہوکر آپس
کلام کیا کرتے تھے ایک روز ابن خالویہ نحوی اور متنبی میں کلام ہو گئے
ابن خالویہ نے متنبی پر کود کر ایک ہاتھ مارا اوسکے ہاتھ میں کنجی تھی وہ
متنبی کے موہنہ پر ایسی لگی کہ خون بہنے لگا اور تمام کپڑے اوسکے لہو
لہان ہو گئے اسلئے متنبی خفا ہوکر مصر کیطرف نکل گیا وہاں جاکر
کافور کے مدح کے پھر وہاں سے کوچ کرکے بلاد فارس میں گیا
وہاں عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کے تعریف کے اچھا انعام
پایا پھر وہاں سے مراجعت کرکے بغداد میں آیا پھر درمیان کوفہ
کے اٹھویں تاریخ ماہ شعبان کو پھر آیا اثنار راہ میں فاتک بن ابوجہل
اسدی بجمعیت سپاہ اوسے ملاقی ہوا متنبی مذکور کے بھی
ساتھ ایک جماعت کثیر اوسکے اصحاب اور یاروں کے تھے

جوتھی صدی کے شاعر

دونو نہیں لڑائی اس لڑائی میں متنبی اور اوسکا بیٹا محمد اور غلام اوسکا مفلح قریب ایک مقام کے جسکو نعمانیہ کہتے ہیں موضع صافیہ میں مارے گئے بعضے کہتے ہیں کہ جبال صافیہ جانب غربی سواد بغداد سے نزدیک دیر عاقول کے واقع ہی اون دونون میں مسافت دو میلون کی ہی — ابن رشیق نے ایک کتاب بنام عمدہ درباب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمین یہہ لکھا ہی کہ متنبی سے نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکھا اوسوقت بہاگنے کا ارادہ کیا ایک غلام اوسکا جو حاضر تہا اوسنے کہا کہ آپ کو بہاگنا مناسب نہیں کیونکہ متاخرین ہمیشہ ہنسا کرینگے اور یہہ شعر تمہارا پڑہ کر قہقہہ کیا کرینگے کیونکہ آپ تو یہہ فرماتے ہیں

فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی والسّیف والرمح والقرطاس والقلم

یہہ سنکر متنبی کو ڈہارس ہوئی اور پہر حملہ کیا اوس حملہ میں مارا گیا اسی معلوم ہوا کہ باعث اوسکے مقتول ہونی کی یہہ بیت تہی کیونکہ وہ یہہ شعر یاد دلاتا نہ مارا جاتا

جس روز متنبی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چہٹی یا تیسری یا دوسری تاریخ ماہ رمضان سنہ ۳۵۴ ہجری کی تہی اور بعضے یہہ کہتے ہیں کہ بروز دوشنبہ آٹہوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا پیدائش اوسکی درمیان تین سو تین ۳۰۳ کے کوفہ میں درمیان اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہیں ہوئی اسطواسطے اوسکو کندی کہتے ہیں وہ اوس محلہ کیطرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہیں کیونکہ وہ جعفی قبیلہ کا ہی — کہتے ہیں کہ متنبی کا باپ سقا تہا کوفہ میں پانی پلایا کرتا تہا پہر ملک شام کی طرف اپنی بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسجائی ابو الطیب نے پرورش پائی چنانچہ کسی شاعر نے جو متنبی کی ہجو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر یہہ ہیں ؎

چوتھی صدی کے شاعر

ای فتی لیس شاعر یطلب الفضل ... من الناس بکرۃ وعشیا
عاش حینا یبیع فی الکوفۃ الماء ... وحینا یبیع ماء المحیا

حاصل کلام یہہ ہی کہ متنبی کی علو ہمت کی باتین اور اخبار اور ماجری بہت ہین اختصار بہتر ہی اوسکے بیٹے کا نام محمد بضم میم وفتح حا مہملہ اور سکون مہملہ مشددہ بعد اوسکے دال مہملہ تہا

ابو العباس نامی

ابو العباس احمد بن محمد دارمی بصیصی معروف بنامی شاعر مشہور یہہ شاعر شعرا زامور اور اہی زمانہ کے جیدین مین سے گذرا وہ بہی سیف الدولہ بن حمدان کے مداحون مین سے ہی یہہ شخص بعد متنبی کے اوسکی نزدیک رتبہ مین تہا وہ فاضل اور ادیب بارع اور عارف وعالم لغت اور علم ادب کا ماہر تہا اوسکے مکتوبات جو حلب کیطرف اوسنے لکہے ہین بہت ہین اچہے شعر اوسکے قصیدہ مین کے یہہ ہین

امیر العلی ان العوالی کواسب ... علاک فی الدنیا وفی جنۃ الخلد
یمر علیک الحول سیفک فی الطلی ... وطرفک مابین الشکیمۃ والبلد
یعضی علیک الدہر فعلک المعلی ... وقولک للتقوی وکفک للرفد

یہہ شاعر متنبی کے ساتہہ بہت معارضہ اور جواب وسوال اشعار مین رکہا کرتا تہا ابو الخطاب بن عون حریری نحوی شاعر کہتا ہی کہ ایک روز مین ابو العباس نامی کے پاس گیا وہ بیٹہا ہوا تہا اوسکا تمام سر سفید ہوگیا تہا مگر ایک بال اوسکے تمام سر مین کالا ہی تہا مینے اوسسے کہا کہ حضرت آپ کے سر مین ایک بال سیاہ ہی اور تمام سر سفید بگلے کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ ہان ای ابا الخطاب یہہ بال میری جوانی کا یادگار ہی مین اسسے بہت خوش ہون چنانچہ مینے اوسکے حق مین شعر بہی کہے ہین جسکے کہا کہ مجکو بہی ہمائی اوسنی شبہ شعر

چوتھی صدی کی شاعر

رایت فی الراس شعرۃ بقیت　　سواد تھوی العیون رویتھا
فقلت للبیض اذ تروعھا　　باللہ الا رحمت غربتھا
فقل لبث السوداء فی وطن　　یکون فیہ البیضاء ضرتھا

یہہ شعر پڑہ کر اوسنے کہا کہ ای ابو الخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالون کو ڈرا دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید و نین ہو اوسکا کیا حال ہوگا یہہ شاعر درمیان سنہ ۳۹۹ ہجری کے یا سنہ ہجری کے یا سنہ کے درمیان حلب کے نوی برس کا ہوکر مرا

بدیع الزمان

ابو الفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی حافظ معروف بنام بدیع الزمان مصنف رسالون عجیبہ اور مقامات عربیہ مسمی مقامات بدیع کا ہی اسمی کے طور پر حریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو اسیکا اور قدم بقدم اسیکے چلا ہی اور مقامات کے خطبہ مین اوسنے فضل اور سبقت کا معترف ہوا ہی یہہ وہ شخص ہی جسنے حریری کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی وہ بڑا فاضل اور فصیح آدمی تہا وہ ابو الحسین احمد بن فارس مصنف کتاب مجمل ہے جو علم لغت مین اوسنی تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے بہت نادر اور نظم بدیع اور نادر ہی ہرات مین جو بلاد خراسان ہے ایک شہر ہی رہا کرتا تہا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ اختصار اور سجع اور خوبی کا اور لطایفات اور صنعتون کا اسنے بہت کیا ہی اشعار اوسکے یہہ ہین ؎

وکاد یحکیک صوب الغیث منسکبا　　لو کان طلق المحیا یعطر الذھبا

والدھر لولم یحن والشمس لو نطقت واللیث لو لم یصد والبحر لو عذبا

اوسکے اشعار ہمدان کے ذم مین بہی ہین مگر پہر مینے وہی شعر ابوالعلا محمد بن حسول ہمدانی کے طرف منسوب پائے وہ یہہ ہین ؎

ہمدان لی بلد اقول بفضلہ لکنہ من اقبح البلدان

صبانہ فی القبح مثل شیوخہ وشیوخہ فی العقل کالصبیان

اوسکے سب مضامین ملیح اور نادر ہین کیا نظم اوکیا نثر اوسکو درمیان شہر ہرات کے ۳۹۹ ہجری مین زہر دیکر مارڈالا تہا بروز جمعہ گیارہوین جمادی الآخر ۴۰۰ ہجری مین اوسنے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض ثقون کی زبانی یہہ سنے مین آیا کہ وہ سکتہ کی بیماری مین مبتلا تہا لوگون نے اوسکو مردہ تصور کرکے جلدی دفن کردیا قبر مین اوسکو افاقہ ہوا رات کو قبرستان مین اوسکی آواز سنے گئی صبح کو اوسکی قبر کہودی گئی دیکہا کہ ڈاڑہی ہاتہہ مین پکڑے ہوئے مردہ تہا شاید قبر کے خوف اور ہول مین اگر اوسنے جان دی

الشریف الحسینی

وہ ابوالقاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی ابیطالب رض شریف حسینی رشتے مصری وہ نقیب الطالبین درمیان مصر کے تہا بڑا رئیس اور دماغکا سردار شمار کیا جاتا ہی اوسکے شعر زہد اور کوشہ نشینی وغیرہ مین بہت ہین ابومنصور ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اوسکے قطعہ ذکر کئی ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

خلیلی انی للثریا لحاسد وانی علی ریب الزمان لواجد

ابقی جمیعاً شملها وهی سنّة وافقد من احببته وهو واحدٌ

سوار اسکی اور بھی اوسکے بہت شعر ہین یہہ دو شعر طول شب مین بہت نادر اوسنے کہے ہین ؎

کان نجوم اللیل سارت نهارها فوافت عشاء وهی اضناء اسفار

وقد خیّمت کی یستریح رکابها فلا فلك جارٍ ولا کوکب ساری

تاریخ مصر مین مذکور ہی کہ وہ درمیان سنہ ۳۴۵ ہجری کے فوت ہوا اور سوار اوسکے اور دن نے بھی یہہ کہا ہی کہ منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ شعبان کو وفات پائی اوسکو اوسکے گھوڑے عیدگاہ جدید کے جو مصر مین ہے مدفون ہوا عمر اوسکی چونسٹھہ برس کی تھے

ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد الطاکی مشہور بکنیت ابو الرقعمق شاعر مشہور ہی ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین اوسکا اسطور ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص نادر اور عجوبہ زمانہ کا ہی یہہ بھی اون لوگون مین سے جنہون نے بہلی اور بری کھوا شعار مین کوشش کی ہی تہا وہ شخص تمام خصلتون کا حاوی تہا اچھے مداحین مین سے ایک یہہ بھی مداح ہی وہ درمیان ملک شام کے ایسا تہا جیسا کہ ابن حجاج عراق مین گذرا ہی یہہ چند شعر اوسکے بہت نادر ہین ابو الفتح یعقوب بن کلس وزیر عزیز معز عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہی وہ یہہ ہین ؎

قد سمعنا مقاله واعتذاره وقبلناه ذنبه وعثاره

والمعانی لمن عنیت ولکن بك عرّضت فاسمعی یا جاره

من تراه یه انّه ابد الدهر تراه محلّلاً ازراره

عالم انّه عذاب من الله متاخ لاعین النظاره

هتك الله ستره فلکم هتك من ذی تستر استتاره

سحر تنی لحاظه وکذا ... کل ملیح لحاظه سحّارة
ما علی موثر التباعد والاعراض ... لو اثر الرضا والزیارة
وعلی انّنی وانکان قد عذب ... بالهجر موثر ائثارة
لم ازل لا عدمته من حبیب ... اشتهی قربه وابی نفارة

اسکے بعد یہ مدح شروع کیے

والودیع للعزیز فی سایر الاوان ... عدوّا الا واخذ نادره
کل یوم له علی نوب الدهر ... وکر الخطوب بالبذل غاره
زید شانها الفرار من البخل ... وفی حومة الندی کراره

یہ شعر واسطے نمونہ کے کافی ہین اوسکے سب شعر بہت جید ہین اس شاعر کا طریق صریح الدلالۃ فصاحت عربی کے اسلوب پر ہی مصر مین مدت تک وہ رہا اکثر اشعار اوسکے مدح بادشاہون اور روسا مین ہین — معزّ ابو تمیم معدّ بن منصور بن قایم بن مہدی عبید اللہ کے مدح بھی اوسنے کی ہی اور اوسکے بیٹی عزیز اور حاکم بن عزیز اور سیالار سیی جوہر اور وزیر یاز الفرج بن کلس وغیرہ روسا مصر کے بہت مدح اوسنے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار سیی نے درمیان تاریخ مصر کے یون کیا ہی کہ وہ سنہ ۳۹۹ ہجری مین فوت ہوا اور ایک اور شخص نے دن جمعہ کا آٹھوین تاریخ ماہ رمضان کے یہہ بھی کہا ہی — اور بعضے ماہ ربیع الآخر بتلاتے ہین ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ مجکو یہہ گمان ہی کہ وہ مصر مین مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معزّ بن منصور بن قایم بن مہدی باپ اوسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تھا یہہ وہ ہی جسنے قاہرہ مغرب مین بسایا ہی — تمیم مذکور فاضل اور شاعر اور ماہر لطیف اور ظریف تھا اوسکو سلطنت نہین نصیب ہوئی کیونکہ ولیعہد اوسکا بھائی عزیز تھا بعد اوسکے باپ کے وہ

والی ہوا۔ عزیز کی بھی بہت اچھے اشعار ہیں ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر میں اوسکے شعر اور قطعی لکھے ہیں۔ یتیم مذکور سے یہہ شعر ہیں

همّت تقبّله عقارب صدغه ... فاستل ناظره عليها خنجرا
والله لولا ان يقال تغيرا ... واصبا وانكان التصابي احدرا
لاعدّت تفاح الخدود بنفسجا ... لثما وكافور الترائب عنبرا

وله

اما والذي لا يملك الامر غيره ... ومن هو بالسّر المكتّم اعلم
لئن كان كتمان المصائب مؤلما ... لاعلانها عندي اشدّ والمر
وبي كلّ ما يبكي العيون اقله ... وان كنت منه دائما اتبتم

یہہ شعر بھی اوسکی طرف منسوب کیا گیا ہی

وكما يملّ الدهر من اعطائه ... فكذا ملالته من الحرمان

شعرا وسکے سب اچھے ہیں اوسنے ماہ ذیقعدہ ۳۷۳ ہجری میں وفات درمیان مصر کے بائی

ابو فراس

حارث بن ابو العلا سعید بن حمدان بن حمدون حمدانی چچازاد بھائی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دونو بیٹے حمدان کے ہیں تھا ثعالبی نے اوس شخص کی تعریف میں یہہ بیان کیا ہی کہ وہ اپنے زمانہ میں یگانہ اور اپنے وقت کا شمس از روی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شعرگوئی کے تھا شعرا وسکے جودت اور حسن اور سہولت اور شیرینی گفتار اور جلادت اور کثرت اوسپر مضمون ہونے میں شہرت رکھتے ہیں اس طرح کی خصلتیں بجز اوسکے شعروں کے قبل اوسکے کسیکے شعر و نثر میں نہیں مجتمع ہوئیں مگر عبد اللہ بن معتز کے اشعار میں بھی یہہ صفات پائی جاتی ہیں لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابو فراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہی۔ اور صاحب ابن عباد کا یہہ مقولہ ہی کہ شعر کہنا

ایک بادشاہ سے شروع ہوا یعنے امرالقیس سے اور ایک بادشاہ پر تمام ہوا یعنے ابوفراس پر
۔ متنبی بھی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعر اور یکتائی کا قایل تہا اور اوسکی مدح
متنبی نے بسبب اوسکے جلیل القدر ہونے کے نہین کیے اوسنے کسر نفسی کی سبب سے
اوسکی مدح نہ کی سوا اوسکے اور لوگون کی جو آل حمدان سے تہے اونکی مدح کی ۔ اور سیف
الدولہ ممدوح متنبی کا ابوفراس کے خوبیون اور خوش گفتاری سے بہت تعجب کیا کرتا تہا اور
اپنے تمام قوم پر اوسکی بزرگی اور عزت کرتا رہتا تہا لڑائیون مین اوسکو اپنی ہمراہ رکہتا
اور پرگنات پر اپنا خلیفہ اوسکو کر دیا کرتا تہا ۔ رومیون نے کسی لڑائی مین اوسکو
اس حالت مین کہ وہ مجروح تہا قید کیا تہا اوسکی ایک تیر ایسا لگا تہا کہ بہال
اوسکی ران مین بیٹہہ گئی تہی ۔ پہلے خرشنہ مین کیا پہر قسطنطنیہ مین مقید رکہا
یہہ واقعہ ۳۴۸ھ مین گذرا یہہ حال ابوالحسن زرادیلمی نے بیان کیا ہی اوسکو لوگون
نے غلطی منسوب کیا ہی اور کہا ہی کہ ابوفراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان
۳۴۶ھ ہجری کے مغازۃ الکحل مین قید ہوا تہا خرشنہ مین قید نہین ہوا خرشنہ ایک
قلعہ ہی درمیان بلاد روم کے نہر فرات اوسکے نیچی جاری ہی ۔ اور دوسری
دفعہ رومیون نے درمیان ماہ شوال ۳۵۱ھ ہجری کے منبج مین اوسکو قید کیا اور
قسطنطنیہ مین اوسکو لیگئے چار برس تک وہان مقید رہا اوسنے اوس قید مین
شعر بہت کہے ہین اوسکے دیوان مین لکہے ہوئے ہین یہہ شہر منبج اوسکے جاگیر
مین تہا اوسکے حق مین یہہ شعر اوسنے کہے ہ

قد کنت عدتی التی اسطوبها ویدی اذا اشتد الزمان وساعد

فرمیت منك بعدما امکنته والمرء یشرق بالزلال البارد

وله ایضا

چوتھی صدی کے شاعر

اساء فزادته الاساءة خطوة — جیب علی ما کان منه جیب

یعدّ علیّ الواشیان ذنوبه — ومن این للوشیٰ الجمیل ذنوب

وله

سکرت من لحظه لا من مدامته — ومال بالنوم عن عینی تمایله

فالتلاف دهتنی بل سوالفه — وکلا الشمول ازدهتنی بل شمائله

الوی بعزمی اصداغ لوین له — وغال قلبی بما تحوی غلائله

اوسکے شعر بہت اچھے ہین اوس لڑائی مین جبکہ اوسکو درمیان ۳۵۶ھ ہجری کے غلامون نے قید کیا مارا گیا ابن خلکان کہتا ہی کہ مین نے اوسکے دیوان مین یہہ شعر لکھے ہوے پائے ہین حال انکا یہہ ہی کہ جب وہ مرنے لگا اپنی دختر نیک اختر کو مخاطب کر کے یہہ شعر اوسنے پڑہی

ابنیّتی لا تجزعی — کل الانام الی ذهاب

نوحی علیّ بحسرة — من خلف سترك والحجاب

قولی اذا کلمتنی — فعیت عن رد جواب

زین الشباب ابوفراس — لم تبتّع بالشباب

ابن خالویہ یہہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مرگیا اوسوقت ابوفراس نے یہہ ارادہ کیا کہ شہر حمص پر تغلب کر کے اپنا عمل دخل کرلون یہہ خبر ابو المعالی بن سیف الدولہ اور اوسکے غلام مسمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکھلا کر اوسکے پاس بہیجا اوسنے ابوفراس کو راہ مین قتل کیا — اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض حواشی مین مین نے لکہا پایا ہی کہ ابوفراس بروز چہارشنبہ اٹھوین تاریخ ماہ ربیع الاخر ۳۵۷ھ ہجری کو بیچ ایک گانون کے جو معروف بنام صدد ہی درمیان ایک لڑائی کے کہ ابو المعالی بن سیف الدولہ اور ابوفراس سے ہوئی تہی مارا گیا بعد مقتول

چوتھی صدی کی شاعر

ہونے کے اوسکا سر کاٹ کر ابو المعالی اپنی ساتھ لے آیا اور لاشہ اوسکا اوسی جائی جنگل مین پڑا رہا یہانتک کہ عربون نے آکر اوسکو کفن دیکر دفن کیا — ابو فراس — ابو المعالی مذکور کا مامون تہا کہتے ہین کہ جب ابو فراس کی والدہ کو اوسکے مقتول ہونیکی خبر ہونچی اوسنے ماتم مین ایسی چیخ مارکی اپنے مونہہ پر ماریے کہ ایک آنکہ اوسکی نکل پڑی بعضے یہہ کہتے ہین کہ قرعوبہ غلام نے جب ابو فراس کو قتل کرلیا اوسوقت ابو المعالی کو خبر ہوئی مگر بہت افسوس کیا اور مدامت ظاہر کی کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۰ ہجری کے ہوئی تہی واللہ اعلم بالصواب

علی ابن محمد

وہ علی بن محمد بن محمود غازی المعلا ابو الحسن بن کامل حنفی ہی وہ یکنت ابن شیخہ مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تہا اوسکے اچھے اشعار اوسکے بہتیجے نے میری سامنے یہہ پڑہی تہے ایک بلی کی حقین یہہ شعر اوسنے ہنسی کے طور پر کہے ہین ؎

وقط کلیت کامل الحسن صائد ... وفی عزمہ واللون یشبہ عنترا

یفوق علی قط الزیاد تفضلا ... ومن سمتہ نشرہ المسک عنبرا

اور یہہ دو شعر اوسکے بہتیجے نے پڑہ کر یہہ کہا کہ اوسنے یہہ شعر تصنیف کر یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر مین لکہکر رکہہ دینا وہ یہہ ہین ؎

الٰہی قد نزلت بضیق لحدٍ ... باوزار تعالٰی مع عیوب

وعفوک واسع وحماک حصن ... وانت اللہ غفار الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان سنہ ۳۰ ہجری کی پیدا ہوا باوجودیکہ وہ علم عربی

چوتھی صدی کے شاعر

پر ہتا پڑھتا تھا اوسپر بھی غلطی زبان مین نہ کرتا تھا وہ کہتا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا بعد زیارت کے مینے عرض کی کہ یا حضرت میری زبان فصیح اور درست ہو جاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجکو کھلایا جسکے اثر سے فاضل بارع ہوگیا درمیان سنہ ۳۳۱ ہجری کے فوت ہوا

صاحب ابن عباد

یہہ وہ شخص ہی جسنی خوارزمی رافضی کی دو شعر وینمین ہجو کی ہی وہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد ملقب بلقب کافی الکفاۃ وزیر موید الدولہ کا تھا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تھا اور علم ادب اوسکو خوب آتا تھا اوسکی تصانیف اوسکے فضل اور شر بلیغ اور نظم فصیح اور کتابت اور براعت پر گواہی دیتی ہی اوسکے پاس بہت بڑا کتب خانہ تھا کہتے ہین کہ اگر اون کتابون کو لیجانا کہین چاہتا تو چار سو اونٹ کی اوسکی باربرداری کے واسطے ضرورت ہوتی تھی اور فضلاء اور ادبا اور عقلا کی صحبت مین رات کو رہتا تھا اوسکا یہہ مقولہ تھا کہ صبح کو مین بادشاہون اور رات کو ایک بہائی مسلما کا مثل اویہائیون کے ہون یعنے رات کو اوکی صحبت مین بیٹھنے سے کچھہ تکلف نہ کرتا تھا اوسکی تصنیفات سے ایک رسالہ سخریہ مین ہی جسمین بعض بہائیون نے ہنسی کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار ہین ؎

لقد صدقوا والرافضات الی الھوی بان مودات العدی لیس ینفع
ولو انّنی دارَیت دھری حیّۃ اذا استمکنت یوما من السع تلسع

وله ایضا

عیشنا بالابرقین فابدت ایامه وتجددت ذکراه
والعیش ما فارقته فذکرته لهفا ولیس العیش ما تنساه

خاندان دیلمیہ سے یہہ بہت اچھا موتی بی بہا گذرا ہی بروز جمعہ نزدیک غروب شمس کے
چھٹے تاریخ ماہ صفر سنہ ۳۳۵ ہجری مین فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حیان
ابن صدقہ ابن زیاد ضبی معروف بکنت ابن وکیع تنیسی شاعر مشہور ہی اصل
اوسکی بغداد کی اور پیدایش تنیس کی ہی ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین
اوسکے حقین یہہ کہا ہی کہ وہ شاعر بڑے رتبہ کا اور عالم جامع تہا
اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ قدرت سخن کی رکہتا تہا اوسکے وقت مین
کوئی اوسپر رتبہ زیادہ نرکہتا تہا اوسکے شعر بہت ہین تمام شعرا رکے
ذہن اوسکے ذہن کے مقابلہ مین مثل غلامون اور تابعدارون کے تہے اوسکا
دیوان بہت اچھا ہی اور ایک کتاب بہت اچھی اوسکی تصنیف سی ہی
جسمین متنبی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہین اوس کتاب کا نام منصف
رکہا ہی اوسکی زبان مین عجمیت بہی تہی اسواسطے اوسکو عاطس کہتے تہے
یہہ اوسکی شعر بہت نادر ہین سہ

سلا عن حبك القلب المشوق فما یصبوا الیك ولا یتوق
جفاءك کان عنك لنا عزاء وقد یسلی علی الولد العقوق

وله ایضا

ان کان قد بعد اللقاء فودنا باق ونحن علی النوی احباب

چوتھی صدی کے شاعر

کم قاطع للوصل یؤمن ودّہ ۔۔۔ وصوصل یودہ مرتاب

وله ایضاً

لقد شمتّ بقلبی ۔۔۔ لا فرج الله عنه
لو ملته فی هوای ۔۔۔ فقال لا بد منه

ابوبکر الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد معروف بکنیت ابن العلاف انکہو نسبی اندار رہیو الانہروان کا شاعر مشہور وہ شعرا مجیدین سیہی ابو عمرو دوری تغری — اور عبید ابن سعدہ بصری — اور نصر بن علی جہضمی اور محمد بن اسماعیل حسابی یہ اوسنے حدیث سیکہی — اور عبد اللہ بن حسن بن نحاس — اور ابوالحسن خراجی قاضی اور ابوحفص بن شاہین وغیرہ نے اوسیے روایت کی ہی امام مقتضد باللہ کی صحبت مین وہ رہا کرتا تہا او سکی مدح مین اوسنے اشعار بہی بہت کہے ہین اور ایک بلا اس شاعر کا پالہوا تہا او سکو بہت پیار کیا کرتا تہا لیکن وہ بلا ہمایون کے کبوتر پکڑ کر کہا جاتا تہا اسلئے کسینے او سکو پکڑ کر مار ڈالا اس شاعر نے او سکا مرثیہ بڑی دھوم دہام کا لکہا ہی چونکہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسلئے چند شعر او سکے لکہتا ہون — بعضے یہہ بیان کرتے ہین عبد اللہ ابن معتز کا اوسنے مرثیہ لکہا ہی لیکن بسبب خوف امام مقتدر باللہ کی بلی کیطرف او سکو نسبت دی ہی کیونکہ امام مقتدر باللہ نے او سکو قتل کیا تہا — اور صاعد لغوی اپنی کتاب فصوص مین یہہ بیان کرتا ہی کہ مجہی ابوالحسن مرزبانی نے یہہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسی کے ایک غلام کو جو ابوبکر بن علاف ضریر کا تہا چاہنے لگی تہی علی بن عیسی کو یہہ بات معلوم ہو گئی اوسنے دونون کو قتل

کر کے اوسکے چڑوں میں بہس بہروایا تہا اسلیئے ابوبکر نے اپنے غلام کا مرثیہ کہا اور اوسکو تلی کی طرف منسوب کیا واقع میں وہ مرثیہ غلام کا ہی واللہ اعلم بالصواب حاصل کلام یہہ ہی کہ مرثیہ بہت نادر ہی پیشتہہ شعرا اوسکے ہیں بسبب طویل ہونے کے سب نہیں لکہہ سکتا نہیں تو تمام لکہتا کیونکہ ہر ایک شعر اوسکا خالی حکمت سے اور عقل سے نہیں ہی اول اوسکا یہہ ہی ؎

یا ہر فارقتنا ولم تعد	وکنت عندی بمنزل الولد
فکیف تنفك عن هواك وقد	کنت لنا عدة من العدد
تطرد عنا الاذی وتحرسنا	بالغیب مرحیة ومن جرد
یخرج الفار من مکامنها	ما بین مفتوحها الی السد
یلقاك فی البیت منهم مدد	وانت تلقاهم بلا مدد

اوسنے درمیان سنہ ۳۱۶ یا سنہ ۳۱۹ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی سو برس کی تہی

المہلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرة الازدی مہلبی وزیر معز الدولہ ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی کا ہی پر فرد و شنبہ قمری تاریخ ماہ جمادی الاولی سنہ ۳۳۹ ہجری کو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا ۔ وہ رفیع القدر اور فراخ سینہ اور عالی ہمت اور ہاتہہ کا سخی مشہور تہا اور نہایت ادب اور قاعدہ دان اور اپنی کنبہ اور اہل و عیال سے محبت کرنیوالا شخص تہا قبل اسکے کہ وہ وزیر سرکار معز الدولہ کے ہوا بہت تنگی اور مفلسی میں تہا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اوسنے سفر کیا اوسکو میں بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہیں جاکر گوشت کہانی کے واسطے اوسکی طبیعت نے چاہا مگر اوسکے پاس چونکہ پیسہ نہا

چوتھی صدی کے شاعر

بہت تنگ اور مفلس تہا اسلئے اوسنے یہہ شعر فی البدیہہ کہے ؎

الا موت یباع فاشتریہ	فہذا العیش ما لا خیر فیہ
الا موت لذیذ الطعم یاتی	یخلصنی من العیش الکریہہ
اذا ابصرت قبرا من بعید	وددت لو انی مما یلیہ
الا رحم المہیمن نفس حر	تصدق بالوفاۃ علی اخیہ

ایک شخص اوسکے ہمراہ مسمی عبد اللہ صوفی بہی مسافر تہا بعضے کہتے ہین کہ ابو الحسن عسقلانی تہا بہرکیف کوئی ہو غرضکہ جب اوس دوسری مسافر نے یہہ دو شعر اوسکے سینے اوسکے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے پکا کر اوسکو دیا اور کہلایا بعد ازان جب مہلبی وزیر ہوا اور بغداد مین آکر اوسکے عزت اور نصیب نے بہرتری پائی کہ معز الدولہ کی سرکار مین وزیر ہوا اور وہ رفیق اوسکا جسنے اوسکو گوشت ایک درہم کا حالت مفلسی مین کہلایا مفلس ہو گیا جب اوسنے سنا کہ مہلبی وزیر ہوا اوسکے پاس آیا اور یہہ دو شعر لکہہ کر اوسکے پاس بہجوا دیئے ؎

الا قل للوزیر فدتہ نفسی	مقالۃ مذکر ما قد نسیہ
اتذکر اذ تقول لضنک عیش	الا موت یباع فاشتریہ

جب یہہ شعر مہلبی نے پڑہے فورا وہ مصیبت اپنی اور سخاوت اوسکی یاد آئی حکم دیا کہ اسیوقت اوسکو سات سو درہم دو اور پشت پر اوس رقعہ کے یہہ آیت لکہہ بہیجی

مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ

مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین مال اپنا مثل ایک دانہ جسمین

انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشا

اگین سات بالین ہر بال مین ایک سو دانہ ہین اور اللہ دوچند کرتا ہی جسکی چاہتا ہی

پھر بلاکر اوسکو خلعت اور حکومت دی کہتے ہین کہ جب مہلبی بعد اس مفلسی اور تنگی کے وزیر ہوا یہہ شعر بنا ئے ہ

رق الزمان لفاقتی ورثا لطول تحرقی
فانا لنی ما ارتجیہ وحاد عمّا اتقی
فلاصفحن عما اتاہ من الذنوب السبق
حتّی جنایتہ بما صنع المشیب بمفرقی

وله ایضا

قال لی من احبّ والبین قد جدّ وفی مہجتی لہیب الحریق
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی قلت ابکی علیک طول الطریق

فضیلتین وزیر مہلبی کی بہت بین پیدایش اوسکی چوتھی تاریخ محرم کی سنگل کی رات کو سنہ ۲۹۱ ہجری مین درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شعبان سنہ ۳۵۲ ہجری کو واسط کے راہ مین انتقال پایا وہان سے اوسکا جنازہ اوٹھاکر بدہ کی رات کو پانچوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو بغداد مین پہنچایا درمیان مقابر قریش کے ایک مقبرہ نوبختیہ مین مدفون ہوا

ابوعبداللہ

ابوعبداللہ حسین ابن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب وشاعر صاحب ظرافت شوخ مزاج ہزل گو آدمی تہا لیکن اپنی فن مین یگانہ آفاق تہا کوئی اوسپر اس طریقہ مین سبقت نہ لیگیا تہا باوجود اس ہزل گوئی کے الفاظ شستہ اور بے تکلف اور بے تکلف اوسکے اشعار ہوتے تہے — اوسنے خلیفہ مامون — اور امراء — اور وزراء — ورؤسا کی مدح کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس جلد مین پایا جاتا ہی اور سب مین ہزل

اور

چوتھی صدی کی شاعر

اور بی ہودگی پائی جاتی ہی مگر چند شعر ونمین خوبی اور مضمون عاشقانہ بھی ہی — وہ مکتب بغداد کا
تہا مدت تک اس عہدہ پر رہا بعد ازان وہ معزول ہوا اوسکی جائی ابو سعید اصطخری فقیہ
شافعی مامور ہوا اپنی معزول ہونے مین شعر جو اوسنے کہے ہین مشہور ہین اوسکے
لکہنے کی اسجائی کچہہ ضرورت نہین کہتے ہین کہ وہ شعر گوئی مین مثل امرا القیس کے رتبہ رکہتا تہا
مثل اون دونون کے درمیان زمانہ ان دونون کے کوئی نہین گذرا کیونکہ ہر ایک ان
دونون مین سے اپنے طریقہ کا مخترع اور موجد ہی اوسکے جید شعرونمین کے
یہہ شعر ہین ؎

یا صاحبی استیقظا من رقدۃ	تزری علی عقلی اللبیب الکایس
ھذی المجرۃ والنجوم کانہا	نہر تدفق فی حدیقۃ نرجس
ورای الصبا قد غسلت بنسیمہا	فعلام شرب الراح غیر مغلس
قومًا اسقیانی قہوۃ رومیۃ	من عہد قیصر دنہا لرئیس
صرفًا تضیف اذا تسلط حکمہا	موت العقول لاحیات النفس

یہہ شاعر بروز سہ شنبہ ستائیسوین جمادی الآخر سنہ ۳۹۱ مین شہر نیل مین فوت ہوا نیل
ایک چہوٹا سا شہر فرات پر درمیان بغداد اور کوفہ کے ہی اس قصبہ مین سے بہت
علما اور فضلا نکلے ہین اصل مین بات یہہ ہی کہ اس شہر مین ایک نہر حجاج بن یوسف نے
کہدوائی ہی اوسمین پانی فرات سے آتا ہی اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر
رکہا اوسپر بیت گانو بستے ہین ایک قصبہ بہی بنام نیل ہی اس قصبہ مین یہہ شاعر
فوت ہوا جنازہ اوسکا وہان سے لاکر بغداد مین نزدیک مشہد موسی بن جعفر رض
کے دفن کیا اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ حضرت علی موسی رضا کے پاؤن کیطرف
دفن کرنا اور یہہ آیت میری قبر پر لکہنا وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شخص بڑا شاعر شعر ار شیعہ مذہب سے گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعد اوسکی مرنے کے اوسکے یار دوستوں نے خواب مین دیکھا چنانچہ اوسے پوچھا کہ کہو اب کیا حال ہی اوسنے یہہ شعر پڑہے ؎

افدس مذهبي ... في الشعر حسن مذهبي
لو لم يزن مولاي علي ... سبقي لاصحاب النبي

ابوسلمان

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوسلمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی اور بستی ہی وہ فقیہہ اور ادیب اور محدث تہا اوسکی تصنیفات بہت نادر ہین ازانجملہ ایک کتاب غریب الحدیث ۔ ایک معالم السنن شرح سنن ابو داؤد کی ۔ اور ایک اعلام السنن شرح بخاری کی ۔ اور ایک کتاب السجاج ۔ اور ایک کتاب شان الدعا ۔ اور ایک کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ اوسکی تصانیف ہے ہین عراق مین ابو علی صفار ۔ اور ابو جعفر زراز وغیرہ ہے اوسنے سماعت کی اور حاکم ابو عبد اللہ بن بیع نیشاپوری اور عبد الغفار بن محمد فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل خطابی وغیرہ نے اوسسے روایت کی ہی مصنف تتمۃ الدہر نے اوسکا حال مع ان اشعار کے لکہا ہی ؎

وما غمّه الانسان في شقة النوي ... ولكنها والله في عدم الشكلي
واني غريب بين بست واهلها ... وانكان فيها اسرتي وبها اهلي

وله ايضا

شر السباع العوادي دونه وزر ... والناس شرهم ما دونه وزر
كم معشر سلموا الريوذهم سبع ... وما تري لبشر الريوذه بشر

وله ايضا

چوتھی صدی کے شاعر

نسامح ولا تستوف حقك كله ... وابق فلم يستقص قط كريم
ولا تغل في شيء من الامر واقتصد ... كلا طرفي قصد الامور ذميم

سوا اسکے اور یہی شعر صاحب تتیمۃ الدہر نے لکھے ہیں اپنے زمانہ میں وہ ابو عبید قاسم بن سلام علم اور ادب اور زہد میں مشاہ تہا اور تدریس اور تالیف میں بہی مثل اوسیکے تہا۔ اوسنے درمیان ماہ ربیع الاول ۳۸۳ھ کی شہر لسبت میں انتقال پایا

الشبلی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو بکر دلف بن جحدر ہا موافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی اسیطرح پر اوسکی قبر پر کتبہ لکہا ہوا ہی یہہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی اصل کا بغداد کی پیدائش ہی اوسمین پیدا ہوا اوسمین پلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب کا شیخ تہا ابو قاسم جنید کی صحبت مین بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت مین صلحا رہتے اوسکے پاس رہتا تہا ابتدا حال مین دنیا دار تہا آخر کو درمیان مجلس خیر النساء کے حکومت سے توبہ کر کے فقیر ہوا کہتے ہین کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکہون مین نمک کی سلائیان ڈالین تاکہ عادت بیداری کی پڑ جاوے یہہ شخص شرع شریف کی بہت تعظیم کرتا تہا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکہنے مین کرتا اور یہہ کہا کرتا تہا کہ یہہ مہینہ ایسا ہی جسکو میری پروردگار نے معظم کیا ہی مجکو بہی ضرور ہی کہ مین اسکی تعظیم کرون آخر عمر مین یہہ شعر بہت پڑہا کرتا تہا

وكم من موضع لومت فيه ... لكنت به مكالا في العشيرة

ایک روز اپنی پیر شیخ جنید کی خدمت مین جاکر یہہ شعر ہاتہہ کی تالیان بجاکر سنائی ؎

عوّد دني الوصل والوصل عذب ... وردموني بالصد والصد صعب
زعموا ان معوا ان ذنبي ... فرط حبي لهم وما ذاك ذنب

لا وحق الخضوع عند التلاقي ما جزا من یحب الا یحب

حضرت جنید نے یہہ جواب دیا ہے

وتمنیت ان اراك فلما رایتکا غلبت دهشة السرور فلم املك البکا

خطیب اپنی تاریخ میں لکھتا ہی کہ ابوالحسن تمیمی نے مجھے یہہ کہا کہ ایک روز ابوبکر کی پاس اوسکی گہر میں گیا تہا وہ شوق میں آیا ہوا یہہ شعر پڑہ رہا تہا ہے

علی بعدك لا یصبر من عادته القرب

ولا یقوی علی هجرك من تیمه الحب

وان لم ترك العین فقد یبصرك القلب

اور خطیب نے درمیان بیان ابوسعید اسماعیل بن علی واعظ کی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مجھے ابوسعید نے کہا اوسنے کہا کہ مجھے طاہر خشمی نے بیان کیا اوسنے کہا کہ سامنے میرے شبلی نے اپنی شعر یہہ پڑہ کر سنائے ہے

مضت الشیبة والجیبة فانبري دمعان فی الاجفان یزد جمال

ما انصفتك الحادثات رمینني بسهم عین ولیس لی قلبان

شبلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ ۳۳۴ھ کو بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ خیزران میں مدفون ہوا عمر اوسکی ستاسی برس کی ہوئی کہتے ہیں کہ پیدائش اوسکی سروشن رائی میں ہوئی ۔ شبلی کہ شین منسوب طرف شبلہ کے ہی جو کہ ایک گاؤں دیہات اسروشنہ کا ہی یہہ شہر عظیم بری سمرقند کے بلاد ماوراء النہر اور دینا وند کے واقع ہی

ابوالحسن

ابوالحسن بری بن احمد بن السری گندی رفاء موصلی شاعر مشہور ہی ترکین میں درمیان شہر موصل کے ایک دوکان میں رفوگری کیا کرتا تہا باوجود اس پیشہ کے علم ادب کا بہت

چوتھی صدی کے شاعر

شایق تہا نظم و نثر کا اوسکو بہت خیال رہتا تہا اسلیئے اوسکی شعر بہت اچھے ہونے لگے
اور اوسنے اس علم مین مہارت تامہ پیدا کی — سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس حلب مین
آیا وہان اکر اوسکی مدح کی تا مین حیات سیف الدولہ کے اوسجا مقیم رہا بعد اوسکی وفات پانے
کے بغداد مین جا بسا اس شہر مین جاکر وزیر مہلبی کی اور رہا اوس شہر کی مدح کی اس سبب سے
شعر اوسکا رایج اور مشہور ہوگیا درمیان اوسکی اور درمیان ابو بکر محمد اور ابو عثمان سعید کی بہت
جہگڑے رہا کرتے تہے یہہ دونو شخص بہی بغداد مین شاعر مشہور تہے سری نے ان دونو کی
ثابت کی اور کہا کہ یہہ دونو شاعر میری شعر کا سرقہ کرتے ہین چنانچہ شعر اور اوستادون کے اوسنے
پڑہکر لوگون کو سنائی اونکی چوری کرنی خوب طرح ثابت کی اسلیئے اون دونو نسبی نہ بنتی تہے
— اون ایام مین ایک شاعر مشہور مسمی کشاجم بہی اون اطراف مین بہت فروغ رکہتا تہا سری
اوسکی شعر بہت پسند کرتا تہا چنانچہ سری مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور اوس
دیوان مین اون دو شاعرون مذکورہ بالا کی چوریان کثرت جائی پر چونکہ ثابت کی ہی اسلیئے مخفا
اوس دیوان کی بڑہ گئی ہی والا نہ وہ اصل مین اتنا بڑا نہ تہا — شاعر مذکور یعنے سری بہت
شیرین گفتار رنگین گفتگو شاعر پسند تہا تشبیہات اور اوصاف بہت بیان کیا کرتا تہا
اسکی سوا اور اوسکو اور طرح پسند نہ تہے اور سوا شعر کوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تہا —
قبل وفات پانی کے اوسنے تین سو ورق شعرون کے طیار کئی تہے بعد اوسکی مرنے کے
جب اور شعر بہی اوسکی تصنیف سے لوگون کی ہاتہہ آئی اوسوقت کسی ادیب و لبیب نے جو متاخرین
مین سے تہا ترتیب حروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہہ شعر سری مذکور کے ہین —
یہہ دو شعر بیان صنعت مین ہین

وکانت الابرۃ فما مضی — صائنۃ وجہی واشعاری
فاصبح الرنق بہا ضیقا — کانہ من ثقبہا جاری

چوتھی صدی کی شاعر

یہہ کسی کی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہی جسکی یہہ دو شعر ہین ؎

یلقی الندی برفیق وجہہ مسفہ ۔۔۔ فاذا التقی الجمعان عاد صفیقا
رحب المنازل ما اقام فان سری ۔۔۔ فی جحفل ترک الفضاء ضیقا

یہہ دو شعر اوسکی ثعالبی نے کتاب منتحل مین بیان کی ہین ؎

البستنی نعمارایت بہا الدجی ۔۔۔ صبحا وکنت ادی الصباح بہیما
فغدوت یحسدنی الصدیق وقبلہا ۔۔۔ قد کان یلقانی العدو رحیما

اسکا شعر کا دیوان تمامہ بہت اچہا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سی کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب ہی ۔ اور ایک کتاب الدیرہ اوسنے کچہہ اوپر تین سو سا تہہ سنہ ۳۰۰ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی یہہ حال خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی اوسسے ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ وفیات الاعیان مین نقل کیا اوسسے مین نے اردو ترجمہ کیا ۔ بعضے کہتے ہین کہ درمیان سنہ ۳۲۶ ہجری کی مرا ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان سنہ ۳۴۴ ہجری کے وفات پائی واللہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو معتبر مورخ ہی یہہ کہتا ہی کہ اوسنے درمیان سنہ ۳۲۶ ہجری کی وفات پائی تہی

ابو احمد عبید اللہ

وہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن ماہان خزاعی ہی یہہ عبید اللہ مذکور ابتدا مین اپنی بہائی محمد بن عبد اللہ کے عوض کوتوال بغداد ہوا بعد اوسکی مرنے کے پہر مستقل ہو گیا تہا وہ قوم کا سید تہا اور امیر آدمی تہا اوسسے پر اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تہا اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارۃ فی اخبار الشعراء اور کتاب رسالہ فی السیاسۃ الملوکیہ انتظام و بندوبست رعایا مین اور ایک انشا حسین اوسنے خطوط جو عبد اللہ ابن معتز

کو بھیجے تھے لکھی ہوئی ہیں — اور ایک کتاب البراعۃ والفصاحۃ ہی وہ شاعر لطیف نیک مقاصد تھا شعر بناتا اوسکو خوب آتا تھا اوسکی یہہ شعر ہیں —

واحر بامن فراق قوم ... هم المصابیح والحصون
والاُسد والمزن والروا سی ... والامن والخفض والسکون
لو تتذکرلنا اللیالی ... حتی توفّیهم المنون
فکل نار لنا قلوب ... وکل ماءٍ لنا عیون

وله ایضاً

ان الامیر هو الذی ... یضحی امیراً یوم عزله
ان نال سلطان الولایة ... لم یزل سلطان فضله

اسکا ایک دیوان شعر کا ہی پیدا ہیں اوسکی درمیان ۳۲۳ھ ہجری کی ہوئی اور ہفتہ کی رات کو ہوئی تاریخ ماہ شوال سنہ ۳۷۹ ہجری میں درمیان بغداد کے وفات پائی مقابر قریش میں مدفون ہوا — بسبب چھپ چکنے تیسری صدی کی چوتھی صدی میں اسکا حال لکھا گیا ورنہ مناسب یہہ تھا کہ تیسری صدی میں مندرج کیا جاتا

الزبیدی

وہ ابوبکر محمد بن حسن ابن عبید اللہ بن مذحج بن عبد اللہ بن محمد بن مُذحِج زبیدی اشبیلی ہی یہہ شخص اپنی زمانہ میں درمیان علم نحو اور لغت کی یگانہ روزگار تھا اور علم اعراب اور معانی اور نوادر بہت زیادہ جانتا تھا اور علم تواریخ اور اخبار میں سب سے زیادہ خبردار تھا — اوسکی زمانہ میں درمیان ملک اندلس کی کوئی نظیر اوسکی نہ تھا اوسکی تصنیفات سی اوسکی زیادتی علم کا حال معلوم ہوتا ہی ایک اوسکی تصنیف ہے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی — اور ایک کتاب طبقات النحویین واللغویین ہی اس کتاب میں اون نحویوں اور لغویوں کا

حال ہی جو مشرق کی جانب اور اندلس میں ابو محمد دولی کے زمانہ سے اوسکی اوستاذ ابو عبداللہ نحوی ریاحی تک گذرے ہیں سب لکھے ہیں — اور ایک کتاب اوسنے ابن سرۃ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قایل تھے اونکی بطلان پر لکھی ہی اوسکا نام ہتک ستور الملحدین رکھا ہی — اور ایک کتاب مسمی واضح عربیہ میں اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب بہت مفید ہی — اور ایک کتاب الابنیۃ علم نحو میں اوسنے تصنیف کی ہی ایسی کتاب کسینے نہیں بنائی حکم مستنصر باللہ حاکم اندلس نے اپنی لڑکے ولی عہد ہشام موید باللہ کو اسی شخص سے تعلیم دلوائی تھے اوسنے علم حساب اور عربیہ اوسکو پڑھائی اوسی اوس لڑکی کو بہت نفع ہوا ابوبکر زبیدی نے بھی اوسکی تعلیم کی سبب بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ اشبیلیہ کا اسیواسطی وہ قاضی ہوا زبیدی مذکور بڑا شاعر تھا ابو سلم ابن فہر کے حقین اوسنے یہہ شعر کہے ہیں ؎

ابا مسلم ان الفتی بجنانہ	ومقولہ لا بالمرکب واللبس
ولیس ثیاب المرء یغنی قلامہ	اذا کان مقصورا علی قصر النفس
ولیس یفید العلم والحلم والحجی	ابا مسلم طول القعود علی الکرسی

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ زبیدی مذکور بحکم مستنصر باللہ کی ہمراہ تھا لیکن ایک لونڈی خوبصورت کو جو اشبیلیہ میں تھے بہت چاہتا تھا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستنصر باللہ سی رخصت وہاں جانے کی چاہی اوسنے اجازت نہ دی اوسوقت اوسنے یہہ شعر لکھے اور اوس لونڈی کے پاس بھیجے ؎

ویحک یا سلمی لا تراعی	لابد لبین من زماع
لا تحسبی صبوت لا	کصبر میت علی النزاع
ما خلق اللہ من عذاب	اشد من فقد الوداع

چوتھی صدی کی شاعر

ما بینها والحمام فرق — لولا المنایات والنوائح
ان یفترق شملنا وشبکا — من بعد ما کان واجتماع
فکل شمل الی افتراق — وکل شعب الی الصدع
وکل قرب الی بعاد — وکل وصل الی انقطاع

جمعرات کے دن پہلی تاریخ جمادی الاخر سنہ ۳۷۹ تین سو اناسی مین وفات پائی اوسی روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اوسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑہائی ہے تریسٹھ برس کی اوسنے عمر پائی

ابوبکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور ہی اوسکو طبرخوی بہی کہتے ہین کیونکہ باپ اوسکا خوارزم کا اور مان اوسکی طبرستان کی تہی اسواسطی دونو ہے ملاکر اوسکا نام طبرخوری رکہا گیا یہہ ابن سمعانی نے لکہا ہی — یہہ شخص علم لغت اور انساب مین درمیان ملک شام کے امام تہا مدت تک شام مین رہا اور حلب کے آس پاس رہا کیا اپنی زمانہ مین یگانہ آفاق تہا — کہتے ہین کہ ایکدفعہ یہہ شخص صاحب بن عباد کے پاس ارجان مین گیا جب اوسکے ڈیوڑہی پر پہونچا ایک دربان سے کہا کہ تو امیر سے جاکر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کہڑا انتظار اجازت کا ہی اگر حکم ہو تو خدمت مین حاضر ہو چنانچہ وہ دربان گیا اوسنے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا کہ تو جاکر اوسے کہہ کہ مینے یہہ التزام کیا ہی کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے مگر وہ جسکو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون دربان نے وہان سے نکلکر اوسی کہا کہ امیر اسطور پر فرماتے ہین کہ جس ادیب کو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون وہ میری پاس آوے والا نہ کچہہ ضرورت نہین — ابوبکر مذکور نے اوس دربان سے کہا کہ اپنے

آقا ہے پوچھا آکہ اسقدر شعر عورتوں کی تصنیف ہے یا دسہوں یا مردوں کی تصنیف ہے دربان پھر گیا جاوسنے کہا تہا امیر کی خدمت مین عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا کہ وہ شخص مشک ابوبکر خوارزمی ہوگا حکم دیا کہ اندر لاؤ چنانچہ ابوبکر اندر گیا صاحب بہت خوش ہوا — ابوبکر مذکور کا ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور چند رسالے بہی اوسکی تصنیف ہے ہین اوسکا ذکر ثعالبی نے تتمۃ الدہر مین کیا ہی اوسکے یہہ شعر ہین ؎

یا من یحاول شرب الراح لیشربہا	ولا یفك لما یلقاہ قرطاسا
الکاس والکیس لو یقضی امتلاؤہما	ففرغ الکیس حتی تملأ الکاسا

اوسکی اشعار نمکین اور زیادہ ہین جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی نیشاپور مین اقامت کی پھر کہیں نہین گیا اوسجائی جان بحق ہوا درمیان نصف ماہ رمضان شریف سنہ ۳۸۳ ہجری کے ہوا

ابوالفرج المعالی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالفرج معالی بن ذکریا ابن یحیی بن حمید بن حماد بن داود مشہور بنام ابن طراری کے حریری نہروان کا رہنیوالا ایک فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی وہ ہرفن بہا تہا — ابن جبیر کے عوض بغداد کا قاضی ہوا وہ بہت اماموں سے روایت کرتا ہی اور اوسسے بہت اماموں نے روایت کی ہی احمد بن روح بیان کرتا ہی کہ ابوالفرج مذکور ایک دفعہ اوسی امیر کی مجلس مین حاضر ہوا تہا اوسجائی علما اور ادبا کا اکہاڑہ ہورہا تہا اوسنے اوسسے پوچہا کہ کونسے علم مین ہم تجھسے بحث اور تذکرہ کرین ابوالفرج مذکور نے اوس امیر سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سیکڑون قسم ونوع کی کتابین ہین ایک شخص کو اندر اوسکے بہیجدیجئی وہ ایک کتاب کوئی سی چہانٹ اوسکا ماتہہ جاپڑے اوٹہالاوے اور ہمکو دیدیوے ہم دیکہین کہ کس علم مین وہ کتاب ہی اوسی علم مین ان علما اور ادبا سے بحث ہونے لگے گی یہہ بیان کرکے ابن روح

چوتھی صدی کے شاعر

یوں کہتا ہی کہ اس دعوی سے ثابت ہوتا ہی کہ ابو الفرج مذکور کو تمام علوم مین دست قدرت تھے لیکن اس بندہ کہ جلال الدین مولف اس تذکرہ کی رائی ناقص مین یہہ آتا ہی کہ شاید ابن روح نے تمام حال اس شاعر کا جو اوس روز مباحثہ کی تجویز ہوئی تھے اور اوسنے یہہ دعوی کیا تھا دیکھا ہو کا مگر ابن خلکان نے نہین لکھا والا نہ ابن روح سے یہہ بعید تھا کہ فقط ابو الفرج کے دعوی کرنے سے اوسکی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیدیتا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

الا قل لمن کان لی حاسدا	اتدری علی من اسأت الأدب
اسأت علی اللہ فی حکمہ	لانک لم ترض لما وھب
فجازاک عنہ بان زادنی	وسدت علیک وجوہ الطلب

ابو الفرج مذکور کی چند تصانیف علم ادب مین ہین پیدائش اوسکی بغداد مین کے روز ساتوین تاریخ ماہ رجب سنہ ۲۸۴ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹھارہوین تاریخ ذی الحجہ سنہ ۳۵۶ مین درمیان نہروان کے وفات پائی

الخبازی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام خبازی یعنے نان بائی کے مشہور تھا یہہ شخص امی محض تھا اوسنے حروف ہجا بھی نہ پڑہی تھے درمیان بصرہ کی ایک دوکان مین روٹیان پکایا کرتا تھا اور اپنی دل سے شعر بنا کر لوگون کو سنایا کرتا بہت لوگ اوسکی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تھے اور بڑی مشتاق اوسکی شعر خوانی کے ہوکر اوسکی دوکان پر جمع رہتے تھے اور سب تعجب کرتے ابو الحسین محمد بن محمد معروف ابن لنکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف ہی وہ باوجود علو قدر اور رتبہ کی اوسکی دکان پر اوسکی شعر سننے کے شوق مین پڑا رہا کرتا تھا

چوتھی صدی کے شاعر

اوسنے اس شاعر کا دیوان بھی جمع کیا ہی ۔ نصر مذکور بغداد مین اکر مدت دراز تک رہا ۔ خطیب نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی کہ اوسے لوگون نے اوسکا دیوان بھی پڑہا ۔ اور مقطعات اوسکی معافا ابن زکریا جریری ۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم نوشیری نے روایت کئی ہین اور بہت شاعرون نے اوسکی شعرون کی روایت کی ہی ثعالبی نے یتیمہ مین اوسکی کئی قطعی لکہے ہین از انجملہ یہہ ہی ؎

خلیلی ھل ابصرتما او سمعتما	باکرم من مولی تمشی الی عبد
اتی زائرا من غیر وعد وقال لی	اعیدک من تعلیق قلبک بالوعد
فما زال نجم الوصل بینی وبینه	یدور بافلاک السعادة والسعد
فطورا علی تقبیل نرجس ناظر	وطورا علی تغضیض تفاحة الخد

اخبار نصر مذکور کے بہت ہین درمیان ۳۱۷ھ ہجری کے وفات پائی اوسکی مرنیکے تاریخ مین اختلاف ہی اسلئے چہوڑ دی گئی

البغا

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس شاعر کی ابو الفرج اور نام عبد الواصل بیٹا نصر ان محمد مخزومی شاعر مشہور ہی وہ بنام البغا کی بہت معروف ہی ثعالبی نے درمیان یتیمۃ الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ باشندگان نصیبین سے ہی اور تعریف اوسکی بہت کی ہی اور کچہہ اوسکے رسالون اور نظم کا حال اور وہ ماجری جو اوسمین اور اسحاق حالی مین گذرا تہا ذکر کیا ہی حال تمامہ ذکر کرنے سے خوف طوالت ہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

ومهفهف لما اکتست وجناته	خلع الملاحة طرزت بعذاره
لما انتصرت علی البری جفایه	فالقلب کان القلب من اضراره

کملت محاسن وجهه فکانما — اقتبس الهلال النور من انوارہ
واذا الحّ القلب فی هجرانه — قال الهوی لا بد منه فدارہ

اکثر شعرا ابوالفرج مذکور کے جید ہین اوسکا صدا اوسکی اہی مین سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین بیت تک رہا بعد اوسکی وفات کے اور شہرون مین گیا بروز ہفتہ سلخ شعبان سنہ ۳۹۶ ہجری کو وفات پائی

القاضی ابوالحسن

علی ابن عبدالعزیز جرجانی فقیہ شافعی ہی یہہ شخص علم فقہ مین کامل اور علم ادب اور شعر مین فاضل تہا — شیخ ابو اسحاق شیرازی نے درمیان کتاب طبقات فقہاء کے اسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ دیوان شعر کا ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور وہ یکانہ آفاق اعجوبہ روزگار مرد ملک علم شہسوار لشکر شہ کا تہا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسنے قطع کیا اور علوم متفرقہ اور ادب اتنا کچہہ سیکہا کہ تمام علوم مین مشہور عالم کامل اور فاضل بی بدل ہوگیا اوسکی قطعی بہت ہین سب تحفہ مین یہہ دو شعر اوسکے ہین ؎

قد بیّح الحبّ بمشتاقك — فاقبله احسن اخلاقك
لا تجفه وارع له حقه — فانه احسن عشاقك

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہی سبین متنبی کے خاصون کا حال بیان کیا ہی اوسکا نام کتاب الوساطہ بین المتنبی وخصومہ ہی اس کتاب کے دیکہنے سے شخص کا فضل اور علم معلوم ہوتا ہی اور یہہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اوسکو کتب قدما پر تہی — حاکم ابن عبداللہ نیشاپوری نے درمیان تاریخ نیشاپور کے یہہ ذکر کیا ہی کہ وہ درمیان سلخ ماہ صفر سنہ ۳۶۶ ہجری کے شہر نیشاپور مین فوت ہوا — اور بعضے سنہ ۳۶۳ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ بجہ ماما تہا جب فوت ہوا مگر قول اول اصح ہی ثابت اوسکا وہان سے جرجان مین لاکر دفن کیا

چوتھی صدی کے شاعر

البسامی

ابوالحسن علی بن محمد منصور بن نصر بن بسام شاعر جو کہ معروف بنام بسامی ہے یہہ شاعر مشہور و معروف ہی والدہ اوسکی امامہ بنت حمدان ندیم تہی وہ شعرا اور ظرفا سے گذرا ہی یہہ شخص بہت شوخ طبع سوہنپہٹ اور ہاجی تہا اسکی ہجو سے کوئی امیر وزیر اور چھوٹا بڑا مطلق نہین بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی ہجو کی ہی چنانچہ اپنے باپ کیے بہی اوسنے ہجو کی ہی اور بہائیون اور بہنون اور تمام کنبی اور اہلبیت اپنی کے ہجو کی ہی یہہ دو شعر اس شاعر ہاجی نے اپنی باپ کی ہجو مین کہے ہین ؎

هبك عمرت عمر عشرين لنرا ... اتري انني اموت و تبقى

فلئن عشت بعد موتك يومًا ... لاشقن جيب مالك شقا

وله

اقصرت عن طلب البطالة والصبا ... لما علاني للمشيب قناع

لله ايام الشباب و لهوه ... لوان ايام الشباب تباع

فدع الصبا يا قلب واسل عن الهوى ... ما فيك بعد مشيبك استمتاع

وانظر الى الدنيا بعين مودّع ... فلقد دنا سفر وحان وداع

والحادثات موكلات بالفتى ... والناس بعد الحادثان سماع

ابن بسام مذکور نے درمیان ماہ صفر ۳۰۲ یا ۳۰۳ ہجری کی وفات پائی اور کچھہ اوپر ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی

ابوالحسن علی

بن عبد اللہ بن وصیف معروف بنام ناشی اصغر الخلا شاعر مشہور وہ اچھی عروضی ہے ہی اس شاعر نے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حالین بہت تصیدے

جوہری صیدلی شاعر

لکھے ہین وہ علم کلام بہت جانتا تہا اوسنے علم کلام لینے عقاید ابو سہل اسماعیل ابن علی بن نوبخت متکلم سے پڑہا تہا سات متکلم بڑے جلیل القدر جو گذرے ہین ایک اونمین سے یہہ شخص ہی جسکی تصنیف سے کتابین بہی بہت ہین دادا اوسکا ایک غلام مملوک تہا خلا اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ زیور بنایا کرتا تہا ہندی اسکی سُنا رہی ایک دفعہ دربار سیف الدولہ ابن حمدان مین درمیان حلب کے وہ گیا جب اوسی رخصت ہونے لگا یہہ شعر اوسکو لکہہ کر دیئے اوسنے اوسکی سہایتہ بہت کیا تہا ؎

اودع لا انی اودع طایعا	واعطیت الدہر ما کنت یانعا
وارجع لا القی سواد الوجہ صنا	لنفسی وان القیت بالنفس جزعا
تحملت عنا بالصنایع والعلا	فستودع اللہ العلا والصنایعا
رعاک الذی یرعی بسیفک دولہ	ولقاک روض العیش اخضر یانعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہین درمیان سنہ ۳۶۶ ہجری کے اوسنے وفات پائی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۲۷۱ دوسو اکہتر کے ہوئی تہی

الراہی

ابو القاسم علی بن اسحاق بن خلف بغدادی معروف بنام راہی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر مداح بہت خوب ہی اوسکے نادرات بہت ہین خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے یہہ کہا ہی کہ یہہ شاعر تشبیہات مین بڑا کمال رکہتا تہا اور وہ ذات کا قصابی تہا اوسکی دوکان گوشت کی درمیان قطیعۃ الربیع کے تہی ۔ اور عمید الدولہ ابو سعد عبد الرحیم نے طبقات شعرا مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر بروز دوشنبہ دسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۳۱۶ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز چہارشنبہ دسوین جمادی الاخر سنہ ۳۵۲ ہجری کو

پانچوین صدی کی شاعر

فوت ہوا درمیان مقابر قریش کے مدفون ہوا جاریت اوسکی بہت مشہور ہی اکثر اوسکی اشعار
اہبیت کے حقین ہین — اور سیف الدولہ وزیر صلبی وغیرہ روسا کے بھی مدح مین ہین
یہہ شعر اوسکی ہین ؎

صدودك للهوي هتك استتاري — وعاونه البكاء على اشتهاري
ولو اخلع عذاري فيك الا — لما عانيت من حسن العذاري
وكم ابصرت من حسن ولكن — عليك لشقوتي وقع اختياري

وله ايضا

ومدامة اصبابها في كاسها — نور على فلك الاصابع يازغ
رقت وغاب عن الزجاجة لطفها — فكانما الابريق منها فارغ

وله ايضاً

وبيض الحاظ والجفون كانما — هززن سيوفاً واستللن خناجرا
تصدين لي يوماً بمنفرج اللوى — فغادرن قلبي بالتصبر غادرا
سفرن بدوراً وانتقبن اهلة — ومسن غصوناً والتفتن جاذرا
واطلعن في الاجياب بالذر انجما — جعلن لجبات القلوب ضرائرا

یہہ مضمون بہت عجیب ہی ہر چند اوسکی اور شعرا نے بھی اوسکو باندہا ہی لیکن صورت اور آلا
نیچ پر کسی کا شعر نہین کیونکہ اوسنے ابداع اور اختراع کیا ہی — زاہ ایک گانو
دیہات نیشاپور سی ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کرکے زاہی کہتے ہین اور لوگ بھی
اوسکی طرف بہت منسوب ہین تمام ہوا صدی چوتھی کے شعرا کا بیان تا

حصہ پانچوان

صدی پانچوین

پانچوین صدیکی شاعر

اسمین اون شعرا کا بیان ہی جنہون نے پانچوین صدی مین وفات پائی ہی یا انکہ اس صدی مین زندہ تہے اور اونکی وفات کا حال نہین معلوم کہ کب پائی

ابو الوفاء المافروخی

باخرزی درمیان اپنے تذکرہ دمیتہ القصر کی کہتا ہی کہ وہ شاعر اصفہانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہی اور اوسنے یہہ کہا کہ ابو الوفا نے میری سامنے یہہ شعر مسمی بہرام طبّاخ کے حقین پڑہ کر سنائی تہے درمیان ۴۵۲ھ ہجری کے وہ یہہ ہین ؎

اقل عن صلف لم توت عن سلف — والق الانام علی قدر و معرفۃ
فان والدک الطبّاخ اعرفہ — فانشر حدیثک عن قدر و معرفۃ

واضح ہو کہ دمیتہ القصر ایک تذکرہ ذیل یتیمۃ الدہر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہی جسکا ذکر اگی آویگا اس مولف نے اپنی ہم عصر و نکا ذکر اوسمین بہت لکہا ہی وہ تذکرہ مجہے بہی دیکہنا اور اوسسے چند شاعرون کے شعر جنکی ضرورت تہے لکہنے میری اوستاذ جناب مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس وہ تذکرہ دہلی مین موجود ہی کہ خط اوسکا بہت خوب اور پرانا لکہا ہوا ہی لیکن غلط بہت ہی

ابن بابا

یہہ ایک شاعر ہی جسکا نام معلوم نہین ہوا باخرزی نے صرف اسکی حالمین یہہ لکہا ہی کہ باب ادب کا اوسپر کہلا ہوا اور سند فضل کے اس شاعر کی واسطے بچہی ہوئے اور حقاق شعر کی اوسکی لئے شعلہ زن یہہ شاعر صاحب نظام الملک کے مداحون مین سے ہی اوسنے اوپر دروازہ شہر قسرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی درمیان ۴۶۳ھ ہجری کے یہہ مدح کی تہے ؎

یمینک ابدی العارضین سحابا — وعزمک امضی الصارمین ذبابا

وانت اعم الناس طولاً وسودداً واطیبھم جرثومۃ ونصاباً
واسمحھم فی النائبات اغاثۃ وامرعھم یوم العطاء جناباً

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تین شعر بطور نمونہ بہت ہین

الحسین

بن الحسن الخطیبی ارموی اسنے بہی نظام الملک کی مدح اشنہ کی دروازہ پر ماہ ذالحجہ ۴۶۲ھ ہجری مین اس قصیدہ سے کی تہے یہہ شاعر بہی معاصرین باخرزی سے ہی سے اوس قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین ؎

إذا عام خضراء الوغی لطریدہ تقاطر منہا النصل والعین والردی
وان ظمئت لله خیل اخاضہا لیسقی ظماہا فی نجیع من العدی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

عبد اللہ

باخرزی کہتا ہی کہ عبد اللہ ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت مین جب وہ درمیان ملک شام کے تہا ماہ صفر ۴۶۲ھ ہجری مین آیا اور یہہ قصیدہ نونیہ اوسکی سامنے اوسنے پڑہا جسمین کا ایک شعر یہہ ہی ؎

الشوق فرق بین الجفن والوسن والسقم اثر فی روحی وبدنی

نظامی سبزپوری

کنیت اوسکی ابو القاسم عزیزان بن محمدی اس شخص کی حاکم رجبہ نے بڑی عزت اور قدر کی چنانچہ اوس سے نہایت اوسکو بہی محبت ہوگئی اور اوسکی سرکار مین چین اوڑایا کیا پہر تنگ اور مفلس ہوگیا پہر دولت مند ہوا پہر اوس مدرسہ مین جو نیشاپور مین بنایا تہا درس وہی اطفال پر مامور کیا گیا اوسجائی بہت اچہی طرح عیش مین وہ رہا کرتا تہا

پانچوین صید ملکی شاعر

باخرزی کہتا ہی کہ اوسنے نظام الملک کے روبرو مجکو یہہ اپنی شعر پڑہ کر سنایی تہے وہ یہہ ہین ؎

انّ من ایقن ان لم تجده ... زخرف الدّنیا سوی الذکر الحسن
کان سبطة الکف طلقاه ... کالاهلة الصّاحب القرم الحسن

اور یہہ بہی پڑہیی تہے

احنّ الی ارضی وغیر عجیب ... فکم حنّ للاوطان قلب غریب
دحبت لی تباشیر الصّباح کانها ... لقد اخذت من غربتی بنصیبی

الموفّق

باخرزی کہتا ہی کہ موافق ابن خلیل بن احمد شیبانی ایک شاعر ہی جو صاحب نظام الملک حسن طوسی کی مدح کرتا ہی یہہ شاعر باخرزی کی معاصرین مین سے تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

دعینی وعلمی والتّقی ومناسکی ... وانا فی دهری انیس العوانک
وان تشتهی عنّی وصفا ولذّة ... فنیریی الی غیری فلست هنالک
ولست اروم الرّوم والرّیر والدّهی ... وادرامها غیری فلست کذلک
الی الله لی الالتمسک بالتّقی ... ومدح نظام الملک صدر المهالک

احمد بن محمّد

باخرزی کہتا ہی کہ احمد بن محمد موری ادیبی ہی یہہ بہی نظام الملک کی مداحین سے شمار کیا گیا ہی اوسکا قصیدہ رائیہ دیکہنے مین آیا اچہا ہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

اطلع النّاس وجهه قمرا ... بطرفه قلب ذی التّقی فرّا
لبستان حسن ارلست مبسمه ... بسر فی صحن حدقة الزّهرا

ما خلق الله مثله بشرا یبشره ظل تعین البشرا

ناصر بن سلمه

باخرزی کہتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے مدح مین لکہا تہا اوسمین کے یہہ تین شعر مینے لکہہ لئے ہین — یہہ شاعر اوسکا معاصر ہی مگر افسوس کہ ان شاعرون کے حالین نہ نسب اور نہ اوسکا حال اور نہ پیدایش یا وفات کچہہ نہین باخرزی لکہتا ہے اسطور کا تذکرہ کبہی مفید نہین ہوتا ہے

فلا قطعن الیک کل تنوفة زوراء ذات سهولة وحزون
تشکر النعام بها حفی اظلافها والعین جدب مسارح وعیون
یوصف مامون الکلاله شملة موسومة یاطی الهجیر امون

فنا خسرو

باخرزی کہتا ہی کہ فنا خسرو بن ابی طاہر بن بہاء الدولہ — میری سامنے ابو الفضل یحیی بن نصر بن سعد ی بغدادی نے اس شاعر کی شعر پڑہی اور کہا کہ وہ ابہی زندہ ہین ہی سیف الدولہ ابراہیم بن ینال کی سرکار مین رہتا تہا یہہ روایت درمیان سنہ ۴۴۲ ہجری کی ہے اوسکی شعر یہہ ہین ہے

ما علنی والشباب لیعدنی ان لا اکون المقنع البطلا
احی تقبل الاعراب سنتنا وکن کسا فور فی الذی فعلا
ولا تخف والسماء لو علمت انا غضاب لامطرت نهلا
فحلها والفجاج خابطة براکبیها الوهاد والقللا
حتی تنال العلی فتخبطها بوخدها او تصادف اجلا
وکل من بات دون بغیته مشمرا نحوها فقد وصلا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو علی محمد

بیان حسن بصری کا باخرزی کہتا ہی کہ ابو عامر عجمی کہتا تہا کہ اس فاضل سے میں نے ملاقات کی تہی بہت خوب نیک خصایل اور مقل مند آدمی تہا اوسنے یہہ شعر اپنی پڑہ کر سنائی تہے وہ یہہ ہین ۔

یا علی عبد اللہ باللہ العظیم — وضعت فی الکون اخلافک من در الشیم
تکونت ابا الطیب من ماء النعیم — فلہذا انت کالارواح تجری فی الجسوم

ابو علی

بن شبل بغدادی ۔ باخرزی کہتا ہی کہ اوسکو میں نے بغداد مین دیکہا تہا وہ ۵۰۰ھ ہجری کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے چند سطر اپنی تصنیف سے مجہ مستعار دین ہر چند کہ مین بہت چاہتا تہا کہ اس خوش خو عالم نیک گو کی صحبت مین رہون مگر حوادثات زمانہ نے اوسکی ہمسی مجکو نہ چہوڑا جدائی کروادی اوسنے جواب اپنی شعر مجکو پڑہ کر سنائی تہے یہہ ہین ۔

قالوا المشیب فقلت صبح — قد تنفس فی غیاہب
ان کان کافور الغوارب — در فی مسک الذوائب
فاللیل احسن ما یکون — اذا ترضع بالکواکب

ابو الفضل

یحیی بن نصر سہلی بغدادی وہ درمیان ۴۳۰ھ ہجری کے بیچ نوروز کے تہا میں ہزار شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی ابیات بموجب قول باخرزی کے موجود ہین جن ایام مین کہ نظام الملک بانسامہ بڑ ڈیرا ڈالی ہوئی تہا اوسنے اوسکی مدح مین یہہ قصیدہ جسکا اول یہہ ہی ۔

والبدر خیر مطیة المتعمل ... وهو الاله ذخیرة للمؤمل

وعقال لهوي مطلق لم یعقل ... ولقد خلعت خلاعتي ونفضتها

وهو ي مغازلة الغزال الاکحل ... وهجرت خلان الصبابة والصبی

ابو طالب

حمزہ بن عامرۃ الاسدی باخرزی یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سفر کرتا ہوا بوشنج پر پہونچا وہان جاکر وطن اوسکو اپنا بنا کر رہنے لگا اور اوسمین ایک مدرسہ موافق اوسکی خواہش کی طیار ہوا اطراف ونواح سے تمام طلبا ذی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسہ مین اوسکی پاس آکر حاضر ہوئے جو آیا سو فاضل ہوگیا جسنے اوسپہ پڑہا کمال کو پہونچا مقولہ باخرزی کا یہہ ہی کہ بوشنج پر درمیان سنہ ۴۴۳ ہجری کے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر سنائی تہے سہ

ابصرت الشباب وخنت المشیب ... برفض الوقار وخلع الرسن

فمتی متی ذا اما آن ان ... ولم ترع سمعا الی واعظ

ابو سعید

باخرزی نے دمیۃ القصر مین لکہا ہی کہ نام اوس شاعر کا محمد بن حمزۃ الموصلی ہی مسافرت اختیار کر کے خراسان مین گیا اوسجائی رہنے لگا پیدایش اوسکی موصل کے ہی باخرزی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست اور پیارا ہی دو برس یہی مجلس اور اوسمین ربط پیدا اچھے طرح کے علوم اور فنون وہ جانتا تہا مثل اوسکے میںنے کوئی ذو فنون نہین دیکہا اسپر تحفہ تر یہہ ہی کہ فلک ناہنجار نے اوس نا تجربہ کار پر ظلم کر کے اوسکی فضل اور علم پر بٹا لگایا یہہ قصیدہ نظامیہ جو نظام الملک کی مدح مین اوسنے تصنیف کیا تہا میری پاس اوسنے بہیجا مینے بعینہ مندرج کتاب دمیۃ القصر کیا کیونکہ یہی

ہمارے اور اوسکے شرط تھے وہ یہہ ہی

وھل ترکت فی الحوادث منۃ	بھا استمیل الخل او استزیدہ
والیس خطب عاق عزمی عن الصبی	مشیب تداعت فی العذار وفودہ
اذا لم یکن عقل الفتی دار عالہ	فکل بلا من کل جو تقودہ
اذا عدم المرء الکمال فانہ	سواء علینا فقدہ ووجودہ
اذا المرء لم تستانف المجد نفسہ	فلا خیر فیما اورثتہ جدودہ
اذا رنق العذب الفرات فانہ	عزیز علی نفس الکریم ورودہ

یہہ قصیدہ بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو العلاء

ابو العلا کہ محمد بن علی بن حسول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور ماہر سب علوم سے گذرا ہی باخرزی کہتا ہی کہ یہہ شخص نیک طبیعت اور خوش نویس تھا اور بچپن سے بغداد اور فضلاء کی صحبت اوسکو بھاتی تھی اتفاق سے میں بھی درمیان ری کے اوسکے گھر میں جاکر اوسی ملاقات ہوئی اوسنے اپنا قصیدہ مجکو پڑھ کر سنایا جسکے یہہ دو شعر ہیں ؎

یا ھادی العیر نقبا بالقواریر	وقف فلیس بعار وقفۃ العیر
واطلب ماء فی عین ظللت قصرت	حمر الدموع علی بیض المقاصیر

باخرزی کہتا ہی کہ یہہ مضمون اسطرح کا ہی اگر میرے گھٹنو نہیں سستے ہو تی البتہ میں بسبب فرحت اور سرور کے ناچنے لگتا یہہ تمام کلام طیب ہی لیکن میری کہٹنی کے بیمار یکا طبیب نہیں ہی اسی فاضل نے ایک رسالہ ادب میں لکھا ہی اوسمیں حرارت کو برودت پر فضیلت دی ہی ۔ باخرزی کہتا ہی کہ میں نے بھی ایک رسالہ اوسکی ضد پر تصنیف کیا

وسیاں بردوت کو فضیلت حرارت پردی کتب خانہ رے میں درسیان ۴۳۳ھ ہجری کے اوسنے میری سامنے یہہ شعر پڑہی تے ؎

دخلت علی الشیخ فیمن دخل	فہرہل عصعصة وانتحل
واظہر من نحوہ الکبریاء	ما لم اقدر وما لم احل
فقلت لہ موثرا نصحہ	وقد یقبل النصح ممن بخل
اذا کنت سیدنا سدتنا	وان کنت للمال فاذہب فحل

ابن البدیع الاصفہانی

باخرزی کہتاہی کہ شیخ ابو محمد عدانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر یہہ کہا کہ میں نے ابن البدیع کی زبان سے یہہ شعر سنے تے ؎

نسیم الصبا کیف السبیل الی نجد	وکیف ہم بعدی نری وہو واوعد
نری حفظوا العہد الذی کان بیننا	فانی الی یوم المعاد اعلی العہد
سلام علیکم سلام مودع	ولکن سلام لا یزال علی البعد

ابو نصر

باخرزی کہتاہی کہ محمد بن عمر بن محمد اصفہانی یہہ جوان ظریف بڑا شاعر نظام الملک کی خدمت میں درسیان نیشاپور کی آیا اور مجہپر اوسنے بہت احسان واکرام کیا یہہ شعر اپنے میرے سامنے اوسنے پڑہے ؎

یا نظام الملک یا اطلعة	من جبین الشمس ابہی مشرفة
الموالی کلہم فی نعمة	ما تری منک علیہم وقفة
لا تذر عبدک من جملتہم	خارجا کالخطة المسرفة

اسماعیل

پانچوین صدی کی شاعر

باخرزی کہتا ہی کہ وہ استاذ مہذب ابو الفضل اسماعیل بن علی العبدلی سہروردی
ہی بیری اوسکی ملاقات ایام صاحب ابو عبد اللہ حسین بن میکال غزنوی مین ہوئی اون
ایام مین دربار کا مین منشی تہا اور یہہ شخص امیر قتلمش بن مغر اللہ کا وزیر کا
تہا جرجان مین ملاقات ہوئی میری گمان مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ سہیل اور
ثریا دونو ملجا دینگے اوسجائی بیری اور اونکی یہہ ذکر آیا تہا کہ اللہ تعالی کے
نزدیک یہہ بات بہت آسان ہی کہ پہر بہی ہا رے اور آپ کی ملاقات
ہوگی انشاء اللہ تعالی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور مین وہ بہی سرکار نظام
الملک مین منسلک ہوا اور مین بہی اوسی جائی نوکر تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

انا الحمام مهيبا في القراب كذا ... وفي الرقاب عذاري يجتلى القصر
لابد ان انتفي فالدهر ذو غير ... يحتاج فيه الى الصمصامة الذكر

مہیار

یہہ شاعر اول مین مجوسی تہا پہر درمیان ۴۹۰ ہجری کے مسلمان ہوگیا اور
شریف رضی کے صحبت مین رہا کرتا تہا ایک روز اوسکو ابو القاسم بن
برہان نے کہا کہ ای مہیار تو آگ سے بچ کر امن جہنم مین ہوگیا گویا ایک کونہ سے
دوسری کونہ مین آبیٹہا اوسنے کہا کیونکہ ابو القاسم نے کہا اسطرح پر اول مین
تو مجوسی تہا اصحاب نبی صلعم کو اپنے اشعار مین گالیان دیا کرتا تہا اب مسلمان ہوگیا
آتش جہنم سے بچا ابن شاعر کا حال ابن خلکان اور ابو الفدا اور سوزنی متاخرین
نے لکہا ہی یہہ بڑا شاعر گزرا ہی یہہ چند شعر اوسکے وہ ہین جنمین مذمت ہندکان
عرب کے جو قبل بعثت خدا صلعم کے تہے اوسنے بیان کی ہی وہ یہہ ہین ؎

صاروخت مظلمة دنياكم ... حتى اضاء كوكب في هاشم

پانچوین صدی کے شاعر

نسلتربہ وکنتم من قبلہ ستر بیوت فی ضلوع کا تو ۔
ثم قضی سلما فی ریبہ فلم یکن من عذرکم لسبالو
نقضتموا عھودہ فی اھلہ وجز تم عن سنن المراسم
وقد شھد تم مقتل ابن عمہ خیر مصل بعدہ وصا ئم
وما استحل باغیا اما مکم یزید بالطف من ابن فاطم
وھا الی الیوم الظبا خاضبہ من دمھم مناسر القشاعم

اشعار اوسکے بہت مشہور ہین ابو الفدا کہتا ہی کہ مہیار مذکور درمیان ۴۲۸ھ ہجری کے فوت ہوا

المحسن الصوری

تذکرہ ارج الشمیم مین لکھا ہی کہ کنیت اوسکی ابو محمد نام عبد المحسن بنا محمد بن احمد بن محمد بن غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بھی ایک شعراء جیدین اور محسنین مین سے ہی شعر اوسکی بہت اچھی الفاظ نا در معانی بہت خوب کلام عجیب و نکین و شیرین گٹھاوٹ اور جوڑ توڑ بہت خوب اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی ؎

رھینۃ احجار بیداء دکدک تولت فخلت عروۃ المتمسک
وقد کنت ابکی ان تسکت واغما انا الیوم ابکی انھا لیس تسبک

صوری مذکور نے درمیان ۴۱۹ھ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی اسّی برسکی ہوی

احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہی وہ ایک غلام مسمی اسلم کو بہت پیار کرتا تہا اوسکا قصہ اسی غلام کے ساتہہ بہت مشہور ہی اور اوسکے شعر بھی اس غلام کے حقین بہت ہین کیونکہ وہ اوسکا عاشق زار تہا از انجملہ یہہ شعر ہین اسی غلام کی حقین

اور سنے کہے ہین ؎

اسلمنی فی هواه	اسلوه هدی الرشاء
غزال له مقله	یصب بها من یشاء
وشانیا حاسد	سیسأل عمّا وشاء
ولو شاء ان یرتشی	علی الوصل دوحی ارتشاء

اس غلام کی محبت مین رنج کہا کر یہہ شخص مرگیا ابن اثیر کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۴۰۰ ہجری کے فوت ہوا تہا

القاضی عبد الوہاب

قاضی عبد الوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن طوق ہی یہہ شعر اوسکی تصنیف سے مشہور ہین جن ایام مین بغداد اوسنے چہوڑی یہہ شعر مفارقت بغداد کی نسبت کہے تہے ؎

سلام علی بغداد فی کل موطن	وحقّ له منّی سلام مضاعف
فواللّٰه ما فارقتها عن قلی لها	وانی لبسطی جانبیها لعارف
ولکنها ضاقت علی باسرها	ولو کان الا ذراع منها تساعف
وکانت کحلّ کنت اهوی دنوه	واختلافه بنای به وتخالف

ابن بسام اپنی تذکرہ مین یون لکہتا ہی کہ یہہ فقیہہ گویا اصحاب عباس کی زبان تہا اسکی شعر مین نے ایسی پائی ہین کہ اوکی معانی بہت شیرین اور الفاظ پاکیزہ ہین وہ درمیان سنہ ۳۶۶ ہجری کے پیدا ہوا اور سنہ ۴۲۲ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ساٹہہ برس کا تہے ؎

قابوس

شمس المعالی ابو الحسین قابوس ابن ابی طاہر یہہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم و ناثر

گذرا ہی اوسکی رسالی بہت مشہور ہین اور شعر اوسکے بہت اچھی ہین ایک دفعہ جب اوسکے رعایا پھر گئے تہے اور وہ گھر مین اپنے محصور ہوا تہا اوسوقت یہہ شعر اوسنے بنای تہے

قل للذي يصروف الدهر عبرنا ... هل عائد الدهر الا من حوادثه
اماتري البحر يطفو فوقه جيف ... وتستقر باقصى قعره الدرر
فان تكن عبثت ايدى الزمان بنا ... ونالنا من تمادي بؤسه ضرر
ففي السماء نجوم لها عدد ... وليس تكسف الا الشمس والقمر

ان شعرون کا قصہ یہہ ہی کہ قابوس مذکور بردبار نہ تہا اوسکی یہہ خو نہی جو کوئی جرم خفیف بہی کرتا اوسکو سزا سنگین دیتا اسیواسطی اون لوگون کو بہت غصہ آیا اور سب نے خفا ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ جفاجو کو مار ڈالنا چاہیے جب بادشاہ نے دیکہا کہ میری مصاحبون کی نظر بدی پر ہی بہاگ کر گہر مین جا چہپا اور گہر مین بیٹہا رہا کرتا تہا کہ کوئی مار نہ ڈالے — اوسکا بیٹا منوچہر تخت پر بیٹہا لیکن لشکریون نے منوچہر سے کہا کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا حکم فرماوین اوسنے جواب نہ دیا جب لشکریون نے دیکہا کہ منوچہر نے کچہہ جواب نہ دیا سب یکدفعہ بطور یغار اوسکے گہر پر جا چڑہی محل شاہی مین داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوازمہ عیش و زندگانی کا چہین لیا یہانتک کہ کپڑے بدن پر جو پہن رہا تہا وہ بہی اوتار لے اس خیال کہ ماری جاوے گے آپ ہی مر رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردی کہا کر درمیان سنہ چار سو تین ہجری کے فوت ہوا

ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب اندلسی شاعر مشہور ہی اوسکے شعر بہت اچہے ہوتے ہین یہہ شعر اوسکے ہین —

کتبت لها اشفع عاشق ... علی موقع اللثر بالناظر
فردت الی جواب الهوی ... باجور فی مایة حاسر
منعمة نطقت بالجفون ... فدلت علی رقة الخاطر
کان فوادی اذا اعرضت ... تعلق فی مخلبی طائر

یہہ شعر ماہ جمادی الاول ۶۲۶ھ چار سو چھبیس میں فوت ہوا

ابن الحاجب

ابو الحسین ہبۃ اللہ بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہہ شخص عالم و فاضل نحوی اور شاعر گذرا ہی اوسکی شعر بہت اچھے ہوتے ہین یہہ شعر اوسکے ہین رات کے وصف کرتا ہی ؎

یا لیلة سلك الزمان ... بطیبها فی کل مسلك
اذا المدقق دف المسرة ... مدرکا ما لیس یدرك
واللیل قد فضح الظلام ... فستره عنه تهتك
وکانما زهر النجوم ... بلمعها اشعل تحرك

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی ابن شمیم میں لکھا ہوا ہی یہہ شاعر آخر ماہ رمضان ۶۴۶ھ چھ سو چھیالیس میں درمیان خلافت قایم بامر اللہ عباسی کے فوت ہوا

ابو الفتح

ابو الفتح علی بن محمد بستی شاعر مشہور ہی حاکم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکھا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب ماہر یکانۂ آفاق تہا اوس نے امام شافعی کی مدح مین بہت قصیدے کہے ہین اوسکی نظم اور نثر دونو بہت اچھے ہین نثر اوسکی کا یہہ نمونہ ہی

من اصلح فاسده اغتر حاسده ومن اطاع غضبه اضاع ادبه
عادات السادات سادات العادات

اور نظم اوسکی مین یہہ شعر بطور نمونہ لکھتا ہون ؎

وقد یلبس المراء خیر الشباب ومن دونها حالة مغضبة
کمن یکتسی خلة حمرة وعلتها ودم فی الریة

وله

زیادة المرء فی دنیاه نقصان وربحه غیر محظ الخیر خسران

یہہ ساٹہہ شعر کا قصیدہ ہی اوسمین حکمتین اور نصایح بہری ہین — استوی نے کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ مین لکھا ہی کہ یہہ شاعر ۳۱۸ھ مین فوت ہوا یہی ذہبی نے درمیان کتاب عبر کی لکھا ہی اور کہا ہی کہ بخارا مین فوت ہوا ابن خلکان نے بہی ان دونون ہی کے موافقت کی ہی مگر یہہ کہا ہی کہ ۳۱۷ھ مین فوت ہوا — اور مصنف تاریخ بغداد یہہ کہتا ہی کہ درمیان ۳۲۳ھ ہجری کے فوت ہوا یہہ بہت فرق ہی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

تحمل اخاك علی ما به فما فی استقامة مطمع
وانی له خلق واحد وفیه طبایعة الاربع

رافع ابن الحسین

ابن معن — ابن اثیر اپنی تاریخ مین لکھتا ہی کہ یہہ شخص بہت استوار اور شجاع تہا اور شہر نکریت کا وہ حاکم تہا بعد اوسکی حمیس ابن تغلب اوسکی جگہ کا بیٹا مالک ہوا اوسکے شعر بہت اچہے ہوتے تہے — اور ملک اسمعیل ابوالفدا اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر مین کہتا ہی کہ یہہ شاعر مرد استوار اور شجاع تہا اوسکا ایک ہاتہہ بیہوشی نشہ شراب مین کٹ گیا تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

لها ریقة استغفر الله انها اللذ واشتهی فی النفوس من الخمر
وصارم طرف لا یزایل جفنه ولم ار سیفا قط فی جفنه یفر

پانچویں صدی کی شاعرات

فقلت لها والعيش تحدج بالضحى — اعدّى لفقري ما استطعت من الصبر
سانفق ريعان الشبيبة انفا — على طلب العليا او طلب الاجر
اليس من الخسران ان ليالينا — تمرّ بلا وصل وتحسب من عمري

ان اشعار کو ابن اثیر — اور ابو الفدا نے بھی موافق قول ابن اثیر کی رافع مذکور کی طرف نسبت کیا ہے — لاکن ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ یہہ شعر وزیر مغربی کے ہیں واللہ اعلم — رافع مذکور کے ہاتھہ کٹنے کے حالین یہہ لکھا ہی کہ اوسکی چچا کی کسی غلام نے دہنا ہاتھہ کاٹ ڈالا تہا — حقیقت حال یہہ ہی کہ اوسکی ہمراہ شراب پیتا تہا اثنار شراب نوشی میں درمیان اوسکے اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہو پڑا اوسنے تلوار کھینچی رافع واسطے صلح کروانے کے کھڑا ہو گیا غلام نے اوسکے ہاتھہ پر تلوار ماری مغالطہ میں اوسکا ہاتھہ کٹ گیا — درمیان ۴۲۷ھ ہجری کی فوت ہوا

شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ شرفہ کا شاعر ماہر تہا اوسکی یہہ شعر ہیں ؎

فوض خيامك عن ارض تهان بها — وجانب الذل ان الذل يجتنب
وارحل اذا كان في الاوطان مبغضة — فالمندل الرطب في اوطانه حطب

ماہ رمضان ۴۵۳ھ ہجری میں فوت ہوا

باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو طیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر مشہور ہی — سمعانی نے طبقات میں لکھا ہی کہ یہہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تہا علم فقہ شیخ ابو محمد جوینی سے اوسنے پڑہا بعد ازان علم ادب اور شعر خوانی اور نظم میں اوسپر غالب ہو گیا — اوسنے ایک تذکرہ دمیۃ القصر تصنیف کیا ہی اسمیں تذکرہ

پانچوین صدیکی شاعر

اپنی معاصرین کی شعر لکھے ہین مگر کسی کی عمر یا ولادت یا سن تعیش پر اکا ہی نہین کی اور نہ حال اچہا لکہا ہی اکثر شاعرونکا نام لکہکر اونکی شعر لکہہ دیتی اسلئے یہہ تذکرہ بہت مفید نہین اوسیتے دیباچہ مین یہہ دعوی کیا ہی کہ تتمۃ الدہر ثعالبی نے مردون کے حالمین لکہا ہی مین زندونکا ایک تذکرہ بنا تا ہون اسیوا سطے اوسکو ذیل تتمۃ الدہر کہتے ہین اس کتاب پر ایک اور کتاب ابو الحسین ابن زید بیہقی نے مسمی وشاح الدمیۃ تصنیف کی ہی وہ دمیۃ القصر کا ذیل کہلاتا ہی — باخرزی کی تصنیف سی ایک دیوان شعر کا بہی بہت بڑا لوگون کی پاس موجود ہی یہہ شعر اوسکی ہین ؎

یا خالق الصبح من لا لا عز تہ ... وجاعل اللیل من اضلاعہ سکنا
بصورۃ الوثن استعبدتنی و بہا ... فتنتنی وقد بما ہجب لے شجنا
لا غروان احرقت نار الہوی کبدی ... فالنار حق علی من یعبد الوثنا

وله

وانی لا شکو لسع اصداغک التی ... عقاربہا فی وجنتک تحوم
وابکی لدر الثغر منک ولا اب ... یدیر علی الضحاک وہو یتیم

وله

عرانی زکام فابتلانی بمکرہا ... بحجر ملیح فی ملاحتہ فرد
رکمت الیہی وردخدیہ لاثما ... وقد یعتری داء الزکام من الورد

یہہ اوسکی شعر بیان شدت جاڑی مین ہین ؎

کم موصن لبستہ اصفار الشتا ... فغدا السکان الجمیر حسودا
وتری طیور الماء فی وکناتہا ... تختار حر النار والسفودا
واذا رمیت بفضل کاسک فی الہوی ... عادت الیک من العقیق عقودا

یا صاحب العوہین لا تھما حرّک لنا عودا وحرّق عودا

درمیان باخرز کے شہر قتیل مین بیچ مجلس انس کے ماہ ذیقعدہ ۴۶۷ھ ہجری مین مقتول ہوا سب اسکا یہہ تہا کہ اوسکا خون ہدر کیا گیا تہا کیونکہ اوسنے ایسی ہی خطا کی تہی یہہ امام السمعانی نے اپنی کتاب طبقات مین لکہا ہی اور ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ باخرزی مظلوم ہوکر مقتول ہوا — باخرز ایک شہر ہی نساوات نیشاپور سے

ابو الرضی

ابو الرضی فضل بن منصور ظریف فارقی امیر آدمی تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی اچہی اشعار مین سے اوسکی یہہ ہین ؎

ومعطف الخصر مطبوع علی اصلف عشقتہ ودواعی العین یعشقہ

وکیف اطمع منہ فی مواصلۃ وکل یوم لنا شمل یفرقہ

وقد تسامح قلبی فی مواصلتی علی السلو ولکن من یصدقہ

اھابہ وھو خلق الوجہ مبتسم وکیف یطمعنی فی السیف رونقہ

درمیان ۴۳۰ھ چار سو تیس ہجری کی فوت ہوا

ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکنیت ابن البواب منشی مشہور ہی کوئی شخص متقدمین اور متاخرین مین سے اوسکی برابری کتابت مین نہین کرسکتا — گرچہ ابن مقلہ نے اول ہی اول خط کوفیین سے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد مین وہ اوسے پشک سابق ہی لیکن ابن البواب مذکور نے اس طریقہ کو زینت اور رونق ایسی دی کہ کسی نے ایسی ترمیم نہ کی تہی — بروز جمعرات دوسری جمادی الثانی ۴۲۳ھ ہجری مین درمیان بغداد کے فوت ہوا — امام احمد بن حنبل کی قریب مدفون ہوا یہہ حال

خلکان نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن الوواب نے ان دو شعرون سے مرثیہ کسیکا کہا ہی وہ یہہ ہین ؎

استشعر الکتاب ذکرک سابقا وقضت نحبک ذلک الایام
فلذلک سودۃ الدواۃ کتابہ اسفا علیک وسقت کالاقلام

ابن مہران

اوستاذ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفرائنی لقب اوسکا رکن الدین فقیہ شافعی المذہب متکلم اصول گذرا ہی — حاکم ابو عبداللہ نے اپنی تاریخ مین اوسکی حال مین یہہ لکھا ہی کہ اکثر شیوخ نیشاپور نے اس شخص سے علم اصول اور علم کلام پڑہا ہی — اور اہل خراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم کی تقرر ہین اور اسکے تصنیفات سے بہت ہین بڑی کتابین ہین از انجملہ ایک بہت بڑی کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلدون مین مینے دیکہا ہی — اسی شخص سے قاضی ابو طیب طبری نے اصول فقہ سیکہے تہے اور اسی شخص کی واسطے نیشاپور مین مدرسہ بنایا گیا تہا — اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی نے درمیان کتاب سیاق تاریخ نیشاپور کے اس شخص کا یہہ ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص رتبہ اجتہاد کا بسبب تبحر علوم کی اور بسبب مجتمع ہونے تمام شرایط امامۃ کی رکہتا تہا — اور اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ مین چاہتا ہون کہ نیشاپور مین مرون تاکہ سب باشندگان نیشاپور میری جنازہ کی نماز پڑہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بروز عاشورا سنہ ۴۱۸ ہجری مین درمیان نیشاپور کے فوت ہوا وہان سے اوسکا جنازہ اسفرائین مین لیجاکر شہد مین دفن کیا — جب نظام الملک نے درمیان بغداد کے ایک مدرسہ بنایا اسی کہا

کا ایڈ

کہ آپ مدرسی اس مدرسہ کی اختیار کیجئی اوسنے ہرگز قبول نہ کی جب اوسنی نا ناموقت نظام الملک ابو نصر بن صباغ مصنف کتاب شاہی کو تھوڑی دنون کے واسطے مدرس مقرر کیا پھر اوسنے مان لیا اوسوقت وہ مدرس ہوئی اوسی مدرسہ مین تعلیم طلبا کو دیتا رہا یہانتک کہ فوت ہوا اسحال مین شیخ ابو نصر کی حالمین ابن خلکان نے بہت کچھ لکھا ہے جسکو منظور ہو اوسکے بیانمین دیکھ لیوے — اوسکی تصنیفات بے بہت کتابین بابرکت اور مفید ہین از انجملہ — کتاب مہذب مذہب ہی — اور کتاب تبنیہ علم فقہ مین ہی — اور کتاب اللمع اور شرح اوسکی علم اصول مین ہی — اور کتاب النکت علم خلاف مین — اور کتاب التبصرہ — اور معونہ — اور کتاب تلخیص مناظرہ مین ہی سوا اسکی اور بھی تصنیف سی ہین لوگون کو ان کتابون سے نفع ہوا ہی خلق کثیر نے وہ کتابین پڑہی ہین شعر بھی اس شخص کے بہت اچھی ہین از انجملہ دو شعر بطور نمونہ لکھتا ہون ؎

سالت الناس عن خلّ وفیّ	فقالوا ما الی هذا سبیل
تمسک ان ظفرت بذیل حرّ	فان الحرّ فی الدّنیا قلیل

عاصم

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکھا ہی کہ یہہ شخص عاصم درمیان بغداد کی گذرا ہی اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی — یہہ لطیفہ اوسکا ہی

تراه من الذکاء نحیف جسم	علیه من توقّده دلیل
اذا کان الفتی ضخم المعانی	فلیس یضیره الجسم النحیل

بہت پارسا اور بڑا دیندار یہہ شخص تہا نیکیان اس شخص کی تعداد سی خارج ہین پیدائش اوسنے درمیان سنہ ۳۹۳ ہجری کے فیروزآباد مین پائی بروز یکشنبہ العشرین جمادالآخر کو فوت ہوا یہہ بیان سمعانی نے کتاب الذیل مین کیا ہی — اور بعضی کہتے ہین درمیان

جمادالاول ۴۷۶ھ ہجری مین صبح کی وقت بغداد مین دروازہ ابرز کے پاس انتقال ہوا
— اور محب الدین ابن نجار نے تاریخ بغداد مین اس شخص کے حقین یہہ لکہا ہی
کہ اصحاب شافعی کا وہ امام تہا اور یہہ وہ شخص ہی جسکا علم اور فضل تمام بلاد اور شہرون مین
مشہور ہوا اور اپنی اہل زمانہ پر فوقیت اوسنے حاصل کی اور اکثر علماء اوس وقت کے
اسکی شاگرد ونمین سے ہین فیروزآباد ایک شہر فارس مین ہی وہان پیدا اور پرورش
پائی شیرازمین آکر علم فقہ ابوعبداللہ بیضاوی اور ابواحمد عبدالوہاب سے پڑہا —
بعدازان بصرہ مین آکر جوزی سے علم تحصیل کیا پہر درمیان ماہ شوال ۴۱۰ھ ہجری کے
بغداد مین گیا وہان ابوطیب طبری سے علم سیکہا پیدائش اوسکے درمیان ۳۹۳ھ
ہجری کی ہوئی — اور ابوعبداللہ حمیدی یہہ کہتا ہی کہ مینے اوسی پوچہا تہا کہ اپکا
سن تولد کونسا ہی اوسنے ایسی دلایل بیان کیے کہ اوسنے معلوم یہہ ہوا کہ ۹۶ھ
مین پیدا ہوا اور یہہ بہی اوسنے کہا تہا کہ شیرازمین طالب علمی کرنی درمیان ۴۱۱ھ
ہجری کی کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ پیدائش اوسکی ۹۰ھ مین ہوئی واللہ اعلم صحیح کون سا
قول ہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکے یارون نے مدرسہ نظامیہ مین بیٹہہ کر اوسکا
ماتم کیا جب ماتم ہوچکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اوسوقت مؤید الملک بن نظام
نے ابوسعید کو بجائی اوسکے مدرس کیا جب نظام الملک کو اسبات کی خبر پہونچی
اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹی کو لکہا کہ ایسی فاضل اجل کی تو نے کچہہ ماتم داری
نہ کی مناسب یون ہی کہ برس روز تک اوسکی خاطر مدرسہ بند پڑا رہی اور سب لوگ
فاضل کی ماتم مین مشغول رہو — اور ابوسعید جو بجائی اوسکے مدرس ہوا تہا اوسکو
موقوف کیا بجائی اوسکے شیخ ابونصر عبدالسید بن صباغ کو مدرس بنایا اور
برس روز تک ماتم داری کروائی

پانچوین صدی کے شاعر

الحصری القیروانی

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بھی ہی — اور کتاب زہر الآداب — اور ثمر الالباب یہہ دو تو کتابین اوسی کی تصنیف ہین ان کتابون مین ہر ایک نادر شئی اوسنے جمع کی ہی اور ایک کتاب المصون فی سر الہوی المکنون ایک جلد مین اوسکی تصنیف ہی اس کتاب مین لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف وظرایف بھری ہوئی ہین — ابن رشیق نے اپنی کتاب انموذج مین اسکا ذکر کیا ہی اور کچھہ اخبار بھی اوسکی بیان کئی ہین وہ کہتا ہی کہ تمام جوانان قیروان اوسکے پاس جمع ہوکر اصلاح شعر کی لیا کرتے تہے وہ اون سبکا سردار اور استاذ تہا جب اوسکی تصنیفات مشہور ہوئین تمام زمانہ مین واہ واہ اور تعریف ہونے لگے اسطرح پر اوسنی نام پیدا کیا تہا اوسکی شعر یہہ ہین ؎

انی احبک حبا لیس یبلغہ ۔۔۔ فہم ولا ینتہی وصفی الی صفتہ
اقصی نہایۃ علمی فیہ معرفتی ۔۔۔ بالعجز منی عن ادراک معرفتہ

وله

اورد قلبی الردی ۔۔۔ لام عذار قد بدا
اسود کالکفر یری ۔۔۔ فی ابیض مثل الہدی

ابو اسحاق مذکور درمیان قیروان کی سنہ ۴۱۳ ہجری مین فوت ہوا ابن بسام جو کہ ابو الحسن حصری کی خالہ کا بیٹا ہی درمیان زخیرہ کی بیان کرتا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ سنہ ۴۵۳ ہجری مین وہ فوت ہوا مگر قول اول اصح ہی — قاضی رشید بن زبیر نے درمیان کتاب الجمان کے جزو اول مین یہہ للہا ہی کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الآداب در

پانچوین صدیکی شاعر

سیان سنہ ۵۰۰ ہجری کی تالیف کی یہہ بات اوپر صحیح ہونے قول ابن السبام کی دلالت کرتی ہی

ابو العلاء

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود بن مظہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحرث بن ربیعہ بن النور بن اسحم بن ارقم بن نعمان بن عری بن عطفان بن عمر بن بریح بن خدیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرۃ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی معرّی لغوی شاعر مشہور ہی اوسکو علم ادب سب سی اچہا آتا تہا علم نحو اور علم لغت اپنی باپ سے معرّہ مین اوسنی تحصیل کیا پہر علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حلب مین جاکر تحصیل علم کیا اوسکی تصانیف بہت مشہور ہین اور رسالی اوسکی منقول ہین — ایک کتاب اوسنی نظم مین لزوم مالا یلزم تصنیف کی ہی یہہ کتاب بہت اچہی نافع ہی پانچ جزا اوسکی ہین — اور سقط الزند بہی اوسکی تصنیف سی ہی اوسنی آپ ہی اوسکی شرح کی ہی اوس شرح کا نام ضوء السقط رکہا ہی ایک کتاب اوسکی الایک والغصون ہی اس کتاب کا نام ہمزہ والروف مشہور ہوگیا ہی اسکی سوجہ ہین علم ادب مین یہہ کتاب ہی — اپنی زمانہ کا علامہ تہا — اوسی سے ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نے اور خطیب ابو زکریا تبریزی نے شارح کتاب حماسہ نے علم پڑہا ہی پیدایش اوسکی بروز جمعہ وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۳۶۴ ہجری مین درمیان شہر معرّہ کی ہوئی بسبب چیچک کی اندہا ہوگیا درمیان سنہ ۶۷ ہجری کی اوسکی دہنے آنکہ کی سفیدی سب پہتلی کی ڈہنک گئی تہے اور بائین آنکہ بالکل جاتی رہی تہے حافظ سلفی کہتا ہی کہ مجکو ابو عبد اللہ بن ولید بن غریب الایادی نے یہہ کہا کہ مین اپنی چچا ابو العلاء مذکور کے پاس گیا تہا اوسکو حجرہ مین اوسکی مصلّی پر بیٹہی ہوئی مینے پایا وہ بڈہا تہا مجکو بلاکر میری سر پر ہاتہہ پہرایا اون دنون مین

بچہ تہا مین نے اوسوقت اوسکی انکہون کی طرف دیکہا انکہ بعدوم تہے اور ایک اندگہسی
تہی بدن اوسکا دبلا تہا — جب ابوالعلار مذکور نے کتاب لامع عزیزی شرح دیوان
متنبی کی تصنیف سی فراغت پائی اور ایک جماعت نے اوسی شرح کو پڑہا اوسوقت
ابوالعلار نے یہہ کہا کہ مجکو گویا متنبی غیب کی انکہونسی دیکہہ کر میری حق مین یہہ شعر
کہا ہی وہ یہہ ہی ؎

انا الذی نظر الاعمی الی ادبی واسمعت کلماتی من بہ صمم

اسی شاعر مذکور نے ابتو تمام کی دیوان کو مختصر کرکی اوسکا نام ذکری حبیب رکہا ہی —
اور دیوان بحتری کا بہی خلاصہ کرکی اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبی کا خلاصہ
کرکی اوسکا نام معجزہ احمد رکہا ان لوگون کے شعرون پر کلام بہی کئی ہین اور جو اونسی خطا
یا صواب ہوا ہی وہ سب اوسنے بیان کردیا ہی بغداد مین درمیان سنہ ۳۹۹ ہجری کے آیا
اور دوسری دفعہ سنہ ۴۱۹ مین اکر ایک برس سات مہینے قیام کرکے پہر معرہ کی طرف مراجعت
کی معرہ مین آکر اپنی گہر مین بیٹہہ رہا اور کتابین تصنیف کرنی شروع کین اوسی بہت آدمیون
نے علم سیکہا دور دور سے طالب علمون نے اوسپر آکر ہجوم کیا اور علماء اور وزراء
اور اہل اقتدار یعنے ذی رتبہ آدمیون نے اوسی مکاتیب کی ہی — اس فاضل نے اپنا نام
بسبب خانہ نشینی کی رہین المحبسین رکہا تہا پینتالیس برس تک بسبب دینداری کے اوسنے
گوشت نہین کہایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکار سقدمین کے تہا کیونکہ وہ لوگ گوشت
اسواسطے نہ کہاتے تہے تاکہ لوگون کو عادت جانورون کی ذبح اور قتل کرنے
کی نہ ہوجاوے اون لوگونکا یہہ مذہب تہا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج
اور تکلیف نہ دیا کرتی تہے جیسا کہ ہندو لوگ اکثر یہی استعمال مین لاتے
ہین — گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تہا یہہ شعر

درباریہ نظم اوسکے ہین ؎

لا تطلبن بالة لك رتبة ۔۔۔ قلم البليغ بغير جدة معزل
سكن السماء كان الثماء كلاهما ۔۔۔ هذا له رمح وهذا اعزل

یہہ واقعہ تیسری تاریخ ربیع الاول یا تیرہوین تاریخ کو درمیان ۴۱۲ و ۴۱۳ ہجری اوسنے وفات پائی مگر مرتی وقت اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر پر یہہ لکہہ دینا ؎

هذا جناه ابی علیّ ۔۔۔ وما جنیت علی احد

یہہ مضمون بہی حکما و متقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ اونکا یہہ مقولہ ہی کہ پیدا کرنا اور جنوانا بیٹی کا شکم عورت سے لینے اوسے جارح کرکے حمل رکہوانا اور پہر پیدا کروانا یہہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہوکر ہزارہا عذاب اور رنج مین گرفتار ہوجاتا ہی اوسکا گناہ باپ کی گردن پر ہونا چاہئے جسنے اوسکو جنوایا کیونکہ وہ نہ جنواتا نہ وہ معرض رنج والم کا ہوتا ۔ تین دن بیمار رہا چوتہے دن وفات پائی اوسکی پاس سوائی اوسکے چچا کی اولاد کی اور کوئی نہ تہا جب مرنے لگا اپنی رستہ داروں سے کہا کہ دوات قلم میری سامنے لیکر آؤ جو مین تلاوت وہ لکہہ چکا اوس بڑبڑاٹ مین درحالت نزع جو دل مین آیا لکہوایا کیا جب مرگیا ابوالحسن علی بن ہمام نے اوسکی مرنے کا بڑا مرثیہ لکہا تہا شعر مین اوسکا عقیدہ یعنے جانوروں کے ایذا دہی دینی بیان کے پہر اوراخلاق ذکر کیے ۔ قبر اوسکے یہی اہل ولبنی کے لوگون کے زیارت طیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذی الوزارتین الاعلی احمد بن عبد الملک بن عمر بن محمد بن عیسی بن شہید اشجعی اندلسی قرطبی یہہ شخص اولاد رضاح بن ازراح

کی ہے ہی جو بردز مرج راہط ہمراہ ضحاک بن قیس فہری تہا — ابن بسام نے اوسکا ذکر در میان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف اوسکی کی ہی اور بہت اوسکی نظم اور قطایع اور رسالون کا ذکر کیا ہی یہہ شخص اہل اندلس مین سب سے زیادہ عالم تہا اپنی فنون اور علم مین نامی تہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابوحزم طاہری کے بہت ظرافت اور لطافت اور گفتگو ہا کرتی تہے اوسکی تصانیف بہت اچہی نادر ہین از انجملہ کتاب کشف الدک والیضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوابع اور ایک حانوت عطار وغیرہ ہی باوجود ان فضلون کی کریم اور سخی بہت تہا اوسکی اسباب مین بہت حکایات اور نوادر ہین اوسکی اچہی شعرونمین سے یہہ شعر ہین ؎

وتدري سباع الطير ان كلما ... اذا القيت صيد الكماة سباع
تطير جياعا فوقه وتردها ... ظباة الى الاوكار وهي شباع

گرچہ یہہ معنی اچہی ہون اس مضمون کو شعرا جاہلیت اور اہل اسلام قبل اوسکی بہت باندہ چکی ہین اکثر شعرا اوسکے بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی درمیان ۳۶۲ھ ہجری مین ہوئی — جمعہ کی روز دوپہر کی وقت سلخ جمادی الاولی ۴۲۶ھ ہجری کی درمیان قرطبہ کے فوت ہوا دوسری روز بمقبرہ ام سلمہ مین مدفون ہوا

ابو عمر

ابو عمر احمد بن محمد بن عاصی بن احمد بن سلیمان بن علیبی بن دراج اندلسی قسطلی شاعر اور کاتب ہی — منصور ابن عامر کی سرکار مین عہدہ منشی گری اور شاعری پر مامور تہا درمیان اندلس کے اور شعرا جیدون سی یہہ بہی شمار کیا جاتا ہی — ابو منصور ثعالبی نے تذکرہ یتیمۃ الدہر مین اسکی حقین یہہ لکہا ہی کہ یہہ شاعر اندلس مین ایسا تہا جیسا متنبی شام مین گذرا ہی جو نظم وہ لکہتا تہا خالی جودت سے

نہوتی تہے — ابوالحسن ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین بعد اوسکی تعریف اور بیان رسایل اور نظم اوسکی کی یہہ کہا ہی کہ اس شاعر کا دیوان دو جلد مین ہی — منصور بن ابی عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابونواس حکمی نے جو خضیب بن عبد المجید حاکم مصر مدح مین لکہا ہی اوسکا تو معارضہ کر اوس قصیدہ کا اول یہہ ہی ؎

اجارة بیتینا ابوك غیور ۔۔۔ ومیسور ما یرجی لدیك عسیر

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچہا تصنیف کیا وہ یہہ ہی ؎

الا تعلمی ان الثواء هو التوی ۔۔۔ وان بیوت العاجزین قبور

تخوّفنی طول الثغار وانّه ۔۔۔ لتقبیل کفّ العامری سفیر

وعینی ارد ماء المفاوز اجنا ۔۔۔ لاحیث ماء المکرمات نمیر

فانّ خطیرات المهالك ضمّنت ۔۔۔ لزاکبها انّ الجزاء خطیر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسکے ذکر کرنے کی کچہہ حاجت نہین — پیدایش اوسکی ماہ محرم ۳۴۷ھ ہجری مین ہوئی بروز یکشنبہ چودہوین جمادی الاخر ۴۲۱ھ مین فوت ہوا

ابو الولید

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر مشہور ہی — ابن بسام مصنف ذخیرہ نے اوسکی حق مین یہہ کہا ہی کہ ابوالولید پر نظم اور نثر تمام ہوگئی یہہ شخص گرم و سرد زمانہ چکہا ہوا تہا بیان نظم اور نثر کا بہی سب پر فوقیت لیگیا اوسکے دریاے علم کا کنارہ نہین پایا جاتا — اور نہ چاند قوت تالیف کو گہن لگا اور نہ اوسکی سحر بیانی کا جادو مقابلہ کرسکا اور نہ اوسکی نجوم کو تقران ہوا قرطبہ مین جو اور فقیہہ رہتے تہے اونمین سے یہہ سردار تہا اوسکا ادب

پانچوین صدی کی شاعر

بہت اچہا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا فاضل گذرا ہی اسکی مدح سو رخون نے بہت کی ہی ابن خلکان اوسکا بہت بڑا مادح ہی ۔ قرطبہ پے معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ پاس درمیان سنہ ۴۴۱ ہجری کی گیا اوسنے اپنے خواصونمین اوسکو بہرتی کیا اوسکی پاس بڑی عزت اور شان مین رہتا تہا جو یہہ کہا کرتا وہی ہوتا خلوت مین اور شاعر نیز اسی سی باتین ہوا کرتین بہت رسالی اوسکی واسطے اپنے تحریر کئے اور نظم بہت اوسکی حق مین اوسنے تصنیف کی ہین از انجملہ یہہ اشعار ہین ؎

بیني وبینك ما لو شئت لم یضع	سرّ اذا ذاعت کالاسرار لم یذع
یا بایعًا حظّه منّی ولو بذلت	لی الحیوة بحظّی منه لم ابع
یکفیك انّك ان حمّلت قلبی	ما لا یستطیع قلوب الناس یستطع
تہ أحتمل واستطل أصبر عزاهُنّ	وول اقبل وقل اسمع ومر أطع

شروع ماہ رجب سنہ ۴۶۳ ہجری مین درمیان شہر اشبیلہ کے اوسنے وفات پائی اور وہین مدفون ہوا ۔ اور ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین بعد اوسکی مدح کی یہہ کہا ہی کہ اوسکی کنیت ابوبکر تہے اور وہ بیرہ مین درمیان سنہ ۴۰۰ ہجری چار سو پانچ ہجری کے فوت ہوا جنازہ اوسکا قرطبہ مین لاکر بروز دوشنبہ چھٹا ماہ ربیع الآخر سنہ مذکور کو دفن کیا پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۵۴ ہجری کی ہوئی تہی

ابو جعفر

ابو جعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن الابار شاعر مشہور ہی متقدمین عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعراء مین سے یہہ بہی ایک شاعر ہی وہ عالم و فاضل تہا اوسکو صناعت نظم مین سب پر فضل ہی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

لو تدر ما خلفت عیناك فی خلدی	من اضطرام ولا ما کابدت کبدی

افديه من زائر رام الذنوفلم ... يسطعه من غرق في الدمع متقد
خاف العيون فوافاني على عجل ... معطلا جيده الا من الجيد
عاطيته الكاس فاستحيت مدامتها ... من ذلك الشنب المعسول والبرد
حتى اذا غازلت احفانه سنة ... وصيرته يد الصهباء طوع يدي
اردت توسيده خدي وقلت له ... فقال كفك عندي افضل الوسد
فبات في حرم لا عذر يذعره ... وبت اطعن ان لم اصدر ولم ارد
بدر الدجى وبدر التم ممتحق ... والافق محلولك الازرار من جسد
تحير الليل منه اين مطلعه ... اما دري الليل ان البدر في عضد

اسي اسلوب پر اوسکی قطعی اور نادر لطیفہ بہت ہین ایک دیوان بھی اسکی تصنیف ہی ابن بسام ذخیرہ مین کہتا ہی کہ وہ درمیان ۴۲۳ھ سنہ ہجری کی فوت ہوا

ابو نصر

ابو نصر احمد بن یوسف السلیکی منازی بڑی فاضلون اور شعرا ونمین سے ایک فاضل وشاعر گذرا ہی — ابو نصر احمد بن مروان کردی حاکم میافارقین ودیار بکر کے سرکار مین عہدہ وزارت پر مامور تہا وہ فاضل جید اور شاعر کامل تہا ایک دفعہ قسطنطنیہ مین اوسنے جاکر بہت کتابین جمع کرکے خریدکین جب بہت بڑا کتب خانہ ہو گیا اوسوقت جامع مسجد میافارقین — اور جامع آمد بر دو کتب خانہ بناکر وہ کتابین وہان رکہہ کر وقف کردین وہ کتابین آج کی دن تک موجود ہین دونو کتب خانونمین جنکو کتب منازی کہتے ہین — ابو العلاء معری سے درمیان سفر کی یہہ فاضل ملاقی ہوا ابو العلاء نے اپنا حال اوسے بہت بیان کیا کہ لوگ مجکو بہت ستاتی ہین باوجودیکہ مینے اونسے گوشہ نشینی اختیار کی ہی اوسنے جواب مین کہا کہ لوگون کو

غبط ہوگیا ہی مینے تو دنیا اور دین دونو اوسکے واسطے ترک کردیا ہی — ابو العلا کو آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا و مسبدم ابو العلا یہہ کہتا جاتا تہا کہ ای آخرت بہی ترک کی آخرت بہی ترک کی اور افسوس بہی کرتا جاتا تہا پہر سر نیچی کر لیا اور اوسسے کلام نہ کیے یہانتک کہ وہ چلا گیا — وادی بزاعان مین جب یہہ شاعر گیا وہان کے حسن اور رنگ و روپ کو دیکہہ کر سب کچہہ بہول گیا اوسوقت یہہ شعر بنایے

وقانا لفتح الرمضاء وادٍ	وقاہ مضاعف النبت العمیم
نزلنا دوحة فحنا علینا	حنو المرضعات علی الفطیم
وارشفنا علی ظمأ زلالاً	الذ من المدامة للندیم
یراعی الشمس انی قابلته	فیحجبها و یاذن للنسیم
یروع حصاه حالیة العذاری	فتلمس جانب العقد النظیم

یہہ شعر بہت اچہی اور نادر ہین اوس شاعر کا دیوان بہت کمیاب ہی مگر قطعی بہت پائی جاتے ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ قاضی فاضل نے بعض اوباء کو جو سیاح آدمی تہے یہہ وصیت کردی تہی کہ اوس شاعر کا دیوان جہان پاؤ لکہہ لاؤ اونہونے بہت شہرون مین تالاش کی کہین دستیاب نہوا — اوسنے ۴۳۷ھ ہجری مین وفات پائی

ابن طباطبا

ابو القاسم ابن طباطبا شریف علوی ایک سید جلیل القدر عالی حسب و نسب شاعر جید کذرا ہی کہی درست نے ایک رقعہ اوسکو لکہا تہا جسکی جورب مین اوسنے یہہ شعر لکہے ہین اوحال اوس نزرگوار کا میری نگاہ نہین آیا ارج بہیم مین یہہ شعر اوسکے پائے تہے وہ یہہ ہین ؎

وقرأت الذي کتبت و مازال	یجی و معانی و سمیری

وغدا البال باستزاج السّطور ... شاهدًا بامتزاجنا فی السّطور الضّمیر
واقتران الکلام لفظا وخطّا ... حاکما باقتران ود الصّدور
وتبرّکت باجتماع الکلامین ... رجا اجتماعنا فی السرور
وتعانق بالظهور علی الوا شیے ... فصارت احابتی فی النّظهور

ابن اثیر کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان سنہ ۶۱۶ ہجری کے فوت ہوا یعنے ایک ہزار دو عیسوی مین

الوزیر ابوالسعادات

محمد بن جعفر بن خسرج ملقب بلقب ابو السعادات ابن قسانجس اوسکے خطوط وکتابات بہت اچھی ہین اور شعر بہی اچھی ہین از انجلہ نمونہ یہہ ہین ؎

اودعکم وانی ذو اکتئاب ... وارحل منکم والقلب ابی
وان فراقکم فی کل حال ... لاوجع من مفارقة الشبابی
اسر وما دمت لکم جوارا ... ولا ملت منازلکم رکابی
واشکر کلما اوطیت دارًا ... لیالینا القصار بلا اجتنابی
واذکرکم اذا هبت جنوب ... فیذکرنی عرارات النّصابی
لکم منی المودّة فی اغترابی ... وانتم الف نفسی فی اقترابی

یہہ شخص مقتول ہوکر فوت ہوا حال اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابوبکر الیجار نے اوسکو بگڑ کر قید کیا تہا جب کہ ابوالفدا رمین اسکا حال لکہہ چکا ہون ماہ رمضان مین وہ قتل کیا گیا — بعضے کہتے ہین کہ قید خانہ مین لوگون کو بہیج کر قتل کروادیا تہا عمر اوسکے اکاون برس کے تہے وہ سنہ ۶۴۱ ہجری مین مقتول ہوا

ابوالخطاب الحبلی

ابن اثیر نے اپنے تاریخ کامل مین لکہا ہی کہ یہہ شخص یعنے ابوالخطاب حبلی شام مین جاکر سعدی

پانچوین صدی کی شاعر

ملا کر جب ملک شام یہ اوسنے مراجعت کی تہے اندا ہوگیا تہا اوسکے شعر بہت اچھے ہین درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری مین اوسنے وفات پائی تہے اوسکے یہہ دو شعر ارج الشمیم سے نقل کئے جاتے ہین ؎

ما حکم لحب فھو ممتثل ۔۔۔ وما جناح للحبیب محتمل

تھوی وتشکوی الطباء وکل ھوی ۔۔۔ لا یحل الجسم فھو منتحل

ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشیق مشہور قیروانی ایک فاضل ہی بلیغ اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب العمدہ ہی اس کتاب مین حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اوسی آدمی کو اچھے اور بُرے شعر کے سمجھنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہو جاتے ہی — اور کتاب الانموذج بہی اسیکی تصنیف سے ہی — اور سوا اسکی اور رسالے بہت ہین اور نظم بہت اچھے ہے ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ یہہ شخص درمیان سنہ کے پیدا ہوا اوسنے ابتدائی علم ادب تہوڑا سا پڑہا — بعد ازان وہانسے قیروان مین درمیان سنہ ۴۰۶ ہجری کے آیا وہان علم ادب پڑہا — اور سوا اسکی اوروں نے یہہ بیان کیا ہی کہ یہہ شاعر مہدیہ مین درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے اوسکا باپ ایک غلام رومی غلامان ازدی سے تہا اور سنہ ۴۶۳ ہجری مین اس مصنف نے وفات پائی اوسکا باپ شہر مہدیہ مین سُنار کا پیشہ کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اوسوقت اوسکی باپ نے اوسکو علم ادب اور پیشہ اہل علم کا سکہلایا شعر کہنا اپنے وطن ہی مین سیکہا تہا لیکن اوسکی نفس نے ترقی چاہی اور ارادہ کیا کہ اہل ادب مین سے شمار کیا جاؤن اسلیئے وہ قیروان مین آیا وہان آکر اوسنے شہرت پائی وہان کے حاکم کے مدح کی اسلیئے اوسکی خدمت مین مشرف ہوا اور وہین رہا کیا یہان تک کہ عربون نے قیروان پر حملہ کیا جب عرب قیروان مین

آئی اور اونہونے وہان کے باشندون کو قتل کرکے اوس شہر کو ویران کیا اوسوقت وہ جزیرہ صقلیہ مین ایک شہر مازر مین جا بسا وہین فوت ہوا اور سکے یہہ شعر ہین ؎

احب اخی وان اعرضت عنه ... وقل علی مسامعه کلامی
ولی فی وجهه تقطیب راض ... کما قطبت فی وجه المدام
ودت تقطب من غیر بغض ... وبغض کامن تحت ابتسام

اور یہہ شعر ابن بسام نے ذخیرہ مین اوسکے لکھے ہین کیا اچھی شعر ہین ؎

اسلمنی حب سلیمانکم ... الی هوی الیره القتل
قالت لنا جند ملاحاته ... لما بدا ما قالت الفل
قوموا ادخلوا مساکنکم ... قبل ان تحطکم اعینه النجل

اوسکی تصنیفات سے قراضة الذہب ایک کتاب کرچہ چھوتی جلد کی ہی لیکن اوسمین فایدہ بڑا ہی — اور کتاب الشذور الذہبی اوسکی تصنیف سی علم لغت مین ہی اوس کتاب مین ہر ایک کلمہ شاذ کا ذکر ہی

الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شنجا عقلانی مصنف خطبون مشہورہ کا ہی اوسکی تصنیف سے رسایل بہی بہت ہین — نثر کی لکہنے مین اوستاذ کامل تہا قاضی فاضل کو اوس شخص کے حافظہ اور کلام کا بڑا اعتماد تہا اور اکثر اوسکے کلام قاضی مذکور کو حفظ تہے — عماد الدین اصفہانی نے اوس فاضل کے حق مین درمیان کتاب خریدہ کے لکہا ہی کہ مجید مذکور مثل اپنے نام کے مجید تہا اوسکو کلام کے اختراع اور ابداع کرنے کی طاقت تہی — اوسکی خطبی بہت نادر اور رنگین ہین ابن بسام نے بہی درمیان ذخیرہ کے اوسکا حال اچہا لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے نقل کئے ہین ؎

ما زال یختارہ الزمان ملوکہ حتی اصاب المصطفی المتخیرا
قل للاولی ساس الوری و تقدموا قدما هلموا شاهد والمتاخرا
تجدوہ اوسع فی السیاسة منکر صدرا واحمد فی العواقب مصدرا
انکان رای شاوروہ احنفا ان کان باس نازلوہ عنترا
فقضام والحسنات مل کتابه وعلی منال صیامه قد افطرا
ولقد تحی قلك العدو بجهده لوکان یقدر ان یرد مقدرا

یہہ شعر بہت اوسنے لکھے ہین لیکن بسبب خوف طوالت اتنی ہی پر اکتفا کیا اور یہہ بہی ابن بسام نے لکھا ہی کہ وہ درمیان خزانۃ النبود کے جو کہ درمیان قاہرہ کی ایک قید خانہ ہی بنایا ہوا معز کا ۳۶۲ھ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الجوائز

ابو الجوائز حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب واسطی جو کہ فاضلون مین سے گذرا ہے مدت تک بغداد مین رہا — اور خطیب اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہی کہ مینی اوسکی اخبار اور حکایات اور اشعار اور خطوط اور مسودات ابن سکوۃ ہاشم کی پاس دیکہے تہے یہہ شخص ثقہ نہ تہا قابل اعتبار نہین ہی — مگر ابن سکرہ کہتا ہی کہ وہ ادیب اور شاعر نیک فکر آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین جو ابن سکرہ کے سامنے اوسنے خود پڑہ کر سنائی تہے ؎

دع الناس طرا واصرف الود عنهم اذا کنت فی اخلاقهم لا تسامح
ولا تبغ من دهر تظاهر نقمه صفاء بنیه فالطباع جوامح
وشیآن معدومان فی الارض درهم حلال دخل فی الحقیقه ناصح

ابو الجوائز مذکور کی تالیفات بہت اچہی ہین اور خط بہی بہت خوب ہین اور شعر بہی

بہت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی قطعی بہت دیکھے ہین مگر دیوان اوسکا کوئی نہین دیکھا اور یہہ بھی معلوم نہین کہ اوسکے اشعار بھی تدوین ہوئی ہین یا نہین اوسنے درمیان سنہ ۴۶۱ ہجری کے وفات پائی

ابو المطاع

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ ابو المطاع ذو القرنین بن ابو المظفر حمدان بن ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی ملقب بلقب وجیہ الدولہ ہی یہہ شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

انی لاحسد لافی اسطر الصحف ... اذا رایت اعتناق اللام للالف

وما اطنهما طالی اعتناقهما ... الا لما لقیا من شدة الشغف

وله

افدی الذی زرته بالسیف مشتملا ... ولحظ عینیه امضی من مضاربه

فاخضلت بخادی فی العناق له ... حتی لبست بخادا من ذوائبه

فکان اسعدنا فی نیل بغیته ... من کان فی الحب اشقانا بصاحبه

اوسکے شعر بہت اچھی ہین درمیان صفر سنہ ۴۶۲ ہجری کی ابو المطاع مذکور فوت ہوا جن ایام مین کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدی حاکم تہا یہہ بھی اوسکی پاس گیا تہا اوسنے شہر اسکندریہ کا اوسکو صوبہ دار کر دیا تہا یہہ شہر مع مضافات ماہ رجب سنہ ۴۶۴ ہجری مین اوسکے زیر حکومت ہوا برس روز تک وہان رہا پہر دمشق کو مراجعت کی یہہ حال مسبحی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی

ابو طیب طبری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس فاضل کی ابو طیب نام طاہر بیٹا عبد اللہ بن طاہر بن عمر طبری کا قاضی اور فقیہ شافعی ثقہ آدمی تہا سچ بہت بولتا تہا ادیب عارف

اصول فقہ کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدائش صحیح المذہب تہا شعر بہی فقیہون کے طور پر کہتا تہا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ مینے یہہ شعر ابو العلاء معری کی پاس جو درمیان بغداد کی بازار غالب مین اوترا ہوا تہا لکہہ کر بہیجے تہے ؎

وماذات درّ لا یحلّ لحالب ... تناوله واللحم منها محلل

لمن شاء فی الحالین حیا ومیّتا ... ومن رام شرب الدّر فهو مضلّل

اذا طعنت فی السّن فاللحم طیّب ... واکله عند الجمیع مفضّل

وخرفانها للاکل فیها کرازة ... فالحصیف الرای فیهن ماکل

وما یجتنی معناه الا مبرز ... علیم باسرار القلوب محصّل

جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری نے یہہ جواب لکہہ بہیجا اوسکے شعر یہہ ہین ؎

جوابان عن هذا السّوال کلاهما ... صواب وبعض القائلین مضلّل

فمن ظنّه کرما فلیس بکاذب ... ومن ظنّه نخلا فلیس بمجهّل

لهوهما الاعناب والرّطب الذی ... هو الحلو والدّر الرحیق المسلسل

ولکن ثمار النخل وهی غضیضة ... تمر وغسّ الکرم یجنی ویوکل

یکلفنی القاضی الجلیل مسائلا ... هی النجم قدرا بل اعزّ واطول

ولو اجبت عنها لکنت بجهلها ... جدیرا ولکن من یودک مقبل

طبری مذکور کے عمر ایک سو دو برس کے ہوئی باوجود اس کبر سن ہونی کے اوسکی عقل یا حواس مین کچہہ تغیر نہ آیا تہا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیان

پکڑتا اور خطائین نکالتا بغداد کا قاضی تھا سب فقہاء اوسکی زیر رہتے تھے
یہانتک کہ اوسنے وفات پائی پیدائش آمل مین درمیان ۳۴۴ھ ہجری کے ہوئی
ماہ ربیع الاول مین بروز ہفتہ دسوین تاریخ ۴۰۱ھ ہجری مین وفات پائی صبح کے
وقت مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا — جامع منصور مین اوسکے جنازہ کی
نماز پڑہی گئی — طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی

ابو زید

ابوزید عبداللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحابی اصحاب
ابوحنیفہ مین سے شمار کیا جاتا ہی کہ آج تک ضرب المثل ہی ہر ایک کوئی در
باب علم اور فقاہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب المثل ابوزید کہا کرتا ہی
— یہہ وہ شخص ہی جسنے اول ہی اول علم خلاف کی بنیاد دنیا مین ڈالکی پردہ
خفا سے ظاہر کیا — اوسیکی تصنیف سے کتاب الاسرار والتقویم للادلہ
ہی اور بہت حاشئی اور رسالی اور کتابین اوسنے تصنیف کی ہین — کہتے
ہین کہ ایک دفعہ ابوزید مذکور کا کسی فقیہ کے ساتھہ مناظرہ ہوا جب ابوزید
اوس فقیہ کو الزام دیتا تہا وہ ہنس پڑتا تہا کئی دفعہ یہی نوبت ہنسی کی
ہوئی ابوزید نے اوسوقت یہہ شعر تصنیف کرکے پڑہے ؎

مالی اذا الزمتہ حجۃ قابلنی بالضحک والقہقہہ
ان کان ضحک المرء من فقہہ فالدب فی الصحراء ما افقہہ

شہر بخارا مین درمیان ۴۳۰ھ ہجری کے فوت ہوا

ابو محمد

ابو محمد عبداللہ بن القاسم بن المظفر بن علی بن القاسم السہروردی شہور بنام مرتضی

والد

پانچوین صدی کی شاعر

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تہا وعظ اچھے تقریر اور خوبی کے ساتہہ کہتا تہا مدت تک بغداد مین رہ کر علم حدیث اور فقہ سیکہے بعد ازان موصل کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایت بہت کی اوسکی شعر بہت اچہی ہین از انجملہ ایک قصیدہ اوس شخص کا طریقہ صوفیہ پر بہت اچہا ہی چونکہ یہہ قصیدہ بہت کمیاب ہی اور اوسکا لکہنا ضرور ہی لہذا اتمامہ درج کتاب واسطے ضرورت فایدہ کے اور کمیاب ہونی کے کرتا ہون وہ قصیدہ یہہ ہے ؎

لمعت نارهم وقد عسعس اللیل ... ومل لکادي وحار الدلیل

فتاملتها وفکري من البین ... علیل ولحظ عیني کلیل

وفوادي ذاك الفواد المعنّی ... وعزامي ذاك العزام الدّخیل

ثم قابلتها وقلت لصبي ... هذه النّار لیلی فمیلوا

فرموا نحوها لحاضنا ضحیات ... فعادت خواسئا وهي حول

ثم مالوا الی الملام وقالوا ... خلب ما رایت ام تخییل

فتجنبتهم وملت الیها ... والهوی مرکبي وشوقي الزمیل

وسعی صاحب الی ثقیفي لآتا ... والحب شرطه التّفضیل

وهي تعلو ونحن ندنوا الی ... ان حجزت دونها طول محول

فدنونا من الطول فحالت ... فرماتٌ من دونها وعلیل

قلت من الدیار قالوا اجیج ... واسیر مکبّل وقتیل

ما الذي جئت تبتغي قلت ضیف ... جاء یبغي القري فاین النزول

فاشارت بالرحب دونك فاعقرها ... فما عندنا لضیف رحیل

من اتانا القی عصی التسیر عنه ... قلت من لی بها واین السبیل
فخططنا الی منازل قوم ... صرعتهم قبل المذاق الشمول
درس الوجد منهم کل رسم ... فهو رسم والقوم فیه حلول
منهم من عفی ولیس لشکوی ... ولا للدموع فیه مقیل
لیس الا الانفاس تخبر عنه ... وهو عنها مبرأ معزول
ومن القوم من یشیر الی وجد ... تبقی علیه منه القلیل
ولکل منهم رایت مقاما ... شرحه فی الکتاب مما یطول
قلت اهل الهوی سلام علیکم ... لی فؤاد عنکم بکم مشغول
وجفون قد افرحتها من الدمع ... حثیثا الی لقاکم سیول
لم یزل حافز من الشوق یجدو ... الیکم والحادثان تحول
واعتذاری ذنب فهل عند من ... یعلم عذری فی ترک عذری قبول
جئت لاصطلی فهل لی الی ... نارکم هذه الغداة سبیل
فاجابت شواهد الحال عنهم ... کل حد من دونها مفلول
لا یروقنک الریاض الانیقات ... فمن دونها ربا ودحول
کم اتاها قوم علی عزة منها ... وراموا مرامها فعز الوصول
وقفوا شاخصین حتی اذا ... ما لاح للوصل غرة وحجول
وبدت رایة الوفا بید الوجد ... ونادی اهل الحقایق جولوا
این من کان یدعیا فهذا الیوم ... فیه صبغ الدعاوی یحول
حملوا حملة الفحول ولا یبصر ... یوم اللقاء الا الفحول
بذلوا انفسا سخت حین سخت ... بوصال واستصغر المبذول

ثم غابوا عن بعد ما اقتحموها ... بین امواجها وجاءت سیول
فذفتهم الی الرسوم فکل ... دمنة فی طلولها مطلول
نارها هذه تضیئ لمن یسری ... بلیل لکنها لا تنیل
منتهی الحظ ما تزود منه ... اللحظ والمدرکون ذاک قلیل
جاءها من عرفت یبغی اقتباسا ... وله البسط والمنی والسئول
فتعالت عن المنال وعزت ... عن دنو الیه وهو رسول
فوقفنا کما عهدت حیاری ... کل عزم من دونها مخذول
ندفع الوقت بالرجاء وناحیک ... بقلب غداوة التعلیل
کلما ذاق کاس یأس مریر ... جاء کاس من الرجاء معسول
فاذا سولت له النفس امرا ... حید عنه وقیل صبر جمیل
هذه حالنا وما وصل العلم ... الیه وکل حال تحول

ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی بزرگ نے خواب مین یہہ دیکہا کہ ایک شخص کہہ رہا تہا کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت مین نہین ہوا اور واقع مین یہہ قول درست ہی اسیواسطے مینے بہی یہہ قصیدہ تمام لکہہ دیا کہ ہر ایک شخص کو دستیاب ہو سکی اس قصیدہ کو موصلیہ کہتے ہین ہر چند اس شاعر کی اور اشعار بہی لوگون نے بہت اچہے اچہے اپنی کتابون مین منتخب کرکے لکہے ہین لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا لکہہ چکا ہون اب کچہہ ضرورت اوسکے لکہنے کی نہین — اکثر شعرا اوسکی اسی اسلوب مین — پیدایش اوسکے درمیان ماہ شعبان ۴۶۰ھ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول ۵۴۳ھ ہجری مین وفات پائی درمیان موصل کے اور اوسکی قبر تمام قبر ہم آج کی دن تک اس شہر مین مشہور ہی

پانچوین صدیکی شاعر

ابوالولید

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابوالولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی اندلسی قرطبی اوسکو ابن فرض کہا کرتے تہے وہ فقیہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا تہا علم ادب مین بڑی دست قدرت رکہتا تہا — اوسکی تصنیفات سے تاریخ علماء اندلس جسپر ابن بشکوال نے ایک کتاب تصنیف کرکے اوسکا نام صلہ رکہکر اوس تاریخ کی ذیل مقرر کی ہی — اور ایک کتاب بہت اچہی مختلف اور موتلف حدیث کی بیانین اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک کتاب بیان احادیث مشتبہ الیہ اور ایک کتاب اخبار شعراء اندلس وغیرہ کی ہی درمیان ۳۸۲ھ ہجری کے اندلس سے طرف مشرق کی وہ گیا اور حج کیا پہر بہت علماء سے اوسنے علم تحصیل کیا اور اوسنے بہی لوگون سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے یہہ اوسکے شعر ہین ؎

اسیر الخطایا عند بابک واقف ۔۔۔ علی وجل مما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا لم یغب عنک عیبہا ۔۔۔ ویرجوک فیما وہو راج وخائف
ومن ذا الذی یرجو اسواک ویتقی ۔۔۔ ومالک فی فضل القضاء مخالف
فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی ۔۔۔ اذا نشرت یوم الحساب صحائف
ولکن مولنی فی ظلمۃ القبر عندما ۔۔۔ یعد ذوو القربی ویجفو المؤالف
لئن ضمان عنی عفوک الواسع الذی ۔۔۔ ارجی لا سرافی فانی لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگون نے کہے ہین بسبب خوف اطالت کلام ترک کی گئی پیدائش اوسکی ماہ ذیقعدہ ۳۸۱ھ ہجری مین ہوئی شہر ملبسہ کا حاکم ہوگیا تہا جب بربریون نے قرطبہ کو فتح کیا اوسی دن اوسکو بہی شہید کیا وہ یکشنبہ چوتہی تاریخ ماہ شوال ۴۰۳ھ ہجری کی تہے تین دن تک گہر مین اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا رہا کسینے دفن نہ کیا بعد

دفن

تین دن کے مدفون ہوا

حسین

بن عبد اللہ العبادو ہے باخرزی کہتا ہی کہ اوسکی شعر میمہ مری پاس آئی ہین اونمین سے
مینے یہہ انتخاب کرلئی ہین وہ نظام الملک کی مادحین مین سے ہی ہے

قد مرّ نقد ایادیہ بکل ید ولذ لنشر معالیہ بکل فم
یمضی اوامرہ فی کل محتشم ویتبع الحق فیہم غیر محتشم
یبذل کل عزیز عند سطوتہ ویکتفی منہ قبل الکلم بالکلم

محمد ابن الجراح بکری

باخرزی نے اسکی شعر دمیتہ القصر مین لکہے ہین اور حال کچہہ نہین لکہا مگر اتنا معلوم ہی
کہ نظام الملک کی وقت مین وہ موجود تہا اوسکی یہہ شعر ہین ہے

انا للنبی علی ما شیدتہ لنا اباؤنا العز من مجد ومن کرم
لا یرفع الضیف علیا فی منازلنا الا الی ضاحک منا ومبتسم
انی وانکان قومی فی الوری علما فانتی علم فی ذلک العلم

محمد ابن احمد

باخرزی کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہہ
قصیدہ جسکا اول لکہتا ہون دروازہ حلب پر درمیان ۴۶۳ھ ہجری کی لکہہ کر لایا تہا
وہ یہہ ہین ہے

امّا علاک فدونہا الجوزاء قدرا فاز اینظم الشعراء
یرتد عنہا الفکر وہو مہند ویضیق فیہا القول وہو فضاء
شرف اناف علی السماک وہمۃ ضاقت یسرح عزمہا الدہناء

پانچوین صدی کے شاعر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سعید بن علی

یہہ شاعر بھی نظام الملک کی مداحون مین سے ہی — دروازہ شہر قل التور پر یہہ قصیدہ اوسنے پڑہا تہا جب نظام الملک نے یہہ شہر ماہ ربیع الآخر ۴۹۳ ہجری مین فتح کیا وہ قصیدہ یہہ ہی ؎

الی الصبر قلب بین جنبی قلب	وعزم من الشہب الثواقب اثقب
وکلفنی خوض الدجی طلب العلی	ولولا المعالی ما اطبانی مرکب
فمالی وللاحی یطیل ملامتی	کانی لغیر المجد اسعی واد أب
ویوم کانفاس المشوق قطعتہ	وانفاسہ من حرّہ تتلہّب

یہہ بڑا قصیدہ ہی باخرزی نے سب لکہا ہی مینے یہہ فوائد الدہر مین اوسکی نقل کی ہی

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابو محمد بن علی زین العابدین ابو الحسن ابن علی بن ابیطالب الرضی معروف موسوی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ صاحب دیوان ہی اس بزرگوار کا حال ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین خوب لکہا ہی ثعالبی کہتا ہی کہ جب دس برس سے اوسکی عمر نے تجاوز کیا اوسوقت سے اوسکو شعر گوئی کا شوق دامنگیر ہوا پہر انجام کار تمام زمانہ کی شاعرون پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذری ہین سب سے اچہا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حالمین یہہ کہون کہ وہ قریش کے قوم کے تمام شعرا سے اچہا تہا تو بعید نہین ہی اس دعوی پر اوسکی اشعار دال ہین کو طائف دلیل کے نہین ہی نادر اشعار اوسکے یہہ ہین ؎

عطفا امیر المؤمنین فانما	فی دوحۃ العلیاء لا تتفرق
ما بیننا یوم الفخار تفاوت	ابدا اکلانا فی المعالی مغرق

الافخاذ

لا الخلافة میّنت نفسی انا عاطل منها وانت مطوّق

دیوان اس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلدونمین لکہا جاتا ہی یہہ دیوان بہت مشہور ہی اور بہت دستیاب ہوتا ہی اسلئے بہت شعر لکہنے کی حاجت نہین بہت تیز ذہن اور دانا شخص تہا پیدائش اوسکے ۳۵۹ ہجری مین درمیان بغداد کی ہوئی مسجد ابار بنجی مدفون ہوا

محمد بن عمّار

یہہ شاعر اندلسی ہی اوسکو ذوالوزارتین بہی کہتے ہین شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شخص اور ابن زیدون قرطبی دونو اپنی اس زمانہ کی شاعری بدل عالم فنون شعر وسخن اور علم بیان کی یکانۂ آفاق تہے — بادشاہان اندلس — اس شخص ابن عمار سے بہت ڈرتی رہا کرتے تہے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تہا خصوصاً جبکہ معتمد علی اللہ ابن عباد حاکم غرب اندلس کا جب اوسی ملگیا اور اوسکو اپنا ہم صحبت اور قصہ خوان بناکر اپنا وزیر بنایا پہر یہانتک اوس پی کہلا ملا اور پہر حکومت کے بہی پادشاہ نے اوسکو دیدی اور امیر کبیر بناکر شہیر اوسکی کی وہ زمانہ بہی اوسپر ایسا چین کا گذرا کہ پہر اوسکا سخت عذاب اٹہایا اوسی زمانہ مین کہوڑی اور اونٹ لشکر وجین جہنڈی اوسکی سواری کی ہمراہ چلتے تہے غرضکہ اوسنے شہر تدمیر پر حکومت پائی مگر یہہ بیوقوفی کی کہ تخت پر جا بیٹہا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا یہہ اوسکی بدانتظامی اور بی تدبیری کی نشان تہے — بعد ازان رقہ مین جاکر بنی اور بدسلوکی سزا دی بہت غدر مچائی جو تزنگ مین آیا سو کیا یہہ شہ دولت کا چہایا — سلطان معتمد علی اللہ نے جب یہہ حال دیکہا کہ اسکو سمجہا نہین لاچار ہوکر اوسکی فریب اور دغا سے بچ کر نکل گیا بہت کمر وحیلہ اوسنے اپنی چہوڑوانی کے واسطے کیا کوئی صورت خلاصی کی نہ نکلی آخر شہر معتمد

اپنے محل مین اوسکو رات کی وقت قتل کیا اور راتون رات ہی کاڑ داب کی برابر کر دیا یہہ واقعہ ۴۷۸ھ ہجری مین درمیان سنہ شبلیہ کے ہوا پیدایش اوسکی ۴۲۲ھ ہجری مین ہوئی تہی قصہ اوسکا مشہور ہی سب مورخون نے لکہا ہی ابوالفدا نے بہی اوسکا ذکر کیا ہی — باوجود ان بدذاتیون کے پہر بہی اوسکے فضل اور علم کا انکار نہین ہوسکتا — صاحب تذکرہ قلایدعقیان اسی کتاب مین اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور ذکاؤ ذہن اور جودت طبع کا تو کوئی منکر نہین مسلم الثبوت اوستاذ کامل تہا یہہ غزل اوسکی ایک رومی لڑکی کے حق مین ہی جو نرہ پہن رہا تہا ؎

واعید من ظباء الروم عاط	لبسالفتیه من دمعی فرید
فساقلبا وسن علیه درعا	فظاهره وباطنه حدید
بکیت وقد دنا وفائی رضاه	وقد یبکی من الطرب الجلید
وان فتی تملکه بنقد	واحرز رقه لفتی سعید

ابن حیّوس

ابوالفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس بن محمد مرتضی ابن محمد ابن ہیثم ابن غدی عنوی ملقب بلقب صفی الدولہ شاعر مشہور ہی وہ بنام امیر مشہور تہا سب لوگ اوسکو میر کہہ کر پکارتے تہے ملک شام کے شاعرونمین یگانہ اور وحید تہا ایک دیوان بہی اوسکا بڑا ہی بہت بادشاہون اور امرا اور رؤسا کو اوسنے دیکہا جسی ملاقات کی ہی اوسکی مدح کی ہی اور انعام پایا ہی مگر بنی مرداس یعنے حاکمون حلب کے خاندان کی بہت مدح کرتا رہتا تہا اسیواسطی اکثر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اونہین لوگونکی مدحونمین ہین اوسکا حال اسطور بربیان کرتے ہین — کہ امیر شبل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کا باپ مسمی محمود جسنے کہ اس شاعر کو باب انعام مدح کی ایک ہزار

دنیا روئی ہتے جب بجائی اپنی باپ کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن حیوس نے ایک قصیدہ
ابن نصر مذکور کی مدح مین کہا وہ قصیدہ یہہ ہی اسمین اوسکی باپ مسمی محمود کا ماتم ہے
کرتا جاتا ہی

کفی الدین عزا ما قضاہ لک الدہر — فمن کان ذا نذر فقد وجب النذر
ثمانیۃ لو تفترق مذ جمعتہا — فلا افترقت ما ذب عن ناظر شفر
یقینک والتقوی وجودک والغنی — ولفظک والمعنی وعزمک والنصر

اوران شعرونمین اوسکی باپ کی مرنے اور اوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہی ؎

صبرنا علی حکم الزمان الذی سطا — علی انہ لولاک لو کان الصبر
عزانا بیوسی لا یعاتلہا الاسی — یقارب نعی لا یقابلہا الشکر

یہہ شعر بھی اوسی قصیدہ کی ہین

تباعدت عنکم خرقۃ لازہادۃ — وسرت الیکم حین مسنی الفقر
فلا قیت ظل الامن ما عنہ حاجز — یصد وباب العز ما دونہ ستر
وطال مقامی فی اسیر جمیلکم — فلامت معانیکم ودام الی الاسر
والجزلی رب السموات وعدہ — الکریم بان العسر یتبعہ الیسر
فجاد ابن نصر لی بالف تصرمت — وانی علی ان سیخلفہا نصر

جب تمام قصیدہ پڑہ چکا اوسوقت نصر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر مین جو سب کے نیچے لکہا ہوا
ہی سیضعفہا کہتا تو مین بیشک تجکو دو ہزار روپیہ دیتا کیونکہ مین دو چند عطا کرنیکو
موجود ہون — ایک جاندی کے طبق مین رکہکر ہزار دینار دیئے اشعار اس
قصیدہ کے بہت مین سب نادر ہین — پیدایش ابن حیوس مذکور کی درمیان سنہ ۳۹۴
ہجری کے دمشق مین ہوئی تہی اور سنہ ۴۷۳ مین فوت ہوا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو الصقر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الحسن محمد بن علی ابن عمر معروف بکنیت ابن ابو الصقر واسطی فقیہ شافعی تہا اوسنے شیخ ابو اسحاق شیرازی سے علم فقہ پڑہا تہا لیکن علم ادب اوسپر غالب آگیا تہا اور شعر کا بہت شوق غالب ہوگیا تہا اسواسطے شاعر ہی مشہور ہوگیا اوسکو جماعت مذہب شافعیہ کا بہت تعصب تہا شیخ ابو اسحاق کی حقین اوسنے بہت مرثیہ کہے ہین بلاغت اور فصاحت اور فضل و کمال اور خوش نویسی اور جودت شعر مین اوسکی شہرت تہی ابو المعالی خطیری نے اپنی کتاب زینۃ الدہر مین اوسکا ذکر کیا ہی اور جید قطعی بہی اوسکی لکہے ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

کل رزق نرجوہ من مرزوق ۔۔۔ یعتریہ ضرب من التعویق

وانا قائل واستغفر اللہ ۔۔۔ مقالی للعجار لا التحقیق

لست ارضی من فعل ابلیس شیئا ۔۔۔ غیر ترک السجود للمخلوق

اور یہہ قطعہ اوسکا بہت مشہور ہی

وحرمۃ الود مالی عنکم عوض ۔۔۔ لا بنی لیس لی فی غیرکم غرض

اشتاقکم ولودی ان یواصلنی ۔۔۔ لکم خیال ولکن لیس یغتمض

وقد شرطت علی قوم محبتہم ۔۔۔ بان قلبی لکم من دونکم ورضوا

ومن حدیثی بکم قالوا بہ مرض ۔۔۔ فقلت لا زال لا زایل المرض

اوسکا جو قطعہ ہی وہ بہتر ہی اوسنے یکشنبہ کی روز تیرہوین ماہ ذیقعدہ ۹۰۰ھ ہجری مین درمیان واسط کی پیدا کیا ابن خلکان نے تاریخ وفات اسکی بہی نہین لکہی اور کسینے بہی نہین لکہی اسیواسطے ترک کی گئی

المعتمد علی اللہ

پانچوین صدی کے شاعر

۲۵۱

ابوالقاسم محمد ابن معتضد باللہ ابو عمرو عباد بن ظافر المؤید باللہ ابوالقاسم محمد قاضی اشبیلیہ کا ابن ابوالولید اسماعیل ابن قریش — بن عباد — بن عمرو — بن اسلم — بن عمر — بن عطاف — بن نعیم لخمی اولاد نعمان بن منذر لخمی سے جو کہ پہلا بادشاہ سلاطین ملک حیرت مین سے گذرا ہی — معتمد مذکور جسکا ہم حال لکھتے ہین ایک حاکم قرطبہ اور اشبیلیہ کا اور چند شہرون جزیرہ اندلس کا تہا — علی ابن قطاع درمیان کتاب لمح الملح کی معتمد مذکور کے حق مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی اسپر اسکی ہر چہار طرف کی آدمیونکا اوسکے مکان پر اجتماع رہتا تہا اور شعرا زمانہ کے اور حاجتمند اوسکی پاس پڑے رہتے تہے اور فاضل اتنے کثرت سے اوسکی مجلس مین ہوتے تہے کہ کسی بادشاہ کے دربار مین اتنی فاضل یا شاعر نہ تہے — اور ابن بسام درمیان ذخیرہ کی لکھتا ہی معتمد مذکور کی شعر ایسی ہین جیسا کہ غلاف شگوفہ کو چیر کر کلی نکل آتا ہی یہہ دو شعر اوسکے ہین ؎

اکثرت هجرك غير انك ربما — عطفتك احيانا على الامور

فكانما من النهار جريننا — ليل وساعات الوصال بدور

اخبار معتمد کی مثل اوسکے اشعار کے بہت ہین ابونصر خاقان مصنف قلائد عقیان نے بہت شعر لکھے ہین اور حال اوسکا مستوعب اوسنے لکھا ہی ایسی ہے ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین نقل کردیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جسکا دل چاہی اوسکو جائے دیکھہ لے اور سوا اوسکے اور تاریخون مین یہہ کچھہ کچھہ حال اوسکا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک بادشاہ جلیل الشان تہا — پیدائش اوسکی ماہ ربیع الاول سنہ ۴۳۱ ہجری مین درمیان شہر وجہ کی جو کہ ایک شہر بلاد اندلس کا ہی ہوئی — گیارہوین شوال سنہ ۴۸۳ ہجری کو قید خانہ باغمات قید ہوا اور وہین فوت ہوا

ابو جعفر سعد الداء

الشریف ابوجعفر مسعود ابن عبد العزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر مشہور ہی وہ شعراء جیدین مین سے تہا اوسکے شعر و نکا دیوان بہت چہوٹا ہی مگر بہت اچہی مضمون لطافت کے ہین اوس دیوان مین مدایح بہت کم ہین ایک اچہی قصیدہ کے یہہ شعر ہین ؎

ان غاض دمعك والرکاب تساق	مع ما بقلبك فهو منك نفاق
لا تحبس ماء الدموع فانه	لك یا لدیغ هواه در یاق
واحذر مصاحبة العذول فانه	مغر وظاهر عذله اشفاق
لا یبعدن زمن مضت ایامه	وعلی متون غصونها اوراق
ایام نرجسنا العیون وردنا	الغض الخدود وحزنا الاریاق
ولنا بزوراء العراق مواسم	کانت لقاء لطیبها الاشواق
فلئن بکت عینی دما شوقا الی	ذاك الزمان ومثله لیشتاق

بیاضی مذکور بروز سنگل سولوین ذیقعدہ ۵۴۲ھ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا اب ایروز کی مقبرہ مین مدفون ہوا ۔ اسکو بیاضی اسواسطی کہتے ہین کہ عباسیون کے تمام گروہ سوار اسکی ایک روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہے وہ سفید پہن رہا تہا بادشاہ نے اسکی طرف دیکہکر کہا کہ ہیاضی یعنے سفید کپڑون والا کون ہی یہی نام اوسکا اوسیدن سے پڑگیا سب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہوگئی یہی نام مشہور رہا

الرمادی

ابو عمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام رمادی شاعر مشہور ہی حافظ عبد اللہ حمیدی نے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مجکو ایسا خیال ہی کہ تمام اوسکی اجداد سب شاعر رہا دہ کی ہین یہہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تہا اور بدیہہ گو بہی تہا ۔ اوسنے شعر و سخن مین

پانچوین صدی کی شاعر

وہ راہ اختیار کی ہے جو سب استادون کی نزدیک پسند تہی اور اکثر اوسکی زمانہ کی استاد دیکا یہہ قول تہا وہ کہا کرتے تہے کہ امرأ القیس — اور متنبی — اور اس یوسف بن ہارون ان تین شخصون کی سبب کہنہ مین شعر و سخن نے فروغ پایا۔ پہر حمید نے چند وقایع اور کئی قطعی اوسکی ذکر کئے ہین — جانورون کی حال مین ایک کتاب بہی اوسنے تالیف کی ہی — ابو منصور ثعالبی نے بہی یتیمۃ الدہر مین چند شعر اسکی لکہے ہین اور یہہ شعر بہی ذکر کئے ہین ؎

فی ای جارحۃ یصون معذبی	سلمت من التعذیب والتنکیل
ان قلت فی بصری فثم مدامعی	او قلت فی کبدی فثم علیلی

یہہ شعر اوسکے ایک تونلی لڑکے کی حقین ہین ؎

لا الراء یطمع فی الوصال انا	الہجر یجمعنا فنحن سواء
فاذا خلوت کتبتہا فی راحتی	وبکیت منتحبا انا والرّاء

ابن خلکان کہتا ہی کہ اوسنے درمیان سنہ ۴۰۳ ہجری کی وفات پائی

ابو نصر عبد العزیز

بن عمر بن محمد بن احمد بن بابشاد تمیمی سعدی باقی نسب اوسکا مشہور ہی وہ شاعر جید تہا اوسکی شعر مین خوش اسلوبی اور جودت پائی جاتی ہی بہت شہرون مین پہرا سلاطین اور وزرا اور رؤسا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقین بہت اچہی ہین ایک دفعہ اوسنے ایک کہوڑا سبزہ پچکلیان اوسکو دیا تہا یہہ شعر اوسنے لکہکر بہیجے ؎

یا ایہا الملک الذی اخلاقہ	من خلقہ وزوارہ من رائہ
قد جاءنا الطرف الذی اہدیتہ	ہادیہ یقتد ارضہ لسمائہ
اولایۃ ولیتنا فبعثتہ	رعاست العرف عقد لوائہ
لیحل منہ علی اغرّ محجل	مالدیاجی قطرہ من مائہ

پانچوین صدیکی شاعر

فکانما لطم الصباح جبینه ... فاقتص منه فغاض فی احشائه
متهلل والبرق من اسمائه ... متبرقع والحسن من کفائه
ما کانت النیران یکمن حرّها ... لو کان بالنیران نبعض ذکائه
لا تعلقن الاحاظ فی اعطافه ... الا اذا اکتفکفت من صلوایه
لا یکمل الطرف المحاسن کلها ... حتی یکون الطرف من اسرائه

ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی درمیان ۳۲۶ ہجری کے ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال ۳۹۸ ہجری مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ خیزران مین جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابل شاعر مشہور ہی وہ بہی ایک شاعر شعرا مجیدین پرگوون مین سی تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلد دیکہا ہی مینے اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہرون مین پہرا سردار دنسی ملاقات کی اونکی مدح بہی کی انعام بہی اوسنے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسی کہا کہ تو ابن بابک ہی اوسنے جواب مین کہا کہ نہین مین ابن تابک ہون پہر کہا کہ مین ابن تابک ہون مکرر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہ شعر ہین ؎

واعید معسول الشمائل زادنی ... علی فرقه والنجم حیران طالع
فلما جلی صبح الدجا قلب حاجب ... من الصبح اوقرن من الشمس لامع
الی اذنا والسحر زائد طرفه ... کما ربیع ظبی بالصریعة راتع
فبارعته الصهباء واللیل لامس ... رفیق حواشی البرد والدرع واقع
عقار علیها من دم الصب نقطة ... ومن عبرات المستهام فواقع

تدیا اذا سحت غیر نا کا نفھا عیون العدا دي شف عنھا البراقع

وہ درمیان سنہ ۴۱۸ ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی اکثر شعر بہت اچہی اور منتخب ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت اچہی لطیف ہین ؎

قل لخلی وثغور الوا ۔۔۔ ۔۔۔ صبتسمات وثغور الملاح

ایھما احلی تري منتظر فقال لا اعلو کل اقاحہ

اوسکا چہوٹا بیٹا بچہ ہی مرگیا اوسکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچہا ہی ازانجملہ یہہ دو شعر ہین

انی لارحم حاسدي لحرّ ما ضمت صدورھم من الاوغار

نظروا صنیع اللہ فی فعیونھم فی جنۃ وقلوبھم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مزمت کی ہین ؎

طبعت علی کدر وانت تریدھا صفوا من الاقذاء والاکدار

ومکلف الایام ضد طباعھا منتطلب فی الماء جذوۃ نار

واذا طلبت المستحیل فانما تبنی الرجاء علی شفیر ھار

تلھب الاحث شیب مفرقي وذھا ھذا الشعاع شواظ تلک النار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتہی ربیع الآخر سنہ ۴۱۶ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب و شاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی پر سرکار ظاہر جانب حاکم مصر کے دربار مین مامور تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت چہوتا ہی

کانما لطم الصباح جبینه ... فاقتص منه فغاض فی احشائه
متمهلاً والبرق من اسمائه ... متبرقعاً والحسن من کفائه
ما کانت النیران یکن حرّها ... لو کان بالنیران بعض ذکائه
لا تعلق الالحاظ فی اعطافه ... الا اذا اکفکفت من علوائه
لا یکمل الطرف المحاسن کلها ... حتی یکون الطرف من اعرائه

ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی درمیان ۳۲۶ ہجری کے ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال سنہ ۳۸۵ ہجری مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ خیزران مین جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابل شاعر مشہور ہی وہ بہی ایک شاعر شعرا مجیدین پرگوون مین سی تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلدون مین مینے دیکہا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہرون مین پہرا سردار و نسبی ملاقات کی اوسکی مدح بہی کی انعام بہی اوسنے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسی کہا کہ تو ابن تابک ہی اوسنے جواب مین کہا کہ نہین مین ابن تابک ہون پہر کہا کہ مین ابن تابک ہون مکرر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

واعید معسول الشمائل زادنی ... علی فرق والنجم حیران طالع
فلما جلی صبح الدجا قلب حاجب ... من الصبح او قرن من الشمس طالع
الی اذنا والسحر زاید طرفه ... کما ریع ظبی بالصریمة راتع
فبارحته الصهباء واللیل لامس ... رفیق حواشی البرد والدرع واقع
عقار علیها من دم الصب نقطة ... ومن عبرات المستهام فواقع

ندیرا ذا سحت غیرنا کانّها عیون العدا دي شفّ عنها البراقع

وہ درمیان سنہ ۴۰۰ ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی اکثر شعر بہت اچہی اور منتخب ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت اچہی لطیف ہین ؎

قل لخلی وثغور الرّ ـــــ ـــــ بے مبتسمات وثغور الملاح
ایّهذا احلی تري منظـــر فقال لا اعلم کلّ اقاحه

اوسکا چہوٹا بیٹا بچہ ہی مرگیا اوسکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچہا ہی از انجملہ یہہ دو شعر ہین

انّی لارحم حاسدي لحرّ ما ضمنت صدورهم من الاوغار
نظروا صنیع الله فیّ فغیظهم فی جنّة وقلوبهم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مزمت کی ہین ؎

طبعت علی کدر وانت تریدها صفوا من الاقذاء والاکدار
ومکلف الایام ضدّ طباعها متطلب فی الماء جذوة نار
واذا طلبت المستحیل فانّما تبنی الرجاء علی شفیر هار
تلهب الاحث شیبُ مفرقي ومنها هذا الشعاع شواظ تلک النار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتہی ربیع الآخر سنہ ۴۱۶ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب و شاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی پر سرکار ظاہر حاکم حاکم مصر کے دربار مین مامور تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت چہوٹا ہی

اوسکی اشعار مین کی یہہ دو شعر بہت مشہور ہین ؎

سعی الیک بی الواشی فلم ترنی — اهلا لتکذیب ما القی من الخبر
فلو سعی بک عندی فی الذکری — طیف الخیال لبعت النوم بالسهر

ماہ رمضان سنہ ۴۳۱ ہجری مین فوت ہوا

ابو الحسن علی

بن عبد الواحد فقیہ بغدادی معروف بصریع الدلا — کتاب الجنان مین لکہا ہی کہ یہہ شخص بہت اچہی اسلوب شعر کہتا تہا ابو الرقعمق کے طور پر چلتا تہا اوسکے قصیدہ اور غزلین مشہور ہین — یہہ ایک شعر بہت اچہا اور مطابق حال فضلا کے ہی ؎

من فاته الحظ واخطأه الغنی — فذاك والکلب فی حال سواء

درمیان سنہ ۴۱۲ ہجری کی مصر مین گیا اظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح کی غالب ظن یہہ ہی کہ وہ مصر ہی مین فوت ہوا وفات اوسکے ساتوین رجب سنہ ۴۱۲ ہجری کو بطور مرگ ناکہانی ہوئی

الصردر

رئیس ابو منصور علی ابن الحسن بن علی الفضل منشی مشہور بنام صردر شاعر مشہور ہی اوسکی شعر بہت جید پاکیزہ مضمون اچہے ڈہنگ کی ہوتے تہے جیسا سا دیوان شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

لو انک ان رحل الشباب وانما — ابکی لان یتقارب المیعاد
شعر الفتی اوراقه فاذا ذوی — جفت علی اثاره الاعواد

ایک لونڈی سیاہ رنگ کی تعریف مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین ؎

علقتها سوداء معشوقة — سواد قلبی صفت فیها

چھٹی صدی کے شاعر

ما انکسف البدر علی تمه ونوره الا لیهکیها
لاجلها الازمان اوقاتها مورخات بلیالیها

اسکو صرد راسو اسطی کہتے ہین کہ اوسکی باپ کا نام صربر بخل اور خست کی مشہور ہوگیا تہا جب کہ بیٹا اوسکا بھی تابع اوسیکا ہوا اور شعر اچھے کہنے لگا اوسکو صرد کہنے لگے اپنی وقت کی شعرا کی ہجو مین بہت کی ہین چنانچہ جعفر مسعود معروف بنام بیاضی شاعر مشہور کی حقین یہہ کہا ہی ؎

لان لقب الناس قد ما ابا کا وسمّوہ من شدة صربرا
فانک تنشد ما صرّہ عقوقا له وتسمیه شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس ہجو مین سبحان اللہ یہی چاہئے ۔ شعر اوسکی بہت نادر ہین ماہ صفر ۶۵ھ ہجری مین وفات پائی باعث اوسکی موت کا یہہ ہوا تہا کہ لوگون نے ایک کرتا شیر کی پکڑنے کے واسطی کہود کر مٹی سی خراسان کی راہ پر ڈہانپ رکہا تہا یہہ اوسمین جا پڑا کرتے ہی فوراً مرگیا پیدایش اوسکی قبل ۴۰ھ ہجری کی ہوئی ہے اسجائی تمام ہوئی پانچوین صدی اب چھٹے صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالے

حصہ چھٹا

صدی چھٹی

واضح ہو کہ چھٹے صدی مین بہت شاعر نامور گذرے ہین لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو معلوم ہی اونہین لوگونکا حال ہم اس کتاب مین لکھتے ہین اور جو لوگ زیادہ بھی مشہور ہین

شہرزوری

ابو الفضل ابن ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد قاسم شہرزوری ملقب بلقب کمال الدین فقیہ شافعی ہی یہہ شخص بہت ادیب کامل اور فاضل ماہر تہا پیدایش اوسکی ۵۹۲ھ ہجری مین درمیان موصل

ہوئی اوسکی شعر بہت اچھی ہین اوسنے بروز جمعرات چھٹے محرم الحرام ۶۳۰ھ ہجری مین دمیان دمشق کی موافق بیان مصنف ارج شمیم کی وفات پائی شعر اوسکی یہہ ہین ؎

ولقد اتیتک والنجوم روا کد ۔۔۔ والفجر ولھم فی ضمیر المشرق
ورکبت ملاھوالک کل عظیمۃ ۔۔۔ شوقا الیک لعلنا ان نلتقی

ابن الدبان

ابو الفرج عبد اللہ بن سعد بن علی ابن عیسی معروف بنام ابن دبان موصلی کی اوسکو جھص سے کہتے ہین وہ فقیہ شافعی تہا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ فقیہ اور فاضل اور ادیب اور شاعر ایسا تہا کہ اوسکی شعر بہت لطیف ہوتے تہے ڈالنا مضمون کا اوسکو خوب آتا تہا مطلب بہی اچھی طرح پر بیان کرتا تہا مگر شعر گوئی اوسپر غالب تہی ایک دیوان چھوٹا سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعرا اوسکی جید ہین وہ باشندہ موصل کا ہی جب تنگ ہو کر مفلس ہوگیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا کہ صالح بن رزیک حاکم مصر کی خدمت مین جاؤن لیکن جورو کو ساتہہ لیجانی کی طاقت نرکہتا تہا اسلئے اوسنے یہہ شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد اللہ زید بن محمد بن محمد بن عبد اللہ حسینی نقیب علویین کے پاس موصل مین لکہہ بہیجے وہ یہہ ہین ؎

وذات شجو اسال البین عبرتھا ۔۔۔ کانت تؤمل بالتفنید امساکی
لجت فلما رانی لا اصیخ لھا ۔۔۔ بکت فاقرح قلبی جفنھا الباکی
قالت وقد راءت الاجمال محدجۃ ۔۔۔ والبین تدجع المشکوۃ والشاکی
من لی اذا غبت فی ذا اللحل قلت لھا ۔۔۔ اللہ وابن عبید اللہ مولاک
لا تجزعی بانحباس الغیث عنک فقد ۔۔۔ سالت نوء الثریا جود مغناک

جب یہہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جورو کی خرچ اور احتیاج کی خبر لو جب تک کہ

غرض وہ یہی خبر کہنے میں کرونگا بعد ازاں جب اوسکی خاطر جمع ہوگئی مکہ کو گیا وہاں صالح بن رزیک کی مدح کی اس قصیدہ سے کہ جسکا اول یہہ ہے ؎

اما کفاك تلافی فی تلافیکا ولست تنقر اہ فرط حبیکا

اوسنے اچھا انعام دیا بعد ازاں پھر وہ شہر حمص کا مدرس ہوا اوسجائی اقامت کی اسیواسطے اس شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان ہمدیدہ کی کہتا ہی کہ جب سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رح نے شہر حمص کی باہر آیا اور ڈیرا کیا ہماری باپس ابو الفرج مذکور آیا اوسکو بیٹے سلطان صلاح الدین کی روبرو لیجاکر کہا کہ ای خداوند یہہ شخص اپنی قصیدہ کافیہ میں ابن زریک کی حقین یہہ شعر کہتا ہی ؎

اا مدح الترك ابغی الفضل عندکم والشعر ما نال عند الترك مترکا

سلطان مذکور نے ہنسکر انعام دیا ۔ بعد ازاں سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینیہ سی مدح کی جسکی یہہ شعر ہیں ؎

قل للبخیلة بالسلام تورعا کیف استجمت دمی ولم تتورع

وزعمت ان تصلی بعام قابل هیهات ان ابقی الی ان ترجعی

ابن خلکان کہتا ہی کہ شہر حمص میں درمیان ماہ شعبان ۵۹۲ ہجری کی فوت ہوا اسانہہ سکا ہوکر مرا

الشریف عبد اللہ

یہہ شخص مذکور بڑا سخی رئیس صاحب فضیلت اور نیک خصلت تھا اوسکا ذکر حماد الدین کاتب نے درمیان خریدہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اوکہا ہی کہ میں بغداد میں چند گیت شعر کی سنے تھے وہ شعر اس شریف عبد اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں از انجملہ یہہ شعر ہی ؎

یا بانة الوادی التی سفکت دمی بلحاظها بل یا فتاة الاجرع

لی ان ابث الیک ما القاه من الم الهوی وعلیک ان لا تسمعی
کیف السبیل الی تناول حاجة فقصرت یدی عنها ککف الاقطع

درمیان ستہ ۵۶۳ھ میں فوت ہوا

الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی اصفانی شاعر مشہور ہی وہ اچھی جید شعراء میں سے ہی — ایک لڑکا تھوک انکھوں کے لگاکر رونے شکل اپنی بناکر اوسکی سامنے سورا کرتا تھا اور واقع میں رونا کہنے نہ تھا اسنے یہہ شعر اوسکی واسطے کہے ؎

غدیری من خدلان یبکی کابة واضلعه مما یحاوله صفر
یبل ما تحت زهر تیه بریقه ویحکی البکا عمدا کما ابتسم الزهر
ویوهم ان الدمع بل جفونه وهل عصرت یوما من الخمر الخمر

یہہ شعر بھی اوسکی ہیں ؎

وهفهف کالغصن الا انه تغیر الباب عند لقائه
اضحی نیام وقد تکلل خده عرفا قلت الورد رش بمائه

ماہ رمضان ۵۶۵ھ میں درمیان شہر مالقہ کی فوت ہوا — رصافی منسوب طرف رصافہ کی جو کہ ایک چھوٹا شہر اندلس کا ہی

ابن الخیاط

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی معروف بکیت بن الخیاط شاعر دمشقی وہ شہر کا تھا اوسکی شعر اور عبارت دونو اچھی ہوتے تھے بہت شہروں میں پھرا اور لوگوں کی مدح کی پھر بلاد عجم میں آیا وہاں آکر مدح لوگوں کی کی ایک دفعہ حلب میں گیا بہت تنگ حال تھا اوسکو قدرت کسی شی کی نہ تھی لاچار ہوکر ابن جہوس مذکور کی پاس یہہ دو شعر لکھکر بھیجے

چھٹی صدی کی شاعر

لیبق عندي ما یباع بحبته ... وکفاك عني منظري عن مخبري
الا بقیه ماء جاه صنتها ... عن ان تباع وابن ابن المشتري

ابن حیوس نی دیکھکر کہا کہ اگر کہتا وانت نعم المشتری جیسا ہوتا یہہ اصطلاح بجای ابن المشتری کی دی اور حاجت اوسکی شعروں کی ذکر کرنیکے نہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۴۴۰ ہجری کی دمشق مین ہوئی گیاروین تاریخ رمضان سنہ ۵۱۰ ہجری مین درمیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ ستروین رمضان کو فوت ہوا قول اول اصح ہی

جمال الملک

علی ابن افلح شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوش اسلوب کثیر الہجا یعنے ہاجی تہا خلفاء کی اسنے بہت مدح کی ہی بہت شہر و نمین پہرا ہی بڑی بڑی سرداروں سی ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چہوٹا یہہ دیوان آپ جمع کیا ہی اور خطبہ بہی اپنی آپ ہی اوسکا لکہا ہی یہہ تین شعر اوسکی شعر بانی ہجو مین ہین ؎

استغفر الله من نظم القریض فقد ... اقلعت عنه فمالی فیه من ارب
اذ لست انفك من نظمه ذا فرغ ... اما ینغض عندي لذة الادب
اذا صدقت بهجو الناس خفتهم ... وان مدحت حثثت الله من کذب

درمیان سنہ ۳۰۰ یا سنہ ۳۱۰ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچہی اچہی شعر ہین

ابو الحسن بصری

اسد اللہ بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصری اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند قلعات اسماعیلیہ کا تہا ۔ ذہبی کہتا ہی کہ یہہ شخص ادیب اور متفنن اور عالم علم فلسفہ کا

چھٹی صدی کے شاعر

اخباری اور شاعر و شیطان انسانو نمین تہا اوسکی حال مین پانچ ورق درمیان تاریخ کبیر کی پڑہین قلعہ کیف مین درمیان محرم ۵۹۹ھ ہجری کی فوت ہوا اوسکی شعر وہ جو اوسنے ملک ناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب کی حقمین لکہے تہے یہہ ہین ؎

ما للرجال لامرهال مفضعه ... ما مرّ قط علی قلبی توقعه
یا ذا الذی یفراع السیف هدفنا ... لاقام مصرع حینی حین تصرعه
قام الحمام الی الیانی یهدده ... واستصرحت باسود البراصبعه
ومن لیدم الافعا باصبعه ... فهو العلیل یا یلقاه اصبعه

الحرانی

محمد بن عبد اللہ بن عباس ابن عبد المجید ابو عبد اللہ حرانی اوسنے حدیث کی بہی سماعت کی ہی بہت لطیف و ظریف آدمی تہا اوسنے ایک کتاب مسمی وحیۃ الادبا جمع کی ہی ابن جوزی کہتا ہی کہ اوسنے ایک روز مینی ملات کی بہت دیر تک بیٹہا رہا آخر کو لاچار ہوکر مینی کہا کہ بہت دیر ہوئی اب مین جاتا ہون اوسنے یہہ شعر اپنی میری سامنے پڑہی ؎

لئن سمیت ابرامًا وثقلا ... زیارته رفعت بهنّ قدری
فما ابرمت الاحبل ودیی ... ولا ثقلت الا ظهر شکری

کسی مہینے ۵۹۶ھ ہجری مین فوت ہوا

الآبلہ

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف بنام ابلہ شاعر بغدادی ہی وہ ادیب کامل اور ظریف اور بالاک آدمی ہی لشکریون کا سا لباس پہنا کرتا تہا اوسکی شعر بہت اچہی مشہور ہین دیوان اوسکا لوگون کی پاس موجود ہی ابلہ اوسکو بسبب فرط ذکاء کی باعتبار اسکے مقعر کی کہ برعکس نہند نام زنگی کافور کہا کرتے تہے کیونکہ کتاب کشف المحال فی وصف الجمال مین

چھٹی صدی کے شاعر

شیخ صلاح الدین صفدی نے کہا ہی کہ آبدہ اوسکو بسبب فرط ذکا اور عقلمندی کی کہا کرتے تھے — ایک لونڈی کو وہ چاہا کرتا تہا ایک روز اوسکی گہر گیا گہر مین نہ پایا اوسکی دروازہ پر یہہ شعر لکہہ آیا ؎

دارك يا بدر الدجى جنه	نغيرها نفسي ما تلهقوا
وقد دوي في خبرانه	اكثر اهل الجنة البله

ذہبی نے کتاب عبر مین لکہا ہی کہ یہہ شخص مذکور جمادی الاخر ۶۷۹ھ ہجری مین فوت ہوا

عماد کاتب

وزیر و علامہ عصر ابو عبد اللہ محمد ابن محمد حامد بن محمد اصبہانی معروف بکنیت ابن اخی العزیز ذہبی کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۱۹ کی اصفہان مین پیدا ہوا بعد ادمین علم فقہ ابن رزار سے پڑہا علم فقہ اور علم خلاف — اور عربیہ مین بہت مہارت پیدا کی — اور علی بن الصباغ سے حدیث کی سماعت کی بعد ازان انشا کی طرف توجہ کر کے خطوط اور مراسلات و نظم لکہنے مین اسنعداد معقول بہم پہونچائی اسباب مین وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئی اوسکی زمانہ مین اوسکے نکا نہ کہا تا تہا بعد سنہ ۵۶۰ھ ہجری کی دمشق مین آیا یہہ منشی مقرر ہوا اوسکی نظم و نثر سے تمام سلطنت کو رونق حاصل ہوگئی اور اوسنے بہی بہت ترقی حاصل کی صلاح الدین کی خاندان مین بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازان اوسنے کتابا دبیہ تصنیف کین اول تاریخ ماہ رمضان سنہ ۵۹۷ھ ہجری مین فوت ہوا قبرستان صوفیہ مین مدفون ہوا اوسکی تصنیف سے خریدۃ ہی جسمین اکثر شعرا کا حال لکہا ہی — اور ایک کتاب برق شامی اوسمین ملک عادل ہماری سلطان الدین کی مدح مین جو شروع رجب سنہ ۵۷۸ھ ہجری مین قصیدہ لکہے اوسمین کی یہہ شعر ہین ؎

لو لم يجد بالروح قال حبيبه	مات المحب من السماح نصيبه

چھٹی صدی کے شاعر

ما شح ذو کلف علی احبابه بالروح الا فانه مطلوبه
انتم عدد تم من ذنوبی حیکم ما کان اسعد من یعد ذنوبه

علی ابن عبید

علی ابن عبید بن عبد الرحمن البعار شکوری معروف بابن مرین اسکا ذکر سخاوی نی ضوء مین کیا ہی وہ کہتا ہی کہ بعد ایک قرن کی تہوڑی ہی عرصہ بعد وہ پیدا ہوا اور نظم لکہنے کا اوسکو شوق ہوا جو لکہتا تہا سو ارنظم کی اور کچہہ نہ بہاتا تہا یہہ دو شعر اوسکی ہین سے

اقول نطیبة ملکت فوادی طوال الدهر وهی به مقیمه
قتلت الصب بالهجران قالت اتقتل بالجفا وانا سلیمه

اسکی شعر بہت مشہور ہین شروع ماہ رمضان ۶۹۳ ہجری مین ستاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ابو اسحاق

ابراہیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر ہی اوسکا ذکر ابن بسام نے در بیان ذخیرہ کر کی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کی شرق مین رہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

وعشی الس اضجعنی لشوة فیه تمهد مضجعی وتدمث
خلعت علی به الاراکة ظلها والغصن یصغی والحمام محدث
والشمس تجنح للغروب مریضه والرعد یرقی والغمامه ینفث

وله

اقوی محل من شبابک اهل فوقفت اندب منه رسما عافیا
مثل العذار هنالک نؤیا دائرا واسودت الخیلان فیه اثافیا

ابو اسحاق مذکور جزیرہ شقر مین جو مصافات لبلہ سی ہی بلاد اندلس کی متعلقات مین

چھٹی صدی کے شاعر

واقع ہی درمیان سنہ ۴۵۰ ہجری کی پیدائش اوسکی ہی اوسمین درمیان سنہ ۵۳۳ ہجری کے
چوتھی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

الغزّی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی آشہبی ہی ابن نجار نی تاریخ بغداد
مین لکھا ہی کہ ابراہیم مذکور شاعر مشہور ہی — حافظ ابن عساکر نے بہی تاریخ دمشق
مین اوسکا حال لکھا ہی وہ کہتا ہی کہ شاعر مذکور نے دمشق مین داخل ہوکر علم فقہ نصر
مقدسی سے سنہ ۴۸۱ مین سیکہا اور بغداد مین داخل ہوکر مدرسہ نظامیہ مین بہت برس
اقامت کی وہان مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہی — پہر خراسان مین آیا
وہان کی سرداروں کی مدح کی اوس سبب سے بہت جائی پر اوسکا شعر پہیل کیا جند قطعی
اوسکی لکھکر اور تعریف کی کلام تمام کی — شاعر مذکور کا ایک ایک دیوان شعر کا ہی آپ
اوسنے جمع کیا ہی اور خطبہ مین بیان کیا ہی کہ ایک ہزار شعر اسمین موجود ہی — اور عماد
کاتب اوسکی حال مین یہہ لکھتا ہی کہ اوسنے بہت ملکون کا سفر کیا گرد نواح خراسان کے
پہر اکرمان مین گیا بہت لوگون سے ملاقات کی ناصر الدین مکرم بن علاء وزیر کرمان
کی مدح قصیدہ بائیہ سی کی جسمین کا یہہ ایک شعر ہی ؎

حملنا من الایام مالا نطیقہ ۔۔۔ کما حمل العظم الکسیر العصائبا

اور چھوٹی ہوئی رات کی مین یہہ شعر بہت لطیف ہی ؎

ولیل رجونا ان یدب عذارہ ۔۔۔ فما اختط حتی اذا صار بالفجر شائبا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکی قصیدی بہت اچہی اور نادر ہین از انجملہ یہہ شعر ایک قصیدہ
بہت خوب ہین ؎

اشارت منک بتغنینی واحسن ما ۔۔۔ رد السلام غداۃ البین بالعنم

حتی اذا طاح عنها المرط من دهش ... والخل بالنظم عقد السلك فی الظلم
تبسمت فاضاء اللیل فالتقطت ... خبات متناثر فی ضوء منتظم

غزی مذکور دمیان غمرہ جو ایک بحر شام کی کنارہ پر ماحال فلسطین سے واقع ہی اور جسمین ہاشم جدنبی صلعم کی قبر ہی پیدا ہوا ۴۴۱ھ مین اوسکی پیدایش ہوئی اور ۵۲۴ھ ہجری مین درمیان مرو اور بلخ کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہان سے اوسکا تابوت لاکر بلخ مین دفن کیا — وقت وفات کی یہہ شخص کہتا تہا کہ تین سبب سے مین اپنی مغفرت کا خداسی امیدوار ہون ایک یہہ کہ مین ہم وطن امام شافعی کا ہون — دوسری یہہ مین پرانا اور بڈہا استاد ہون — تیسری یہہ کہ اوسکی بخشش کا امیدوار ہون — قول مولف میری نزدیک دو دلیلین اوپر بیفایدہ ہین البتہ تیسری وجہ صرف امیدواری کی پشک موجب مغفرت ہی

ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف بکنیت ابن خازن کاتب اور شاعر دمیشوری ہی بغداد مین پیدا ہوا اوسی شہر مین وفات پائی یہہ شخص فاضل اور بڑی قسمت والا اپنی زمانہ کا یکانہ تہا وہ باپ ابو الفتح نصر اللہ کاتب مشہور کا ہی اوسکے مقالات کی بہت نسخی لکہی ہین وہ نسخی لوگون کے پاس موجود ہین اپنی باپ کی بہی اوسنے شعر جمع کر کی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچہی شعر مین از انجملہ یہہ شعر ہین سہ

من استقر بحرم منازه ومن یزغ ... یختص بالاعساف والتلف
انظر الی الالاف استقام ففاتته ... عجم وفاز به اعوجاج النون

وله ایضا

من لی باسمر حجبوه بمثله ... فی لونه والقد والعسلان
من رامه فلیدع صبرا ... علی طرف السنان وطرفة الوسنان

راح الصبی نثنیہ لاریح الصبا سکران بی من حبہ سکران
طرفی کطرف حامح مرج منی ارسلت فضل عنانہ عنانی

سب شعرا اوسکی مضامین نیک سی پر ہین اوسنے ماہ صفر ۵۱۸ھ ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی سنہا لیس برسکی تہی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم مین کہتا ہی کہ ۵۱۳ھ ہجری مین وہ فوت ہوا

ابوبکر احمد

ابوبکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی ملقب بلقب ناصح الدین قاضی تستر اور لشکر مکرم کا تہا اوسکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تہے عماد کاتب اصبہانی کتاب خریدہ مین اوسکا ذکر یہہ کیا ہی کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب مین درمیان مدرسہ نظام الملک کے اصبہان مین تہا اور شعر کہتا اوسنے آخر وقت عہد نظام الملک مین اختیار کیا شاید کہ وہ سال حسین اوسنے شعر گوئی کی رغبت کی ۵۰۸ھ یا کچھ اور اوپر ہون آخر عہد نظام الملک تک یعنی ۴۸۵ھ ہجری تک اوسکو شوق رہا وہ عہدہ قضات پر درمیان لشکر مکرم کے ماموتہا وہ خود بہی نیک بخت اور بڑا شریف تہا شعر اوسکی بہت ہین وہ دیوان جو اوسکا جمع ہوا دسواں حصہ بہی اوسکی اشعار مین سے نہین ہی ۔ پیدایش اوسکی ارجان مین ہوئی ۔ مقام اوسکی نود و باش کا تستر ہی ۔ یہہ شعر اوسکی دیوان سے ابن خلکان نے نقل کی ہی جو لکہے جاتی ہین ؎

من النوائب انی فی مثل ہذا الشغل نائب
ومن العجائب ان لی صبرا علی ہذی العجائب

چونکہ وہ فقیہ تہا اور شعر بہی کہتا تہا اسلئے اپنی تعریف اور بیان اوصاف کرتا ہی ؎

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع فی العصر او انا افقہ الشعراء

شعر اذا ما قلت دونه الوري ... با لطبع لا یتکلف الا لقاء
کا لصوت فی ظلل الجبال اذا علا ... للسمع هاج تجاوب الاصداء

وله ایضاً

شاور سواك اذا نابتك نائبه ... یوما وان کنت من اهل المشورات
فالعین تنظر منها ما دنا وناٰی ... ولا تری نفسها الا بمرات

اوسکا ایک دیوان بھی ہی پیدایش اوسکی درمیان ۴۶۰ ہجری کی — اور وفات ماہ ربیع ۵۴۲ درمیان شہر تستر کی بالشکر مکرم کی ہوئی

ابن منیر

ابوالحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی لقب اوسکا مہذب الدین ہی یہہ شخص انکہ زمانہ کے اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تہا صاحب دیوان ہی سکا باپ غزلین بازار مین طرابلس کے گایا کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اسکو قران حفظ کروایا اور علم لغت سکہلایا اور ادب پڑہایا اور شعر کہنا اوسنے سیکہا پہر وہ دمشق مین جاکر رہا مگر یہہ شخص عقیدہ رفض کا رکہتا تہا جو بہت مجاہرہ کیا کرتا تہا زبان اوسکی بہت گندی تہی جب یہہ اوصاف اوسکی مشہور ہوئی بوری بن اتابک طغتکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پہر بعد مدت کی ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالون لوگون نی اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسنے مان لیا اور اس حرکت سے باز رہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابوعبداللہ بن نصر بن صغیر معروف بکنیت ابن قیسرانی کی مکاتبات اور مہاجات جیسی کہ برابر کی یار وین ہوا کرتی ہین چہل رہتے تہے یہہ اوسکی شعر ایک قصیدہ کی ہین سے

واذا الکریم رای الخمول نزیله ... فی منزل فالحزم ان یترحلا
کالبدر لما ان تضاءل حبه ... فی طلب الکمال فجازه متنقلا

سوما

سقفا الحمك ان رضيت لشرب ... رنق وبنق الله قد ملأ الملا
ساهمت عليك مرعيتك قاعدا ... افلا فليت بهن ناصية الفلا

وله ايضا

انكرت مقلته سفك دمي ... وعلا وجنته فاعترفت
لا تحالوا خاله في خده ... قطرة من دم جفني نطفت
ذاك من نار فؤادي جذوة ... فيه ساخت او نطفت فرطفت

اشعار اوسکی بہت لطیف اور سب سی بہتر ہین پیدایش اوسکی ۵۸۳ھ ہجری مین ودیان طرابلس کی ہوئی ۔ وفات اوسکی ماہ جمادی الاخر ۶۴۸ھ ہجری مین ہوئی قبر اوسکی جبل جوشن ایک پہاڑ ہی اوسکی مشہد مین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی پر یہہ شعر لکھی ہوئی دیکہے ہین ؎

من زار قبري فليكثر من قنا ... ان الذي القاه يلقاه
فيرحم الله من زارني ... وقال لي يرحمك الله

قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی فاضل اور عالم اور رئیس آدمی تہا اوسنے ایک کتاب الخیان اور ریاض الاذہان تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت فضلا اور ادبا کا حال لکہا ہی ۔ ایک دیوان بہی اوسکا ہی وہ درمیان قاہرہ کی ۶۶۱ھ ہجری ماہ رجب مین فوت ہوا اوسکی بدن کا چمڑہ سیاہ تہا اپنی زمانہ مین علم ہندسہ اور ریاضی اور علم شرعیہ مین اور ادب اور شعر گوئی مین اپنا نظیر نرکہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین ؎

جلت لدي الرزايا بل جلت همتي ... وهل يغض جلاء الصارم الذكر

غيري يغيّره عن حسن شيمته ... صرف الزمان وما ياتي من الغير
وكانت النار لياقوت محرقه ... لكان يشبهه الياقوت بالجمر
لا تغرونّ باطماري وقيمتها ... فانما هي اصداف على درر
ولا تظن جفاء النجم من صغر ... فالذئب في ذاك محمول على الصبر

ابو الصّلت

امیہ بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی دانی فاضل علوم ادبیہ اور عربیہ کا گزرا ہی اوسنے ایک کتاب مسمی حدیقہ اسلوب تتمۃ الدہر پر تصنیف کی ہی فن حکمت چونکہ بہت جانتا تہا اسلیئی اوسکو ادیب حکیم کہا کرتے تہے علوم متقدمین جانتا تہا اندلس سی نقل کر کی ثغر الاسکندریہ مین جا بسا تہا اوسکی شعر ہین سے

اذا كان اصلي من تراب فكلها ... بلادي وكل العالمين اقارلي
ولا بد لي ان اسأل العيش حاجة ... تشق على شم الذري والغوارب

وله

وممهفهف شركت محاسن وجهه ... ماجه في الكاس من ابريقه
ففعالها من مقلته ولونها ... من وجنتيه وطعمها من ريقه

شعر اوسکی بہت اچہی ہین آخر وقت زندگی مین درمیان شہر مہدیہ کی جا کر رہا اسی شہر مین بروز دوشنبہ شروع سال ۵۲۹ھ دسوین ماہ محرم کو فوت ہوا

نقیّہ

یہہ عورت والدہ علی کی مسماۃ نقیہ بیٹی ابو الفرج غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن جعفر سلمی ارسنانی صوری کی آبا و اجداد اس عورت کی رہنی والا صور کی ہین یہہ عورت بڑی فاضلہ تہی اسکی شعر اور قصاید اور قطعی بہت اچہی ہین — وہ حافظ ابو طاہر

چھٹی صدی کے شاعر

احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی صحبت میں مدت تک ثغر اسکندریہ میں ہی اوسنے اس عورت کا ذکر کیا ہی اور اپنی مسودات میں لکھا ہی کہ ایک روز میری گھر میں وہ آئی میری اونکی جاکو سی کٹ گئی تھی اوسمیں سے لہو نکلنے لگا ایک لونڈی نے جلد یسی اپنی اوڑھنی میں سی ایک ٹکڑا کپڑا لیکا جلد یسی پہاڑ کر محکو دیا اوسپر وہ کپڑا مینے باندھا مسماۃ تقیہ بھی دیکھہ رہی تھے اوسنے یہہ شعر بناکر فی البدیہہ پڑہی ہے

لو وجدت السبیل جدت نجدی ... عوضا عن خمار تلک الولیدہ

کیف لی ان اقبل الیوم رجلا ... سلکت دھرھا الطریق الحمیدہ

سوا اوسکی اور بہی اوسکی اشعار بہت اچھی ہیں پیدائش اوسکی ماہ صفر ۵۱۸ھ ہجری میں درمیان دمشق کی ہوئی ہے — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے حافظ مذکور کی ہاتہہ کا لکھا ہوا دیکھا ہی وہ کہتا ہی کہ ماہ محرم سنہ مذکور میں پیدا ہوئی اور اول ماہ شوال ۵۷۹ھ ہجری میں فوت ہوئی

ابو المیمون

ابو المیمون مبارک ابن کامل بن علی ابن بقلہ بن نصر ابن منقذ کنانی ملقب بلقب سیف الدولہ محی الدین سلطان صلاح الدین کی وقت امراء میں سے تہا اور بڑا انشاء ماہر و ظریف تہا قلعہ شیزر میں درسنہ ۵۴۶ھ ہجری کی پیدائش اوسکی ہوئی اوسکی یہہ دو شعر ہیں ہے

ومعشر یستحل الناس قتلھم ... کما استحلوا دم الحجاج فی الحرم

اذا سفکت دما منھم فما سفکت ... بدای مزرمہ المسفوک غیر دم

ابن التعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف بکاتب ابن التعاویذی باپ اوسکا ابن منظور کا غلام تہا اوسکا نام تشکلکن تہا اوسکے باپ نے اوسکا نام عبید اللہ رکہا اوسکی اشعار میں شیرین الفاظ اور رقت و باریکی مضامین اور خوش الفاظی بہت ہی تمام جہا میں اوسکی نظم مشہور ہوئی

چھٹی صدی کے شاعر

نوبت

اوسب عراق پر اوسنے حاصل کی اوایل چھٹے قرن مین درمیان عراق کی پیدا ہوا ۵۹۴ھ ہجری مین
بنت ۶۵ کا ہو کر فوت ہوا اوسکی شعر یہہ ہین ۔۔

لربق فیك لمشتاق اذا وقفا ۔۔۔ الا اذکار زمان یبعث الاسفا
ونظرة ربما ارسلت رایدها ۔۔۔ والطرف ینکر من معناك ما عرفا
یا من لا بالموی افوت معامله ۔۔۔ لربیف شوقی الی سکانه وعفا
لولاك ما هاجنی نوح الحمام ولا ۔۔۔ هفا بی الشوق علویا اذا خطفا

نعاویدی اسکو اسواطی کہتے ہین کہ وہ تعویز بہت لکھا کرتا تہا اور اوسکا باپ منتر اور جادو کیا
کرتا تہا ابن سمعانی کہتا ہی کہ مینے اوسسے پوچہا کہ تو کب پیدا ہوا تہا اوسنے کہا کہ درمیان
۴۷۶ھ ہجری کی کرج مین پیدا ہوا تہا

ابن المعلم

یکانہ روزگار ابو الغنایم بن معلم شاعر عراق کا ہی نام اوسکا بیٹا فارس واسطی کا ملقب بلقب حما
اور ین وہ بہت نیک بخت تہا یہہ بہی ایک شخص اون شعراء مین سے جنکا شعر مشہور ہو کر پہیل گیا ہے
تمام عمر اوسنے نظم شعر مین ہی کہوئی اکثر غزل کہتا تہا اور مدح بہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے
مشایخ بغداد سے یہہ سنا ہی کہ اش شخص کو غزلین اون فقیرون کی جنکو سید رفاعی کی فقیر کہتے
ہین وہ گزر لکا یا کرتے ہین یاد نہین چنانچہ یہہ حالت تہے کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تہے جو یہہ شخص
کہتا تہا اور وہ یاد نہ کرتے تہے اوسکا بہت اعتقاد وہ فقیر کیا کرتے تہے ۔۔ درمیان ابن معلم
مذکور اور ابن نعاویہ کی ہمسی وچہل اور کہٹلے اور ہجو ہوا کرتی تہے ۵۹۲ھ ہجری مین شاعر مذکور فوت
ہوا نوی برس سے زیادہ عمر اپنی پیدائش اوسکی ستروین تاریخ جمادی الآخر ۵۱۰ھ ہجری مین
ہوئی تہے ۔۔ فرات بصرہ ایک گانو ہی اعمال نہر جعفری درمیان اوسکی اور درمیان
واسط کی دس فرسخ کا فاصلہ ہی وہ گانو اوسکا وطن اور مسکن تہا یہانتک کہ اوسکی مذکور من سنہ

وفات پائی یہہ شعر اوسکے ہین

مایرید العذال و اللوام	امقلما فی العوراد لا مقام
مل الی زامة فلک الاجرع الاجرع	حسنا ولا البشام البشام
کیف یحی معالم الحب والاثار	فیہا کانہا اعلام
فلان کانت المعانی کما قیل	فاین الھوی واین المنام
ولعمری ان الوقوف علی غیر	دیار بہا الحبیب حرام

ابو علی

ابو علی حسن بن سعید بن عبید اللہ بن بندار بن ابراہیم الشاتانی ملقب بلقب علم الدین فقیہ آدمی تہا مگر علم ادب اور شعر اوسپر غالب ہوگیا تہا اوسیکی سبب شہرت بہی یہی ہے اپنا وطن چہوڑکر موصل مین آرہا تہا بغداد مین بہت آیا جایا کرتا تہا وزیر ابو المظفر ابن ہبیرہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کیا کرتا تہا ۔ عماد کاتب نے اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی کیا ہی چند شعر اوسکی ذکر کئی ہین اور کہا ہی کہ سلطان صلاح الدین کی مدح اوس قصیدہ کہ جسمین کی یہہ شعر ہین ۔

ادی النصر معقود ابا بیک الغرا	فسر وافتح الدنیا فانت بہا حری

از آنجملہ

بیمینک فیہا الیمن والیسر فی الیسری	فبشری لمن یرجو الندی منہما بشری

پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۵۱۰ ہجری کی ہوئی ماہ شعبان سنہ ۵۹۹ ہجری مین درمیان موصل کے فوت ہوا

بارع

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبد اللہ بن قاسم

چھٹی صدی کے شاعر

یا قلب مالك والهوی من بعدما ... طاب السلوّ وانصر العشاق

او ما بدا لك فی الافاقة والاولی ... نازعتهم کاس العزام افاقوا

مرض المنیر وضح والداء الذی ... تشکره لا یرجی له افواق

وهذا خفوق البرق والقلب الذی ... تطوی علیه اضالعی خفّاق

و له ایضاً

اجمّا البکا یا مقلتی فاتنی ... علی موعد للبین لا شك واقع

اذا جمع العشاق من عدهم غدًا ... فوا خجلتا ان لم تعنی المدامع

عماد کاتب نے درمیان کتاب نصرة الفترة او عصرة الفطرة کی جو ایک تاریخ دولت سلجوقیہ کی ہے یا نین ہی یہہ ذکر کیا ہی کہ طغرائی مذکور نہایت استاد مشہور ہوگیا تہا اور وہ سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا موصل میں وزیر تہا ۔ جبکہ درمیان مسعود اور اوسکی بہائی سلطان محمود کی قریب ہمدان کی لڑائی ہوئی اور محمود نے فتح پائی اول سب سے وزیر مذکور یعنی استاد ابو اسماعیل وزیر مسعود کا پکڑا گیا ۔ سلطان محمود کی وزیر کو خبر کی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اوسنے محمود کے وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی تہا مسمی شہاب اسعد یہ جو کہ اوسوقت میں بالطور نیابت منشی نصیر کی کا رطغرائی کرتا تہا یہہ عرض کی کہ یہہ شخص ملحد یعنی وزیر مذکور کا فرہی ۔ محمود کی وزیر نے حکم دیا کہ جو ملحد ہوا اوسکو قتل کرو فوراً مقتول ہوا یہہ اوسپر واقع میں ظلم ہوا کہ بدون تحقیق مارا گیا لوگ بہی بسبب اوسکی خوف کی کچہ نہ کہہ سکے کیونکہ وہ ایسا ہی ظالم تہا یہہ واقع ۵۱۳ھ ہجری میں ہوا بعضے ۵۱۴ھ بیان کرتے ہیں بعضے ۵۱۶ھ ہجری کہتے ہیں بہرتقدیر اوسکی عمر ساٹہہ برس کی تہی اور ایک شعر ہی اوسکی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ستاون برس کی عمر پائی اوسکی بچہ پیدا ہوا تہا جب اوسنے یہہ شعر کہا تہا

هذا الصغیر الذی زانی علی کبری ... اقرّ عینی ولکن زاد فی فکری

چھٹی صدی کے شاعر

سبع وخمسون لو مرّت علی حجر لبان تاثیرہ فی ذلک الحجر

مگر یہہ نہیں معلوم کہ بعد اسکی کتنے روز تک یہ سنسں زندہ رہا۔ طغرائی اوسکو کہتے ہیں جو طغرا لکھنے پر مامور ہو۔ کہتے ہیں کہ بروز شنبہ سلخ صفر سنہ ۵۱۶ ہجری میں سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا اوسکی ایک غلام نے کیونکہ اوسنے اوسکی آقا کو مروایا تہا اوسکا بدلا لیلیا

حیص بیص

ابو الفرارس سعد بیٹا محمد کا وہ بیٹا سعد بن صیفی تمیمی کا ملقب بلقب شہاب الدین معروف بنام حیص بیص شاعر مشہور ہی یہہ شخص فقیہ شافعی مذہب تہا قاضی محمد بن عبد الکریم قزوان سی علم فقہ اوسنے پڑہا اور مسایل الخلاف میں بہی اوسنے کلام کیا ہی الاعلم ادب اور نظم نباتا اوسکو بہت مرغوب تہا لیکن اسمیں بہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب باندہتا تہا اوسکی رسالی بہت فصیح اور بلیغ ہیں حافظ ابو سعید سمعانی نی کتاب ذیل میں اوسکا ذکر کیا ہی اور تعریف بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اوسیسے لوگون نے بہت روایتیں سنے ہیں دیوان اوسکا پڑہا ہی اور رسالی اوسکی سیکہے ہیں بہت لوگون نی علم ادب سیکہا وہ اشعار عرب بہت جانتا تہا اور اختلاف لغات کا بہی اوسکو سب یاد تہا مگر کہتے ہیں کہ اوس شخص کو غرور بہت تہا اپنی تئیں کچہ سمجہتا ہی رہتا تہا کسی سی بدون عربی کلام کی نہ بولتا تہا اور عربی ہی لباس پہنتا عربون کی ہی طور پر تلوار لٹکاتا عماد نی خریدہ میں ذکر کیا ہی کہ وہ سنہ ۵۷۴ ہجری میں فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نے اوسکی طرز و روش میں یہہ شعر بنا کر اوسکی پاس بہیجے

کربتادي وکم تطوّل طرطر رک ما فیک شعرۃ من تمیم

فکل الضب وافرط الحنظل الیابس واشرب ما شئت یا الظلیم

لیس ذا وجہ من یضیف ولا یقري ولا یدفع الاذي عن جریر

جب ابو الفرارس نے یہہ شعر سنے اوسکی جواب میں یہہ شعر بنا ئے

لا تقنع من عظیم قدر دان ... کنت مشارا الیہ بالتعظیم
فالشریف الکریم ینقص قدرا ... بالتعدی علی الشریف الکریم
ولع الخمر بالعقول رمی الخمر ... بتنجیسہا وبالتحریم

شیخ نصر اللہ بن مجلی مشارف الصناعۃ جو کہ ایک ثقہ اور معتبر فرقہ اہل سنت وجماعت میں سے گذرا ہی وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب رح کو میں خواب میں دیکھا میں کہا یا امیر المومنین جس روز تمنی مکہ فتح کیا تہا اوس روز تمنے یہہ کہا تہا کہ جو کوئی ابوسفیان کی گہر میں امن لیگا اور جا کہسی گا اوسکو امن ہوگی تمنے اوکی ساتہہ یہہ سلوک کیا اوسکی خاندان نے آپ کی بیٹی ام حبیبہ کی ساتہہ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی ارشاد کیا کہ کیا تو نی ابن صیفی کے شعر نہیں سنے جو اوسنے اسی معاملہ میں بنائی ہیں میں کہا کہ میں ضرور سنونگا اس حال میں میری آنکہ کہل گئی میں اوسی وقت دوڑا ہوا حیص بیص کی گہر آیا اوسکو پکارا جب وہ باہر آیا سب حال اسی کہکر سنایا وہ چیخ کر رونے لگا اور یہاں تک رویا کہ بیہوش ہوگیا اور کہا کہ مجہسے یہہ کہا کہ آج ہی کی رات یہہ شعر واللہ میں نی بنائی ہیں کسیکو اطلاع ان پر نہیں ہوئی وہ یہہ ہیں ؎

ملکنا فکان العفو منا سجیہ ... فلما ملکتم سال بالدم الطبح
وحللتم قتل الاساری وطالما ... غدونا علی اسری نعف ونصفح
فحسبکم ہذا التقاوت بیننا ... وکل اناء بالذی فیہ ینضح

حیص وبیص اسکو اسواسطی کہتے ہیں کہ ایک روز اوسنے لوگون کو اضطراب میں دیکہکر یہہ کہا تہا کہ یہہ لوگ کس حیص بیص میں پہنس رہیں یہی لقب اوسکا ہوگیا یعنے حیص کی شدت اور بیص کی اختلاط ہیں عرب بولا کرتے ہیں کہ آدمی حیص وبیص میں پڑی ہوئی ہیں یہی محاورہ اردو میں مستعمل ہی بروز چہارشنبہ چھٹی تاریخ شعبان ۱۲۸۳ھ میں درمیان بغداد کی صبح کی وقت

چھٹی صدی کے شاعر

فوت ہوا قریش کی قبرستان میں جانب غربی مدفون ہوا

ابو المعالی

ابو المعالی سعد بن علی بن قمع بن علی بن قسم انصاری خزرجی وراق خطیری معروف کتاب فروش دانا آدمی تہا شعر بہت اچہا نظم کرتا تہا کئی مجموعہ اوسنے تالیف کئی ہین ازانجملہ ایک کتاب زینۃ الدہر اور عصرۃ اہل العصر ہی اس کتاب کو ذیل دمیۃ القصر کی اوسنے بنایا ہی اپنی معاصرین کا حال مع اشعار کی اوسمین لکہا ہی اور متقدمین کا حال بہی ہی لوگون کے اشعار اور احوال سے مطلع تہا ایک کتاب اوسکی ملح الملح ہی اسی معلوم ہوتا ہی کہ کتابی کہہ اوسکو عبور اور محارت علوم ادب مین تہی بہہ اوسکی شعر مین ہے

ومعذّر فی خدّہ ورد وفی فمہ ملام
ما لان لی حتّی تغشّی صبح سالفہ ظلام
کالمہر یجمع تحت راکبہ ویعطفہ اللجام

وله ایضا

احدقت ظلمۃ العذار بخدّیہ فزادت فی حبّہ حیراتی
قلت ماء الحیوۃ فی فمہ العذب دعونی اخوض فی الظلمات

وله

شکرت ہوی من شفّ قلبی بعدہ توقدنار لیس یطفی سعیرہا
فقال بعادی عنک اکثر راحۃ وکلا بعاد الشمس احرق نورہا

اوسکی سب شعر اچہی ہین بروز دوشنبہ پچیسون ۲۵ یا پندرہوین ۱۵ ماہ صفر ۵۶۸ ہجری کو دریا بغداد فوت ہوا مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا

ابو الغارات طلائع

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الغارات طلائع بن رزیک ملقب بلقب ملک صالح وزیر مصر کا جو کہ نسبۃً نجی خضیب مضافات صوبہ بصرہ کا والی تہا — جبکہ ظافر اسماعیل مقتول ہوا اوسوقت محل کی عورتوں نے صالح سے مدد طلب کرنے کی یہہ کہا تہا کہ عباس اور اوسکی بیٹی نصر کو جو دونو متفق اوسکے قتل پر تہے سزا دو اسلئی صالح مذکور قاہرہ کیطرف گیا اوسکی ہمراہ عرب کے لوگ بڑی شجاع بہت کثرت سی تہے جب شہر کی پاس پہونچا اوسوقت عباس اور اوسکا بیٹا مع شیعین بہاگ گئی ہمراہ اون دونو کی اسامہ بن منقذ بہی تہا کیونکہ وہ بہی اس قتل میں شریک تہا اور صالح نی شہر میں گہس کر وزارت پر قبضہ پایا یہہ حال ایام فایز میں گذرا اور خود مستقل ہوکر تدبیر بند و بست دولت کا کرنے لگا وہ اتیسوں ۲۹ ماہ ربیع الاول ۵۴۹ھ ہجری میں وزیر ہوا تہا فاضل اور دلاور آدمی بڑا سخی تہا — اہل فضل سے بہت خوشی اور سختی سے ملاقات کیا کرتا تہا شعر بہت جید کہتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ میں اوسکا دیوان دیکہا ہی دو حصو نمیں ہی اوسکی یہہ شعر ہیں ؎

کذا ابینا الدهر فی احداثه	عبر اوفینا الصدّ فالاعراض
ننسی الممات ولیس یجری ذکره	فینا فنذکرنا به الامراض

وله

مشیبك قد نضا صبغ الشباب	وحل البان فی وکر الغراب
تنام ومقلة الحدثان یقظی	وما ناب النوائب عنك ناب
وکیف بقاء عمرك وهو کنز	وقد انفقت منه بلا حساب

بعد وفات بانی خلیفہ فایز کی جبکہ عاضد بجائی اوسکی گدی نشین ہوا صالح مذکور اوسیطرح سے وزیر رہا بلکہ اور عزت اوسکی بڑہ گئی — اور عاضد نی اوسکی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور یہانتک

- صالح کا افتدار بڑھا کہ عاضد اوسکی قید اور قبضہ مین ہو کیا آخر عاضد فی تنگ آکر یہہ تجویز کی کہ کسی صورت سی صالح مذکور کو قتل کیا جاہیے چنانچہ اسنے چند آدمیون کو بہکا کر گہر مین چہپا رکہا کہ جس وقت صالح گہر مین آدمی یا گہر سے باہر جاوے فورًا اوسکو قتل کر ڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کمین مین کہات لگا کر بیٹہے تہے رات کو جاتے تہے کہ اوسپر حملہ کرین اوسنے جلد کواڑ بند کر لیئے اوس حال سی اطلاع اوسکو نہ تہی اور نہ ان لوگو کو غرض صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگون نے چاروطرف سے ہجوم لاکر چہرہ پر مارین کئی زخم شدید آئے ایک زخم سر مین بہی آیا تہا مجروح ہو کر آواز دی اوسکی نوکر جا کر گہس آئے دیکہا کہ آقا کا یہہ حال ہوا اون لوگون کو جنہون نے اوسکو قتل کیا تہا سب کو مارا اور اوسکو اوٹہا کر گہر مین لیگئے وہان تہوڑی عرصہ زندہ رہکر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اور مہینون تاریخ رمضان ۵۵۶ھ بجری کی تہے پیدائش ۵۴۹ھ بجری مین ہوئی تہی بعد اوسکی مرنے کے اوسکا بیٹا محی الدین زریک بروز شنبہ یعنے دوسری روز اپنی باپ کی وفات کی وزیر ہوا جب اوسکو خلعت وزارت ہوا اوسکا لقب عادل ناصر رکہا گیا صالح مذکور قاہرہ مین مدفون ہوا پہر اوسکا بیٹا عادل وہان سے اوکہاڑ کر اور جایی پر لیگیا قرافہ کبری مین لیجا کر دفن کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاضد تہا

ابو المنصور

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو منصور طاہر بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن حلف بن عبد الغنی جدامی اسکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچہی شعرا مین شمار کیا جاتا ہی اوسکا ایک دیوان بہی ہی شعرا اوسکے بہت جید ہین مصر والون کی بہت مدح اوسنے کی ہی مشہور شعر اوسکی یہہ ہین ؎

لو کان بالصبر للجمیل مالذہ ۔۔۔ ما سیّح وابل دمہ ودذاذہ

ما نال جیش الحب نیل قبلہ ۔۔۔ حتّی وهی وتقطّعت افلاذہ

چھٹی صدی کے شاعر

لم یبق فیه مع العدام بقیته ... الا نسیم یحتویه جذاذه
من کان یرغب فی السلامة فلیکن ... ابدا من الحدق المراض عیاذه
لا تخدعنک بالفتور فانه ... نظر یغیر بقلبک استلذاذه
یا ایها الرشاء الذی من طرفه ... سهم الی حب القلوب نفاذه
در یلوح بفیلک من نظائه ... خمر یحول علیه من نباذه
وقناة ذاک القد کیف تقومت ... وسناک ذاک اللحظ ما فولاذه
رفقا بجسمک لا یذوب فانتی ... اخشی بان یجفو علیه لاذه

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی — اوسنے دمیان سمرکی ماہ محرم ۲۹ھ ہجری مین وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بتیا محمد بن حارہ کا برانڈلسی شنترینی شاعر مشہور ہی یہ شاعر ماہر ناظم و ناثر تہا اگر مدنصیب تہا اوسکا ذکر مصنف قلاید عقیان اور ابن بسام نی ذخیرہ مین کرکے بہت تعریف اوسکی کی ہی اور ذکر کیا ہی کہ ذلیل خبرین پہنچا کیا کرتا تہا یہ مشقت اور محنت کی کسی عالم کی اوسکو کتاب نصیب ہوئی — اپنی حال مین یہ کہتا ہی ؎

اما الوراقة فهی انکد حرفه ... اوراقها وغبارها حرمان
شبهت صاحبها بصاحب ابرة ... تکسو العراة وجسمها عریان

وله

ومعذر رقت حواشی حسنه ... وقلوبنا وجدا علیه رقاق
لو کیس عارضه السواد لوانما ... نفضت علیه سوادها الاحداق

کبیری انکمد الی ترکی کی تعریف یہ کہی ہی

ومهفهف البعرت فی اطواقه ... قمرا باطواق المحاسن یشرق

یفضی الی المهجات منه صعدة متالق فیها سناق اذ رق

وله

وصاحب لی کداء البطن جبته یوتونی کوداد الذیب للراعی
یثنی علیّ جزاه الله صالحة ثناء هند علی روح بن زنباعی

یہہ نہد بنتِ نعمان بن بشیر انصاری نصر کی ہی اور روح بن زنباع جذامی یا رعبد الملک بن مروان کا تہا اوسنے اس عورت سی نکاح کیا تہا وہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کرتا رہتا تہا ۔ اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی لکشر اوسمین اچہی شعر ہین اوسنے درمیان سنہ ۱۸۰ ہجری کی شہر مریہ مین جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل متبحر ان دونو علمون مین بہت خوب تہا ۔ شہر بلنسیہ مین رہتا تہا اوسکی پاس آدمی آتے جاتے تہے علم پہرتے تہے وہ بہی اچہی طرح سی تعلیم کرتا تہا ثقہ آدمی تہا کتابین بہت نافع اور فایدہ مند اوسنے تالیف کی ہین از انجملہ ایک کتاب مثلث ہی دو جلد ونمین یہہ کتاب بہت اچہی تالیف کی ہی عجیب و غریب باتین اوسمین لکہی ہوئی ہین اور ایک کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب ہے اسمین مطالب اور مقاصد کا خوب بیان کیا ہی یہہ کتاب شرح ابو العلا رصاحب دیوان ہے جسکا نام ضوء السقط ہی کہی ہی بہت اچہی ہی اور ایک کتاب پانچ حروف کی بیان مین اوسنے تصنیف کی ہی ۔ یعنے سین ۔ اور صاد ۔ اور ضاد اور طاء ۔ اور دال انکی بابتین لکہی ہی اس کتاب مین عجیب اور غریب باتین لکہی ہین اور ایک کتاب الحلل فی شرح ابیات الجمل ہی ۔ اور ایک کتاب التنبیہ علی الاسباب الموجبۃ لاختلاف الامۃ ہی اور ایک کتاب شرح موطا کی اوسکی تصنیف سی ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ میںنے سنا ہی کہ دیوان متنبی

ہی اوسنے شرح کی ہی مگر دیکھنے مین نہین ایسی حاصل کلام یہہ ہی کہ جو کچھہ اوسنے تصنیف کیا ہی یا کلام کئی مین خالی جودت سے نہین اوسکی نظم بہت اچھی ہی از انجملہ یہہ قول ہی ؎

اخو العلم حی خالد بعد موته ... واوصاله تحت التراب رمیم
وذو الجهل میت وهو ماش علی الثری ... یظن من الاحیاء وهو عدیم

درازی شب مین یہہ شعر اوسکی ہین

تری لیلنا شابت نواصیه کبرة ... کما شبت ام فی الجور وض بهار
کان اللیالی السبع فی الجو جمعت ... ولا فصل فیها بینها لنهار

پیدایش اوسکی ۴۴۴ھ ہجری مین ... درمیان شہر طلیوس کی ہوئی رجب کی نہین ۲۱ھ ہجری مین درمیان شہر بغداد کی فوت ہوا

ابو الحکم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم عبد السید بن مظفر بن عبد اللہ بن محمد باہلی حکیم و ادیب معروف مغربی اصل اوسکی مشہور ہوئی کہ ایک شہر اندلس کا ہی جسکا اوپر بیان ہوا اور پیدایش اوسنے بلاد روم مین پائی — ابو شجاع محمد بن علی بن الدہان قرضی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور نے درمیان بغداد کی آکر اقامت کی لڑکون کو وہان تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب اور طب اور ہندسہ خوب جانتا تہا اور ایک شخص نے یہہ بیان کیا ہی کہ وہ کامل الفضیلت عارف ادب و حکمت تہا اوسکا دیوان بہت جید ہی اوسمین ظرافت اور خوش طبعی بہری ہوئی ہی — اور عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی یہہ لکہا ہی کہ ابو الحکم مذکور طبیب دار الشفائی لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تہا اوسکی سہراہ دوا کی خانہ آتا کچھہ رہتا تہا کہ جالیس اونٹ لدا کرتے تہے جہان خیمہ پڑتا وہان وہ بیمارون کو دوا دیتا اوکا حال دیکہتا اور یہہ بہی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف سی ایک کتاب بعنوان الرضاعۃ

لاول الخلافتہ ہی بہرا بوحکم مذکور شام مین جاکر دمشق مین رہا اوسکی اخبارات اور ماجریٰ
ظریفہ اوسمین ذکر کئی گئی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی دیوان مین دیکھا ہی
کہ ابوالحسین احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امرا بنی منقذ کی قلعہ شیزر مین تہا اور ایک
شاعر درمیان دمشق کی ابوجوشن نامی تہا اوسمین اور ابوالحکم مین بہت مودت والفت
واتحاد تہا اوس ابوالجوشن نے ارادہ کیا کہ شیزر مین جاکر بنی منقذ کی مدح کرون
اسلئے ابوالحکم مذکور سے التماس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش مین لکھہ
دو ابوالحکم نے یہہ شعر لکھہ دیئے ؎

ابا الحسین استمع مقال فتی	عوجل فیما یقول فاترتجلا
ھذا ابوالوحش جاء ممتدح	القوم فنوّہ به اذا وصلا
واتل علیھم محسن شرحك ما	اتلوح من شرح حاله جملا
وخبّر القوم انّه رجل	ما ابصر الناس مثله رجلا
تنوب عن وصفه شمائله	لا یبتغی عاقل به بدلا
وھو علی خفّه به ابدًا	معترف انّه من الثقلا
یمث بالنبل والرقاعة والسخف	واما بما سواہ فلا
ان انت فاتحته لتخبر	ما یصدر عنه فتحت منه خلا
فمه ان حلّ حظّه الخسف	والھون ودحبّ به اذا رحلا
وسقاه السلوان ظفرت به	وامزج له من لسانك العسلا

پیدائش اوسکی ۴۸۶ ہجری مین درمیان یمن کی ہوئی جیسا کہ ابن دیصنی نے اپنی ذیل مین
بیان کیا ہی اور بروز چہارشنبہ چوتہی ذیقعدہ ۵۴۹ ہجری مین وفات پائی

ابوالفرج

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی بن عبد اللہ بن قسم بن نصر بن قسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قاسم بن ابی بکر صدیق رض باقی نسب مشہور ہی وہ قرشی تیمی بکری فقیہ حنبلی واعظ ملقب بلقب جمال الدین حافظ تہا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تہا علم حدیث اور وعظ وپند خوب جانتا تہا چند فنون میں اوسنے کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ زاد المسیر علم تفسیر میں چار جلدوں میں یہہ کتاب ہی اسمیں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کیں ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف سے بہت ہیں — علم تاریخ میں کتاب منتظم بہت بڑی ہی اور موضوعات چار جلدوں میں ہی اس کتاب میں ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہی اور تلقیح فہوم الاثر ایک کتاب اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب المعارف ابن قتیبہ کی طور پر ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ اوسکی تصنیف سے بہت کتابیں ہیں اور اپنی ہاتہہ سے اوسنے بہت کتابیں لکہی ہیں — کہتے ہیں کہ اوسنے اون قلموں کے بہونسڑی جنسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ کی لکہی تہے جمع کر رکہی تہے اون بہونسڑوں کا ڈہیر لگا ہوا تہا مرتے وقت یہہ وصیت کر دی تہے کہ اس زیادہ قلم سے میری غسل کا پانی گرم کر کے غسل دینا چنانچہ ایسا ہی کیا اوسکی اشعار بہت لطیف ہیں اہل بغداد کو ان شعروں میں خطاب کرتا ہی ؎

عذیری من فتیۃ بالعراق	قلوبہم بالجفا قلب
یرون العجیب کلام الغریب	وقول الغریب فلا یعجب
میازنہم ان تتذف بخیر	الی غیر جیرانہم تقلب
وعذرہم عند تنبیہم	مغنیۃ الحی لا تطرب

وہ بہت حاضر جواب اور تیز وبرگو آدمی تہا اوسکی جوابات مجلس وعظ میں بہت نادر

ہوتی ہے کہتے ہیں کہ ایکدفعہ منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا تھا بغداد میں درمیان شیعوں اور سنیوں کی یہہ جھگڑا ہوا کہ خلیفہ اول ابوبکر افضل ہے حضرت علیؑ یا حضرت علیؑ شیعہ کہتے ہے کہ حضرت علی افضل ہے اور سنی کہتے ہے کہ حضرت ابوبکر افضل ہے غرض کہ دونو فرقوں کی آدمیوں نے یہہ تجویز کی کہ جو ابوالفرج کہے وہ مانی گی دونو جانب نے تسلیم کرکے عین حالت وعظ میں کہ وہ منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا تھا اور صدہا آدمی سن رہی تھے یہہ سوال کیا کہ آپ کسکو فضیلت دیتی ہیں آیا حضرت ابوبکر افضل ہے یا حضرت علیؑ ابوالفرج نی یہہ خیال کیا کہ جواب ایسا دینا چاہیئے تاکہ دونو فرقی خوش رہیں یہہ سوچ کر فوراً یہہ کہا کہ افضل ان دونو میں سے وہ جسکی بیٹی انجی اوسکے یہہ کہتے ہی منبر سے اوتر کھڑا ہوا تاکہ یہہ پوچھنے نہ پاوین کہ اس سے مراد کون شخص ہی کیونکہ سنیوں نے اس کلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت عائشہ رضہ جو ابوبکر کی بیٹی پیغمبر خدا کی بیبی تھے وہ افضل ہوی حضرت علی رضہ سے اور شیعوں نے اسکلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت پیغمبر خدا کی بیٹی یعنی حضرت فاطمہؑ بیبی تھے حضرت علی رضہ کی ہو اسلی وہ افضل ہوی ابوبکر سے یہہ معنی اس کلام کی میں غرضکہ دونوں نی اپنی اپنی تئیں نزدیک سمجھ لیا فیصلہ کچھ نہوا کیونکہ اوسنے جواب ہی مجمل دیا جسکی دونو معنی ہوسکتے ہیں ایسی ایسی لطیف جواب اس فاضل کی شہرہ ہیں وہ بہت اچھا آدمی تھا اوسکی خوبیاں بہت ہیں جنکی شرح بہت بڑی ہی پیدائش اوسکی ۵۱۰ھ پانسو دس ہجری میں ہوئی — اور جمعہ کی رات کو بارہویں تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ھ میں درمیان بغداد کی وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون ہوا

ابوالقاسم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالقاسم وابوزید دو کنیت رکھتا تھا نام اوسکا عبدالرحمن بن خطیب ابی محمد عبداللہ بن خطیب ابوعمر احمد بن ابوالحسن اصبغ بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح

وغیرہ اندلس ہی اوسکی تصنیف سی کتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القران الاسماء والاعلام اور کتاب مشیخہ شیخ الفقرہ مسلہ رویتہ اللہ فی المنام وہ کہا کرتا تہا کہ کوئی سوال ہیرا جناب باری نہیں رد کیا ہی جو مانگا سو دیا ہی اور ایسا ہی وہ شخص جو ان شعروں کو صحیح پڑہا کریگا وہ شخص ہی مستجاب الدعوات ہوجاویگا وہ یہہ ہیں ؎

یا مَن یَرَی ما فِی الضَّمیرِ ویَسمَعُ	اَنتَ المُعِدُّ لِکُلِّ ما یَتَوَقَّعُ
یا مَن یُرَجّی لِلشَّدائِدِ کُلِّها	یا مَن اِلَیهِ المُشتَکی والمَفزَعُ
یا مَن خَزائِنُ رِزقِهِ فی قَولِ کُن	اَمِنَت فَاِنَّ الخَیرَ عِندَکَ اَجمَعُ
ما لی سِوی فَقری اِلَیهِ وَسیلَةٌ	فَبِالافتِقارِ اِلَیکَ فَقری اَدفَعُ
ما لی سِوی قَرعی لِبابِکَ حیلَةٌ	فَلَئِن رَدَدتَ فَاَی بابٍ اَقرَعُ
ومَنِ الَّذی اَدعوهُ واَهتِفُ باسمِهِ	اِن کانَ فَضلُکَ عَن فَقیرِکَ یَمنَعُ
حاشا لِمَجدِکَ اَن تُقَنِّطَ عاصِیًا	اَلفَضلُ اَجزَلُ والمَواهِبُ اَوسَعُ

اشعار اوسنے بہت کہی ہیں اور تصانیف اوسکی بہت مفیدہ ہیں وہ ایک شہر میں پرہیزگاری سے رہا کرتا تہا یہانتک کہ خبر اوسکی حاکم مراکش کو پہونچی اوسنے اوسکو بلوایا اور بہت احسان اوسپر کیا تین برس تک وہاں مقیم رہا پیدایش اوسکی ۵۷۳ ہجری میں درمیان شہر مالقہ کی ہوئی مراکش میں بروز جمعرات فوت ہوا ظہر کی وقت چھٹوں ماہ شعبان ۶۴۷ ہجری میں

ابو محمد سعید

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن نضر بن عاصم بن عباد بن مصام بن فضل بن ظفر بن غلاب بن حمدون بن شاکر بن عیاض بن حسن بن رجا بن ابی بن شعیل بن ابی الیسر کعب انصاری رض معروف ابن الدہان نحوی بغدادی ابو القاسم بذیل الدین حصین حدیث کی اوسنے سماعت کی یہہ شخص اپنی زمانہ کا سیبویہ تہا اوسکی

نحو میں

تصانیف نحو میں بہت مفید ہی از انجملہ ایک کتاب شرح الایضاح اور تکملہ ہی تنہا الیس جلدیں
اس کتاب کی ہیں اور ایک فصول کبری — اور ایک فصول صغری — اور ایک
شرح کتاب اللمع کی جو ابن جنی کی تصنیف سی ہی اوسکی شرح اسنے کی ہی
اوسکی دو جلدیں ہیں اوس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکھا ہی — ابن خلکان کہتا ہی
کہ میرا وجود بہت دیکھی شروح اس کتاب کی اس جیسی شرح نہیں دیکھی — اور ایک
کتاب البروض ہی ایک جلد میں — اور ایک کتاب الدروس علم نحو میں ہی
اور ایک کتاب رسالہ سعیدیہ ہی ماخذ کندیہ کی بیان میں اس کتاب میں متنبی کی چوری
اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسمی زہر الریاض سات جلدوں میں ہی
اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور طا میں اور ایک کتاب العقود مقصور اور
ممدود کی بیان میں ابو محمد مذکور کی وقت میں درمیان بغداد کی یہہ نحوی مشہور تھی
یعنے ابن جوالیقی — اور ابن خشاب اور ابن شجری مگران سب پر ترجیح ابو محمد
مذکور کو لوگ دیتی تھے باوجودیکہ نحویون مذکورہ میں سے ہر ایک شخص اپنی وقت کی
امام تھا لیکن سب آدمی ان پر اسکو فوقیت اور ترجیح دیتی تھے — پھر ابو محمد مذکور
بغداد کو چھوڑ کر موصل میں پاس وزیر جمال الدین اصفہانی کی آیا اوسنے یہہ بہت خاطر
اور تواضع کی مدت تک اوسکی پاس رہا — ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اوسکی
کتابین موصل میں پڑہنی لگی تھے اور میںنے دیکھا کہ داخل درس اوسکی تصنیفات
ہوگئی تھے اوسنے اتوار کی دن ماہ شوال سنہ ۵۶۹ ہجری میں درمیان موصل کی وفات
پائی اور بقعرہ معافی میں مدفون ہوا پیدائش اوسکی جمعرات کی شام کو چھبیسوین رجب سنہ ۴۹۲
میں درمیان بغداد کی محلہ نہر طابق میں ہوئی تھے اوسکی نظم بھی اچھے ہی

وہ یہہ ہی ؎

لاتجعل الهزل دابا وهو منقصة ... والجد يعلو به بين الورى القيم
ولا يغرنك من ملك تبسمه ... ما تضحك السحب الا حين تبتسم

وله ايضا

لاتحسبن انّ بالشعر ... مثلنا ستصير
فللدجاجة ريش ... لاكنّها لا تطير

وله ايضا

لاغزوان اخشى فرا ... قكم وتخشاني الليوث
اوما ترى الثوب الجديد ... من التفرق يستغيث

عماد کاتب نی درسیان خریدہ کی اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی اور حال بہی نہ اشعار کی لکھا ہی

الابوردي

ابو محمد بن مظفر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفتیان بن الحسن بن ابی مروعہ منصور بن معویہ الاصغر محمد بن عثمان ابن عنبسہ اصغر بن عتبہ بن اشرف بن عثمان بن عنبسہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی اموی شافعی ابیوردی شاعر مشہور ہی یہہ شخص ادبا مشاہیر مین سے تہا شاعر ظریف گذرا ہی اوسنے اپنی دیوان کی کئی قسمین کی ہین — ایک قسم کا نام عراقیات — ایک نخدیات — ایک وحدیات متاخرین شاعرونمین سے تہا علم انساب خوب جانتا تہا چند علوم مین اپنی زمانہ مین یکتا تہا نظیر اپنی نرکہتا تہا تصنیف کتب مین حاذق عقلمند فاضل تہا مگر غرور اور نفس پروری نے اوسکو خراب کیا تہا جب نماز پڑہ کر فراغت ہوتا یہہ دعا مانگا کرتا کہ الہی محکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دی اوسکی

یہہ شعر ہین ؎

ملکنا اقالیم البلاد فاذعنت	لنا رغبۃ اورھبۃ عظماؤھا
فلما انتھت امالنا علقت بذا	شدایدایام قلیل رخاؤھا
وکان الینا فی السرور ابتسامھا	فصار علینا فی الھموم بکاؤھا
وصرنا نلاقی النائبات باوجہ	رقاق الحواشی کا یقطر ماؤھا
اذا ماھممنا ان ینوح بماجنت	علینا اللیالی لوبدیشاحیاؤھا

وله ایضا

تنکرلی دھری ولو بدرانتنی	اعزواحداث الزمان تھون
فبات یرینی الدھر کیف اعتداوہ	وبت اریہ الصبر کان یکون

اوسکی تصانیف بہت ہین ازانجملہ تاریخ ابیورد — اور نسا — اور مختلف مؤتلف — اور طبقات کل فن — ما اختلف وایتلف فی النساب العرب لغت مین بہی اوسکی تصنیفات ایسی ہین کہ اوسسے پہلے کوئی کتاب ایسی تالیف نہین ہوئی نیک خوبصورت آدمی تہا اوسکی وفات جمعرات کی روز بین الصلاتین دسوین ماہ ربیع الاول ۵۶۷ ہجری کو درمیان اصفہان کی اسطور پر ہوئی کہ کسنے زہر کہلا کر مار ڈالا تہا — ابیورد اوسکو باورد — اور ابا وردی بہی کہتے ہین وہ ایک چہوٹا سا شہر خراسان مین سی ہی وہان بہت علما پیدا ہوئی ہین

ابن الہبا ریہ

شریف ابوعلی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عبا سی معروف ابن الہبا ریہ ملقب بلقب نظام الدین بغدادی شاعر مشہور ہی وہ شاعر جید نیک کفتار پر گو تہا لیکن زبان اوسکی بہت خبیث ہاجی بہت تہا لوگون سے لڑتا رہتا تہا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہین

بجا تہا اوسکا ذکر عماد نے بہی خریدہ مین کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعرا نظام الملک مین سی تہا اوسکی شعر پر ہجو اور غزل غالب تہے اور واہیات بہت بکتا تہا ابن حجاج کی اسلوب پر اوسکی شعر مین بلکہ اوسی بہی دو چار قدم آگی بڑہا ہوا ہی تمام ہوئی کلام عماد کی — نظام الملک کی سرکار مین ملازم تہا — کہتے ہین کہ نظام الملک اور تاج الملک ابو الغنایم بن دارست کے درمیان بہت چہیڑ چہاڑ اور نوک جوک رہا کرتے تہے — ایک روز ابو الغنایم نے ابن ہبارہ سے کہا کہ اگر نظام الملک کی تو ہجو کری تو مین تجکو اتنا کچہہ انعام دونگا یہہ وعدہ اوسے کیا ابن ہبارہ نے کہا کہ کسطرح مین ایسی شخص کی ہجو کرون جسکی تمام اشیا میری گہر مین موجود ہین اور کوئی چیز میرے گہر مین ایسی نہین ہی جو اوسکی دی ہوئی ہو پہر کسطرح ہجو کرون اوسنے کہا کہ ہم تم کو انعام بہی دیتی ہین آخر کو انعام یہی دیتی ہین آخر کو طمع انعام غالب ہوئی اوسنے یہہ شعر نظام الملک کی ہجو مین کہے وہ یہہ ہین ؎

لا غروان ملک ابن اسحاق وساعدہ القدر
وصفت لہ الدنیا وخص ابا الغنائم بالکدر
فالدہر کالدولاب لیس یدور الا بالبقر

جب یہہ شعر نظام الملک نے سنے کچہہ برا نہ مانا بلکہ یہہ کہا کہ وہ سچا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ اہل طوسی بقر ہین اس محاورہ مشہور کی موافق وہ کہتا ہی اسکی کچہہ برائی نہین ہی نظام الملک رہنی والا طوس ہی کا تہا باوجود اس ہجو کی نظام الملک نے اوسکے اعزاز اور اکرام مین کچہہ کمی نہ کی بلکہ اور زیادہ اوسکی خاطر کی یہہ بات نظام الملک کی خوبیون مین سے تہے — یہہ اشعار غریبہ اوسکے اس قول کی رد مین ہین جو کہا کرتے ہین السفر وسیلۃ الظفر ؎

چھٹی صدی کے شاعر

قالوا اقمت وما رزقت وانما ... بالسعی یکتسب اللبیب ویرزق
فاجتهد ما کل سعیک نافعا ... لحظ ینفع لا الرحیل للفلق
کم سفرة نفعت واخری مثلها ... خرت ویکتسب الحریص ویخفق

خوبیان اوسکی بہت ہین اوسکی ایک کتاب سایح القطنہ درمیان نظم کلیلہ ودمنہ کی ہی اوسکی اشعار دیوان بہت بڑا ہی اور ایک کتاب صارح وباغم ہی اوسکو بھی کلیلہ ودمنہ کی طور پر نظم کیا ہی اوسمین ارجوزی ہین گنتے کی ایک ہزار شعر اس برس کے عرصہ مین یہہ کتاب اوسنے منظوم کی تھے — ابن ہبارہ درمیان کرمان کی ۵۷۰ھ ہجری مین فوت ہوا

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر ابن ذاغر ابن محمد بن خالد بن نصر بن ذاغر بن عبد الرحمن المہاجر بن ولید مخزومی خالدی حلبی ملقب بشرف معالی عدة الدین معروف ابن قیسرانی شاعر مشہور ہی وہ ادبا رجید اور شعرا نامی ہی سے گذرا ہی وہ اور ابن منیر ملک شام مین اپنی زمانہ کی شاعر تکیا مشہور تھے ان دونون مین بہت ماجری اور وقایع اور نوادر اور لطائف وظرایف گذرتے رہتی تھے — ابن منیر مذہب شیعہ رکھتا تھا اسلئے ایکدفعہ خالد مذکور نے یہہ شعر اوسکی طرف لکھہ کر بھیجے وہ یہہ ہین ؎

ابن منیر هجوت منّی ... خیرا فاد الودی صوابه
ولم یضق ذاک صدری ... فان لی اسوة الصحابه

وله ایضا

کم لیلة بت من کاسی ورقیته ... نشوان امرح سلسال لسلسله
وبات لا التحی عنی مراشفه ... کانما ثغره ثغر بلا والی

ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دیکھا تھا اوسیکی ہاتھہ کا لکھا ہوا تھا اون ایام مین

چھٹی صدی کے شاعر

درمیان حلب کے تھا اوس دیوان سی مینے بہت کچھ نقل کیا — ولادت خالد مذکور کی ۴۷۸ھ
ہجری مین درمیان غنکا کی ہوئی — اکیسوین شعبان ۵۴۳ھ ہجری کو درمیان دمشق کی فوت ہوا

ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ نام محمد بیٹا ابراہیم ثابت بن فرج کنانی کا مقری
ادیب شافعی مصری معروف بابن کیزانی شاعر مشہور ہی وہ زاہد اور پارسا درمیان
مصر کی تھا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت اعتقاد رکھتے تھے
اوسکا دیوان شعر کا ہی مینے نہین دیکھا ہی ایک بیت اوسکی مینے سنے ہی اوسی
سے مجکو تعجب آرہا ہی وہ یہہ ہی ؎

اذا لاق بالمحب عذام فکذا الوصل بالحبیب یلیق

اوسکی شعر بہت اچھی ہین بروز شنبہ نوین ماہ ربیع الاول کو فوت ہوا — بعضے کہتے ہین
کہ محرم مین ۶۱۲ھ ہجری مین فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوسی قبہ کے
نزدیک جسمین امام شافعی کی قبر ہی مدفون ہوا پہر وہانسی اوکہاڑ کر قریب حوض کی جو کہ
معروف بنام مودود کی ہی وہان لیجاکر گاڑا آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ
کرتے ہین — کیزان اوسکو اسواسطی کہتے ہین کہ اوسکا دادا کوزی بنا کر بیچا کرتا تھا
ہندی مین جسکو کوزہ کر کہتے ہین اسطور سی کوزہ کیطرف اوسکو منسوب کر کی کیزانی
کہتے ہین

شہاب الدین سہروردی

ابو العباس اسمعیل

ابن خلکان سے نقل کر کے کہتا ہی کہ درمیان ۵۸۳ھ ہجری کی ابو الفتح یحیی بن حبش بن امیر ک
ملقب بلقب شہاب الدین سہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب مین حالت قید مین فوت ہوا ملک
ظاہر غازی نے بموجب امین والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا کٹہوا کی مار ڈالا انتہا سنی

مذکور نے اصول اور حکمت درمیان شہر مراغہ کی مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین سی پڑھا تھا
سہروردی مذکور نے طرف حلب کے سفر کیا اوسکو علم بسبب عقل کی بہت تھا اسواسطے اوسکو
مذہب فلاسفہ کی اعتقاد کا متہم لوگونے کردیا تھا فقیہون نے فتوی دیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہئے
کیونکہ اوسکی بددینی اور سوءمذہبی ظاہر ہوگئی — زین الدین اور مجد الدین جو دو بھائی حلبی
تھے یہہ بہت تشدد اور جلدی اوسکی قتل کی کرتے تھے شیخ سیف الدین امدی کہتا ہی
کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی میں جمع ہوا اوسنے مجھسے کہا کہ ضرور
ہی کہ تمام زمین پر ایک دفعہ میرا راج ہوجاوے میںنے کہا یہ الہام ہی خبر آپ کو
کہانسی ہوا اوسنے کہا کہ میںنے ایک خواب ایسا ہی دیکھا ہی اوسکی تعبیر یہی ہی کہ میں بادشاہ ہونگا
میںنے کہا فرمائیے تو سہی میں بھی مستفید ہون اوسنے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہی کہ دریا
کا پانی میں نا تہہ میں بہکر لیجا رہا ہون میںنے کہا اسکی اور بھی تعبیر ہوسکتی ہی کہ آپکا علم اور
ہنر مشہور ہوا اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر آپ دی چکا تھا وہی اوسکی دشمن راسخ ہوگئی
ہرگز نہ نکلے جب سے میں نے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہی بروقت مقتول ہونے
کے اوسکی عمر اٹھتیس ۳۸ برس کی تھے چند کتابیں اوسکی تصنیف سی حکمت میں ہیں از انجملہ
تلویحات اور تقیحات اور شارع اور مطارحات اور کتاب الہیاکل اور حکمۃ الاشراب اس
شخصکو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ کیمیا بنانی جانتا ہی نظم اوسکی بیشک کیمیا تھی وہ یہہ ہی

ابدا تحن الیکم الارواح — ووصالکم ریحانها والراح
وقلوب اهل وداد کم تشتاقکم — والی لذیذ لقائکم ترتاح
وارحمنا للعاشقین تکلفوا — ستر المحبة والهوی فضاح
واذا هم کتموا تحدث عنهم — عند الوشاة الدمع السحاح
لاذنب علی العشاق ان غلب الهوی — کتمانهم فنفی العزام وباحوا

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بلقب موفق الدین اربلی الاصل کانجرانی از روی مولد اور شام کے شاعر مشہور ہی وہ علم عربیہ مین امام اور انواع شعر کا فاضل تہا سب آدمیون سے زیادہ وہ علم عروض و قافیہ جانتا تہا شعر کا علم اوسکو بہت تہا جید اور ردی کی تمیز خوب کرتا تہا باریک بین اور علم متقدمین کا جاننے والا تہا ۔ اوسنے کتاب اقلیدس کو حل کیا اور بچپن ہی سے شعر کہنا سیکہا ۔ شہر وزمین سفر کرکی گیا مدت تک وہان اقامت کی پہر طرف دمشق کی گیا وہان جاکر سلطان صلاح الدین کی مدح مین ایک بڑا قصیدہ کہا اوسکا دیوان بہت اچہا ہی اور رسالی بہت خوب ہین شیخ زین الدین حاکم اربل کی مدح مین ایک قصیدہ اوسنے کہا ہی جسکی اول کی شعر یہہ لکہتا ہون ؎

رب دار بالغضا طال بلاها	علف الرکب علیها فبکاها
درست الابقایا اسطر	سمح الدهر بها ثم محاها
کان لی فیها زمان وانقضی	فسقی الله زمانی وسقاها
وقفت فیها الغوانی وقفة	الصقت حرّ ثراها لحشاها
وبکت اطلالها نائحة	عن جفونی احسن الله جزاها
قل لجیران موا شیقهم	کلما احکمها نت قواها
کنت مشغوفا بکم اذ کنتم	شجرا لا یبلغ الطیر ذراها
لاستت اللیل الا حوی لها	حرس یرشح بالموت ظباها
واذا امدت الی اعضائها	کف جان قطعت دون حیاها

یہہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچہا کہا ہی اوسکا باپ رہنی والا اربل کا تہا تجارت کیا کرتا تہا بحرین مین جاکر

جاکر غوطہ لگوا کر موتی لایا تھا اتفاق سے یہہ لڑکا موقع پہی اوسکی وہان ہی پیدا ہوا وہانسے
ارمل مین آیا اسیواسطے وہ بحرین کی طرف منسوب ہی بروز یکشنبہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو
ششصد ہجری مین درمیان ارمل کی فوت ہوا اپنی قبرستان مین مدفون ہوا

ابو سعید

المؤید بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان مین سے
گزرا ہی غزل اور ہجو بہت کہتا تھا شاعرون کی اکثر رئیسون کی اوسنے مدح کی ہی
اوسکا ایک دیوان بہی ہی وزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ کی پاس وہ رہا کرتا تھا اوسکی
حق مین اوسنے اچھی مدح کی ہی عماد کاتب نی اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی اسطور پر
کیا ہی کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تھا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تھا اوسنے بدولت
شعر کی بہت کچھہ پیدا کیا املاک اور جاگیر اور مکانات بنائی جب بہت بڑہ گئے
اوڑنی لگا زمانہ نے ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوتڑون کی بل بیٹھہ گیا کیونکہ وہ
برس تک امام مقتفی کی قید مین رہا اول ایام خلافت مستنجد کی مین خلاصی پائی یعنے
ششصد ہجری مین قید سے چھوٹا چونکہ اتنی دن تک اوسنے زمانہ کو نہ دیکھا تھا ایک
گڑہی تاریک مین قید تھا انکہین جاتی رہین تہین اوسکا لباس جنگیون اور لشکریون
کا سا تھا پہر موصل کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچھا ہوتا تھا یہہ شعر صفت قلم مین ہین

وستقف یفنی ویفنی دائما ... فی طوری المیعاد والابعاد

قلم یفل الجیش وھو عزمہم ... والبیض ماسلت من الاغماد

وھبت لہ الایام حین نشابہا ... کرم السبول وھیبۃ الاساد

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شعر مینے کسی اور کی طرف منسوب پائی ہین واللہ اعلم بالصواب
پیدائش اوسکی ششصد ۶۰۰ ہجری مین درمیان الوس کی ہوئی وہین پرورش پائی جغرات کے

چوبیسویں ماہ رمضان ۵۵۸ھ کو دریان موصل کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

رحلوا فافنيت الدموع تحرقا ... ومن بعدهم وعجبت اذا انا باقي
وعلمت ان العود يقطر ماؤه ... عند الوقود لفرقة الاوراق
لا تنكروا البلوي سوار مفارقي ... فالحرق يحكم صبغة الحراق

وہ بغداد سے ۵۵۶ھ ہجری مین نکلا تہا

ابو مرہف شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزار بن معد بن عدنان سے نحوی ضریری شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بچہ پن ہی مین درمیان بغداد کی اگرہا تا وقت وفات اوسجائی اقامت کی قران شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑہی ؎ قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے علم حدیث پڑہا شعر کہا خلفا اور وزراء کی مدح کی وہ زاہد اور پارسا نیک مقاصد اچہی مضمون کی شعر کہنے والا صاحب دیوان گذرا ہی اور اوسمین اور جریر مین نوک جوک اور ہجو رہا کرتے تہے اوسکی انکہین بسبب چیچک کی جاتے رہین تہین عمر اوسکی جب چودہ برسکی تہے یہہ قطعہ اوسکا ہی

تري يتالف الشمل الصديع ... وامن من زمان ما يروع
وتانس بعد وحشتنا بنجد ... منازلنا القديمة والربوع
ذكرت بامين العالمين عصرا ... مضى والشمل ملتئم جميع
فلم املك لدمعي رد عزب ... وعند الشوق تعصيك الدموع
ينازعني الى خنساء قلبي ... ودون لقائها بلد شسوع

واخوف ما اخاف علی فؤادي اذا ألحد البرق اللموع

لقد حملت من طول التنائي عن الاحباب ما لا استطیع

شعر اوسکی بہت باریک و نادر ہوتے ہین وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین ابن ہبرہ کی مین نوکر تہا اوسکی اوسنے بہت مدحین کی ہین اوسنے بروز شنبہ بعد عصر تیرہوین جمادي الآخر ۵۵۱ھ ہجري کی ولادت پائي بروز شنبہ اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر ۶۰۰ھ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا

قاضی اعز

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو الفتح نام نصر اللہ بن مخلوف بن علی بن عبد القوي بن قلاقسی لخمی ازہري اسکندري لقب قاضی اعز شاعر مشہور گذرا ہی وہ فاضل جید اور عالم کامل تہا — ابو طاہر سلفی کی صحبت مین بہت رہا اوسسے اوسکو نفع بہی بہت ہوا اوسکی حقیقی شعر بہی بہت نادر اوسنے کہے ہین اوسکی دیوان مین ہین ابو طاہر مذکور بہت خوب آدمی تہا — آخیر اپنی وقت مین بلاد یمن مین آیا وہان اکثر بہت سرداروں اور رئیسون کی مدح کی سیا بن سعود ازیغ بن عباس نامی حاکم بلاد یمن کی تعریف کے اوسنے بہت احسان اوسپر کیا اور اچہا صلہ دیا دولتمند ہوکر دریا کی راہ سوار ہوا راہ مین کشتی ٹوٹ کر دریا بُرد ہوگئی مال سب ڈوب گیا آپ ایک تختی پر جان بچاکر بروز جمعہ پانچوین ذیقعدہ ۶۱۳ھ کو مراجعت کر آیا مگر تنگ حالت خراب و پریشان آیا اور یہہ قصیدہ جسکا اول شعر یہہ ہی پڑہا —

صدرنا وقد نادي بنا ان بنا ردوا فعدنا الی منہاك والعود احمد

یہہ قصیدہ بہت اچہا ہی اگر اور کوئی شعر مدون اس بیت کی اوسمین نہ ہوتا تو بہی کافی تہا یہہ حال اپنا بیان کیا مال ڈوب جانے کی ولدوات مین ہی اوسکا

اول شعر یہہ ہی

والماء یکتب ما جری طیبا ویخبث ما استقر

یہہ بہی اوسیکے ہین

للیلۃ او الدار النفیسہ بدلت بالبحر فخرا
یا راویا عن باسہ خبر دلو یعزفہ خبرا
اقراء بعزۃ وجہہ صحف المنی ان کنت تقرا
والثم بنان یمینہ وقل السلام علیک بحرا
وغلطت فی تشبیہہ بالعرف فاللہم غفرا
اولیس نلت بذا غنی جاوزت بذاک فقرا
وعہدت ہذا لم یزل مذ او ذاک یعود جزرا

یہہ بڑا قصیدہ ہی اسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسنے بیان کیا ہی اور ابن قلاقس کے خوبیان بہی خوب طرح سے بیان کی ہین پیدایش اوسکی ثغر اسکندریہ مین بروز چہارشنبہ چوتہی ربیع الاول ۴۳۲ھ ہجری کو ہوئے ماہ شوال ۵۱۸ھ ہجری مین عید اب پر وفات پائی

البدیع الاسطرلابی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالقاسم بن ہبۃ اللہ ابن حسین بن یوسف بن احمد مشہور بنام بدیع اسطرلابی شاعر مشہور ہی وہ ایک ادیب ادیب کامل اور فاضل فضلا ماہر سے یگانہ آفاق اپنی زمانہ مین آلات فلکیہ کا اوستاد گذرا ہی درمیان خلافت مسترشد باللہ کی بسبب اپنی عمل اور علم کے بہت مال اوسنے جمع کیا تہا اوسکے شعر و نمین سے یہہ قول اوسکا ہی ؎

چھٹی صدی کے شاعر

اهدی لجلسه الکریم وانما ... اهدی له ما خرت من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وما له ... فضل علیه لانه من مائه

وله ایضا

اذا فتی حمزة المنا یا ... لما اکتسی حضرة العذار
وقد تبدی السوار فیه ... وکارثی بعد فی العذار

وله ایضا

قال قوم عشقته امرد الخدّ ... وقد قیل انه نکر لیش
قلت فرخ الطاؤوس احسن ما ... کان اذا ما علاه علیه الریش

نکرلیش لفظ عجمی ہی اوسکی معنی داڑی بڑی کی ہین — وہ اپنی اشعار مین الفاظ طرافت امیز کہا کرتا تہا یہانتک کہ بعضے جایی الفاظ فحش بہی لکہتا تہا اسی شخص نے ابن حجاج کی دیوان کو اکتالیس ۴۱ بابون پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج سے مقرر کیا ہی وہ بڑا ظریف تہا اوسنے ۳۴۵ھ مین بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ وردیہ مین مدفون ہوا

ابن القطان

ابو القاسم ہبة اللہ ابن الفضل بن عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن یعقوب بن یوسف بن سالم معروف بابن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی فاضلون سے کی ہے اور وہ نہایت تیز اور ظریف آدمی تہا ہنسی اور مزاح اور ہٹہے کی طرف بہت مایل تہا حیص بیص شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت چہڑ چہاڑ اوسکی رہتی تہی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس مین حیص بیص بیٹہا ہوا تہا ابن الفضل مذکور گیا اور کہا

کہ دو شعر مینے ایسے بنائی ہن کوئی اگی انکی نہین بنا سکتا کیونکہ مین نے سب مضمون انہین بہر دیا ہی وزیر نے کہا کہ پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی ؎

زار الخیال بخیلا مثل مرسلہ فاشفانی منہ الضر والقبل

ما زارنی قط الا کی یوافقنی علی الرقاد فینفیہ ویرتحل

وزیر نے حیص بیص کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اوسکی دعوی پر تم کیا کہتے ہو حیص بیص نے جلد یہہ شعر بنا کر پڑہا وزیر نے بہت تعریف کی اخبار اوسکی بہت ہین بیدلیش اوسکی ۷۸۴ ہجری مین ہوئی — بروز ہفتہ اٹہائیسوین ماہ رمضان کو یا بروز عید الفطر ۸۰۴ مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ معروف کرخی مین مدفون ہوا

ابن خطیب تبریزی

ابوذکریا یحیی ابن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف بابن خطیب ایک امام ائمہ لغت سی گذرا ہی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تہا — شہر صور مین اوسنے علم حدیث پڑہا فقیہ ابوالفتح سلیم بن ایوب رازی — اور ابوالقاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد اللہ بن یوسف دلال سمساوی بغدادی وغیرہ سی پڑہا اور بہت لوگون نے اوسکی پاس جاکر علم سیکہا شاگردی اوسکی اختیار کی علم لغت مین ثقہ تہا علم ادب مین اوسنے کئی کتابین مفید تصنیف کی ہین از انجملہ کتاب شرح حماسہ اول مین اوسکی شرح اوسنی چہوٹی ایک کی تہے — پہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر بلکہ ہر ایک بیت کی معنی کو جو محیط ہے وہ کئی — بعد ازان پہر تیسری شرح مطول کی ہر ایک لفظ اور معنی کی تفصیل اور تطویل ہی مینے یہہ شرح جہانی ہوئی تمام سن اولہ الی آخرہ دیکہی ہی وہ شہر بن مین درمیان ۶۲۰ ہجری کی جبکہ ہی بالفعل مدرسہ دہلی مین داخل درس ہوگئی ہی — اور ایک کتاب شرح دیوان متنبی ہی اوسکی تصنیف ہی — اور ایک کتاب شرح سقط الزند وہ کتاب سقط الزند ابو

العلا

العلاء معری کا دیوان ہی اوسکی اوسنے شرح کی ہی — اور ایک شرح سقطات — اور شرح مفضلیات اور ایک کتاب تہذیب نادرات لغت کی بیا نہین ہی اور ایک تہذیب اصلاح المنطق اور نحو مین ایک مقدمہ اوسکا بہت اچھا ہی وہ غریزۃ الوجود ہی کم پایا جاتا ہی وہ قابل اسکی ہی کہ داخل درس ہو مگر ہندوستان مین نہین ملتا اور ایک کتاب کافی علم عروض مین اوسکی تصنیف سی ہی — اور ایک کتاب اعراب قرآن کے بیا نہین ہی اوسکو ملخص کہتے ہین سینے اوسکو چار جلد دیکھی ہی اور سوا اسکی اور کتابین بہی اوسکی تصنیف سی ہین مدرسہ نظامیہ مین اوسنے علم لوگون کو پڑہایا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

خلیلیّ ما احلی صبوحی بدحلۃ	واطیب منہ فی الصباح عبوقی
شربت علی الماءین من ماء کرمۃ	فکان کذا ذاب وعقیق
علی قمری افق وارض تقابلا	فمن شایق حلو الھوی ومشوق
فمازلت اسقیہ واشرب ریقہ	ومازال لیسقینی ویشرب ریقی
وقلت لبدر التم تعرف ذا الفتی	فقال لعمر ھذا اخی (اخو حقیقی) شقیقی

یہہ اشعار بہت سلیس اور شیرین اور ظریف ہین اوسنے ۳۶۱ھ ہجری مین ولادت پائی — مرگ ناکہانی مین گرفتار ہوکر دوسری تاریخ جمادی الآخر ۴۵۲ھ مین درمیان بغداد کی بروز سہ شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب لہز مین مدفون ہوا

ابو بکر یحیی

ابن بقی اندلسی مشہور ہی مصنف موشحات بدیعہ کا بزرگ خصلت نیک انتظام کثیر الارشاد نیک خو بہت محسن آدمی تہا مگر زمانہ ہی نے اوسپر بہت عداوت کی اوسکی امید منقطع کردی اوسنے شعر گوئی کی طریق اور عروض و قافیہ کی نئی بہت ڈہنگ مقرر کی ہے

چھٹی صدی کی شاعر

جب نظم لکھتا تہا تو نظم عقود کو شرمندہ کرتا تہا مگر افسوس کہ کبھی زمانہ نے اوسکی حاجت پوری نہ کی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

بابی غزال عاذلته مقلتی	بین العذیب وبین شطی بارق
وسالت منه زیارة تشفی الجوی	فاجابنی منها بوعد صادق
بتنا ولحن من الدجی فی لجة	ومن النجوم الزهر تحت سرادق
عاطیته واللیل یسحب ذیله	صهباء کالمسک الفتیق لناشق
وضممته ضم المکی لیفله	وذوایتاه حایل فی عاتقی
حتی اذا مالت به سنة الکری	وخرجته عنی فکان معانق
ابعدته عن اضلع تشتاقه	کیلا ینام علی فواد خافق
لما رایت اللیل آخر عمره	قد شاب فی لمم له ومفارق
ودعت من اهوی وقلت تاسفا	اعذر علی بان امدالی مفارق

درمیان ۴۰۰ھ ہجری کی فوت ہوا

الخطیب حصنکفی

ابو الفضل یحیی بن سلامہ بن حسین بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خطیب حصنکفی صاحب دیوان ہی اوسکی خطبی اور رسالی بہت ہین طبرستہ مین پیدا ہوا قلعہ کیفا مین پرورش پائی بغداد مین آکر علم ادب پڑہا ۔ خطیب ابو ذکریا تبریزی اوسکا اوستاذ ہی ۔ علم فقہ شافعی کی خوب پڑہی پہر بغداد سے فضیلت پاکر اپنی بلاد کیطرف مراجعت کرگیا میافارقین مین جاکر اوترا اوسکو انہا وطن بنایا وہان لوگون نے اوسسے پڑہنا شروع کیا بہت نفع اوسسے پایا ۔ عماد خریدہ مین کہتا ہی وہ علامۂ زمان تہا نظم اور نثر اپنی زمانہ مین ایسی لکھتا تہا کہ نظیر اوسکی مفقود تہا عماد کہتا ہی کہ محکو بہت اشتیاق ملاقات کا

اوسکا

تہا موصل کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا یہہ قطعہ ہی ؎

وخلیع بت اعذله	ویری عذلی من العبث
قلت ان الخمر مخبثة	قال حاشا من الخبث
قلت منها القی قال احبل	عثرت من مخرج الحدث
وسابعوها فقلت متی	فقال عند الکون فی الحدث
قلت فالارفاث یتبعها	قال طیب العیش فی الرفث

یہہ شعر اوسکی بہت مشہور ہین ؎

ولا یرانی فی الخمر قلت له	انی لاشربها حیا وفی جدث
قم فاسقنی حمراء صافیه	صرفا حراما فانی غیر مکترث
فان یکن حللوا بالطبیخ ففی	احشای نار سقیها علی الثلث
قالوا فکم تتقیاها فقلت لهم	انی انزهها عن مخرج الحدث

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہین مذہب اوسکا شیعہ تہا یہہ اوسکی شعر و نسبی بہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطبی اور رسالی ابیقہ مشہور ہین ہمیشہ اپنی ریاست اور جلالت قدر اور افادہ علمار کی اشتغال مین رہا یہان تک کہ درمیان ۵۵۱ھ یا ۵۵۳ھ مین فوت ہوا ولادت اوسکی درمیان ۴۶۰ھ ہجری کی ہوئی تہی ۔ حصنکیفی اوسکو بسبب منسوب ہونے طرف حصن کیفا کی کہتے ہین ۔ حصن کیفا قلعہ اوس قلعہ کا نام ہی

ابن سکرہ

ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ علی بن مہدی بن ابی جعفر منصور خلیفہ عباسی کی اولاد مین سے ثعالبی کہتا ہی کہ وہ شاعر بڑی دست قدرت انواع ابداع و تحریف و تکلف کفتار مین رکہتا تہا ظرافت اور واہیات

چھٹی صدی کی شاعرہ

بہت بکتا تہا کہتے ہیں کہ ابن سکرہ کی دیوان میں پچاس ہزار شعر ہیں یہہ شعر ایک لڑکی کی حقین کہے ہیں جسکی ہاتہہ میں ایک چھڑی تہی اوسکی اوپر ایک کلی پہول کی تہی ؎

غصن بدا وفی الید منہ ۔۔۔ غصن فیہ لؤ لؤ منظوم
فتحیرت بین غصنین ۔۔۔ فی ذا قمر طالع وفی ذا نجوم

وله ایضاً

قالوا التقی وستلواعنہ قلت لہم ۔۔۔ ھل لحسن الروض ما لم یطلع الزھر
ھل التقی طرفہ الساجی فاھجرہ ۔۔۔ ام ھل ترحزح عن احفانہ الحور

اور ایک لنگری غلام کی حقین کہی ہیں

قالوا بلیت یا عرج فاجتنبھم ۔۔۔ العیب یحدث فی غصون البان
انی احب حدیثہ وادیہ ۔۔۔ للنوم لا للحمی فی المیدان

ابن مہیار ارشیم میں لکہتا ہی کہ یہہ دو شعر قاضی ابن خلکان کی ہیں اوسنے اپنی معشوق کے حقین کہے ہیں اور ابن خلکان اپنی تاریخ میں لکہتا ہی کہ ابن سکرہ کی یہہ شعر ہیں ۔ میری نزدیک یہہ ہی کہ ابن سکرہ کی شعر ابن خلکان نے اوس لونڈی کی حقین جسکو وہ چاہتا تہا پڑہ دئی ہون گے حقیقت میں اوسکی طبع زاد نہیں ہیں ابن سکرہ کی خوبیان بہت ہیں درمیان سنہ ۶۳۰ ہجری کی وہ فوت ہوا عماد کہتا ہی کہ میں اوسسے دمشق میں ملا تہا درمیان اسی سال مذکورہ کی بعد ازان تہوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہوا

ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن عثمان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہہ شخص فن ادب خوب جانتا تہا اور سوا اوسکی اور فنون سے بے آگاہ تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے کسی مجموعہ میں دیکہا ہی کہ جب حریری نے چالیس مقامہ مقامات مذکورہ کی تصنیف کرلئے جب بصرہ

سے بغداد مین آیا اور دعوی کیا کہ یہہ کتاب میری تصنیف سی ہی بغداد کی فضلا سے
اوسکی دعوی کی تصدیق نہ کی کسیکو یقین نہ آیا کہ یہہ مقامات اوسکی تصنیفات سی ہی بلکہ
اون لوگون نی انکار کیا اور کہا کہ یہہ تہاری تصنیف سی نہین ہی بلکہ ایک شخص مغربی اہل بلاغت
سے تہا اوسنے تصنیف کی تہی بصرہ مین وہ مرگیا تہا اوسکی تصنیف سے ہی تیری ہاتہہ
یہہ ورق لگ گئی تب یہہ دعوی کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع مین خلاف ہی — وزیر
بغداد نے اوسکو دربار مین بلوایا اور اوسسے پوچہا کہ کیا پیشہ کیا کرتا ہی صاحب مقامات
حریری نے کہا کہ مین ایک منشی ہون یہی میرا پیشہ ہی وزیر نے ایک حال معین کرکی اوسسے
کہدیا کہ اچہا اس واقعہ کو تم لکہو اور حکم دیا کہ ایک کونی مین دربار کی بیٹہہ جاؤ اوسنے
دوات و قلم لیکر بارادہ لکہنے کی گوشہ نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ لکہا گیا
کچہہ بہی نہ لکہہ سکا آخر کو شرمندہ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا انتہی — بعد ازان اوسنے دس
مقامہ اور کہکر اس مقامات مین ملائی جب پچاس مقامہ ہوئی یہہ کتاب تمام ملکون اور
شہرون مین مشہور ہوگئی علماء نے اوسکی بہت شرحین کی ہین بعضون نے بہت طویل
شرح کی ہی بعضون نے مختصر لکہے ہی سب سے بڑی شرح شرح شریشی ہی
اور سب سی اچہی شرح — شرح العلوی الزبیدی یمنی ہی مطرزی نے بہی بہت اچہی شرح
ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد مین ڈاکٹر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے
— ایک شرح ولایت مین کئی شروح سے منتخب کرکے چہاپی گئی ہی یقینا یہہ کتاب بہت
مفید ہوگی — ایک شرح ابو القاسم ہی اور ایک شرح مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول
مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مگر اوسکا نام مجکو معلوم نہین وہ شرح بہی بہت مطول ہی مینے
دیکہی ہی — مولفات حریری سے ایک کتاب ملحۃ الاعراب ہی نظم مین درمیان علم نحو کی
اوسنے خود ہی شرح لکہی ہی وہ طلبا کی حقین بہت مفید ہی — دیار ہند مین طالب علم

اس کتاب کو منظوم کو حفظ کرتے ہیں ہندوستان میں داخل تحصیل نہیں ہی اگر ہو جاوی تو بہت بہتر ہوگا — سوا اسکی حریری کی تصنیف سے بہت رسالی ہیں اور شعر بہت اچھے ہیں — حریری اوسکو سوا اصلی کہتے ہیں کہ وہ حریر بنایا کرتا تھا اور بیچا کرتا تھا ۵۱۶ھ ہجری میں درسیان بصرہ کی فوت ہوا اوسکی یہہ دو شعر کافی ہیں کیونکہ مقامات اوسکی جو مشہور ہیں وہ کافی ہیں ؎

قال العواذل ما هذا الغرام به — اما تری الشعر فی خدیه قد نبتا

ومن اقام بارض وهی محدبة — فکیف یرحل عنها والربیع اتی

ابو الحسن علی

بن ابو الوفا سعد بن حسن بن علی بن عبد الواحد ابن عبد القادر بن احمد بن مسہر موصلی لقب اوسکا مہذب الدین وہ شاعر حاذق اور رئیس وسردار تھا اکثر شہروں موصل میں پہلا خلفاء اور ملوک اور امراء کی مدح کی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے اوسکا دیوان دو جلد دیکھا ہی اوسنے اپنی دیوان میں ذکر کیا ہی کہ وہ شہر آمد میں پیدا ہوا یہہ شعر چلنے کی تعریف میں اوسکی ہی ؎

والشمس مذ لقبوها بالغزالة — اعطیه الرشا حدا من لونها الیقق

ونقطة حیاء کی تسا بها — علی المنا یا یعاج الرمل بالحدق

وهذا ولو یبرز امع سلم جانبه — یوما لناظره الاعلی فرق

اسی قصیدہ کی شعر کہوڑی کی تعریف میں یہہ ہیں ؎

سود حوافرها ببیض حجافلها — صبح تولد بین الصبح والغسق

ماطول ما طویت ظهر الدجی — وطول ما کرعت من منهل الفرق

درسیان آخر ماہ صفر ۶۲۳ھ ہجری میں فوت ہوا

عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ایوب حکمی یمنی لقب نجم الدین شاعر

چھٹی صدی کے شاعر

مشہور ہی یہہ شاعر قحطان کی نسل سے ہی پیدایش اوسکی مہب الجنون مین ہوئی اوسی جائی پرورش پاکر ۵۲۹ھ مین بالغ ہوا ۵۳۱ھ ہجری مین درمیان زبید کی آیا وانسی قاسم بن ہاشم ابن قلیتہ حاکم مکہ شرفہا اللہ تعالی فی دیار مصر کیو اوسکو بھیج دیا ماہ ربیع الاول ۵۳۸ھ ہجری مین وہان داخل ہوا اون ایام مین وہان کا حاکم فایز بن ظافر اور وزیر صالح بن ازبک تہا اوسکی مدح مین قصیدہ میمیہ اوسنے پڑہا اون دونون نے اچہا صلہ اوسکو دیا ۵۵۰ھ ماہ شوال تک وہان ٹہرا اوسی تاریخ مین مصر چہوڑکر مکہ کی طرف آیا پہر طرف زبید کی ماہ صفر ۵۵۱ھ مین گیا پہر حج کیا پہر اوسکو قاسم حاکم مکہ نے دوسری دفعہ مصر مین قاصد بناکر بہیجا پہر اوسنے وہان جاکر مصر مین وطن اختیار کرکی رہنا شروع کیا پہر نہ چہوڑا — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی تاریخ یمن مین دیکہا ہی کہ اوسنے اپنی شہر ماہ شعبان ۵۶۲ھ ہجری مین چہوڑی تہے وہ فقیہ اور شافعی المذہب شدید التعصب تہا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تہا ادیب ماہر اور شاعر جید تہا — صالح اور اوسکی بیٹون نے اوسپر بہت احسان کیا اور باوجود اختلاف عقیدہ کی اوسکو صحبت مین رکہا کیونکہ وہ شخص بہت ظریف اور لایق صحبت تہا اوسنے صالح اور اوسکی بیٹی کی بہت تعریفین کی ہین — اوسکی تصنیف تاریخ یمینی ہی یہہ شعر اوسنے کامل بن شاور کی تعین کہے ہین جب وہ وزیر ہوا

اذا لم یسالک الزمان فحاربہ	وباعد اذا لم تنتفع بالاقاربہ
ولا تحتقر کید الضعیف فربما	نموت الافاعی من سموم العقاربہ
اذا کان راس المال عمرک فاحترز	علیہ من التضییع فی غیر واجبہ
فبین اختلاف اللیل والصبح معرک	یکر علینا جیشہ بالعجائبہ

اور جب سلطان صلاح الدین رح بادشاہ ہوا اوسکی مدح کی اوسنے اور اوسکی ابیت کی ہی

مرح کی اور اسکی دیوان میں اوسکی مدحیں بہت ہیں اکثر شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سہ بعد ازاں اوسنے چند مفسدین سے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پھر مصر والون کو سلطنت سے بیدخل کرے اس واندیشہ میں اسباب جمع کرنے اور تدبیر کرنے شروع کی یہہ خبر سلطان صلاح کو ہوگئی آٹھہ آدمی سردار اس تجویز میں تھے ازانجملہ ایک عمارہ یمنی بھی تھا یہہ حال تاریخ ابوالفدا کی ترجمہ میں خوب لکھہ چکا ہون غرضکہ بروز ہفتہ دوسری تاریخ رمضان سنہ ۵۶۹ کو قاہرہ میں اوسکو سولی دیگئی اوسکی تالیفات سی تاریخ یمنی — اور نکت عصر فی اخبار وزراء مصر یہ وغیرہ ہیں

ابن السوادی

ابوالفرج علاء بن علی بن محمد بن علی بن احمد بن عبید اللہ واسطی معروف بابن سوادی شاعر و کاتب اور فاضل اور ظریف اور مشہور اور خاندانی آدمی تھا وہ بڑی خاندان کا آدمی ہی اوسنے اپنی شہر مشہور کتابہ میں علم پڑہا شعر کہنا سیکھا یہہ ایک شعر اوسکا ہی سہ

یعینا بما ضم المصلی وما حوت ... رحاب منانی الیک مشوق

تین سو شعر کا یہہ قصیدہ ہی ولادت ابن سوادی کی واسطہ میں درمیان سنہ ۵۳۲ ہجری کی ربیع الآخر کی بروز چہارشنبہ سنہ ۵۵۶ ہجری میں ہوئے

فخر الدین

ابو منصور عبید بن سوادہ بن علی بن عبد الملک بن شعیب لقب فخر الدین حاکم تکریت کا ولد شام کی ترکومنین سے ہی وہ بہت فاضل اور نیک خو اور صاحب دیوان گذرا ہی اوسکی بہت رسالی اور شعر مشہور ہین دو بیت اوسکی ہجو کی ہی یہہ اوسکی شعر ہین سہ

وما ذات طوق فی فروع اراکة ... لہا رنة تحت الدجی وصدوح

تراءت بہا ایدی النوی وتمکنت ... بہا فرقة من اہلہا وتروح

فحلت بزوراء العراق وربعها | بسفان باق منهم وطليح
لحن اليهم كلما ذر شارق | وتجمع في جنح الدجى وتنوح
اذا ذكرتهم هيجت ابلا بل | وكادت بمكتوم العزام تبوح
يا برح من وجد لذكراكم متى | تالق برق او تنسم ريح

پیدائش اوسکی شہر حمات میں ہوئی اوسنے قتل ہوا درمیان ۵۰۰ھ ہجری کی

ابو محمد عبد الجبار

بن ابی بکر بن محمد بن حمدیس صقلی علامہ شاعر مشہور ہی وہ شاعر ماہر گذرا ہی معانی بدیعہ کو الفاظ لطیفہ میں پروتا تھا یہ شعر اوسکی صفت پتہر میں ہیں

ومطرد الاجزاء بصيقل متنه | صفا اعلنت للعين ما في ضميره
جريح باطراف الحصى كلما جرى | عليها شكى اوجاعه لجزيره

۴۸۱ھ ہجری میں درمیان اندلس کی داخل ہوا معتمد ابن عباد کی مدح کی اوسنے اچھا انعام اوسکو دیا اوسکا دیوان بہت بڑا ہی سب شعر جید ہیں ۵۰۰ھ ہجری میں جزیرہ ورقہ میں فوت ہوا

ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبد اللہ فیسی مصنف قلائد عقیان کا اوسکی چند تصانیف ہیں از انجملہ مذکرہ قلائد عقیان ہی اس کتاب میں شعرا عرب شعر معہ اوکی حال کی ہر یک شخص کا حال مستوعب اور بخوبی بیان کیا ہی عبارت بہت اچھی مسجع و مقفیہ یہ تذکرہ مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی میںنے بھی دیکھا ہی بہت اچھی عبارت اوسکی ہی داخل ہونے قابل اسکی ہی کہ طلبا اوسکو پڑھا کریں — ایک کتاب سطح الانفس ہی اس کتاب میں نوادرات اہل اندلس کے اوسنے جمع کئی ہیں اس کتاب کے تین نسخہ ہیں — ایک کبری — دوسرا صغری — تیسرا اوسطی وہ کتاب بہت مفید ہی لیکن افسوس کہ باقی نہیں جاتی قلیل الوجود ہی ان کتابوں سے اوسکی استعداد اور ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ کیا کچھ ملکہ رکھتا تھا ۵۲۹ھ ہجری میں درمیان شہر

ساتوین صدی کی شاعر

مراکش کی مقتول ہوا — حافظ ابو الخطاب بن دحیہ اپنی کتاب مین مسمی المطرب فی اشعار اہل المغرب مین لکھتا ہی کہ مینے اوسکی بہت دوستون سے ملاقات کی ہی اونہون نے مجھسے اوسکی متصف عجیبہ اور غریبہ کا حال بخوبی بیان کیا اور کہا کہ تالیف اوسکی مثل سحر اور آب شیرین کی تاثیر رکھتی تہی وہ خندق مین اپنی کہر کی ذبح کیا گیا ۶۲۶ھ مین اوسکو امیر المؤمنین مذکور یعنے بہائی اسحاق بن یوسف تاشفین نے قتل کروایا تہا جسکا ذکر ابو نصر مذکور نے قلائد عقیان مین درمیان دیباچہ کتاب کی کیا ہی یہہ کتاب اوسیکے واسطے اوسنے تالیف کی ہی ۔

تمام ہوئی چھٹی صدی اب ساتوین صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصّہ ساتوان

صدی ساتوین

اس صدی مین اون شاعرون کا بیان ہی جو ساتوین صدی مین فوت ہوئی

ابراہیم بن سہل

اسرائیلی اشبیلی یہودی اپنی زمانہ مین شاعر اندلس کا تہا وہ دیار مین سفر کرتا ہوا درمیان ۶۰۹ھ ہجری کی فوت ہوا یہہ بیان ذہبی نے کتاب العبر مین کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

سل فی الظلام اخاك البدر عن سفري	تدري النجوم کما تدري الوري خبري
ابیت اهف بالشکوی اوشرب من	دمعی والشق دیاینزك العطف
حتّی اخیل انّی شارب ثمل	بین الریاض وبین الکاس والوتر

المهذّب

اسعد ابن مماتی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیار مصر مین دربار بادشاہی کا ناظر تہا شعرا جیا کہتا تہا صلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منظوم لکھی ہی اور کلیلہ دمنہ بہی نظم مین اوسنے تصنیف کی ہی صاحب دیوان ہی وہ دیوان لوگون کی پاس اون ملکون مین بہت ہی

ساتوین صدی کے شاعر

یہہ اوسکی شعر ہین ؎

تبکی قوافی الشعر لامیۃ	بیضتہا جھلا فسودتہا
لما علی وسوا من الفاظہا	طننہا حیث قصیدتہا

سنہ ۶۰۶ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ۶۲ باسٹھہ برس کی تھی اسنے ایک کتاب مسمّی فاشوش احوال قراقوش مین لکھے ہی اوسمین ایسی اشیاء ذکر کی ہین کہ اوسی طرح پر بہت مشکل سی ہوتی ہی بلکہ ممکن نہین کہ وقوع مین آوین اسلئی ظاہر اسمعلوم ہوتا ہی کہ وہ باتین بنائی ہوئین مبالغہ ہین کیونکہ صلاح الدین کو بیشک رائی قراقوش پر بہت اعتماد تہا قراقوش ایک خادم سلطان شیرکوہ کا تہا وہ سنہ ۶۹۶ مین فوت ہوا تہا

ابن عنین

ابوالمحاسن محمد بن نصر بن حسین بن عنین انصاری لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنے والا ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت مشہور ہی شعر اوسکی بہت اچہی ہجو بہت بڑی مین اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہین ہین ہجو کہنے کا اوسکو بہت شوق تہا عزت آدمیون کی بی ڈالتا تہا ایک قصیدہ اوسنے تمام خلفا اور روسا دمشق کی ہجو مین لکھہ کر اوسکا نام مقراض الاعراض رکہا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سی نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہر ایک پہلے ہنس سی بہڑ جاتا تہا اور اوسکی ہجو لکہتا تہا جب وہانسی نکالا گیا سنہر کی باہر نکلکر یہہ شعر اوسنے بنائی ؎

فعلا بعد ترا خا ثفہ	لم یغترم دینا ولا سرقا
انفر المؤذن من بلاد کم	انکان ینفی کل من صدقا

بہت شہرون مین پہرا عراق اور جزیرہ آذربیجان — خراسان — غزنہ — خوارزم ماوراء النہر ان شہرون مین پہر کر ہندوستان مین گیا پہر یمن مین آیا مدت تک وہان رہا پہر حجاز کی رستی سے

ساتوین صدی کی شاعر

مصر میں گیا پھر دمشق میں چلا آیا جہاں سے نکالا گیا تھا اوسکا یہی دستور تھا ایک شہر سے دوسرے شہر میں دوسرے سے تیسرے میں پھرا کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے اوسکو اربل میں درمیان سنہ ۶۰۰ ہجری کی دیکھا تھا۔ علم لغت خوب جانتا تھا اوسکو شعر جمع کرنے سے کچھ غرض نہ تھی اسواسطے اوسنے اپنی دیوان کی تدوین نہیں کی کسی ہاتھ دمشق سے اوسکا دیوان جمع کیا ہی مگر چھوٹا ہی دشوان حصہ بھی اوسکی نظم اور شعار کی مقابل نہیں ہی سب لوگوں نے بہت ظریف اور خوبصورت اور نیک فکر اور بڑا مزاحی تھا ایک شعر اوسکا یہہ بہت خوب ہی اسمیں اپنی سفر کا جو جانب مشرق کی گیا تھا ذکر کرتا ہی وہ یہہ ہی ؎

اشقق قلب الشرق حتی کانّنی ۔۔۔ افتش فی سوداۂ عن سنا الفجر

وہی کہتا ہی کہ اوسکی دیندار ی میں شک ہی کیونکہ کفر ہی اصل اوسکی زرع کی ہی یہہ ایک بلا دحوران میں ہی دمشق میں بروز دوشنبہ نوین شعبان سنہ ۶۴۵ ہجری میں پیدا ہوا اور بروز دوشنبہ مبتوین ربیع الاول سنہ ۶۳۰ ہجری کو دمشق ہی میں فوت ہوا اوسکی بہت شعر میں اصل تذکرہ میں بغیے فرائد الدہر میں لکھے ہیں

البہاء زہیر

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب منشی ابو الفضل اور ابو العلی ازدی مہلبی کا یہہ شخص منشی تھا اوسکا دیوان مشہور ہی پیدائش اوسنے درمیان سنہ ۵۸۱ ہجری کی مکہ میں پائی ۔ ملک صالح نجم الدین کی واسطی بلاد شرق میں انشا لکھے جب وہ متسلط اور مالک سلطنت ہوا اوسکی بڑی عزت اور قدر کی پھر اوسکو ایلچی بنایا جب یہاں ہوا اوسپر خفا ہو گیا اور نکلوا دیا کیونکہ وہ وہمی آدمی تھا اوسکو خیال فاسد بہت جلد آتے تھے اور وہم پر آدمی کو سزا دیتا تھا جلد غصہ ہو جاتا تھا پھر وہ ملک ناصر حاکم شام کی خدمت میں گیا اوسنے وہاں جاکر اوسکی مدح میں بہت کچھ لکھا ہی وہ شخص صاحب مروت اور خوبیو نکا آدمی تھا ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۵۶ ہجری میں

ساتوین صدی کے شاعر

درمیان مصر کے فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

وعد الزيارة طرفه المتملق	وبلا قلبي من جفون تنطق
اني لاهوي الحسن حيث وجدته	واهم بالقد الرشيق واعشق
ياعاذلي انا من سمعت حديثه	نفسك ليحنوا ولعلك ترفق
لوكنت منا حيث تسمع اوتري	لرايت ثوب الصبر كيف يمزق
ورايت الطف عاشقين تشاكيا	وعجبت ممن لايحب ويعشق
السوى مني العذال عنك تصبرا	وحياته قلبي ارق واشفق

ابن الساعاتی

شاعر مشہور ہی اوسکا لقب بہاء الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن ہرود دمشقی ہی ہی درمیان عمر کی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر اور ذیقدر آدمی تہا اوسکا ایک دیوان ہی بہت مشہور ہی دو جلد وہ ہین ہی لوگون کی ہس بہت پایا جاتا ہی اوسمین بہت اچہی اچہی شعر کہے ہین اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نیل رکہا ہی شعر اوسکی یہہ ہین ؎

لاتجزعن لامر سوف تدركه	فليس في كل حين يبلج الامل
والبدر في كل شهر لا لمنقصة	به يصير هلالا ثم يكتمل

ماہ رمضان سنہ ۶۰۱ ہجری مین درمیان قاہرہ کی فوت ہوا سفح مقطم مین مدفون ہوا اکاون برس چہہ مہینے دس دن کی عمر پائی وہ قاہرہ مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

لله يوم في سبوط وليلة	صرف الزمان باختها لايغلط
وتبتا وعمر الليل في غلوائه	وله بنور البدر فرع اسمط
والظل في سلك الغصون كلؤلؤ	رطب يصافحه النسيم فيسقط
والطير يقرأ والغدير صحيفة	والريح يكتب والغمام يخطط

ابن فارض

ابو حفص عمر بن فارضی ابو القاسم اوسکی کنیت ہی اور شرف الدین لقب عرفام بیٹا علی ابن مرشد حموی مصری الاصل ہی وہ ایک بڑا صوفی تہا نظم اوسکی بہت اچہی ہی اوسکا دیوان بہت مشہور ہی لوگون کی پاس موجود ہی ایک نسخہ قلمی میری ہاتہہ کا میری پاس بہی ہی — اور ایک نسخہ میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس ہی — اور ایک نسخہ بہ خط مگر صحیح اور خوشی آخون شیر محمد صاحب نے اپنی ہاتہہ سے شاید لکہا تہا وہ حکیم یوسف خانصاحب کی پاس موجود ہی جو درمیان کوچہ چیلیون کے رہتی ہین اوسنے اپنی قصیاد مین صوفیہ کل مضمون لکہے ہین یہہ دیوان بہت جایئی دستیاب ہتواہی اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہہ ہی اول کی شعر لکہتا ہون سہ

ارج النسیم سری من الزوراء	سحرا فاحیا میتت الاحیاء
اهدی لنا ارواح نجد عرفه	فالجو منه معنبر الارجاء
وردی احادیث الاحبة مسندا	عن اذخر باذاخر وسخاء
فشکوت من ریا حواشی بردة	وسرت حمیا البرد فی ادواء

چونکہ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور دیوان بہی اوسکا بہت جایئی پر ہی لہذا زیادہ شعر لکہنے کچہہ ضرور نہین ایک شرح اوسکی قصیدہ تائیہ کی جناب مولوی مملوک العلی مدرس اول کی پاس موجود ہی لیکن اور شرح اوسکی مینی کوئی نہین دیکہے گرچہ سینے مین آیا ہی کہ اوسکی دیوان کی بہت شرحین لوگون نے لکہے ہین — ابن فارض ماہ جمادالاول سنہ ۶۳۲ ہجری مین چہیاسی برس ایک مہینے کم کا ہوکر فوت ہوا

شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن انصاری دمشقی پہر حموی شافعی ادیب گذرا ہی

ـ ذہبی کہتا ہی کہ باپ اوسکا قاضی حات کا تہا وہ ابن رفا مشہور تہا دمشق مین درمیان سنہ ۵۶۶ ہجری کی پیدا ہوا علوم اور ادب مین سیکہا وہ بہت ذکی آدمی تہا حافظہ ہی اوسکا ذہن بہت کچہہ اوسکو یاد تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

سرودی بساقیہ جاریہ	ووجدی بجاریہ ساقیہ
مہات نشات علی حبہا	کما ہی فی حسنہا ناشیہ
علی الجسم حاکمہ بالعنا	وفی القلب امرۃ ناہیہ
تعالی علی المندلی نشرہا	یطیب بہ الندو الغالیہ
واولت من الوصل اصناف	ما رجوت ولم تکفنی کافیہ
فوادی علی رقیب لہا	یطانعہا عیش الصافیہ
تقرب قلبی فارجو العلا	واجلس فی الدست والحاشیہ

ذہبی عبر مین کہتا ہی کہ رمضان کی مہینے سنہ ۶۶۳ ہجری مین فوت ہوا

ابن نبیہ

شاعر مشہور ہی نام اوسکا علی بن محمد بن نبیہ یہہ شاعر ماہر ظریف اور خوش گفتار تہا نصیبین مین درمیان سنہ ۶۲۱ ہجری جیہہ سو اکیس کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین شعر اول بیچ الالبابین سے لکہتا ہون وہ یہہ ہی ؎ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ورنی الی بطرفہ دکانما	اہدی السقام لمدنف من مدنف

ارچ شمیم مین یہہ شعر اوسکی لکہے ہین ؎

باکر صبوحک اہنی العیش باکرۃ	فقد ترنم فوق الایک طائرہ
واللیل یجری الدراری فی مجرتہ	کالروض یطفو علی نہر ازاہرہ

ملک افضل

نام اوسکا علی لقب ملک افضل بیٹے نور الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ایوب بن شادی بن مروان بن یعقوب پیدائش اوسکی تکریت میں ہوئی ملک افضل بڑا بیٹا سلطان صلاح الدین کا تہا بعد وفات سلطان صلاح الدین افضل مذکور مملکت شام پر حکومت کرنے لگا اور چھوٹا بہائی اوسکا عزیز عثمان مملکت مصر پر قابض ہوا — اور ظاہر سلطنت حلب دابٹہا صلاح الدین ۵۸۹ھ میں فوت ہوا تہا جب ملک افضل نے دمشق میں بندوبست خوب کرلیا اوسوقت مسمی عزیز نے اپنی بہائی سے پرخاش کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصر سے ۵۹۱ھ میں واسطے معاملہ حوران تک اپنی بہائی سی دمشق لینے آیا اس واقعہ میں ملک عادل بیٹے چچا ان دونو بیچ میں آکیا — اور قاضی فاضل کو سمجہا کر دونو کی صلح کروائی — عماد کاتب کتاب برق شامی میں لکہتا ہی کہ جب ان دونو بہائیوں میں صلح ہوگئی اور عزیز نے کوچ کیا محاصرہ دمشق کا چہوڑ دیا اوسوقت میں ملک افضل کی خدمت میں گیا مسمی مذکور ایک کدی پر بیٹہا ہوا تہا مجہسے کہنے لگا کہ ای عماد میں نے چند شعر منظوم کئی ہیں چاہتا ہوں اپنی بہائی عزیز کی تالیف قلوب کے واسطے لکہوں تو برس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس اثنا میں ملاقات نہیں ہوئی اس لئے میں ہو وہی تو یہہ شعر لکہہ وہ یہہ ہیں ؎

نظرتك نظرة من بعد تسع	تقضت بالتفرق من سنين
وعض الدهر منها طرف عذر	مسافة قرب طرف من جنين
وعاد الي سجيته فاجري	تفرقنا العيون من العيون
تتيح الدهر لم تسمح لوصل	لعبد الي الحشا عدم السكون
ولا تندي جيوش القرب حتي	ترتب جيش لعد في الكمين

عماد کاتب نے کہا کہ واہ واہ جا بعالی بہت ہی خوب شعر کہتے ہیں تاریخ اس شخص کی مستوعب ابوالفدا لکہ چکا ہی لہذا اب حال چہوڑ کر ایک سانحہ تصور کر کی مثل اور شاعرون کی حال ضرور

ساتوین صدی کی شاعر

لکھا جاتا ہی ملک افضل نے عبد الدین بری کی سماعت کی خط اچھا لکھتا تہا قلعہ سمیساط فتح کیا یہہ قلعہ شام مین دریا فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہان رہا وہ شخص بہت عادل اور حلیم اور سخی اور ادیب تہا مگر مذہب شیعہ رکھتا تہا سنہ ۶۲۴ ہجری مین درمیان ماہ صفر السنہ کی فوت ہوا اوسکا شعر بہت اچھا ہوتا تہا جن ایام مین کہ ملک عادل اوسکی چچا اور عثمان غیر اوسکی بہائی سے دمشق اوسے چھین لیا اونہین ایام مین ملک ناصر کو یہہ شعر لکھے تہے ؎

مولای ان ابا بکر وصاحبه ... عثمان قد اخذا بالسیف حق علیّ

فانظر الی حظ هذا الاسم کیف لقی ... من الاول اخر صالا فامن الاول

مگر اوسنے بہی بہت اچھا جواب ان شعرونکا لکھا وہ یہہ ہین ؎

وافا کنا بنک یا بن یوسف معلنا ... بالود یخبر ان اصلک طاهر

غصبوا علیا حقه اذ لم یکن ... بعد النبی له بیثرب ناصر

فاصبر فان عذا علیه حسابهم ... والبشر فنا صرک الامام الناصر

ملک ناصر

داؤد بن معظم بن عادل حاکم کرجستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المفاخر ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے بعد ادمین ابو الحسن قطیعی سے حدیث کی سماعت کی وہ حنفی المذہب فاضل آدمی تہا مناظرہ کرتا رہتا اور ذکی پر بے سری کا تہا نظم بہت اچھی بناتا سب خوبیان اوسمین تہین بعد اپنی باپ کے دمشق کا مالک ہوا بعد ازان اوسکی چچا اشرف نے اوسے لی لی پہر اکیس برس تک سلطنت وہان کی ماہ جمادالاول سنہ ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گانون مین جسکو بویلیا کہتے ہین پاس اپنی والد کی مدفون ہوا یہہ شعر اوسکی ہین شرح حال کی مین جو خلیفہ کے سامنے بیان کرتا ہی

ساتوین صدی کے شاعر

الحسن فی شرع المعالی ودینها — وانت الذی یعزی الیه مواهبه
یالی اخوض الدو والدو مقفر — سار یته مغبرة وسباسبه
ویاتیک غیری من بلاد قریبه — له الامن فیها صاحب لا یجانبه
فیلقی دنوصنک لو یلقی مثله — ویحظی ولا یحظی بما انا طالبه
وینظر من لا قدشك نظره — فترجع والنقد الامانی صاحبه

قاضی فاضل

ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن حسن بن احمد ابن مزح ابن احمد لخمی عسقلانی مولد اوسکا مصر معروف بنام قاضی فاضل لقب محی الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ وزیر ملک ناصر صلاح الدین کا تہا صناعت انشا کی بہت خوب جانتا تہا متقدمین سے فوقیت لیگیا اوسکی غرائب اور نوادر بہت ہین ۔ عماد اصفہانی نے اپنے کتاب خریدہ کی درمیان اس شخص کے حقمین یہہ لکہا ہی کہ وہ مالک قلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تہا طبیعت بہت تیز دانائے پر کہنے والا تہا بدیہہ گوئی مین اعجاز کرتا تہا فضل اوسمین جتنا پایا جاتا تہا بجز اوسکے اور کسی مین نہین سنا اگر والی اوسکی زمانہ مین جیتا ہوتا تو وہ بہی اوسکی طبیعت کی غبار مین روندا جاتا وہ مثل شریعت محمدیہ کی ناسخ جمیع شرایع نثر و نظم کا تہا قیس سے زیادہ فصیح تہا ۔ حاتم ۔ اور عمر سے زیادہ جوانمرد سخی تہا اوسنے روز دوشنبہ پندرہوین ماہ جمادی الآخر سنہ ۵۲۹ ہجری کو شہر عسقلان مین ولادت پائی ۔ اور جس روز ملک عادل مصر مین آیا یعنے بروز چہارشنبہ ساتوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۵۹۹ ہجری مین وفات پائی درمیان قاہرہ کے ۔ اس شاعر کا ذکر اس صدی مین اوسطی کیا گیا کہ وہ قریب اسکی تہا کیونکہ ایک برس کا کچہہ فرق نہین صدی اول جہپ چکی تہی وہ مرگ ناگہانی مین مبتلا ہوکر فوت ہوا یہہ شعر اوسکے ہین ۔

ساتوین صدی کے شاعر

بالله قل للنیل عنی انّنی ... لو اشف من ماء الفرات غلیلا
وسل الفواد فانّه لی شاهدٌ ... ان کان جفنی بالدّموع بخیلا

وله ایضا

واذ السعادة لاحظتك عیونها ... نم فالمخاوف کلهن امان
واضبط بها العیفا فهی حبائل ... واقتد بها الجوزاء فهی عیان

عوف ابن ملجم شیبانی

عبداللہ ابن معتز کہتا ہی کہ یہہ عوف قبیلہ بنی سعد سے تہا اور شیبانی سوا اوسکی اور تہا عوف مذکور ایک ادیب معدود شعرا و ظرفا متاخرین سے گذرا ہی وہ صاحب اخبار اور نوادر کا اور جاننی والا اخبار ایام عرب کی ۔ طاہر ابن حسین بن مصعب نے اپنی صحبت کے واسطی خاص اوسکو خاص کرلیا تہا سفر اور حضر دونو مین اپنی ساتہہ رکہتا تہا جب سفر کرتا اوسکو ساتہہ لیتا وہ قصہ اور کہانی اوسکی ہمراہ سفر مین کہا کرتا اور جب کہین اقامت کرتا وہ مصاحبت مین رہتا علم اور درس و تدریس کا بازار گرم رکہتا طاہر ابن حسین ادیب اور شاعر تہا علم ادب کو بہت دوست رکہتا تہا اہل ادب کی بہی بڑی عزت کرتا تہا وہ باشندہ حران کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ راس عین کا تہا تیس ۳۰ برس تک ہمراہ طاہر کے وہ رہا اوسنے اوسکو نہ چہوڑا کرکے کوفہ اوسنے اپنی وطن جانی کی درخواست کی طاہر اوسکو بہت انعام دیا کرتا تہا یہان تک کہ وہ بڑا مالدار ہوگیا جب طاہر سے وفات پائی شاعر مذکور سے جانا کہ اب میری مخلصی ہوئی اپنی کنبی اور رشتہ دار مین چلا جاونگا لیکن عبداللہ بن طاہر جب بجائی اوسکی گدی نشین ہوا اوسنے بہی مثل اپنی باپ کے اپنی صحبت مین ہر دم رکہنا شروع کیا اور اپنی باپ کی وقت سے بہی زیادہ اوسکو رتبہ دیا عبداللہ مذکور ایام عرب خوب جانتا تہا علم ادب بہی اوسکو بہت تہا ہر چند شاعر

مذکور نے بہت تدبیر اپنی چھٹنے اور خلاصی کی کی پر کچھ پیش رفت نہ گئی یہانتک کہ عبداللہ بن طاہر عراق سے خراسان کو چلا ہمراہ اوسکی عوف مذکور موافق عادت کی تہا جب رے کی اوپر گئی اوسجائی ایک درخت پر قمری در دناک آواز سے بول رہی تہے عبداللہ مذکور نے عوف سے کہا کہ ای ابن ملجم کیا خوب قمری بولتی ہی اسکی آواز تو نے نہ سنے پہر ایک شعر ہذلی کا عبداللہ کی یاد آیا وہ پہڑہا اور کہا کہ اسی پر شعر ای عوف تو بہی بنا اوسنے کہا کہ میں بوڈہا مسن ہون فی البدیہہ مجھسے کیا تم کہلاتے ہو میں ہذلی کا مقابلہ نہین کرسکتا عبداللہ نے کہا کہ تجکو میری باپ طاہر کی قسم تو شعر کہہ اوسوقت عوف نے یہہ شعر کہے ان شعرون مین اپنی وطن اور احبار کو یاد کرکی اوسکی مہاجرت اور مفارقت بیان کی اور خوب رویا وہ یہہ ہین ؎

ای کل یوم غربۃ وتروح	اما للنوی من دینہ فتریح
لقد طلح البین المشتت رکابی	فہل این البین وہو طلیح
وارق بالری نوح حمامۃ	صحت وذو النوح الحزین ینوح
علی انہا باحت ولم تذر عبرۃ	وبحت واسراب الدموع سنوح

یہہ شعر بہت ہین ارچ شمیم مین تمام لکہے ہوئی ہین جسکا دل چاہی اوس کتاب مین دیکہہ لیوی بعد سنے ان اشعار کی عبداللہ کی بہی آنسو بہر آئی جب یہہ شعر سنے۔ فوراً حکم دیا کہ ای ابن ملجم تو اپنی کنبے اور وطن مین ہوا جبتک تو نہ آویگا مین اسی جا مقیم رہونگا کیونکہ تجکو تجہی بہت محبت ہی اب مین تجکو روک نہین سکتا اور حکم دیا تیس ہزار درہم اوسکو دو اس حالت بہی اوسنے شعر کہے ہین لیکن عجب بدنصیب تہا کہ ابہی اپنی وطن کو نہ پہونچا تہا کہ راہ ہی مین فوت ہوا

عبدالحکم

ساتوین صدی کی شاعر

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن منصور بن مسلم خطیب جامع مصر کا بعد وفات اپنی والد کی اس عہدہ پر مشرف ہوا اوسکی خطبی بہت اچھی اور شعر لطیف ہین عاد بن جبریل معروف ابن اخی کی حقین اون نے بہت اچھی شعر کہے ہین وہ بیت المال کا منشی تہا مصر مین کسی مقام سی کر پڑا تہا ماہہ اوسکا ٹوٹ گیا تہا یہہ شعر اوسنے کہے تہے ؎

ان العاد بن جبریل اخی علم	له بدا اصبحت مذمومة الاثر
تاخر القطع عنها وهی سارقه	فجاءها الکسر لیستقصی عن الخبر

سوا اسکی اور شعر بہی اوسکی بہت نادر ہین — جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابو بکر ایوب نی اوسکو عہدہ خطابت سی موقوف کیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے ؎

فلای باب غیر بابك ارجع	وبای جود غیر جودك اطمع
سُدّت علیّ مسالکی ومذاهبی	الّا الیك فدلّنی ما اصنع
فکانّما الابواب بابك وحده	وکانّما انت الخلیقة اجمع

یہہ اپنی جورو کی حقین کہے ہین ؎

ستروت وجهها بکف علیه	شبك النقش وهو تجلی عروسا
قلت لم یغن عنك سترك شیئاً	وصتی غطت الشباك الشموسا

وله

وما دیة تبنا بها فی لذاذة	یخیّل لی انّا علی الماء نوّم
فمن فوقنا الافلاك والفلك تحتنا	ففی تلك اقمار وفی بیتك النجم

وله

علی سهل فقی الاحوال ریث	التخشی ان تضام وانت لیث

بمصر ان اقمت فانت نیل وان سرت الشام فانت غیث

ولادت اوسکی رات کو اتوار کی انیسوین جمادی الاخر سنہ ۵۶۳ ہجری کو ہوئی — اٹھانبوین شعبان سنہ ۶۱۳ ہجری کو مصر مین فوت ہوا سفح مقطم مین مدفن ہوا

ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر لقب اوسکا ظہیر الدین قاضی سلامیہ کا فقیہ شافعی موصلی ہی — ابن دحیہ نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر یون کیا ہی کہ وہ باشندگان موصل سی ہی — قاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خمیس موصلی سی علم فقہ اوسنے موصل مین پڑہا اور حدیث کی بہی اوسی سے سماعت کی بغداد مین آکر ہبت لوگون سے سماعت کی پہر اپنے شہر کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر ایک گانو سلامیہ کا قاضی ہوا یہہ ایک گانو دجلہ موصل سی ہی وہ فقیہ فاضل تہا اصل اوسکی عراق ہی مدرسہ نظامیہ مین درمیان بغداد کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بہی حدیث کی ہبت کی لیکن نظم اور شعر گوئی اوسپر غالب تہے یہہ شعر اوسکی ہین ؎

لا تثبوني یا ثقاتي — الی — عذرفلیس العذر من شیمتی

اقمت بالذاهب من عیشنا — وبالمرات التی ولت

انی علی عهدکم لو احل — وعقدة المیثاق ما حلت

وله ایضا

جود الکریم اذا ما کان من عدة — وقلما تاخر لو لیلم من الکدر

ان السحائب لا تجدی بوارقها — نفعا اذا هی لم تمطر علی الاثر

وما طل الوعد مذموم وان سمحت — بداءة من بعد طول المطل بالبدر

یا دوحة الجود لا عتب علی رجل — یهزها وهو محتاج الی الثمر

ساتوین صدی کے شاعر

ابوالبرکات ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور خریدۂ قطعی اور مکاتبات جو اون دونون مین جاری تہے وہ مینے لکہے ہین اور عماد کاتب خریدہ مین کہتا ہی کہ وہ جوان فاضل تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

اقول له صلنی فیصرف وجهها	کانّی ادعوه لفعل محرّم
فانکان خوف الاثم یکره وصلتی	فمن اعظم الآثام قتلة مسلم

بروز جمعرات تیسری تاریخ ماہ ربیع الآخر ۶۱۰ سنہ ہجری کو سلامیہ مین فوت ہوا

ابوالعباس

ابوالعباس احمد بن ابوالقاسم عبدالغنی بن احمد بن عبدالرحمن بن خلف بن مسلم لخمی مالکی فطرسی مشہور بنام نفیس وہ ادیب تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہی بہت اچہی مضامین اوسمین ہین اس قصیدہ سے امیر شجاع الدین والی دمہاط کی مدح کرتا ہی ؎

قل للحبیب اطلت صدرك	وجعلت قتلی فیه وکدلك
ان شئت ان اسلو فردّ	علیّ قلبی فهو عندلك
اخلفت حتی فی زیارتنا	بطیف منك وعدلك
وانا علیك کما عهدت	وان نقضت علیّ عهدلك
احرقت یا ثغر الحبیب	حشای لمّا ذقت بردلك
وشهدت انی ظالم	لما طلبت الیك شهدلك
انظن غصن البان یعجز	وقد عاینت قدّلك
ام یخدع التفاح لحاظی	وقد شاهدت خدّلك
ام خلت اس غدائك المنشون	یجنی منك وردلك
لاوالذی حمل الهوی	مولای حتی صرت عبدلك

یاقلب من لانت معاطفه علینا ما اشد لك
اظنني جلد الهوی اواك لی عزمات جلدك

یہ قصیدہ بہت بڑا اور اچھا نفیس مذکور ہے بہت شہروں کا سفر کیا اور لوگوں کی مدح کی ہی عماد کاتب نے خریدہ میں ذکر کیا ہی کہ وہ فقیہ مالکی مذہب تھا اوسکو بڑی دست قدرت علوم متقدمین میں تھے اور ادب بھی خوب جانتا تھا یہہ اوسکے شعر ہیں ؎

یسر بالعید اقوام بهم سعة من الثراء واما المقترون فلا
هل سر بی دنیا بی فیه قوم سبا اوراقنی وعلی راسی باین جلا

عماد نی بھی اوسکا ذکر کتاب سبیل میں یہہ لکھا ہی کہ وہ ایک فقیہ فقہاء مصر میں سے تھا اور قاضی فاضل میری سا ہے اوسکی بہت تعریف کی تھے ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے اوسکا ایک قصیدہ دیکھا ہی جو مصر میں اوسنے میری پاس لکھہ بھیجا تھا وہ یہہ ہی ؎

یا راحلا وجمیل الصبر یتبعه هل من سبیل الی لقیاك یتفق
ما انصفتك جفوني وهی امیه لا وفالك قلبی وهو محترق

چوبیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۰۳ ہجری میں درمیان شہر قوس کی شہر پر سکا ہو کر فوت ہوا

قاضی اسعد

قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن خطیر ابو سعید مہذب بن مینا بن زکریا بن ابی قدامہ بن ابی ملیح سمائی مصری ہی وہ منشی اور شاعر تھا دیار مصر یہ کا ناظر تھا بہت خوبیوں کا آدمی تھا اوسکی تصنیفات سے چند کتابیں ہیں تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسنے نظم میں لکھی ہی اور کلیلہ و دمنہ کو بھی نظم میں لکھا ہی ایک دیوان شعر کا بھی اوسکی عمدگی کی ہاتھہ کا لکھا ہوا تھا میں نے دیکھا ہی چند قطعی اوسکی میں نے نقل کئی ہیں از انجملہ یہہ شعر ہیں ؎

تعاتبنی وتنهی عن امور سبیل الناس ان یهوك عنها

اتعذر ان تکون کمثل علیني وحقك ما علی اضر منها

وله

لنیر انه فی اللیل انی تحرق علی الضیف ان البطا واتی تلهب

وما ضر من یعشی الی ضوء ناره اذا هو لم ینزل بال المهلب

عماد کاتب کہتا ہی کہ میں اوسی زمانہ میں تھا اون ایام میں ملک ناصر کی لشکر کا منشی تھا اور میں وہ معہ اپنی گروہ کی مذہب نصارائی رکھتا تھا ابتداء سلطنت سلطان صلاح الدین میں سلطان ہوا اسعد مذکور اپنی جان بچاکر وزیر صفی الدین سے ڈر کر پوشیدہ مصر سی بھاگ شہر حلب میں چلا آیا تھا سلطان ملک طاہر کی پاس باوقات یعنے سنہ جمادی الاول سنہ ۶۵۶ تک مقیم رہا اس تاریخ میں بروز یکشنبہ ۱۳ شہر بر سکا ہو کر فوت ہوا

البہا

ابو السعادات اسعد بن یحیی بن موہوب بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن ہبان بن سوار ابن عبد اللہ بن رفیع بن ربیعہ بن سبان سلمی سخاوی فقیہ شافعی معروف بنام بہاء فقیہ تھا اس شخص نے علم خلاف میں بھی کلام کی ہی مگر اوسپر علم ادب اور شعر غالب تھا اوسکی سبب سے مشہور ہوا ملک کی خدمت کی اور انعام اچھے پائی ملکوں میں پھرا بزرگوں کی مدح کی اوسکی شعر لوگوں کے پاس بہت ہیں قصیدے اور قطعے بہت اوسکی موجود ہیں مگر معلوم نہیں کہ اوسکا دیوان بھی جمع ہوا ہی یا اشعار متفرقہ پڑے رہی ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے دمشق کی کتب خانہ میں ایک دیوان بہت بڑی جلد کا دیکھا ہی شاید اوسکا ہو یہہ اوسکی شعر قاضی کمال الدین شہر وزیری کی مدح میں ہیں

دعواك ما خطر السلو ببالہ وکلامك اعلم فی العزام بحالہ

ومتی وشی واش الیك بانہ سال هواك فذاك من عذالہ

اولیس للکلف المعنی شاهد من حالہ یغنیك عن لتسالہ

جدّت ثوب سقامه وهتکت	ستر غرامه وصرمت حبل وصاله
افرلّة سبقت له ام خلّة	ما لوفوة من تیهه ودلاله
یا للعجائب من اسیر دابه	یفدی الطلیق بنفسه ومعاله
بابی واُمّی نابل بلحاظه	لا یتقی بالدّرع حدّ نباله
ریان من ماء الشبیبة والصبا	شرقت معاطفه بطیب زلاله
لسری النواظر فی مراکب حسنه	فتکاد تغرق فی لجاد حماله
فکفا عین کماله فی نفسه	وکفی کمال الدین عین کماله
کتب العذار علی صحیفة خدّه	نونا واعجبها بنقطة خاله
فؤاد طرّته کلیل صدوده	وبیاض غرّته کیوم وصاله

اوسکی اچھی اچھی شعر مشہور ہین ولادت اوسکی ۵۳۳ھ مین ہوئی اور اوایل ۶۲۳ھ ہجری مین دریان سنجار کی فوت ہوا

ابن خلکان

قاضی القضات مورخ ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان بن ماوک ابن عبد اللہ بن شاکل بن حسین ابن ملک بن جعفر بن یحیی ابن خالد بن برمک قوم سی برمکی تہا۔ اسکی حالیز استوی نے طبقات مین لکہا ہی کہ وہ فقیہ تہا اربل مین دریان ۶۰۸ھ ہجری کی پیدا ہوا بعد انتقال پانی اپنی والد کی موصل مین آیا۔ شیخ کمال الدین ابو یونس کے درس مین موجود ہوا قاضی حلب سی علم فقہ پڑہا۔ ابن یعیش سی علم نحو سیکہا پہر دمشق مین آیا ابن صلاح سی کچہہ علم سیکہا پہر دریان ۶۵۹ھ ہجری کی دمشق کا قاضی ہوا پہر معزول ہوا پہر قاضی ہوا پہر معزول ہوا دوسری دفعہ معزول ہی رہا مدرسہ ارمینیہ کا مدرس ہوگیا۔ حافظ ذہبی نے مفصل اوسکا حال لکہا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور لکہا ہی کہ وہ شخص نیک اور دیندار تہی

ذی وقر آدمی تہا اوسکی تالیفات سی ایک تاریخ وفیات الاعیان بہت مشہور ہی یہہ کتاب ہندستان مین بہت جائی پر موجود ہی اب ولایت مین چہاپی بہی گئی ہی چنانچہ ایک نسخہ چہاپہ کا ڈاکٹر اسپنجر صاحب کی پاس موجود ہی — ابن حجہ نی کتاب ثمرات الاوراق مین لکہا ہی کہ شیخ ابو العباس حسن پرست تہا کسی لڑکی پادشاہ کی کو وہ چاہا کرتا تہا یہہ عشق اوسکا بہت مشہور ہوگیا تہا جب یہہ بات پہوٹ نکلی اوس پادشاہ زادی کو حکم ہوا کہ سوار نہوا کرے اوسوقت ابن خلکان نی اوس لڑکی کی واسطی یہہ شعر لکہہ کر بہیجے وہ یہہ ہین ؎

یا سادتی انی قنعت وحقکم	فی حبکم منکم بایسر مطلب
ان لم تجودوا بالوصال تعطفا	وارید منکم هجرکم وشرط محبتی
لا تمنعوا عنی القریة ان تری	یوم الخمیس حبالکم فی المرکب
لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی	القاه من کمد اذا لم ترکب
لرحمتنی ورثیت لی من حالة	لکلاک لم یک حالها من مذهبی
قسما بوجهک وهو بدر طالع	وبلیل طرتک التی کالغیهب
وبقامة لک کالقضیب رکبت من	اخطارها فی الحب اصعب مرکب
لو لم اکن فی ریبة ارعی لها	العهد القدیم وصیانة للمنصب
لهتکت ستری فی هواک ولذلی	خلع العذار وان الحی عابنی
لکن حسبت بان یقول عواذلی	قد جن هذا الشیخ فی عهد الصبی
فارحم فدیتک محجة قد قاربت	کشف القناع بحق ذیاک النیق

قاضی جمال الدین ابن عبد القاہر تبریزی کہتا ہی کہ حبس پادشاہ زادی کو قاضی شمس الدین ابن خلکان چاہا کرتا تہا وہ ملک مسعود بن ملک زاہر تہا اوسکی محبت مین تمام ہوگیا تہا اوسکتا ہے

کہ ایک شب میں شمس الدین ابن خلکان کی پاس رہا اوسنے اپنے معشوق مذکور کا حال
ایسا کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلی گئی رات بہت ہو چکی مگر اوسکا قصہ ہی تمام نہوا
آخر کو اپنا پوستین مجکو اوڑہا دیا اور کہا کہ آج کی شب میری پاس تم رہو اور آپ ایک
حوض کی گرد گھومتا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

انا و اللہ ھا لک ایں من سلا متی
او ادي القا مة اتے قد اقا مت قیا متے

یہاں تک کہ صبح ہو گئی اوس بہلی مانسنے نیند ایک لحظہ نہ لی اسطرح کا اوس لڑکی کی
عشق میں جو سرشار تہا استوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور بروز ہفتہ شاکی وقت چھبیسوں ماہ
رجب سنہ ۶۰۸ ہجری میں فوت ہوا مدرسہ حیہ میں

ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن سوار بن اسرائیل بن حصر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب بارع اور
فقیہ کامل تہا یہہ شخص مصنف مقامات حریری کا دوست تہا اگر اوسمیں یہہ عیب نہوتا
کہ کبھی ملحد ہو جاتا تہا اور کبھی مسلمان تو بیشک بڑی قدر کا آدمی تہا چودھویں ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۴۸
ہجری میں چوہتر برس کا ہو کر فوت ہوا اوسکی یہہ نظم ہی ؎

ما ضر طیفك حین زار وسادتي لو کان سامح مقلتي برقاد
ماذا الھوی الیوم ما کنت اعھدہ وله قد ما فتن عرفي عنه وتنهاني
ھذی حوري کان عقلي فیه لا بصري علا لحین تلا قینا ھو الحا لي

ابو البدر یوسف ابن الوجیہ

شاعر مشہور ہی ذہبی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شعراء دولت ناصریہ کا تہا اوسکی شعر بہت اچھی
اور معانی طریفہ ہیں ؎

ومن العلل انی ارجو الصبا ... بعد وتبیت تحیتی وتروح
او اطلب الاحباب بین معاهد ... قد ضاع فیها رندها والشیح

وله

نعاطنی الصهباء مشمولة ... عذرا فالواشون نوام
واکتراحادیث الهوی بیننا ... نفی خلال الروض نمام

وله

وشادن کلما مررت به ... یخفق قلبی له ویضطرب
قد تمت بالقلب فی هواه ظنا ... واثما قمت بالذی یجب

وہ ماہ شعبان ۶۰۸ھ ہجری میں ستر برس سے زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

سیف الدین

سیف الدین ابن مشید امیر کبیر کنیت اوسکی ابوالحسن نام علی ابن عمر بن قزل ترکانی صاحب دیوان مشہور کا ہی اوسکی نظم بہت اچھی ہی ۶۰۲ھ ہجری میں پیدا ہوا درسیان مصر کی پیدا شعرا اوسکی بہت اچھی ہین

وافا الی وکاس الراح فی یده ... تخلت من لطفه ان النسیم سری
لا یدرک الراح معنی من شمائله ... والشمس لا ینبغی ان یدرک القمرا

دمشق مین دسوین محرم ۶۵۵ھ ہجری مین فوت ہوا پہاڑ قاسیون کی نیچی مدفون ہوا ۔

ابن سبا

ملک قاضی ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن جعفر مصری ادیب وشاعر دیوان مشہور کا ہی علم ادب مین اوسکی تصنیفات بہت ہین اوسنے کتاب الحیوان جاحظ کا اختصار کرکی اوسکا نام روح الحیوان رکہا ہی یہہ نام بہت لطیف ہی لعلی ابن ری سے علم نحو پڑہا اور شریف خطیب ابو حافظ سلفی سے

علم حدیث سیکہا مدت تک منشی گری کرتا رہا خطوط اوسکے بہت اچہی ہوتے تہے نثر بہت خوب اوسکی تہے اور نظم اوسکی سب اچہی ہوتے تہے رمضان سنہ ۶۰۰ ہجری مین ساٹہ برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

ان کنت ترغب فی لقانا فالقنا	یوم الہیاج اذا تشاجرت القنا
لا یشربون سوی الدماء مدامۃ	اذ یشعرون من الاسنۃ سونا
واذا الحسام بعرک عنا لہم	خلعوا نفوسہم علی ذاک العنا
متنور عین فان بدت شمس الضحی	جعلوا العجاج لہا رداء ادکنا
یشکو النہار خیولہم من نقعہا	واللیل یشکوا من وجوہہم السنا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ابو دریاقوت

رومی یہ بغدادی صاحب تصانیف آدیبہ کا اوسنے تاریخ اور علم النساب اور جغرافیہ مین تصنیف بہت کتابین کی ہین اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا

یا قمرا احبد رحتی استوی	فزادہ حسنا وزادت ہمومی
کانما عینی لشمس الضحی	فنقطۃ طریا بالغموم

وله

ہذا الیک خلاصتی وصوتی	قبل اللقاء تعارف الارواح
ومن القلوب علی القلوب شواہد	یشہدن قبل تشاہد الاشباح

ذہبی کتاب عبر مین لکہتا ہی کہ ابو دریاقوت ماہ رمضان سنہ ۶۲۶ ہجری مین فوت ہوا

ابن حیمی

شہاب الدین محمد بن عبد المنعم بن محمد انصاری تمیمی بصری شاعر مشہور ہی وہ اپنی وقت کا

ساتوین صدی کی شاعر

علم پرور نظم کا تصور کیا جاتا ہی — ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے جامع ترمذی حدیث مین علی ابن النبا سے پڑہی ماہ رجب ۶۷۳ ہجری مین یا اسی برس کا ہو کر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

ما مطلبا لیس لی فی عیرہ ارب	الیک آل التقصی وانتہی الطلب
وما طمحت لمرای او لمستمع	کالملغی الی علیاک ینتسب
وما اراني اهلك ان تواصلني	حسبی علوا بانی فیك مکتئب
لکن تنازع شوقی نادرة ادبی	فاطلب الوصل لما تضعف الادب
ولست ابرح فی الحالین ذا قلق	نادٍ وشوقی له فی اضلعی لهب

ابو فضل زہیر

ابو الفضل زہیر بن محمد بن علی بن یحیی بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم مہلبی عتکی الملقب اوسکا بہاء الدین کاتب ابتدا وقت کی فضلا مین سے شمار کیا جاتا ہی اور سب سے اچہی نظم اور نثر اور خط لکہتا تہا سب سے زیادہ مروت مین تہا ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب بن ملک بن کامل کی خدمت مین درمیان بلاد مصر کی تہا اوسکی خدمت مین بلاد شرقیہ کو کوچ کیا وہان تک جب تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پہر اوسکی پاس چلا گیا اوسکی پاس جبتک رہا کہ وہ حال جو ملک صالح پر گذرا لشکر اوسکا پہر گیا اور دمشق اوسکی ہاتہہ سے نکل گئی وہ نابلس مین تنہا اور اوسکی چچا کی بیٹی ملک ناصر داود حاکم کرجستان نے اوسکو پکڑ کر قلعہ کرک مین قید کیا اون ایام مین بہاء الدین زہیر مذکور نابلس مین اکر اپنی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے مقیم ہوا کسی سے نہ ملا اسی حال پر وہ رہا یہانتک کہ ملک صالح نے قید سے مخلصی پاکر پہر مصر کے شہر فتح کئی پہر اوسکی خدمت مین جا موجود ہوا یہہ حال آخر ماہ ذیقعدہ ۶۳۷ ہجری مین ہوا —

ابن خلکان کہتا ہی کہ اون ایام مین قاہرہ مین موجود تہا اور مجکو بڑا اشتیاق اوسکی شعر سنے اور ملاپ کا تہا اتفاق سے میری اوسکی ملاقات ہوئی جو کچہہ کہ سنے اوسکی خوبیاں سنے تہین

اولسی زیادہ پاوہ بہت ریاضت کرتا تہا اپنی آقا کی بات کو بہت چہپاتا تہا کوئی واقف نہ ہوسکتا تہا اوسنے بہت شعر مجکو سنائی از انجملہ یہہ ہین ؎

یا روضة الحسن صلی	فما علیك ضنین
هل رایت روضة	لیس بها زهیر
کیف خلاصی من هوی	مازج روحي واختلط
وثاثه اقبض فی	حتی له وما انبسط
یا بدر ان بعت به	تشبّها بعت شطط
ودعه یا غصن النقا	ما انت من ذاك النمط
قام بعذري وجهه	عند عذولي ولبسط
للّٰه ای قلم	لواو ذاك الصدغ خط
ویا له من عجب	فی خده کیف نقط
یمرّ بی ملتفتا	فهل رایت الظبی قط
ما فیه من عیب سوی	فتور جفنیه فقط
یا قمر السعد الذی	نجمی لدیه قد هبط
یا مانعی حلو الرضی	ومانحی مرّ السخط
حاشاك ان ترضی بان	امرت فی الحب غلط

یہہ شعر اوسنے خود پڑہ کر سنائے

انا ذا نهیك لیس	الا جود کفك لی مزینه
اهوی جمیل الذکر عنك	کانما هو لی بثینه
فاسال ضمیرك عنی	وداد ی انه فیه جهینه

ساتوین صدی کی شاعر

وله ایضا

وانت یا نرجس عینیه ... کم تشرب من قلبی وما اذ ذلك
مالك فی حسنك من شبه ... ما تعرف العالم ما تعرلك

شعر اوسکی بہت لطیف ہین اوسنے اپنی دیوان کی بڑہائی کی اجازت دی وہ بہت جایی موجود ہی۔ ابن خلکان یہہ بہی کہتا ہی کہ بہاء الدین مذکور نے مجکو کہا کہ مین پانچوین ماہ ذیحجہ ۵۸۱ھ ہجری مین درمیان مکہ کے پیدا ہوا اور ایک دفعہ کہا کہ وادی قری مین مین پیدا ہوا تہا وہ بہی قریب مکہ کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہی چونکہ یہہ شخص زندہ تہا اسلئے مین تاریخ وفات نہین لکہہ سکا مگر اتنا معلوم ہی کہ وہ قاہرہ مین جب تہا اوسکو ایسا مرض عظیم ہوا تہا جسمین آدمی کی زندگی کی توقع نہین رہتی یہہ مرض بروز جمعرات چوبیسوین ماہ شوال ۶۵۶ھ ہجری مین اوسکو شروع ہوا تہا باقی حال معلوم نہین فقط

شاعر غیلانی

ابو الغر مظفر ابن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن سابق بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر غیلانی حنبلی مذہب کا لقب اوسکا موفق الدین شاعر مشہور مصر کا ہی وہ ادیب اور عروض اور شاعر جید تہا اوسنے علم عروض مین ایک کتاب مختصر بہت اچہی تصنیف کی ہی اوسکا دیوان بہی ہی مگر انکہو نسبی اندماتہا یہہ شعر اوسکے ہین ؎

قالوا عشقت وانت اعمی ... صبیا کحیل الطرف الی
وحلاه ما عاینتها ... فتقول قد شغلتك وهما
فاجبت انی موسی سوتی ... العشق الهیا ناوفهما
اهوی بقلبه السماع ... ولا اری ذات المسمّا

جب وزیر صفی الدین ملک شام سے عود کر کی طرف مصر کی آیا بہت اوسکا دوست بطور استقبال اور

اور ملاقات کی اوسی لیئے گویا ایک مقام سنی خشبی پر لئی اوس شاعر اندہی نے یہہ شعر کہہ بھیجے تہے انمین اپنی نہ حاضر ہونیکا معقول عذر بیان کیا ہی ؎

قالوالی الخشبی سرنا علی عجل ۔۔۔ نلقی الوزیر جمیعاً من ذوی الرتب
ولم یسرا بیکا الاعمی نقلت لهم ۔۔۔ لو اخش من تعبا لقی ولا نصب
وانما النار فی قلبی لوحشته ۔۔۔ فخفت اجمع بین النار والخشب

پیدا ہوئیں اوسکی پانچوین تاریخ ماہ جمادالاخر سنہ ۶۴۲ ہجری مین ہوئی بوقت صبح ہفتہ کی روز نویں محرم کو سنہ ۶۲۳ ہجری مین فوت ہوا فقط

ابو یوسف یعقوب

ابن صابر بن برکات بن عمار بن علی بن حسین بن علی بن حوشرہ لقب اوسکا نجم الدین شاعر شہوری گوپن بنانی اوسکو خوب آتی ہے اس صنعت مین اوسکو سب پر فوقیت تہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

قبلت وجنته فالوردُ جیدهٗ ۔۔۔ خجلٌ ومال بعطفه المیاس
فانهل من خدّیه فوق عذاره ۔۔۔ عرق یحاکی الطل فوق الاس
فکانّنی استقطرت ورد خدوده ۔۔۔ بتصاعد الزفرات لمن نفاسی

جب اوسکی ولادت کا حال پوچہا گیا کہنے لگا کہ دوپہر کی وقت بروز دوشنبہ چوتہی محرم سنہ ۶۳۳ ہجری مین پیدا ہوا تہا — اور اٹہائیسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۹۶ ہجری مین درمیان بغداد کے بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

بن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین ابن ابراہیم معروف الشواللقب اوسکا شہاب الدین کوفہ کا رہنی والا حلب مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی وہ ادیب اور فاضل عالم عروض اور قافیہ کا تہا عجب شاعر تہا اوسکی جو شعر ہوا ہی نادر ہوا ہی وہ یہہ ہین اور شک کہتا تہا اوسکا دیوان

ساتوین صدی کی شاعر

شعر کا بہت بڑا ہی چار جلد وہ مین لکہا جاتا ہی حلب کی باشندون کا سا لباس پہنا کرتا تہا
سے شیخ تاج الدین ابو القاسم احمد بن ہبتہ بن سعد اللہ بن سعید بن سعد بن مقلد معروف
ابن جرانی حلبی نحوی لغوی کی صحبت مین بہت رہا کرتا تہا اوسی سے علم ادب اوسنے
سیکہا اور بہت نفع پایا ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ میرا یار تہا ایک مجلس مین مین اور
وہ بیٹہہ کر ادہر اور اودہر کی قصہ کہانی علم ادب کی گفتگو کیا کرتے تہے اول دفعہ
اوسنے مجکو اپنی یہہ شعر سنائے سے

هاتيك ياصاح رياالعلع	فاشدتك الله فعرج معي
وانزل بنا بين بيوت النقا	فقد عدت اهلة المربع
حتى نطيل اليوم وقفا علي	الساكن او عطفا على الموضع

اشعار اوسکی ابن خلکان سے بہت لکہے ہین جو چاہی اوسکو مطالعہ کریی یہہ شاعر
بڑا غلو مذہب تشیع مین رکہتا تہا پیدائش اوسکی بروز چہارشنبہ بائیسوین شوال
سنہ ۶۱۱ ہجری مین ہوئی بروز دوشنبہ ساتوین رجب سنہ ۶۲۹ ہجری مین درمیان
حلب کی فوت ہوا

نصر اللہ

نصر اللہ بن ہبتہ اللہ بن عبد الباقی بن ہبتہ اللہ بن حسن بن یحیی بن علی فخر القضاۃ
ابو الفتح غفاری حنفی کاتب معروف بکنیت ابن نصاقہ ادیب اور ظریف فقیہ اور متکلم
تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر ظرافت کی ہین سے

وعلق بعيش تعلقته	قرارا على خلوة وارتياع
ولم يبق في للرد الا كما	يقال على اكله والوداع
فهاجلته عن دخول الكنيف	بشيخ مطاع وراعي بضاع

ساتویں صدی کے شاعر

اپنی زمانہ کی اکابر میں گذرا ہی بروز جمعہ اٹھویں جمادی الآخر سنہ ۶۱۰ ہجری میں فوت ہوا

ابو یحیی عیسی

ابو یحیی اور ابو الفضل عیسی ابن سنجر بن ہرام بن جبرائیل بن خمارتکین بن طاش تکن اربلی معروف بخابر بے لقب اوسکا حسام الدین ایک لشکری آدمی تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی بہت باریک مضمون اور جید کہتا تہا اوسکی دیوان میں شعر اور دوبیت اچہی ہیں ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر بار اوسنے اپنی شعر مجکو سنائی ہیں از انجملہ یہہ ہیں ؎

وصفف من شعرہ وجلیتہ ۔۔۔ امسی الوری فی ظلماء وضیاء

لاتنکر والخال الذی فی خدہ ۔۔۔ کل الشقیق بنقطۃ سوداء

یہہ شعر جو اپنی بہائیکو جو اربل میں تہا سنہ ۶۱۹ ہجری میں اوسنے لکہی تہے

اللہ اعلم ما القی سوی رمق ۔۔۔ منی فراقک یا من قربہ الامل

فابعث کتابک واستوعاہ تعزیۃ ۔۔۔ فربما مت شوقا قبل ما یصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب میں اربل سی آخر ماہ رمضان سنہ ۶۲۶ ہجری میں نکلا وہ قلعہ اربل میں قید تہا اوسکا حال اوپر ہی اوسکی شرح بہت لمبی چوڑی ہی اسلئے ذکر کرنا مناسب نہیں پہر مجکو خبر پہونچی کہ وہ مخلص پاکر ملک مظفر حاکم اربل کی پاس گیا اور ملازم ہوا اور لباس اوسنے اپنا بدل کر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربل سی کوچ کر گیا تہا پہر وہیں آرما بعد ازاں بروز جمعرات دوسری شوال سنہ ۶۳۲ ہجری میں فوت ہوا باب المیدان میں مدفون ہوا

فتیان

بن علی بن ہمال حنفی دمشقی معروف شاغوری وہ فاضل اور شاعر ماہر تہا پادشاہوں کی خدمت میں بہت رہا اوسکی اولاد کو تعلیم کی اوسکا ایک دیوان بہی ہی اوسمیں قطعی بہت اچہی ہیں

ساتوین صدی کی شعرا

زاہد ابی ایک زمین ہی وہان مدت تک وہ رہا اوسنے قطعی ہی اوسکی مدح مین لکہے ہین یہہ اوسکے شعر ہین

قداخمر الخمر کانون بکل قدح	واخمد الجمی فی الکانون حین قدح
یاجنۃ الزبدان انت مسفرۃ	بحسن وجہہ اذ اوجہہ الزمان کلح
کالثلج قطن علیک السحب تندفہ	والجو لجلجۃ والقوس قوس قزح

جب حمام مین شدت حرارت سی گیا یہہ کہا

ایی ماء حامکر کا الحمیر	تکابد منہ عناء ویوسا
وعہدی بکم تسمطون الجدی	فیا بالکم تسمطون التیوسا

فیتان مذکور بیسوین محرم ۶۱۰ ہجری مین فوت ہوا باب صغر مین دفن کیا گیا

سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی سعید خطا اوزبک طالع شہر شیراز مین پیدا ہوا اوسکی ظاہر ہونی ہے ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک مین اوسکی تصانیف نے رواج پایا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچھی ہین — اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب گلستان نثر ہی جو ہندوستان مین اور ایران وغیرہ مین داخل درس اور بوستان نظم مین ہی — اور ایک دیوان فارسی بہت اچھا ہی اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہی اوسمین قصاید بہت اچھی عربی زبان مین لکہے ہین غزلین عربی بہی تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ سعدی مذکور واسطے ملاقات خسرو ملوطی ہند کی ہندوستان مین آیا تہا اور شیخ مذکور نے اردو مین یہہ شعر کہی ہین لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتے ہین واقع مین سعدی کہنے کے ہین اوسکی نہین شیخ کی کلام وہ نہین یہہ غلطی تذکرہ نولیسون کی ہی وہ شعر یہہ ہین —

قشقہ جو دیدم بر خرش گفتم کہ یہہ کیا دیت ہی — گفتا کہ در ہی باوری اس شہر کی یہہ ریت ہی
ہنسے تہین کر دل دیا تم دل لیا اور کہہ دیا — ہم یہہ کہا تم وہ کہا ایسے بھلے یہہ ریت ہی
سعدی بگفتا ریختہ در ریختہ — شیر و شکر ہم ریختہ ہم گیت ہی

واقع مین ایک سعدی دکہنے گذرا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سعدی شیرازی نے اردو مین شعر نہین کہا الا آنا سعدی کا ہند وستان مین اور سوار اسکی اور ملکون مین سفر کرنا ثابت ہی اوسکی کتابون ہی لوگون کو بہت نفع ہوا ہی واقع مین وہ کتابین بہت مفید ہین اور صاف صاف زبان شستہ فارسی الیسی لکہی ہی کہ ایسی لطافت اور پاکیزہ گی سی کوئی نہین بلکہ سکتا غرض اسکی ہماری صرف عربی شاعرونکا بیان کرنا چونکہ منظور ہی اس کلام سی باز ہوکر یہہ بیان کرتے ہین کہ سعد کیا ایک دیوان عربی بہت اچہا اور لطیف ہی جیسی فارسی اشعار اوسکی خالی مزاق اور کیفیت سے نہین ویسی ہی اوسکی عربی اشعار مین حلاوت موجود ہی سعدی شیرازی در میان سنہ ۶۹۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکی قبر شیراز مین ہی یہہ شعر اوسکی ہین سہ مدرسہ نظامیہ مین ابوالفرج سی علم سیکہا جو مروج کی عراد اوسکی ایک سو دو دیا ایک سو تیس کے ہوئے

فاح نشر المحی وهب النسیم — وتراني من فرط وجدي اهیم
ان لیل الوصال صبیح سنیر — ونهار الفراق لیل بهیم
ووداع الحبیب خطب جزیل — وفراق الانیس داء الیم
فتن العابدین صدر وسیم — آه لو کان فیه قلب رحیم
یا وحید الجمال اني وحید — یا عدیم المثال قلبي کلیم
سلوتي عنکم احتمال بعید — واقتضاحي بکم ضلال قدیم
معشر اللائمین فیما جهلتم — لو رایتم جماله لم تلوموا
ان نار الهوی لدي کل صب — مع ذکر الحبیب روض نعیم

ساتویں صدی کے شاعر

كل من يدعي المحبة فيكم ... فدعيني الملام فهو ملير

یہہ شعر بہت اچھی ہین

يا ندمي قم وبنه ... واسقني واسق الندامى
خلني اسهر ليلي ... ودع الناس نياما
اسقياني وهديري ... الرعد قد ابكى الغماما
في رمضان سجع الطير ... على الغصن وحاما
واوان كشف الورد ... عن الوجه اللثاما
ايها المصغي الى الزهاد ... دع عنك الملاما
فزيها من قبل ان ... يجعلك الدهر عظاما
قل لمن عير اهل ... الحب بالجهل ولاما
لا عرفت الحب هيهات ... ولا ذقت الغراما
لا تلمني في غلام ... اودع القلب سقاما
فبداء الحب كم ... من سيد اضحى غلاما

جمال القرشی

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغہ کا وہ کہتا ہی کہ مدت سے مجکو صحاح جوہری کی تلاش تہی یہہ خیال تہا کہ اگر کہین سے بکتی پاؤن تو خریدون یا لکہہ لون چنانچہ ایک نسخہ اس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برہانیہ سعودیہ مین در سہان کا شغر کی مینی پایا وہ جا جا دو تین مجکو یہہ شوق ہوا کہ اسکو مختصر کرون مگر پہر کبہی ارادہ کرتا تہا اور کبہی اس خیال سے باز آتا تہا آخر کو اوسط نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالۃ الاطناب تہا وہ چہوڑ دیا یعنے اشعار عرب جو بطور تمثیل اوسمین داخل کئی تہے وہ چہوڑ دیے مگر اثار اور آیات کی گواہی وسطی سماں

رہنی دی اور چند اشعار بھی جہان اوسکی بہت حاجت تہے لکہے اور حروف تعریف حذف کرکی مفردات کا ترجمہ فارسی زبانمین کیا اور مثل صحاح جوہری کی ترتیب اوسکی کی اور نام اوس کتاب کا صراح من الصحاح رکہا اور یہہ شعر اوسنے جوہری کی تعریف مین اور اس تصنیف مین لکہے ہین ؎

للہ در الجوہری فانہ	لعلی اذ دی التصنیف احسن مرتق
عمل الصحاح وجاء فی ترتیبہ	قصب السباق لما بہ لم یسبق
ہذا الصراح من الصحاح مرقق	یصغو لشاربہ وما بمرنق
یسقی بہ القرشی ندمان النہی	کاسی فرائد مطرف ومعتق
فاشرب لتحظی کاسہ اذ کلتیں	یحظی بہا لا احظ منہ لاحمق

دوشنبہ کی دوبہر کو تیسوین ذی القعدہ ۶۶۱ سنہ ہجری مین نسخہ صراح کا وہ مصنف لکہہ چکا تہا اور تالیف اور تسوید سی بروز شنبہ سولوین ماہ صفر ۶۶۱ سنہ ہجری کو فراغت پزیان کا شعر کی پائی اور تاریخ وفات اوسکی معلوم نہین ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد الغنی المغربی التقری یامینا حصوی قیروانی شاعر مشہور ہی ۔ ابن بسام صاحب ذخیرہ لکہتا ہی کہ وہ بلاغت کا دریا اور صناعت شعر کا اوستاذ تہا عالم متبحر اوسنے قران شریف لوگون کو بہت پڑہایا ہی ایک قصیدہ دوسو نو ۲۰۹ شعر کا فرات نافع مین اوسنے لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکا صفحہ ہستی پر یادگار ہی یہہ شعر اوسکے ہین جو مشہور ہین ؎

یا لیل الصب متی غده	اقیام الساعة موعده
رقد السمار فارقہ	اسف للبین یردده

وله

قد مل مریضك عوده	ودنی لاشیرك حده

آٹھوین صدی کی شاعر

لم یبق حفاك سوی نفس ... زفرات الشوق تصعده

ها روت تعیص علم السحر ... الی عینیك ولیس له

یمن کو جاتی ہوئی آخر ماہ صفر سنہ ۶۵۱ ہجری مین وفات پائی — تمام ہوئی صدی ساتوین
اب آٹھوین صدی کی شاعرون کا بیان کرتا ہون

حصہ آٹھوان
صدی آٹھوین

اس آٹھوین صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو اس صدی مین فوت ہوئی یا زندہ تھے

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نباتت اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یکانہ روزگار شہاب
الدین محمود بن سلمان بن فہد حلبی منشی تھا شریف دمشق کی دربار مین کارانشا کا اوسکو
تفویض تھا اوسکا یہہ حال ہی کہ وہ دریا تھا اپنی نظم اور نثر کی عجیب و غریب موتی بہا
فکر مین غوطہ لگاکر نکالتا تھا ادیب اور عالم اور لغوی صاحب رسالون اور قصاید کا گذرا
ہی اوسکی یہہ دو شعر ہین ؎

فالدین منتصر بیوم جلاده ... لشبا أسنته ویوم حداله

والملك منتظم بما نثرته من ... هام الاعادي موهفات نصاله

یہہ ادیب درمیان سنہ ۶۶۸ ہجری کے موجود تھا تاریخ وفات اوسکی نہین پائی

بدر الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین لکھتا ہی وہ صدر کبیر اور عالم بی نظیر بدر الدین محمد بن صدر
الکبیر احمد شیبانی معروف ابن عطار ہی وہ سردار اور بڑا منشی ادیب کامل تھا خطیب
مذکور اوسکی حقین کہتا ہی کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر نہین بازار ورشاعر

آٹھوین صدی کی شاعر

اور تہنو لیا نہین ظاہر ہوا بہت تعریف اوسکی کی ہی یہہ شعر اوسکی ہین جو کتاب سجع مطوق سے لکھے گئے سہ

نفس ین بہا سما جتہا	کالغیث عمّ ولیس من ضرد
سبحان من للجود صوّرہ	ملکا کریما من البشر
واہ صنایع ابدتہا کرما	تتلی اوامرہ من السّور
وکمثل ما شرف الزمان بہا	فیہا حال الکتب والسّیر

آٹھوین صدی مین درمیان دمشق کی وہ تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوئی

علاو الدّین

محمد بن خطیب لکہتا کی وہ صدر کبیر فاضل بارع علاو الدین علی بن صدر کبیر شمس الدین محمد بن غانم منشی شریف ملک شام کا تہا ان بلاد اور شہر و نین منشی اور شاعر مشہور تہا اوسکی حق مین درمیان کتاب سجع مطوق کی لکہا ہی کہ اگر وہ چاہتا ہر روز ایک دیوان تصنیف کر سکتا تہا کیونکہ اوسکو شعر گوئی کی بڑی دست قدرت تہے یہہ شعر ایک نامہ مین خطیب مذکور کو اوسنے لکہہ کر بہیجے تہے جو داخل سجع مطوق اوسنے کئے سہ

ملکا اذا دانا کل مؤمّل	ادبی علی الاطماع منہ وزاد
شاد العلی وحقّہ ساد الوری	افدیہ اذ ساد الانام وشاد
کم قد اجاد مبالغا فی فضلہ	وعلی وفور محلہ کم جاد
واذا اتی ابوابہ مستصرخ	یلقی بہ الاسعاف والاسعاد
ویروی علوم الدین عنہ وکیف	لا اذ کان للدّین الحنیف عمادا
کم قد ازال بسیفہ من ماحد	وبشیبہ کم قد انال مرادا
من حل نادیہ فنادی معلنا	منہ النّدا لبّاہ حین تنادا

مستظہر

مستظهر هو فی الحدال بفضله ... وبنصله یردی العدا وحلادا
لا زال بالقهر الشدید بکیده ... من عاد ویکتب الحساد ا

درمیان ۶۹۸ھ ہجری کی وہ زندہ تہا اوسکی تاریخ وفات کی مجکو اطلاع نہیں ہی

تاج الدین

شیخ تاج الدین ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللہ یمانی ایجا شعر کہتا تہا وہ درمیان قاہرہ کے ۷۴۳ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

لا اعرف النوم فی لیلی ضناوجفا ... کان جفنی مطبوع علی السهد
قلیلة الوصل تمضی کلها سهرا ... ولیلة الهجر لا اعنق من الکمد

طنبغا حاولی

ایجا شعر کہتا تہا بیماری استسقا کی سبب ۷۴۴ھ ہجری مین فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

شبح فقد لاح برق الثغر بالبرد ... واستشق کاس الطلا من کف ذی عنه
مستعرب اللفظ للاتراک نسبته ... له علی کل صب صولة الاسد
یا عاذلی خلنی فالحسن قلده ... عقدا من الدر لا حبک من المسد

ابو حنان

شیخ اور امام وعالم اثیر الدین ابو حنان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حنان اندلسی غرناطی وہ بہی شعر کہتا تہا ۷۴۵ھ ہجری مین ماہ صفر کی بارہوین تاریخ ہفتہ کی دن فوت ہوا یہہ دو شعر کسی اون پوش کے ہجو مین اسکے ہین ؎

ایا کاسیا من حبة الصوف نفسه ... ویا غانیا من کل فضل ومن کیس
اتزهی بصوف وهو کالمس مقبح ... علی نعجة والیوم اضحی علی تلیس

ابن حبلی

محمد بن محمد مشہور و معروف ابن جلی بہت اچھا شعر کہتا تہا کسی شاعر کی ہجو میں کہتا ہی ؎

وشاعر من عمر من غزة ... وفرط جهل انه ليشعر
يصنفه الشعر و لكنه ... يحدث من فيه ولا يشعر

۷۳۷ھ ہجری میں پچیسویں محرم کو فوت ہوا

الحسن

حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد السید ادنوی معروف بنام شمس شاعر مشہور ہی وہ شاعر ظریف اور سبک روح تہا کہتے ہیں کہ وہ ایکدفعہ اصول بن معطی کے پڑہتا تہا پڑہتی پڑہتی تنگ آگیا اوسوقت بیاض ہاتہہ میں لیکر یہہ شعر لکہے ؎

ان المليحة و المليح كلاهما ... حضر ومن مات هناك وعوذ
والروض فتحت الصبا اكمامه ... فكانه مسك يفوح وعود

شہر خوص میں درمیان ۷۲۰ھ ہجری کی فوت ہوا

ابن حلیب

طاہر بن حسین عمر بن حلیب الزمن ابو المعز ابن بدر ابن محمد حلبی حنفی معروف ابن حلیب ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۷۴۰ھ ہجری میں درمیان حلب کے پیدا ہوا ۔ نحو اور لغت اور فقہ تحصیل کی شراب پیتا تہا اور شعر کہتا تہا نظم اور شراجہی کہتا تہا اوسکی سو و شعر میں ؎

الملك الطاهر في عزة ... فسد دل من ظل ومن طاشا
ورد في قبضته طائعا ... يمين العاصي ومن طاشا

ناظم منہاج

امام شمس الدین محمد بن عبد الکریم بن رضوان موصلی ناظم منہاج ہی ذہبی کے حقین

یہہ شعر اوسنے کہے ہین ؎

ما زلت بالطبع اهواکم وما ذکرت ... صفا بکم قط الا همت من طرب
ولا عجبت اذا ما ملت نحوکم ... فالناس بالطبع قد مالوا الی الذهب

سخاوی کہتا ہی کہ وہ ایک امام ائمہ ادب سے گذرا ہی منہاج کی نظم کی لغت اور فقہ سیکہے ۸۳۷ھ ہجری مین فوت ہوا

جعبری

علی بن محمد ابن ابراہیم علا ابو الحسن جعبری نابلسی حنبلی یہہ شعر اوسکے ہین ؎

عجبت لاصوات الحمام اذا علت ... عنا لمسرود نوحا لمحزون
وبدنا المفقود وسحوا لعاشق ... وشوقا لمشتاق وتسهیدا لمفتون

سخاوی کہتا ہی درمیان کتاب ضوء کی کہ ۸۳۳ھ ہجری مین پیدا ہوا تاریخ وفات کی ذکر نہین کی

الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کاتب وزارت دمشق کا والی قاہرہ مین اوسکو بلایا تہا راہ مین کسینی زہر کہلاکر مار ڈالا منشی گری خوب جانتا تہا فن حساب مین خوب ماہر تہا ذکی بڑا تہا شعر اچہا کہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین ؎

علقتها معشوقة حسنا لها ... قد عمها بالحسن بل خصّصا
یا وصلها الغالی ویا مهجتی ... لله ما اغلاه ما ارخصا

درمیان ۸۹۵ھ ہجری کی فوت ہوا

المجد فضل اللہ

وہ بیٹا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کا درمیان ماہ شعبان ۸۶۷ھ

ہجری کی پیدا ہوا لاڈ اور چاؤ اور نعمت میں پلا پھر کہرسی نکلکر علم ادب سیکھا شعر کہنے لگا شعر اوسکی بہت اچھے ہیں اپنی باپ کی تغلیبہ میں بوقت سفر کے کہتا ہی ؎

هنيت يا ابتي بعودك سالما — وبقيت ما طرق الظلام نهار
ملئت بطون الكتب منك مدائحا — حتى لقد عظمت بك الاسفار

عفیف تلمسانی

وہ سلیمان ابن علی ابن عبد اللہ ادیب شاعر ہی ذہبی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ ایک کافر صوفیون میں سے گذرا ہی اور شعر اوسکے بڑی رتبہ کے ہیں بلاغت اور بیان اوسمین گویا بھرا ہوا ہی مگر الحاد بھی اون میں بہت ہی پانچوین رجب ۶۸۸ھ میں فوت ہوا اوسکی اسّی برس کی عمر تھی یہہ اوسکی شعر ایک غزل کے ہیں ؎

يا ديار الاحباب لا زالت الا — دمع في ترب ساحتكم مذ اله
ويعشي النسيم وهو عليل — في معانيك ساحبا اذ يا له
اني عليس مضى لنا فيك ما اسرع — ما كان كالخيال زوا له
من فتات بديعة الحسن ترنو — بجفون لحاظها نبا له
ورحيم الدلال حلو المعاني — تتثنى اعطافه القتا له
ظبية ينهر العقول جمالا — وغزال الاقمار منه الغزاله
فرعى الله ذلك العصر حفظا — وسقاه من الوفى سجا له

عمر ابن علیسی

عمر ابن علیسی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حریث بن جعفر بن عبد الرحمن بن شافع بن ثابت بن تمیم بن عمر بن عبد اللہ بن معمر بن عثمان بن عمر بن کعب بن سعد بن تمیم تمیمی امیر مجد الدین لمطی عوصی ادیب اور فاضل و نحوی و شاعر تہا

یہہ اوسکی شعر ہین سہ

وما الشعر ما ارتضی کنیتی بہ	لعمري ولا وصفی بہ فی المحافل
ولا قلتہ کی ابتغی بہ مقالہ	هنالك ان اجزی علیہ بنا یل
ولکن دعتنی شقۃ معیرۃ	الی قولہ معروفۃ فی قبا یل
فابدیت ما قد حال فی النفس لکا	یا بدا ما ابدیت سبل الافاضل
فلا تنکروا ما ابرزتہ سجیۃ	طبعت علیہا من سحابا الاوایل
فلا تنکر الاقوام سجع حمامۃ	اذا هتفت فی صبحہا والاصایل

ماہ شوال ۷۱۲ سنہ ہجری مین فوت ہوا

جمال الدین

جمال الدین ذوالکنی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقی حیرت مین پیدا ہوا اور مین فوت ہوا وہین پرورش پائی دمشق مین اکر ابن نباتہ کی نام سے مشہور ہی سخاوی کہتا ہی وہ علامہ اور امام اہل ادب کا گذرا ہی اوسنے ابوالفدا اور اسماعیل صاحب کتاب المختصر فی اخبار البشر مورخ مذکور کی تعریف بہت کی ہی مینی ہے دیباچہ مین ابوالفدا کی ترجمہ کی اوسکا ذکر کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

ان انت صدقت ما جاء الحدیث بہ	وبالقدیر کتاب اللہ فی الازل
وحیت فی الحشر مطلوبا بابك احد	یشکوا علیك ولو فی اصغر الزلل
رایت فی الحال ما تقضی بہ عجبا	ولو اتیت بظلم النفس کالجبل

درمیان قاہرہ کی ماہ صفر ۷۶۹ سنہ ہجری مین اسّی برس سے زیادہ ہوکر فوت ہوا باب النصر کی قبرستان مین مدفون ہوا

مطرزي

آٹھویں صدی کے شاعر

شاعر مطرز نیشاپوری اوسکی ابو القاسم نام عبد الواحد بن محمد بن یحیی بن ایوب کا مطرز ہی ہی وہ شاعر مشہور ہی اوسکی تصنیف سی کئی کتابین علم ادب مین مین شعر بہی اچہا کہتا ہی ایک شرح مقامات حریر کی اوس شاعر عربی لکہے ہی مینے بہی دیکہی ہی وہ ہند وستانین بہی بہت موجود ہی اوسکی یہہ شعر ہین

وکل نار علی العشاق مضرمة	من نار قلبی او من لیلة الصدق
نار تجلت بها الظلماء واشتبهت	لبعد فیه اللیل فیها غرة الفلق
وزادت الشمس فیها البدو اصطلحا	علی الکواکب بعد الغبط والحنق
مدت علی الارض بسطا من جواهرها	ما بین مجتمع وارد ومفترق
شل الصابح الا انها نزلت	من السما بلا رجم ولا حرق

۷۰۴ ہجری مین فوت ہوا

صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایبک صفدی کیت اوسکی ابو الصفا مصنف کتاب وافی والوفیات کا یہہ حروف عجم کی ترتیب پر تیس جلد ومین ہی وہ ادیب اور شاعر اچہا نظم اور نثر اوسکی بہت خوب ہے سخاوی کہتا ہی کہ وہ علامہ عصر اور چند فنون ادب کا جاننی والا تہا اوسکی تعریف اوسنے کی ہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

ان لم تواصلنی تصدق بالکری	لم یزدرنی فیه الخیال الزایل
وانظر الی فقری لوصلک واعتذر	اخری وقل للدمع قف یا سائل

ابن سقطی

علی ابن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن نطی نور الدین اسکندری الاصل قاہری شافعی ہی ابن سقطی اوسکو کہتے ہین درمیان ماہ محرم ۷۲۳ ہجری کی پیدا ہوا اوسکی اشعار بہی ہین

نوین صدی کی شاعر

آیا کرتی ہے کیونکہ وہ مزخرفات بہت کہتا تہا ازانجملہ یہہ شعر منارہ مؤیدیہ کی کرپڑنی پر اوسنے کہے ہین

بنی سلطاننا المؤید جامعًا ... حوی حسنا وبهجة زونق

سمی بها کل جامع بمصر ... له منارة بنیت فوق برج عقیق

مالت من ثقل الحجارة بها ... علی سفل یقول بلسان الحال ما طاق

جمال الدّین

جمال الدین ابوالحسن بغدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تہا بارہوین ربیع الاول ۵۵۴ھ ہجری مین پیدا ہوا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

لیت العواذل للعشاق ما خلقوا ... کم عذبوا بالیم اللوم شتاتا

اسجاعه نوح حمامات نصاح لها ... من اسود الدمع یوم البین اطواقا

شعر بہت اچہا کہتا تہا دیوان بہی صفحہ ہستی پر موجود ہی انتیسوین تاریخ جمادالاخر ۶۲۶ھ ہجری مین فوت ہوا تمام ہوئی آٹہوین صدی اب نوین صدی ہوتی ہی شروع

نوان حصّہ

نوین صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر اس صدی مین فوت ہوا اونکا بیان ہوتا ہی

نہر مسی

نورالدین علی بن محمد بن عبد اللہ ابومحمد نہر مسی محلی ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۶۵۰ھ ہجری مین تقریبًا یہہ شخص پیدا ہوا علوم متداولہ اور ادب حاصل کرکے فاضل ہوا چند کتابین اوسکی تالیف کین ازانجملہ ایک کتاب کا نام قلاید النحور طہور النحور ہی سوا اوسکی اور بہی اوسکی تالیف ہی نظم اوسکی یہہ ہی ؎

جاء نی حبیب قلبی کتاب ... عجب الناس اذ راو ارساله

نویں صدی کے شاعر

قلت لا تعجبوا فان حبیبی ... مالکی وھو مختفی بالرسالہ

بروز ہفتہ دوسری تاریخ جمادالاخر سنہ ۸۴۱ ہجری میں فوت ہوا

ابن شحنہ

قاضی محب الدین ابوالولید محمد بن محمد بن محمود حلبی معروف ابن شحنہ سخاوی کہتا ہی کہ وہ کثیر الدعوات اور صاحب استحضار اور عالی ہمت آدمی تہا بہت کچہہ اوسکو یاد تہا ایک تاریخ بہت لطیف اوسنے تالیف کی ہی شعر اوسکی اچہی ہین ؎

اسیر بالجزعا اسیر ومن ... ھمی لا اعرف کیف الطریق

فی منحنا الاضلع وادی الغضا ... وفوق سمخ الخد واد العقیق

سنہ ۸۱۰ ہجری میں فوت ہوا

ابن ابوالوفاء

ابوالفضل ابن ابوالوفا سخاوی کہتا ہی کہ اوسکو عبدالرحمن اور محمد بہی کہا کرتے تہے وہ علی احمد بن محمد بن محمد بن وفا ابوالفضل ابن شہاب ابوالعباس بن عبداللہ اسکندری الاصل مصری مالکی مشاذلی ہی وہ بہت اچہا طریقہ استعمال مین لاتا تہا نظم کا اوسکو بہت شوق تہا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ اوسنے کہا ہی قطعی بہت اچہی طریقہ مباتیتہ پر کہے ہین ایک اپنی محبوبہ کی مرثیہ مین شہیرہ اوسنے کہے ہین ؎

مضت تامہ کانت الیہ مضجعی ... فللہ الحافظ لہا ومراشف

واللہ اسلاغ حکین عقاربا ... فہن علی حکم المنی سوالف

وما کنت اخشی امس الا من الجیا ... فانی علی ذالک الجفا الیوم اسف

ابوالفضل مذکور کی نیک خلق تہا لطیف طبیعت رکہتا تہا دریا نیل مین ڈوب کر فوت ہوا وہ ہمراہ چند شخصون بفصلہ الذیل یعنے محمد بن عبداللہ لبکاسی — اور عبداللہ ابن احمد

بن محمد تنیسی قاضی مالکیہ - اور اوسکی قاضی کی بیٹی کی ساتھہ وہیں ۸۱۴ھ ہجری کی دریا نیل مین ڈوب گیا ہر چند اوسکی لاشوں کی تلاش کے مگر نہ ملے وہ دن عاشورہ کا تہا جس روز یہہ لوگ ڈوبی تہے

ابن عناق

خلیل

ابن احمد بن عرس خلیل بن عناق اوسکو عرس الدین یا صلاح الدین بہی کہتے ہے وہ قاہری اور حنفی تہا ابن عزیز اوسکو کہا کرتے تہے ماہ رجب ۷۱۷ھ ہجری مین درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی علم نحو اور فقہ وغیرہ پڑہی تدریس تشتکی کی پاس پائی علم ادب بہت پڑہا یہانتک کہ فاضل ہوگیا وہ دانا اور ظریف وعقلمند خوش آواز آدمی تہا قران شریف بہت اچہی آواز سی پڑہا کرتا تہا شکریوں کا سا لباس پہنا کرتا تہا یہہ دو شعر سخاوی نے کہے ہین ؎

خلیلی السطانی لا تلن الی ... فقیر مت فی حب الغوانی

وان تجلا مدامًا اوقیامًا ... خذانی للمدامة والقیانی

جمعرات ۱۰ شعبان ۸۷۳ھ قاہرہ مین فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری

عمر بن محمد بن ثعلب بن علی بن محمود ضمری حلبی حکیم ہی سخاوی کہتا ہی کہ اوسنے ایک قصیدہ علم عروض مین منظوم کیا ہی یہہ دو شعر اوسکی ہین ؎

احب ابن انثی ولا اشتہی ... اری قط انثی بدادی تلوح

لانی اذا شئت فارقتہ ... وذی ما تفارق فی عمر نوح

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شعر ۸۷۱ھ ہجری مین میری سامنے پڑہی تہے

سمیط

علی ابن محمد لقب اوسکا سمیط بیٹا علی کا جسکا لقب سمیط تہا وہ قاہری ہی حریری ہے

اوسکو کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ درمیان ۸۲۹ھ ہجری کی در قاہرہ کی پیدا ہوا اوسجائے پرورش پائی شہاب عباری کا شاگرد تہا ہے

یا باعثا شعرہ انتظارا لقامۃ مالہا نظیرا
الموت من ناظریک لکن من شعرک العبث والنشور

اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جار اللہ ابن فہد نے اور سخاوی نے بہی دونون نے نہین لکہے

ابن الآدمی

علی بن محمد بن احمد صدر ابو الحسن ابن امیر دمشقی حسینی معروف بکنیت ابن ادمی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۸۶۷ھ ہجری مین درمیان دمشق کی پیدا ہوا اوسیجائی پرورش پائی اوسی شہر مین انواع علوم اور اداب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل کیا اوسکو مرگی کی بیماری تہی جسکی ساتہہ قولنج بہی تہا اوسی بیماری مین درمیان ماہ رمضان ۹۱۸ھ ہجری کے فوت ہوا یہہ اوسکی شعر ہین ہے

یا منتہی بالصبر کن معضدی ولا تطل رفضی فانی علیل
انت خلیلی فحق الہوی کن لشجونی راحا یا خلیل

عبد القادر

عبد القادر بن محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن الفتح ابن شمس انصاری حجازی شاعر مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعدہ ۸۳۹ھ ہجری مین پیدا ہوا علم پڑہنے لگا نحو اور ادب سیکہا شعر بنائی ایک مجموعہ مسمی المنتہی فی الادب المشتہی جمع کیا اوسمین خصایل نیک تہے اور بڑی نصیبہ کا آدمی تہا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اوسجائی وطن اختیار کیا

بہانگر

یہانتک کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۹۹۳ ہجری مین انتقال پایا یہہ اوسکی شعر مین سے

دمشق کی مدح مین

قالوا دمشق جنة لانها ... اعینها تسقی بها الجنان
قلت نعم عیونها کثیرة ... لکنها لیس بها انسان

دمشق کی ہجو مین

دمشق عدیبها حالی عسیرا ... وفیها ضاع مالی مع قماشی
واسهال بیطنی مستمر ... خالی واقف والبطن ماشی

عبد الرحمن

بن عماد الدین شامی حنفی ملک شام کا مفتی تہا علوم متقدمین کے لوگون کو پڑہایا کرتا تہا بہت درست کو نیک صفات آدمی تہا اچہا منشی اور شاعر تہا شہاب الدین افندی نے ریحانة الالسنہ مین اوسکی بہت مدح کی ہی چونکہ وہ خالی مبالغہ سی نہین ہی اسلئے اوسکا ترجمہ چہوڑ کر یہہ کہا جاتا ہی کہ نظم اوسکی بہت اچہی ہی یہہ اشعار اوسکی ہین سے

قد شاب فودي حین تاب فوادي ... فکانما کانا علی میعاد
حسن الخواتم ارتجی من محسن ... قدمن لي قدمًا لحسن بوادي
وعماد التوحید فهو وسیلتي ... فی نیل ما ارجوه عند معادي
ان قیل ای سفینة تجري بلا ... ماء ولیس لاهلها من بد
قل رحمة الرحمن من انا عبده ... لنسج العباد فمن هو بن عماد

وله

فلو صائدات القلب اقبلن کلها ... وقبلن راسي ما قبلت مزارها

وقد کنت اودعت الحجی فاستردہ — الی النفس شیب قد اھاد وقارھا
وکان شبابی سب نار صبابتی — فذلاح نور الشیب اخذ نارھا

احمد بن شاہین شامی

شہاب الدین اربلی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تہا اپنی خوبیون اور محاسن مین مستغرق تہا ادیب و فاضل و خوش و شیرین گفتار آدمی تہا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچھی تہی جب شہاب الدین مذکور سے شام کا سفر کیا یہ قصیدہ بروقت ملاقات اوسنے سنایا تہا جسکی اول کی یہ شعر ہین ۔۔۔

ای دھر قد جاد لی بابتہاج — وصباح قد لاح لی بابتلاج
وزمان قد مر لی بنعیم — وقران وافا باسعد ناج
وارد یارٍ من غیر وعد حبیب — کشفاء من غیر سبق علاج
واجتماع لنا بغیر اتفاق — کغنیً جاء طالبا ذا احتیاج
وسخاء من الزمان باھنی — نعمۃ قد انتہت لا جوح راجی
لقدوم المولی الامام المفدا — احمد السید الھمام الخفاجی
الشہاب الذی اضا فضائت — شامنا من سراجۃ الوھاج
زار نافی دمشق عیث رویّ — عیث علم من طبعہ الثجاج

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین نزیل شام اچہا فاضل اور ادیب تہا کسب کثیر علم کی اور فنون کے اوسکو جنون ہو گیا تہا ہر ایک چیز سے وسوسہ کرتا تہا محبت اور عشق کا تخم اوسکی دلمین پیدا ہو کر بڑا درخت نمودار ہو گیا پہر لوگون کو چہوڑ کر بہاگنے لگا مدت تک سودائیون کیطرح

نورالدین صدیقی شاعر

پیدا کیا اوسکا یہہ دستور تہا کہ ہر ایک آدمی سے خوف اور وسوسہ کرتا تہا طبع اوسکی بہت نازک تہی اور شعر باریک مضمون کے کہتا تہا خوش خط بہی تہا بروقت مصافحہ کرینگے اوسنے کہے تہے وہ یہہ شعر ہین

صادفته والحسن حليته ... كالريم لاارغثا ولا قلبا
واللعس للالحاظ ابرزه ... والبدر اقرب منه اقربا
اهوي لتهنيتي ومذ ايدا ... وفق المنى فتناول القلبا

یہہ چند اشعار اوسکی ایک قصیدہ کی ہین جو ریحانۃ الالبار مین لکہے ہین

مؤنبي لاترحت في عذلي ... فخذ احبة علّ ولي
عضن دلال اغرّ طلعته ... شمس الضحى فوق ناعم خضل
يجول في عطفه الدلال اذا ... يحمل لفوه فترة الكسل
رقمت في طرس خده قبلا ... فظل نحو مبانه قبلي
واخجل الورد في نظارته ... شقيق خدي وردتي خجل

ابن الحراط

سلمان بن عبد اللہ القرین ابو الفضل بن العاصی علامۃ الشمس مروزی الاصل حموی مولد حلب اوسیجا ہی پرورش اور بڑا ابو اشافعی مذہب تہا چند علوم پڑہی علم ادب سیکہا شعر نادر کہے ادبا سے مناظرہ کرتا رہا بزرگون کی بہت مدح کی خصوصاً صاحب حلب مین آیا حاکم حلب کی مدح مین ایک ہزار قطعی کہکر ایک کتاب مسمی الفیہ ابن مالک جمع کرکی نذر اوسکی گذرانی یوسف ابن مالک اوس حاکم کا نام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

ولما بدا بدر الدجى لابن مالك ... يغشاه دون العجب منه سناه
فقلت وتدري اليه يسكره ... اذا يوسف اوا اليه اخاه

ان مات والدی الشفیق فان لی ... دمعا یسیل علیه فی وجنات
ولربما کف الحزین دموعه ... صونا لهمته من الهفوات
حیف الوقیعة قبل وقت وقوعها ... فاذا استقرت ما هوای

سخاوی درمیان ضمن لامع کی کہتا ہی کہ شروع محرم ۸۲۰ھ ہجری مین ساتھہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

خزرجی مورخ

علی ابن حسن ابن ابی بکر ابن حسن بن علی ابن داؤد موفق الدین ابو الحسن خزرجی زبیدی یمنی مورخ ہی سخاوی درمیان کتاب ضمن کی لکہتا ہی کہ اوسنے علم ادب اور تاریخ پڑہنی شروع کی الیسا ماہر ان دونون علمون مین ہوا کہ مورخ ہوگیا ایک تاریخ اوسنے برسون برس مرتب کی ہی اور ایک اسماء پر اوسکا نام جو برسون برس مرتب ہی طراز اعلام الزمن فی طبقات اعیان الیمن ۔ اور العقد الفاخر الحسن فی طبقات اکابر الیمن یہہ بہی تاریخ ہی نظم اور نثر اچہی لکہتا تہا آخر ماہ ذالحجہ ۸۱۲ھ ہجری مین ستر برس سے زیادہ ہوکر فوت ہوا

علی ابن عمر

علی ابن عمر ابن عبد العزیز بن معروف ابن ابراہیم بن عمر ابن احمد النور سعاسعی قاہری ازہری ہی درمیان گاؤں سعاسع کی پیدا ہوا یہہ ایک گانون دیہات مصر کا ہی ستر ہین تاریخ ماہ رجب ۸۲۵ھ ہجری مین ولادت پائی اوسکی شعر اچہے ہین شیخ اوسنے اوسوقت کہے ہین جب شہاب الدین نے اوسکو مدرسہ سی معزول کیا ہی ؎

ال الشهاب فجاءنا الشیاطین ... وغایة الاسد واعتر السراصین
وقد تواصوا علی ما لا به سدد ... ففی وصیتهم ضاع المساکین

سخاوی درمیان ضمن کی کہتا ہی کہ دہ ماہ جمادالاول ۸۹۰ھ ہجری مین فوت ہوا

نوین صدی کی شاعر
ابن خطیب داریا

ایک شاعر مشہور ہی نام اوسکا محمد ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علی بن سلامہ ابن عساکر بن حسین ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو المعالی ابن الشہاب الانصاری مشہور ابن خطیب داریا بروز چہارشنبہ تیسری تاریخ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ ہجری مین پیدا ہوا علم فقہ سیکھا علوم عقلیہ تحصیل کی کتابین بہت اچھی تصنیف کین از ان جملہ ایک کتاب الاستاع بالاتباع ہی یہہ لغت مین ہی حروف کہ ترتیب پر مرتب ہے — ایک کتاب محبوب القلوب ہی — ایک طرح الخصاصہ شرح خلاصہ کے اس کتاب مین نثر اور نظم دونو اوسنے لکہے ہین اپنی وقت مین درمیان شام کی شاعرون کی نظیر تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

یاعین ان بعد الحبیب و داره	وبات منازله وسط مزاره
فلك الهنا فقد ظفرت لطایل	ان لم تریه لهذه الاشاد

وله

هات اسقنی الصهباء یا مولنی	قد فاح لنشر الورد والنرجس
والوقت قد راق ورق الهوی	وحاد بالعطف الزمان المسی
والروض قد وافا بازهاره	ینیه فی زاره من الملبس
کانما الاغصان عید وقد	لبس اثوابا من الاطلس
کانما سحر ورها راهب	برد الاکلیل فی برنس
کانما منثورها عاشق	صب باثواب الصنا مکتسب
کانما غصن البان قد الذی	اهواه فی ملبوسه السندسی
کان بدر التم تحت الدجی	جبینه الباهر فی الحندس

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سخاوی کہتا ہی خطیب دریا ند کور بڑا عقلمند اور ذکی اور نیک فکر مشہور تہا حاصل کلام یہہ ہی کہ وہ اعجوبہ روزگار تہا اور عقل میں تہا ماہ ربیع الاول یا صفر میں دریبان سلسلہ کی ساتہہ برس سے زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

نواجی

شمس محمد بن حسن علی بن عثمان نواجی بہرقاہری شافعی ایک فاضل تہا جسنے لوگوں کو بڑا ہایا اور کتب تصنیف کیں نظم اور نثر اوسکی اچہی ہی مدح اور ہجو دونو لکہتا تہا فنون ادب کے خوب جانتا تہا باوجود اس فضیلت کی خوشخط تہا یاد بہت کچہہ رکہتا تہا ؎

لمجد بنی اشیراث یرفضل	لبسلسلة الرواة ذوی العنایة
بجامعة الاصول علت منارا	وفی الغرب له النهایة

سخاوی کہتا ہی کہ ماہ جمادالاول ۹۰۹ ہجری میں فوت ہوا اوسکی عمر ستر سے زیادہ تہی

سلمونی

شاعر مشہور عبید اللہ ابن محمد بن یونس بن حامد سلمون کا رہنی والا قاہری ازہری شافعی شاعر ماہ رجب ۸۵۴ ہجری میں دریبان سلمون کے پیدا ہوا قاہرہ میں آکر تہوڑی روز شغل کیا صوفیوں کے کلمات بہت یاد کئی پہر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانوں کا مطالعہ کیا پہر مدح اور ذم لکہنے لگا یہہ اوسکی شعر ہیں ؎

وملزمی بالعروض اتقنه	وذاك ما لا اراه لی ارب
فقلت دعنی مما یکلفنی	فالطبع لاشك یغلب الادبا

المجد ابوالفدا

المجد ابوالفدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کیانی منسبی قاہری ہی شہر حنفیہ کا قاضی تہا اوسکی تصنیفات علم فرایض میں بہت ہیں اوسمیں اکثر فنون کا ذکر ہی اوسکی نظم اور نثر

یمن مصر کی شاعر

دونون اجی ہین قصیدہ بردہ کا اوسنے خمسہ کیا ہی یہہ دو شعر صناعت شعر گوئی کی قسم مین اوسنے لکہے ہین ؎

لا تحسبن الشعر فضلا بارعا ... ما الشعر الا محنۃ وخیال
الھجو وزن والرثا تناحہ ... والعتب ضغن والمدیح سوال

ماہ ربیع اول ۶۲۲ ہجری مین فوت ہوا

عمر ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج اوسکو زین الدین کہتے ہین انصاری اسوانی تہا اسوان مین در میان ۶۲۲ ہجری پیدا ہوا ماہ ربیع الاول ۶۹۶ ہجری مین فوت ہوا یہہ شعر اوسکی ہین ؎

ان تسدوني لما اعطيت من ادب ... فذاك اعقبهم ما اعقب النار
كذاك ابليس لما راح من حسد ... لادم عقب الادخال بالنار

وله

سمت حياتي بين من لا احبه ... ومن عاشق ما بين الاراذل ايسام
فلو كان جهدي ارتقاء لسلم ... الى غاية فيهم رقيت بسلم

عمر ابن اسحاق التاج

عمر ابن اسحاق التاج سمیری ۶۶۰ ہجری مین فوت ہوا یہہ اوسکی دو شعر ہین ؎

ومن رام في سرح الهوى سبيلي ... ويجعل له وصل الحبيب وقربه
يطالع ديوان الصبابة انه ... وفي ما تهوى النفوس وتطلب

شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق اور مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد بن محمد ابن علی بن احمد کنانی عسقلانی معروف ابن حجر اصل اوسکی عسقلان کی مصر کا رہنے والا

قاہری شارح بخاری شریف کا اوسکی چند کتابین علم حدیث مین اور تاریخ وغیرہ مین تصنیف سی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

ثلاث من الدنیا اذا ہی خصلت — لشخص فلم یخشی من الصر والضر
غنی عن بنیہا والسلامۃ منہم — وصحۃ جسم ثم خاتمۃ الخیر

ہفتہ کی رات اٹہائیسون ماہ ذالحجہ ۸۵۲ھ ہجری مین فوت ہوا

عیسی ابن حجاج

عیسی ابن حجاج بن عیسی بن شداد شرف سعدی قاہری شاعر شطرنجی اوسکو عوسیا اور عالیہ بہی کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۸۳۳ھ ہجری مین درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہ شاعر ماہر تہا ملک شام مین گیا صلاح صفدی سے ملا اوسی علم سیکہا کہتے ہین کہ صفی حلی سی بہی اوسنے علم پڑہا تہا یہہ دو شعر ہجو مین اوسکی ہین ؎

الشتکی المدر لہ لحیۃ — کلحیۃ الراہب منعورۃ
قال انا اشعر ہذی الوریٰ — قلنا لہ فاستعمل النورۃ

کہتے ہین کہ ترکی زبان اوسکو خوب آتی تہی ۔ مجد نے اوسکا دیوان بہی مرتب کیا ہی بعد مرنے عولیس کے اوسکا دیوان ۱۰۰ دینار کو فروخت ہوا ماہ شعبان ۸۷۰ھ ہجری مین فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی ابن محمد بن محمد دمشقی حنفی ازدی ہی سخاوی کہتا ہی کہ علم ادب وغیرہ وہ جانتا تہا خط اوسکا اچہا تہا نائب حاکم دمشق اور قاہرہ کا تہا یہہ شخص نہ بارسا تہا اور نہ گناہ سے بچا ہوا تہا شعر اوسکی اچہے تہے ؎

یا متہمی بالصبر کن مجدی — ولا بطل رفضی فانی علی لی

انت خلیلی فحق الھوی یے کن لشجوی راحما یا خلیلی

بیماری قولنج کی سبب ماہ رمضان ۸۱۶ھ ہجری میں فوت ہوا ۷۶۳ھ یا ۷۶۸ھ ہجری میں اوسنے ولادت پائی

فضل اللہ

فضل اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکانس مجدی الفخر مصری قبطی خفی تہا سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ شعبان ۷۶۸ھ ہجری میں پیدا ہوا علم ادب پڑہا اچہا ماہر ہوا شعر خوب کہتا تہا

لحق اللہ دع ظلم المعنّی اومنعہ کما یھوی بالشک

وکف یا مولای عن من بیومک صرت تھجرہ وامسک

بیماری طاعون میں بروز یکشنبہ پندرہویں ماہ ربیع الآخر ۸۳۲ھ میں فوت ہوا

عبد اللہ عوفی

عبد اللہ بن محمد ابن عیسی بن مجد جلال الدین جمال ابو محمد عوفی قاہری شافعی ہی اوسکو عبد الرحمن بن عوف کی طرف منسوب کرکے عوفی کہتے ہیں — ابن جلال کی نام مشہور تہا ابن زیتونی بہی اوسکو کہتا کرتے ہے عالم اور فقیہ بی نظیر قاضی تہا شعر اچہے بناتا تہا ماہ رجب ۸۴۵ھ ہجری میں فوت ہوا ہے

ووعدتنی وعداً حسبتک صادقا ومن انتظاری کاد لبی یذھب

فلن رانا ان یقول منادیا ھذی مسیلمۃ وھذی اشعب

شہاب حجازی

امام یگانہ روزگار ائمہ ادب کا شہاب الدین ابو طیب احمد ابن محمد بن علی بن حسن انصاری قاہری شافعی معروف حجازی ہی اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہی اور لوگونکو پڑہایا ہی

اور نظم و نثر بہت تصنیف کی ہی خوشخط بھی تہا چند فنون سیکھی تہے فن ادب اوسپر غالب تہا
بزرگون نے اوسکی مدح کی ہی وہ شیرین کلام تہا یہہ شعر اوسکی ہین ؎

تمالوا اذا الرتحلف منیتا ذکرا ۔۔۔ نسی قولت لهم فی بعض اشعاری
بعد الممات اصحابی ستذکرنی ۔۔۔ بما اخلف من اولاد افکاری

ماہ رمضان ۸۱۷ ہجری مین پچاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

۸ صاحب قاموس

محمد ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی سنخاوی کہتا ہی کہ وہ زبید مین
قاضی تہا مقدمات فیصلہ کیا کرتا تہا اوسنے علم لغت خوب سیکھا تمام لغت دانون مین امام تہا
ایک کتاب قاموس عربی کی لغت کی اوسنے تصنیف کی ہی یہہ کتاب اصل مین اوسکی تالیف
سی ہی کیونکہ ایک کتاب لامع ہین ۶۰ ساٹہہ جلد مین لغت کی تہے اوسنے اوسکا اختصار کیا ہی اپنی
طور پر قاموس لکہے ہی مگر ماخذ اوسکا وہ کتاب لامع ہی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

اجلانا الا ما جد ان رحلنا ۔۔۔ ولو یرعوی الناعهد او الا
یودعکو ویودعکم قلبا ۔۔۔ لعل الله یجمعنا و الا

ماہ شوال ۸۱۷ ہجری مین نوی برس کا ہوکر فوت ہوا

۹ تکروزی

عز محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد الله تکروزی الاصل فاروقی قاہری مالکی معروف تکروزی
ہی سنخاوی کہتا ہی درمیان ضوء لامع کی کہ وہ بہت صاحب تواضع اور ذی عقل تہا شعر
اوسکی اچہی ہین ؎

سفکت القلب یا رحمة ۔۔۔ ولی من عذلی عصمة
فان لا موافلا تدع ۔۔۔ فما فی قلبهم رحمة

نوین صدیکی شاعر

جمادالاول ۵۵۰ھ ہجری مین فوت ہوا

حسین ابن عُلَیف

حسین بن محمد بن حسن بن عیسی ابن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علیف بدرالدین ابوعلی جمال شراجیلی عکی سعدانی حلوی ہی وہ شہر حلو کا رہنیوالا تہا پہر مکہ مین جاکر رہا مذہب کا شافعی ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علیف ہی ۹۳۴ھ ہجری مین درمیان مکہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی قران شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑہا فنون ادب مین سب سے زیادہ فوقیت حاصل کی شعر اچہی کہتا تہا علماء مکہ کی اوسنے مدح کی ہی لوگون سے بہت مدد جیتا رہتا تہا۔ خزرجی نے اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم ۶۰۰ھ ہجری مین فوت ہوا معلات مین مدفون ہوا یہہ اوسکی شعر ہین ؎

عزۃ النفس شیمۃ الکرماء	والقلی لجلیۃ الاداء
وادعاء الکمال بالجہل نقص	معرب عن جہالۃ الاعیاء
وامتہان العزیز بالذل داء	کامتحان الکریم باللوماء
لا تجازی السفیہ بالجہل حلما	کل شرط لا بدّ تہ من جزاء

ابن عُلَیف

علی ابن محمد بن حسن ابن عیسی یمنی پہر مکی شاعر مشہور ہی ۶۰۰ھ ہجری مین پیدا ہوا یہ اپنے ہمراہ اپنی والدہ کی مکہ مین جاکر رہا وہا کی باشندون کی اور امرا کی مدح کی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

ان نام بعد فراق الحی انسانی	فما اقل مراعاتی وانسانی

وله

حملتني والمدح فوق المهادا ... وامتطينا نطوعليها القفارا

يا ابي محمدي عداوك الليالي ... ويشقي بك العدو المرارا

ما تخضت بين فخذ لكاع ... من براز ولا رضعت الحوارا

یہہ شعر اپنی مخدوم برکات حسن امیر مکہ کے چھٹر چھاڑ میں اوسنے کہے تھے جب اوس امیر مکہ مذکور کو خبر ہوگئی اوسوقت امیر مکہ برکات ابن حسن ابن عجلان مذکور سے ڈر کر فارس کیطرف گیا پھر بغداد کو چلا گیا اور خراسان میں گیا پھر ہندوستان میں آیا اوسیجائی ۹۱۳ھ ہجری میں فوت ہوا وہ ہندوستان میں فوت ہوا تھا فقط

ابیوردي

عبد اللہ ابن سید اللہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ ابیوردي معروف بنام حافظ اوسنے علاء الدین عفیف کی خدمت کی اوسی کی شاگردي میں رہا ہمراہ اوسکی قاہرہ میں آیا وہاں ظرافت اور خوش خطی سیکھی اور ادب پڑھا اور نظم بنانی لگا یہہ اوسکی شعر میں ہے

ملاح لاح فيكم اوقدا ... لا هدي من ذكركم اوفى الندى

ان الذين يبلوا المادأ و ... محراب حاجبه اصابوا سجدا

يا عازلي خل الملام ولو نكث ... من قد اشتروا الضلالة بالهدى

فكما شهدت بان ربي واحد ... لا شك فيك شهدت انك احدا

۹۰۰ھ ہجری میں درمیان مکہ کی فوت ہوا یہہ سخاوي نے بیان کیا ہی

علی ابن ایبک فیضباري

بن عبد اللہ ناصري دمشقی ادیب ہی ۸۲۸ھ ہجری میں پیدا ہوا شعر کہنے لگا ادباہی سے مناظرہ کرتا اکابر روسائی کی مدح کرو ادیب باہر بلیغ اور اچھا شاعر تھا اوسکی نظم بہت اچھی ہی سخاوي نے ضوء لامع میں اوسکا ذکر معہ اشعار کیا ہی ہے

ما اکرم الغصن فی الربیع قد اثمرت الریح فیه تاشیرا
لما اتی النهر سائلا ملأت اوراقه کفه دنانیرا

تقی الدین

ابوبکر بن حجہ حموی اوسکا متقدم ہونا اہل علم پر مسلّم الثبوت ہی اور فضل اوسکا ارباب فضل اور بیان پر مثل سلطان مشار الیہ کی ہی حافظ سخاوی ضوء لامع مین بیان کرتا ہی کہ وہ امام اور عارف فنون ادبیہ کا ناظم و ناثر تھا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تھا اس دوشعر مین بدر شبلی کی ہجو کرتا ہی ؎

صبیح دعاویه لا تنتهی ویخطی الصواب ولا یشعر
تفکرت فیه وفی ذقنه فلم ادر ایهما احمر

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب شرح لامیۃ العجم ہی اور ایک کشف اللثام عن وجہ التوریۃ والاستخدام ہی ۔ اور ایک قہوۃ الانشاء دو جلد مین ہی ۔ اور ایک ثمرات الشہیۃ من الفواکہ الحمویہ ہی ۔ اور ایک کتاب امان الخائفین من اللائمۃ سید المرسلین سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف سی ہین ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

دیوان شعری جاء وهو محرّد برشیق نظم لفظه مستعذب
فاذا بدا لا تستقلوا حجمه وحیوتکم فیه الکثیر الطیّب

وہ ماہ رجب ۸۳۷ ہجری مین درمیان حمات کی فوت ہوا اوسکو تپ جاڑے کی بیماری ہوئی تہی اوسیحال مین یہہ شعر اوسنے کہے مین ؎

بردیّة بردت عظمی وطابقها سخونة القتها قدرة البابی
فکم منن تبفرقة الضدّین من جسدی یا ذا المؤلف بین الثلج والنار

الجامی

ملا عبد الرحمن شیرازی معروف جامی شارح کافیہ کا جسکی تصنیف ہی فوائد ضیائیہ جسکو شہور نام شرح ملا کرکہا ہی یہہ شخص علوم دینیہ کا شمس اور مجالس عارفین کا نور تہا کتابین اوسکی طلبار کی حقین بہت مفید ہین دو نو زبانون مین یعنے فارسی اور عربی دونونین اوسنے تصنیف کی ہین ایک کتاب زلیخا فارسی مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین بہت اچہی اوسنے تصنیف کی ہی جو داخل درس فارسی ہی — ایک کتاب شرح مائۃ عامل فارسی نظم لکہی ہی — ایک دیوان جامی فارسی مین مشہور ہی عربی اشعار بہی اوسکی بہت ہین گرچہ یہہ معلوم نہین کہ دیوان جامی عربی ہی یا نہین اصل اوسکی اصفہان کی پیدایش اوسنے جام مین پائی اوسکی تاریخ وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچہے لکہے ہی ؎

کاشف سر الٰہی بود پشک زان سبب گشت تاریخ وفاتش کاشف سر الٰہ

بہت کتابین تصنیف و تالیف سی اوسکی ہین درسیان ۸۹۸ ہجری کی فوت ہوا — اسی سالمین شرح ملا کی تبیض اوس شخص نے کی تہی — کسی فاضل کیطرف یہہ شعر عربی اوسنے لکہے تہے ؎

شمس الذکا طور العلی زین الهدی کهف الوری بمکارم و رسوم

حلت فرائد مدحه ان تنطوی فی طی منثور و فی منظوم

لا زال فی حل الامور وعقدها متایدا بالواحد القیوم

وحباه فیاض العلوم بفضله علما یؤدیه الی المعلوم

وله ایضا

کتاب اتی من سماء العلی الی منتهام حزین کئیب

فالقاه مستجمعا للمنی کوصل الحبیب وفقد الرقیب

فارسی اور عربی امیر یہہ شعر اوسکی ہین

اتتنی بعد ما طال اشتیاقی	صحیفه حکمة من ارض یونان
خطابی ناشیء از مخض تلطف	کتابی منبعث از فرط احسان
شمیم الفتش فایح ز مضمون	فروغ دولتش لایح ز عنوان

تمام ہوئی نویں صدی اب دسویں شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حصہ دیوان

صدی دسویں

جو شاعر اس صدی میں فوت ہوئی اونکا حال لکھا جاتا ہی

حصنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلاء ابو الفضل بن عبد اللطیف حصنکفی عشرہ اول ماہ جمادی ۸۵۸ھ ہجری میں پیدا ہوا علم ادب میں کامل تھا سخاوی کہتا ہی کہ قاہرہ میں مجھسے ملاقات اوسکی ہوئی تھی یہہ دو شعر اوسکی ہیں ؎

قال الرفاق استعذرا	من اجل اهل ومال
فقلت من عظم بالی	یا اکرم الخلق مالی

شام میں درمیان ۹۳۴ھ ہجری کی فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پھر قاہری حنفی مذہب شرفی تھا اوسکو شرف بن قاسم کی طرف منسوب کرتے ہین اور شرفی کہتے ہین معروف ابن شداد تھا وہ ۸۳۰ھ یا ۸۳۱ھ ہجری میں درمیان محلہ کی پیدا ہوا پھر درمیان دمشق کی اکر علم و ادب سیکھا اور کئی دفع اوسنے حج کیا ایک دفعہ ۸۹۶ھ اور ایک بعد موسم ۹۰۰ھ ہجری میں یمن کے جانب جاکر حج کیا پھر اوسنے ایک خط اول تاریخ ربیع الثانی شہر زبید سی لکھکر بھیجا

اوسمین یہہ دو شعر لکھے ہوئے تھے ؎

واذا اراد اللہ ان یشقی امرء ۔۔۔ وارادان یحییہ غیر سعیہ

اعراہ بالترحال من مصر ۔۔۔ بلا سبب واسکنہ بارض یبیہ

اوسیجائی فوت ہوا درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ۹ ہجری مین

شہاب الدین

احمد خفاجی افندی اوسنے ایک کتاب ریحانۃ الالبا تصنیف کی ہی اپنا سب حال آپ اوسمین لکھا ہی لہذا اوسیکا ترجمہ کرتا ہون وہ اول اس کتاب کے دیباچہ مین کہتا ہی کہ زندہ کرنیوالی مردون کی اور ہدیان اکہیڑنیوالی مردون کی مصنف علاید عقبان ۔ اور مصنف دمیۃ القصر ۔ وریحانۃ العصر وعقود الجمان کا مصنف وغیرہ تھے یعنے اونہون نے اون لوگون کا حال لکھا ہی کہ مرگئی ہین مین زندونکی حال کی ایک کتاب یعنے اپنے معاصرین کا تذکرہ لکھتا ہون اوس کتاب کا نام ریحانۃ الالبا وزہرۃ الحیوۃ الدنیا رکھا ہی یہہ کتاب بنسخ خط بہت صحیح میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب کی پاس موجود ہی بروقت جانیے کعبۃ الحرام کی وہان سی خرید کرلائی تھے جنہ ادبا اور شعرا کا حال اوسمین لکھا ہی وہ خوب نسخہ ہی مگر کسی کے سنہ یا سال کا ذکر نہین کیا یہہ شخص حجاز مین پیدا مدینہ منورہ مین پلکر بڑا ہوا پہر اوسنے سیر اطراف وبلاد کی چنانچہ روم اور مصر اور شام اور یمن عجمین پہرا علوم عربیہ اوسنے اپنی مامون سیبویہ سی پڑہا یہہ وہ سیبویہ ہنی ہی جو معروف نحوی گذرا ہی بعد ازان معانی اور منطق اور باقی بارہ علوم پڑہی امام شافعی اور امام ابوحنیفہ دونو کی مذہب کی کتابین اوسنے دیکھین اور کچھہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رملی سی پڑہی ۔ اور قاضی ذکریا کی تمام مولفات کے اجازت حاصل کی ۔ علم حدیث علی بن غانم مقدسی حنفی سے پڑہا ۔ اور علامہ ابراہیم علقمی سے

تمام وکمال شفا پڑہی ہے۔ اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑہا۔ اور شیخ محمد سفر بن ابی سفر المعروف بابن کروک سی علم عروض سیکہا۔ اور شیخ داؤد بصیر سے علم طب پڑہی اور پہر ہمراہ والد کے حرمین شریفین مین آیا اور سیجائی بہی شیخ علی بن جار اللہ اور حفید عصامی وغیرہ سی علم پڑہا پہر سلطنیہ مین گیا اور سیجائی بہت فاضلون اور مصنفون سے استفادہ پایا اون ایام مین درمیان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفی بن عربی اور الجرداوی وغیرہ کی پہری ہوئی تہے اونسی تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑہی۔ اوسکی تالیفات سے یہہ کتابین ہین رسایل اربعون۔ حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلد وہین۔ حاشیہ شرح فرایض کا شرح الدرہ۔ طراز المجالس۔ حدیقۃ السحر۔ کتاب السوانح والرحلہ حواشی رضی اور جامی کی۔ شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور ایک تذکرہ مسمی ریحانۃ الالبار اور ایک مقامات ہی یہہ کتابین اوسکی تصنیف سی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

تناهى عنده الامل ... وقصّر دونه العذل
رشا يفتر عن برد ... يكاد يذيبه القبل
يخامر عطفه ثمل ... يميل به ويعتدل
بمثل ما يروقه ... بصبحة خدّه الخجل
فليت به كما اتّصلت ... حشاى الطرف يتّصل
اذا ما الخد رابرزه ... تناهب حسنه المقل
لقد اعزاه فى تلفى ... شباب ناضر خضل
وقد حشوه هيفا ... وطرف ملاه كحل
فما الخطى غير قنا ... قوام زانه الميل

وما الهندي غير ظبا هواه الناظر العزل
سقى حلسا بدى افتم مضين الصيب الهطل
عيشا حين اذ كره اميل كاتني ثمل
وربما كنت اعهده وأنسى فيه مقتبل
بكيت دما على زمن لدي تودعيه الأجل
ليال كلها سحر ودهر كله أصل

یہہ قصیدہ اوسنے عالم مرحوم شیخ احمد مقری مغربی فقیہ کی حق مین کہا ہی ؎

فخر اد مشق على كما البلاد من اولى البريه معروفا وعرفانا
المقرى الذي فى بعض البرما جوى من الفضل راح الكل عبدانا
شمس من الغرب قد كانت مشارقها بل دونها الشمس يوم الفخر هانا
اغر ما حدقت ايدى الفطام به الا واضحى بماء المجد ريانا
تكاد تقرأ فى لألا غرته من سورة الغرة القعساء عنوانا
له من الفكر ما يجنو المسيره توافقت الفكر ارشادا واذعانا
وسيرة عن ابى حفص تلقنها الى وقار بيضاحي هدى سلمانا
مصاحب حسن فعل الخير يعشقه مراقب ربه سرا الى علانيا
نقضى النهار بأداء مسددة ونقطع الليل تسبيحا وقرآنا
لأى ورد نولى النوم وجهتنا وقد عدا لجره الطامي مرحانا
لئن مغنا بلحظ من هواهيه نلنا الثريا وكان الخير عقبانا

یہہ قصیدہ بڑا ہی ریحانہ مین تمام لکہا ہوا ہی

تمام ہوئی وسنہ ثلاثین صدی اب انشاء اللہ تعالی گیارہون صدی شروع ہوتی ہی

گیارھویں صدی کے شاعر

اس صدی میں بجز ایک شاعر کے اور کوئی دستیاب نہیں ہوا

حصہ گیارھوان

صدی گیارھویں

بہاء الدین عاملی

شیخ علامہ لوذعی بہاء الدین بن حسین عاملی صاحب سلافۃ العصر کہتا ہی کہ وہ ائمہ اعلام کا سردار اور علماء اسلام کا جھنڈا تھا اوسکی علم کا دریا متلاطم فضیلت کی سو جوئیں رہتا اتنا کچھ علم اوسکو تھا کہ اوسکی تعداد اور محاصرہ نہیں کیا جاتا ریاست مذہب اور ملت اہل شیعہ کی اوسپر منتہی تھے تمام فنون جانتا تھا اجماع سب اہل اسلام کا اوسکی فضیلت پر ہے کوئی ایسا فن نہیں جسمیں وہ بڑی دست قدرت نہ رکھتا ہو اوسکی تصنیفات سی یہہ کتابیں ہیں ۔ ایک تفسیر جسکو عروۃ الوثقی اور حبل المتین کہتے ہیں ۔ اور شرح اربعین ۔ اور جامع عباسی فارسی میں اور مفتاح الفلاح اور زبدہ علم اصول میں ۔ خلاصۃ الحساب میں مخلاۃ اور کشکول اور تشریح الافلاک ہیئۃ میں ۔ اور حاشیہ کشاف کا اور حاشیہ بیضاوی کا تفسیر میں ۔ اور فوائد صمدیہ علم عربیہ میں سوا اوسکی اور رسالی اوسکی تالیف سے ہیں یہہ اوسکی بہت نادر شعر ہیں ؎

الا یا خائضا لجج الامانی ۔۔۔ ھداک اللہ ما ھذا التوانی

اضعت العمر عصیانا وجھلا ۔۔۔ فھلا ایھا المغرور ھلا

مضی عصر الشباب وانت غافل ۔۔۔ وفی ثوب العمی والغی راقل

الی کم بالبھائم انت ھائم ۔۔۔ وفی وقت الغنائم انت نائم

وطرفک لا یری الا طموحا ۔۔۔ ونفسک لم تزل ابدا جموحا

وقلبک لا یفیق عن المعاصی ۔۔۔ فویلک یوم یوخذ بالنواصی

بلال الشیب نادی فی المفارق ... بحی علی الذهاب وانت غارق
بحی لا تر لا تصغی لواعظ ... وان اطری والمنب فی المواعظ
وقلبك هائر فی کل وادی ... وجهلك کل یوم وازدیادی
علی تحصیل دنیاك الدنیه ... مجدا فی الصباح وفی العشیه
وجهد المرء فی الدنیا شدید ... ولیس ینال منها ما یرید
وکیف ینال فی الاخری مراده ... ولم یجهد لمطلبها قلامه

یہہ اشعار اوس شخص کی حالت پر کہے گئے ہیں جسکو کتابوں کے جمع کرنیکا اور کتب خانہ بنانے کا بہت شوق تھا

علی کتب العلوم صرفت مالك ... وفی تصحیحها اتعبت بالك
وانفقت البیاض مع السواد ... الی ما لیس ینفع فی المعاد
تظل من المساء الی الصباح ... تطالعها وقلبك غیر صاحی
وتصبح مولعا فی غیر طائل ... بتحریر المقاصد والدلائل
وتوضیح الخفا فی کل باب ... وتوجیه السؤال مع الجواب
لعمری قد اضلتك الهدایه ... فهلکا لا مالك ابدا نهایه
وبالمحصول حاصلك الندامه ... وحرمان الی یوم القیامه
وتذکرة المواقف والمواصله ... تسد علیك ابواب المقاصد
فلا ینجی النجاة من الضلال له ... ولا یشفی الشفاء من الجهاله
وبالارشاد لم یحصل رشاد ... وبالتبیان ما بان السداد
وبالایضاح اشکلت المدارك ... وبالمصباح اظلمت المسالك
وبالتلویح ما لاح الدلیل ... وبالتوضیح ما اتضح السبیل
صرفت خلاصة العمر العزیز ... علی تنقیح ابحاث الوجیز

بهذا الامر ضر العمر جهل ... فقم واجهد نما فی الوقت مهل

ودع عنك الشروح مع الحواشی ... فهن علی البصائر کالغواشی

یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہین سفر حجاز مین کہی تہی

یا ندیمی ضاع عمری وانقضی ... قم لاستدراك ما فات فقد مضی

واعمل الاذناس منی بالمدام ... واملأ الاقداح منها یا غلام

واسقنی کاسا فقد لاح الصباح ... والثریا غیبت والدیك صاح

زوج الصهباء بالماء الزلال ... واجعلن عقلی لها مهرا حلال

هاتها من غیر مهل یا ندیم ... خمرة یحیی بها العظم الرمیم

بنت کرم تجلن الشیخ شاب ... من یذق منها من الکونین غاب

خمرة من نار موسی نورها ... دنها قلبی وصدری طورها

قم فلا تمهل نما فی العمر مهل ... لا تصعب شربها فالامر سهل

قل لشیخ قلبك منها نفور ... لا تخف فالله توّاب غفور

یا مغنی انّ عندی کل غمّ ... قم والق الناي فینا بالنغم

غنّ لی دورا فقد دار القدح ... والصبا قد فاح والقمری صدح

واذکرن عندی احادیث الحبیب ... انّ عیشی لسواها لا یطیب

واحذرن ذکری احادیث الفراق ... إن ذکر البعد مما لا یطاق

روّحن روحی باشعار العرب ... کی یتمّ الانس فینا والطرب

وافتتح منها بنظم مستطاب ... قلته فی بعض ایام الشباب

قد صرفت العمر فی قیل وقال ... یا ندیمی قم فقد ضاق المجال

نوّاطربنی باشعار العجم ... واطردن هما علی قلبی هجم

قوم خاطبنی بکل لانسنه — عل قلبی ینتبه من ذی السنه
انه فی غفلة عن حاله — خابط فی فیلهه مع قاله
کل آن وهو فی قید جدید — قائلا من جهله هل من مزید
تائه فی الغی قد ضل الطریق — قط من سکر الهوی لا یستفیق
عاکف دهرا علی اصنامه — تهزء الکفار من اسلامه
کم انادی وهو لا یصغی المناد — یا فوادی یا فوادی یا فواد
یا بهائی لا تخذ قلبا سواه — فهو ما معبود الا الهواه

۱۰۳۰ھ ایک ہزار تیس ہجری مین انتقال پایا — تمام ہوئی گیارہوین صدی
اب بارہوین صدی شروع ہوتے ہے

حصہ بارہوان

بارہوین صدی

اس صدی مین وہ شاعر بیان کئی جاتے ہین جو اس صدی مین موجود تھی اگرچہ اونکا انتقال اس صدی مین نہوا یا اسکہ ہوا ہو کیونکہ بعضون کی تاریخ وفات نہین معلوم ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی مین اور تیرہوین صدی مین بجز دو شاعر مصریون کی کیا جاتا ہی کیونکہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب مین ہین یا اسکہ گرد نواح مین عرب کی بود و باش رکھتے ہین معلوم ہونا متعذر ہی لہذا ہندوستانیونکا حال جنہون نے عربی شعر کہی ہین اور وہ بڑی استاد کامل اور عالم بی بدل گذری ہین لکھتا ہون

شیخ احمد ولی اللہ

بن شیخ عبدالرحیم دہلوی — اس شیخ اور استاذ کامل اور عالم اجل پر اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت اور نوازش تھی کیونکہ اوسکو فیض علوم کثیرہ اور فنون عدیدہ کا ایسا ہوا اور ایسا بابر وہ شخص تہا کہ اج کی دن تک بسبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور اوراد و وظیفہ وغیرہ کی تمام ہندوستان مین فیض عام اوسی ہوا اس فاضل کی تصنیفات سے اور فاضلون کو رہنمائی ہوئی اوسکو اگر امام ائمہ منقول کہون تو بجا ہی اور اگر فضلاء معقول کہون تو سزا ہی اونہون نے درمیان شاہجہانی کی پیدائش پائی اصل اونکی ہرسند شیخ ظہورالدین حاتم جو کہ ایک شاعر اردو گو گذرا ہی وہ اونکا ہم عصر تہا یہہ شخص مرد متوکل پارسا عالم عامل مشغول بحق تہے چونکہ طبیعت موزون اور سلیم رکہتے تہے اس لئے اکثر قصاید عربی اور عبارت عربیہ نثر اور نظم اور کبہی کبہی اشعار اردو بہی کہتے تہے اشعار اردو مین اسمتیاق اونکا تخلص ہی اج کی زمانہ تک بسبب علم تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اونکی نام کی ہندوستان مین شہرت ہی احمد عربی اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سی ایک کتاب قرۃ العین فی ابطال شہادت حسین ہی — دوسری حجت البالغہ فی مناقب معاویہ مگر مجکو یقین نہین آتا کہ ایسی فاضل بزرگ نے یہہ کتابین اسطور کی تصنیف کی ہون گرچہ دیکہنے مین نہین آئین مگر چند لوگون نے یہہ حال لکہا ہی یہی اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سنے مین آیا چنانچہ نواب صدیق حسن نے بہی اپنی تذکرہ مین یہی لکہا ہی واللہ اعلم بالصواب ایک ترجمہ قرآن شریف کا فارسی بہت اچہا اونکی تصنیف سی ہی محمد شاہ بادشاہ کی عملداری اونہون دیکہے تہے یہی جناب مولوی شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کی والد ماجد ہین اور کتابین بہی اونکی تصنیف سے دہلی مین موجود ہین یہہ قصیدہ مدح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اونہون نے لکہا ہی اس قصیدہ کا چہپنا بسبب ضرورت کے بہت مناسب ہی لہذا تمام لکہا جاتا ہی ؎

کأنّ نجومًا اومضت فی الغیاهب عیون الافاعی اورؤس العقارب
اذا کان قلب المرء فی الامر خاشرا فاضیق من تسعین رحب السباسب
وتشغلنی عنّی وعن کل راحتی مصائب تقفوا مثلها من مصائب
اذا ما انتنی ازمّة مدلهمّة تحیط بنفسی من جمیع جوانب
تطلّبت هل من ناصر اومساعد الوذ به من خوف سوء العواقب
فلستُ اری الّا الحبیب محمّدًا رسول الٰه الخلق جمّ المناقب
ومعتصم الکروب فی کل غمرة ومنتجع الغفران من کل تائب
ملاذ عباد الله ملجاء خوفهم اذا جاء یوم فیه شیب الذوائب
اذا ما اتونوحًا وموسی وادمًا وقد حالهم ابصار تلک النوائب
فما کان یغنی عنهم عند هذه نبیّ ولو یظفرهم بالمارب
هنالک رسول الله یحمو لربّه شفیعًا وفتاحًا لباب المواهب
فیرجع مسرورًا بنیل طلابه اصاب من الرّحمن اعلی المراتب
سُلالة اسماعیل والعرق نازع واشرف بیت من لوی ابن غالب
لبشارة عیسی والذی عنه عبّروا لشدّة باس بالضحوک المحارب
ومن اخبروا عنه بان لیس خلقه بفظٍّ وفی الاسواق لیس بصاخب
ودعوة ابراهیم عند بنائه بمکّة بیتًا فیه نیل الرّغائب
جمیل المحیّا ابیض الوجه رَبعة جلیل کرادیس انیح الحواجب
صبیح ملیح ادعج العینین اکحل فصیح له الاعجام لیس بشائب
واحسن خلق الله خُلقًا وخلقة وانفعهم للناس عند النوائب
واجود خلق الله صدرًا ونائلًا وابسطهم کفًّا علی کل طالب

واعظم

واعظم حرّ للمعالی نهض له ... الی المجد سامی العظائم خاطب
تری اشیح الفرسان لا ذی یظهره ... اذا احمرّ باس بئس المواجب
واذا ه قوم من سفاهة عقلهم ... ولو یذهبوا من دینه بمذاهب
فما زال یدعوا ربّه الهدا هم ... وان کان قد قاسی اشدّ التعاجب
وما زال یعفو قادرا عن مسیئهم ... کما کان منه عند جبّذة جاذب
وما زال طول العمر لله معرضا ... عن البسط فی الدنیا وعیش المراتب
بدیع کمال فی المعانی فلا امراء ... یکون له مثلا ولا عقا رب
اتانا مقیم الدین من بعد فترة ... وتحریف ادیان وطول مشاغب
فیا ویل قوم لیشرکون بربهم ... وفیهم صنوف من وخیم المثالب
ودینهم ما یفترون برائهم ... کتحریر حام واحتواع السوائب
ویا ویل قوم حرّفوا دین ربهم ... وافتوا بمصنوع لحفظ المناصب
ویا ویل من اطری بوصف بنیّه ... فسمّاه رب الخلق اطراء خائب
ویا ویل قوم فدا با رنفو سهم ... تکلّف تزویق وحبّ الملاعب
ویا ویل قوم قد اخفّ عقولهم ... تجبّر کسری واصطلام الضرائب
فادرکهم فی ذاک رحمة ربّنا ... وقد اوجبوا منه اشدّ المعاتب
فارسل من علیا قریش نبیّه ... ولم یک فیما قد بلوه بکاذب
ومن قبل هذا لم نجا لطمدارس ... الیهود ولم یقیل لهم خطّ کاتب
فاوضح منهاج الهدی لمن اهتدی ... ومن تبعلیم عن کلّ راغب
واخبر عن بدء السماء لهم ... وعن مقام مخوف بین ایدی الحاسب
وعن حکم ربّ العرش فیما یقنهم ... وعن حکم تروی لحکم النجارب

واطل اصناف الخنا بادهم ... واصناف بغی للعقوبة جالب
وبشر من اعطی الرسول قیادہ ... بجنة تنعیم وحور کواعب
واوعد من یابی عبادة ربه ... عقوبة نیران وعیشة قاطب
فالجی به من شاء منا نجاته ... ومن خاب فلتند به شر النوادب
فاشهد ان الله ارسل عبده ... بحق ولا شئ هنالك برائب
وقد کان نور الله فینا لمهتد ... وصمصام تدمیر علی کل ناکب
وانی دلیل عند من تر عقله ... علی ان شرب الشرح اصفی المشارب
نواطی حقول فی سلامة فکره ... علی کل ما یاتی به من مطالب
سماحة شرع فی رزانة شرعة ... وتحقیق حق فی اشارة حاجب
مکارم اخلاق واتمام نعمة ... نبوة تالیف وسلطان غالب
نصدق دین المصطفی بقلوبنا ... علی بینات فهمها من غرائب
براهین حق اوضحت صدق قوله ... رواها ویروی کل شب وشائب
من الغیب کم اعطی الطعام لجائع ... وکم مرة اسقی الشراب لشارب
وکم من مریض قد شفاه دعاءه ... وانکان قد اشفی لوخبة واجب
ووزت له شاة لدی ام معبد ... حلیبا ولا تستطاع حلبة حالب
وقد ساخ فی ارض حصان سراقة ... وفیه حدیث عن براء بن غارب
وقد فاح طیبا کف من مسکفه ... وما حل راسا حس شیب الذوائب
والقی شقی فرث جزر درهم ... علی ظهره والله لیس بعازب
فالقوابد فی قلیب مخبث ... وعم جمیع القوم شوم المداعب
واخبر ان اعطاه سولاء نصرة ... ودعبا الی شهر مسیرة سارب

فلو

فأوفاه وعد النصر والرعب عاضدا ... واعطى له فتح التبوك ومارب
واخبر عنه ان سيبلغ ملكه ... الى ما ارى من مشارق ومغارب
فاسبل رب الارض بعد نبيه ... فتوحا تواري مالها من مناكب
وكلمه الاحجار والنعم والحصى ... وتكليم هذا النوع ليس بواجب
وحن له الجذع القدير تحزنا ... فان فراق الحب ادهى المصائب
واعجب تلك البدر ينشق عنده ... وما هو في اعجازه من اعاجيب
وشق له جبريل باطن صدره ... بغسل سواد بالسويداء لازب
واسرى على متن البراق الى السما ... فيا خير مركوب ويا خير راكب
وشاهد ارواح النبيين جملة ... لدى الصخرة العظمى وفوق الكواكب
وشاهد فوق الفوق انوار ربه ... كمثل فراش وافر متراكب
وراعت بليغ الاى كل مجادل ... خصيم تمادى في مراء المطالب
براعة اسلوب وعجز معارض ... بلاغة اقوال واخبار غائب
وسماه رب العرش اسماء مدحة ... تبين ما اعطى له من مناقب
رؤف رحيم احمد ومحمد ... مقفي ومفضال ليسمى بعاقب
اذا ما اثار وافتنة جاهلية ... تقوم بحر زاخر من كتائب
يقوم لدفع الباس اسرع قومه ... بجيش من الابطال غر السلاهب
اشد اساة يوم الباس من كل باسل ... ومن كل قوم بالاسنة لاعب
توارث اقداما ونبلا وجراة ... نفوسهم من امهات نجائب
جزى الله اصحاب النبي محمد ... جميعا كما كانوا له خير صاحب
وال رسول الله لازال امرهم ... قويما على ارغام انف النواصب

بعد ازان درمیان ایک ہزار ایک سو سینتالیس ہجری کی جبکہ شیخ محمد علی حزین فارس سے وارد دہلی ہوا ہر ایک شخص دیوانہ وار اوسکی ملاقات کو گیا آرزو کو اوسکی ملاقات کے کچھ آرزو نہوئی بلکہ آرزو نے ایک کتاب اوسکی خورده گیری میں مسمی تنبیہ الغافلین تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گذرا ہی اور ذہن اس رتبہ کا تہا کہ اکثر اپنی طبیعت ہی اختراع کرتا تہا اور خوش کلام بہی بہت تہا بروقت برہا دہی قدیم دہلی کی آرزو لکھنؤ کو گیا اوسی سنہ میں درمیان سنہ ۱۱۶۹ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ بے موافق اوسکی وصیت کی جنازہ اوسکا دہلی کو روانہ کردیا چنانچہ وہ دہلی میں مدفون ہوا وہ کتابیں جو آرزو کی تصنیف سی مشہور ہیں یہہ ہیں — محیط اعظمی — عطیہ کبری — سراج اللغت — چراغ ہدایت — خیابان — تذکرہ شعرا ہند احمد عرفی کہتا ہی کہ یہہ شعر آرزو ئی مذکور کی عربی زبان کی میری دستیاب ہوئی ہیں یہہ ہیں

یا اول الاوائل یا مبدأ البدایه ... یا آخر الاواخر یا منتهی النهایه
لما افضت نورا تهدی به الافضله ... نجّیتنی واهلی من غیهب الغوایه
انی ندمت الان من سوء اختیاری ... ارجو من التفاتک اللطف والعنایه
منی خلوص ودّ بالقلب فی خبایا ... منه العناد والحقد والغمز والسّعایه
ما زلت فی رضاک ما انفکّ فی هوای ... لا اعد خلیلی ما الشکر ما النّکایه
ما اشتکی الیکم یا معشر المحبّین ... من سورة المحبّه من شدّة النّکایه
یا هادی الخلائق یا کاشف الدقایق ... افض علیّ حیا الکشف والهدایه
واللّٰه انت مقصود والخلق فیک معقول ... لکنّک برئ من وسمة السّرایه
من جودک وجودی فی ظلّک شهودی ... یا کافی للهمات لی فیضک کفایه
یا مبدع البدایع یا صانع الصنایع ... یا موضع الودایع منک لنا وقایه

تیرھویں صدی کے شاعر

ما فی الوجود غیرک یا موجد الحقایق من لطفک الروایة من فضلک الدرایة

حزین

شیخ محمد علی جیسلانی معروف بتخلص حزین قریل بنارس ایک عالم تہا جسکو اللہ نے حلیہ شرف اور کمالات کا بہا تہا وہ عابد اور ادیب اور ناظم اور ناثر تہا ایک دیوان اوسکا فارسی سنتی نزہتہ الابصار بہت بلیغ اور لطیف تہا اوسکی یہہ شعر عربی ہین امام علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح کرتا ہی ؎

ولیس عنک سواد العین منصرفا مہما تشاهد بالتدعیج والکحل

اسمع کلامی ودع لائمیة سلفت الشمر طالعة تغنیک عن زحل

من اینی حمام الایک فی طرب قد اقتدی بزفیری واقتفی رتلی

منی الامنین ومنکر مایلیق بکم بذلت جهدی لکم لابد من بذل

فالذی حجت الزوار کعبته وکم هنالک من داع ومبتهل

حیری مجاری دمعی حب حضرته واشرق الشوق فی صدری بلا طفل

لیس اصطباری ببعد عن سکن بل لخلی یا غوثی ومن فشلی

ذکر دعوتک یا کهفی ومعتمدی مستنصرا فأتنی بالنصر عن عجل

یہہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین مین سی ہی خان مذکور سی بہت مباحثہ اور مناجرہ کرتا رہتا تہا خان مذکور نے ایک کتاب تنبیہ الغافلین اوسکی غلطیون مین طیار کی ہی

حصہ تیروان

صدی تیرھویں

اس صدی مین وہ شاعر جو تیرھویں صدی مین بالفعل موجود ہین یا انکہ فوت ہوئی

تیرھوین صدی کے شاعر ۱۳

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہہ شخص اپنی زمانہ کا یکانہ روزگار اور بلیغ اور فصیح سب اقران سی ہی اوسکی انشا اور عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس فن مین بہت سبقت اور یاد داشت رکھتا تہا اوسکو اچہا طریقہ نظم کا آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

بدا فغارت نجوم اللیل فی الافق	وماس فاختفت الاغصان فی الورق
لاغر وان قتل العشاق ناظرہ	فکم سبا مهج الاساد بالحدق
واسوء حظی وحالی مذ شغفت بہ	فالجسم فی البر والقلب فی قلق
کولا منا ہ بقتل الصب مالبست	خدودہ حلة من حمرة الشفق
یالائمی لاتلمنی فی هوی رشاء	ذ ریٰ فقلبی اسیر غیر منطلق
الوجہ صبح بلیل الشعر ستر	یفوق حسنا ضیاء البدر فی الغسق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیٹا میر ماشاء اللہ خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر فصحاء ہندوستان سے گذرا ہی علوم عربیہ مین بہی اوسکو دست رس تہے کرچہ فنون مستعملہ ہندوستان کی کتابین جو متاخرین نے داخل تحصیل کی ہین اوسنے سب پڑہی نہین الا شعر گوئی کی طرف اور دیگانہ روشعر پر مایل تہا افسوس کہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہین ہوئی صرف یہہ دو شعر احمد عربی کی کتاب مین لکہے پائے ہین اس شاعر عربی بدل کا حال تذکرہ اردو مین بہت کچہہ بیان کرچکا ہون لہذا اس جائی اتنا ہی لکہنا ضرور ہی کہ وہ شعر فارسی بہی کہتا تہا اور عربی بہی کبہی کبہی بنالیتا تہا کرچہ اوسکو استعداد کامل اوسمین اتنی نہ تہے اور اردو کا اگر بادشاہ کہون یا امام کی لفظ سی تعبیر کرون تو کچہہ مضایقہ نہین اوسکی بہت چوچلی کی شعر ہوتے ہین اور کبہی کبہی اردو اور فارسی

تیرھوین صدی کے شاعر

ملا کرکہتا ایک مصرعہ اردو ایک مصرعہ فارسی لکھتا وہ درمیان سنہ ۱۲۳۱ ہجری کی فوت ہوا اور مرشد آباد مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ دو شعر ہین سے

سکت الحبیب متانة بقی التلذذ ساریاً
سمعاؤہ یتغیلون ویزعمون محاکیا

مولوی الہی بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پرگو واعظ اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی اپنی سب اقران اور اتراب سے فوقیت رکھتا تہا نثر بہی بہت اچہی لکھتا تہا ایک خط عربی زبان مین قاضی القضاۃ محمد نجم الدین خان کو اوسنے لکھا تہا جسکے اول کی یہہ دو شعر اوسکے لکھی ہوئی ہین سے

صبا بلغ ریاحین السلام بذل وابتهال والتحایی
الی من فاق جم الخلق فضلا الی نجم الهدی بدر الظلام

وہ قصبہ کاندلہ مین سکونت پذیر تہا بہت کتابین اور چہوٹے چہوٹے رسالی اردو زبان کے اور فارسی اور عربیہ مین بہی ترویج مذہب امام ابوحنیفہ مین اوسکے مشہور ہین اردو بہت اچہی پاکیزہ وہ لکھتا تہا چند رسالی اوسکی نظم مین بہی مشہور ہین مینے اپنی اوستاذ عالم فاضل وجلی جناب مولوی مملوک العلی مدظلہ سے سنا ہی کہ مولوی الہی بخش مذکور سنہ ۱۲۵۰ ہجری کی اوسی حدود مین فوت ہوئے

مولوی اکبر شاہ کابلی

یہہ شاہ مشہور بہت فنون اور علوم مین مہارت رکھتا تہا علم نحو اوسکو خوب آتی تہی اور بہت کثرت سے اوسکو تبحر علم مین تہا شعر عربی زبان مین لکھتا تہا یہہ شعر احمد عرب کو بعد اوسکی بہوپنچنے کی درمیان کلکتہ کی اوسنے لکھے تہے سے

ما زال قلب الصب فی حر الجوی ... وعیونه دون الکآبة ما تری
هجع الانام بأسرها وجفونه ... فکما رأیت ولم تذق طعم الکری
خضبت اکف جفونها عن مهجتی ... لما رنت لحوی الغزالة من حمی
ما زال قلبی مغرما وبذیله ... حر الصبابة والکآبة والنوی
لما دنوت عن الفتاة لقبلة ... وکلان شربت عن الخدود زلالها
فتحیرت وعلی الفراق تهنأت ... وتقاطرت من خدها عرق الحیا
فسألت هات بقبلة فتبسمت ... ورنت الی کما رنا ظبی الحمی
فراطرقت من بعده وتفصدت ... ارأیت من طلب العذوبة فی الهوی
ان الهوی نار الجحیم فمن له ... هذا النصب فکیف یلتمس الفنا
فاجبت کلا اسمحی بوصالک ... والی متی ابکی بدمع من ضنی

یہہ شعر تمام لغۃ الیمن میں مندرج ہیں میں نہی یہی اصل تذکرہ میں لکھے ہیں اسمیں اتنی ہی کافی ہیں یہہ شاعر درمیان ۱۲۲۰ھ کی موجود تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہوئی

مفتی امر اللہ خان

یہہ فاضل اجل اور خان مشہور واقع ہیں خوان معارف اور فضایل کا تہا اوسکی بڑی دست قدرت نظم اور شعر عربی لکہنے کی تہی ایک قصیدہ اوسنے متنبی کی اوس قصیدہ مشہور کی مقابل پر لکہا ہی جسکا اول مصرعہ یہہ ہی ؎ کفرندي فرند سیفي الجراز

وہ قصیدہ خان مذکور کا یہہ ہی ؎

منصف الجدل صارم الجازي ... ظفرة اللیث مخلب الباز ي
بل هلال العید قربان ... ومثال للحظ طغتاز

احمد عرب نے اس شعر اخیر پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ عید قربان سی شاید اس منصف کی مراد

تیرھوین صدی کے شاعر

عید النحر ہی کیونکہ عرب مین عید قربان نہین کہتے یا عید النحر - یا عید الاضحیٰ یا عید الحج یہہ کہتے ہین اگر کوئی یہہ اعتراض کری کہ مصنف نے عید قربان کی کیا معنی لکھی مین کیونکہ عید قربان عربی محاورہ مین نہین ہی اور شعر عربی ہی بلکہ متنبی کی مقابلہ پر تو اوسکو یہہ جواب دینا چاہیے کہ جب معنی اوسکی سمجھہ لئی تو حاجت لفظ کی نہین کرچہ عربی محاورہ نہو اور اگرچہ خلاف استعمال جمہور ہو

حاجب زان عین محجوبۃ — یلعلوب القباب جرّاز
برق سناء حجّۃ قطعًا — کدلیل لفخرنا للرازي

احمد عرب کہتا ہی کہ ان دو شعرونسی مجکو معلوم ہوا کہ یہہ خان اعجوبہ ہندوستان ہی

لجبال الورید مفصاد — لقتال العنید مجرزا
مستقیم العراك معوّج — مستقام لهمّة الغازي

سبحان اللہ مفصاد کا رفع اور مجراز اور حراز پر کسرہ پڑہنا یہہ دلائل اعجاز خوان سوصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ تعظیم خان مذکور کی کیجاوے غرضکہ احمد عرب نی اسکو خوب نبایا ہی تاریخ وفات اور حیات اوسکی معلوم نہین

مولوی حسین احمد لکھنوی

علوم متداولہ اور فنون درسیہ ادبیہ پر اس شخص کی اچھی نظر ہی نظم اور نثر وہ سب سے بہتر جانتا تہا علم منطق اوسکو اچھی آتی تہی احمد عرب کی مدح مین اوسنے بروقت خبر بانی تصنیف نفحۃ الیمن کی جبکہ احمد عرب نے کعبۃ اللہ کا ارادہ کیا تہا کی ہی وہ شعر یہہ ہین ؎

بانت سلیمی فافنی هجرها بدني — ولا لحبی لذي الاشواق لم ترني
کسیت بردًا الی الاحزان قد نسجت — ان متّ یوم النوي ناهیك عن کفني

فلا یمیط شجی قلبی بفرقتها ... الا الکلام البلیغ الکاشف الحزن
لکننی لا اری ارکان مربعه ... لرالف فی عصرنا منها سوی اللدن
قوما نرق دمعنا حزنا علی طلل ... عفته ایدی البلی من وابل المحن
تفا خلیلی نسکب دمعنا اسفا ... علی انطماس رسوم العلم فی زمنی
ان البلاغة طرا ریحها رکدت ... ونارها خمدت کالجمر فی الیفن
لو یبق فی الدهر بحر من قماقمها ... اطفی بمنهله الاحلی لظمی شجنی
فبینما نحن نبکی من تذکرهم ... ونفقدهم عن بلادٍ بینها وطنی
اذ طیبت مسمعی اوصاف من بزغ ... الا قران فی العلم واللذ اللسن
رب البلاغة بحر العلم ذو ادب ... من نظمه عن لآل فاق فی الثمن
علامة لا یجاری فضله احد ... فهامة لا یدانیه اخو فطن
سامی الفخار بنیه القدر ذو شرف ... حاوٍ لاقصی معالی السر والعلن
اعنی الامام الهمام الشیخ احمد ... من شاعت فضائله فی الهند والیمن
تالیفه روضة الاذهان عبهرها ... یطیب الروح یدعی نفحة الیمن
نهی ذوی اللب فی اثناء بدائعه ... بهیم نحو فواذ الصب فی الذقن
اعجب بها نسخة البابا خطفت ... ویا له من کتاب رائق حسن
فاذهب الله حزنی اذ رمقت به ... فالحمد لله ذی الانعام والمنن

یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین یہہ شخص موجود تہا

شیخ عبد العزیز

شیخ عبد العزیز بن احمد ولی اللہ دہلوی سلطان اقلیم معانی کا اور مالک ازمنہ بیانکا اور بدیع ثانی ہس فاضل بزرگ کی تعریف مین جتنا کچہہ لکہون بہت کم ہی اکیہہ کہون کہ وہ

سب ذکیون اور عالمون کا بادشاہ تہا تو بیجا ہی اگر یہہ کہون کہ عابد اور متقی اور پارسا اور نیک اوسکی دروازہ کی جوکہٹ چومنی والی ہو جاتے تہے تو سزا ہی تصنیفات اس فاضل بی نظیر کی تعداد سی باہر ہین ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود ہی اکثر لوگون کی پاس شاہجہان آباد مین ہی برسالی اوسکی بی انتہا مشہور ہین نظم و نثر کا ہمکانا نہین کہ کتنے کچہہ مسودات پڑی ہوئی ہین ایک کتاب تحفہ رد روافض مین اسی فاضل کے تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبانین اور کتب عربیہ وغیرہ اور اپنی یاد داشت ہی تصنیف کر کی لکہے ہی جسکی جواب شیعہ لوگ اج تک لکہہ رہی ہین جسکا اڑادہ اوس کتاب کی دیکہنے کا ہو مطالعہ کریی بالفعل کلکتہ مین چہپ بہی کئی ہی ہر ہفتہ مین دو دفعہ یعنے منگل اور جمعہ کو درمیان دہلی کی کوچہ چیلونین پرانی مدرسہ مین وعظ اور نصیحت کیا کریتے تہے بہت فاضل دہلی کی داخل درس ہوتے اور اشاریہ اور نکات قران عظیم کی سنکر فایدہ اوٹہاتے بہت کتابین اونہونی درباب مذہب امام ابو حنیفہ کی تصنیف کی ہین انشاء عربی بہی اونکی بہت اچہی ہی ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن مین رہتا تہا اس فاضل بی عدیل نے درمیان سنہ ۱۲۲۹ ہجری کی لکہا تہا وہ داخل کتاب محب العجائب ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اوسکی اول کی یہہ شعر ہین چونکہ اونکی شعر بہت مشہور ہین اسلئے بہت لکہنے کے کچہہ ضرور نہین سے

هنیئاً قد اقر الله عینی	باخبار اتتنی من حسین
فمنّی ان عدّت الاعیان قالت	له الاعیان انّك قرّت عینی
فدام بقاؤه ما لاح برق	واطرب صوت قمری وعین

سید غلام علی آزاد

بن سید نوح حسینی واسطی بلگرامی اوسکو سحبان ہند و ستان اور حسان ہند کہا جاتا ہی

تیسرویں صدی کے شاعر

اوسکی برابر ہندوستان مین کوئی صاحب تصانیف ادیب نہین گذرا کلام اوسکی بہت متین و رواین نظم اوسکی کی جواہر فنون اور لآلی علوم سی پر ہین اوسنے ایک تذکرہ عربی تصنیف کیا ہی جسکو سبحۃ المرجان کہتے ہین — اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور ہی خواجہ قلیخان کی کتب خانہ مین یہہ رسالہ موجود ہی یہہ اشعار اوسکی ہین تاریخ وفات کی معلوم نہین —

من المتیم مترع برکنیۃ	حفت بھا فتنۃ من الفتیات
وطلبت من تلک الغرائد شربۃ	فشتمنی بعجائب الکلمات
فی شتمھن المرّ ای حلاوۃ	فکانھن سقینني خمرات
باظبیۃ الرعساء مسک ضائع	اھدی الی سواطع النفحات
لم تغمضین من المشرق تغیظا	ما منیہ الراجی سوی النظرات
لا تصبرین وتعرضین ھنیئۃ	ان تشعری بتتابع الزفرات
ھل تستطیع فراشۃ عذریۃ	ان لا تحوم حوالی القبسات
اراد عبد مخلص ودجاوہ	صدق المنی من اشرف الحضرات

احمد عرب

احمد بن محمد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی ہی اوسنے بہت سفر کئی ہین چنانچہ حجاز اور یمن کو پھرتا ہوا ہندوستان مین آیا اس ملک کی بھی بہت سیر و تفریح کی اور چند تالیفات اور مجموعی اوسکی جمع کر مشہور ہوئی ہندوستان کی مدرسون مین داخل درس ہین از انجملہ ایک کتاب نفحۃ الیمن ہی — اور ایک حدیقۃ الافراح اور ایک عجب العجاب النشائر — اور ایک مناقب حیدریہ جو سلطان حیدر بادشاہ لکھنو کی مدح مین لکھی ہی اور قصائد اور خطوط اوسکی بہت مشہور و معروف ہین اوسکی یہہ شعر ہین جو انشاء اللہ خان کو لکھے ہین

تیرویں صدی کے شاعر

هَيَّجَ الاشواقَ لِلصَّبِّ الكئيب ذكرُ هندٍ رَبَّةِ الحُسنِ الغريب
مَن توارَت في حجابِ البُعدِ عن مُستهامٍ شفَّهُ الوجدُ المُذيب
فاذكُري يا هندُ صَبًّا دَمعُهُ مذ خَفَرتِ العهدَ يا عيني صبيب
هجرُكِ السَّفَّاكُ ابكى مُقلتي والجفا اضحكَ من يلحو الحبيب
كيف ارضاكِ الذي ارضى العِدى ان هذا منكِ يا روحي عجيب

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی چونکہ آخر کتاب حدیقۃ الافراح مین جو کہ اوسکی تالیف سی ہی مندرج ہی اور وہ کتاب چھپ بہی چکی ہی لہذا اوسکی تمامہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین جو شخص اوسپر مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکہہ لی وہ ۱۲۴۰ ہجری مین موجود تہا تاریخ وفات کی معلوم نہین ہی

محمد تونسی

یہہ شخص بالفعل درسیان مصر کی محمد علی پادشاہ کیطرف سی کتب طب لکہنے پر مامور ہی چنانچہ کتاب التشخیص و معالج الامراض بموجب حکم محمد علی پادشاہ والی مصر کی اس شخص نے اب عربی مین لکہہ کر چھپوائی ہی اس کتاب کا ترجمہ محمد شافعی افندی نے زبان عربی مین فرانس زبان سی کیا ہی یہہ مترجم بموجب حکم محمد علی بادشاہ کی واسطی سیکہنے علوم وفنون کی پارس مین جو کہ دار السلطنت ملک فرانس کی ہی گیا تہا وہان جاکر اوسنے علم طب اور فن ڈاکٹری خوب سیکہی جب یہہ فن سیکہ کر اپنی ملک مصر کو مراجعت کی اوسوقت اوسکی انعام مین محمد علی پاشا نی اوسکو مدرسہ مین مدرس مقرر کیا چنانچہ بالفعل وہ علم طب مصر مین پڑہاتا ہی اس کتاب کی دو قسمین ہین ایک قسم تشخیص امراض مین اور ایک قسم معالجہ امراض مین ہی — محمد تونسی مذکور کہتا ہی کہ جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی اوس کتاب کے چھپوانی کا ہوا اپنی اوسکی مترجم کی ساتہہ اصل کتاب فرانسیس سی مقابلہ کر کی اوسکو صحیح کیا

اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکھلا کر صحیح کی بروز چہار شنبہ اخیر مہینہ ماہ رمضان ۱۲۵۹ھ ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تھی جب وہ کتاب چھپ کر طیار ہوئی محمد تونسی نے یہہ تاریخ طبع لکھے اس کتاب کا ترجمہ اردو میں میں نے کیا ہے ؎

انظر کتابا قد حوی ... حسنا بدیعا یسبی
معناہ سہل سائغ ... کالسلسل المنصب
ولفظہ کلولوء ... یزیل زین القلب
یعشقہ ناظرہ ... کعشقہ للحب
قد حاز من فن الشفا ... احسن ما فی الطب
وھو بسعد الداودی ... فیہ شفاء اللب
وکان من قبل سبا ... سقم عظیم الخطب
ازالہ اللہ بہ ... وکل امر صعب
لاسیما لما بدا ... ھذا الکتاب المنبی
تالیف شاب ماجد ... مھذب مربی
بالشافعی قد دعی ... وباسم خیر العرب
مذ قم طبعا قلت فی ... التاریخ بیتا یسبی
الداودی امرہ ... یحیی رفاۃ الطب
۲۴۶ ۱۵۱ ۳۸ ۶۸۱ ۴۲

جمع ۱۲۵۹

ابو السعود

اس مصنف نے بموجب حکم محمد علی پاشا کی ایک تاریخ فرانس اور مصر کی تصنیف کی ہی اوسکا نام نظم اللآلی فی السلوک فیمن حکم فرانسا من الملوک رکھا ہی یہہ شعر اوسکی محمد علی پاشا کی

مدح میں ہیں سے

ضحکت ثغور العز والاقبال ... وتبدلت الادبار بالاقبال
وبدت ریاض العلم یانعۃ الجنا ... فی مصر نا نخلت من الجہال
قد قیض الرحمان انقاذ الہا ... من جہلہا ہذا الامیر العالی
ودعاہ باسم محمد لصفاتہ ... وہو العلی علا علی الامثال
وبعزمہ مصر تبدت جنۃ ... من بعد انکانت من الاطلال
وبہا بلاد المسلمین جمیعہا ... نالت جزیل الفخر والاجلال
فسعی الیہا جیشہ الجرار فی ... بحر ومن سہل وفوق جبال
حتی لہ انقادت وقد کانت علی ... من رامہا اقصی مدا ومنال
ومرامہ من ذاک حسن تمدن ... وسیاسۃ وریاسۃ وکمال
قوی بانبہۃ العلوم دیارنا ... فزہت وکانت قبل فی اضمحلال
لیث لسطوتہ الخطوب رواحل ... اوما تراہ طیب الاشبال
لاسیما الضرغام قائد جیشہ ... بنجابۃ ومہابۃ وجلال
یاطالما فتح البلاد بعزمہ ... واباد صنادیدا من الابطال
فیہ البلاد الشام صارت شامۃ ... من عدلہ فی جنۃ وظلال
فاللہ یحفظہم ویبقی ملکہم ... ویدیمہم لا نالۃ الآمال
فالدہر منہم باسم ووجودہم ... حصن الوری من طارقات الاہوال

ابو السعود مذکور رفاعہ افندی مدرس اول مدرسہ مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب مبنی بہی دیکہی بہت مختصر اور اچہی کتاب تاریخ میں اوسنے جمع کی ہی وہ درسیان ۱۲۱۸ھ ہجری کی بولاق مصر میں درسیان ماہ ربیع الآخر کی چہپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہوکر طیار ہوکر طیار ہوئی بالفعل

تیرھویں صدی کا شاعر

ایک نسخہ مدرسہ دہلی میں موجود ہی

آزردہ صدر اعلی

شیخنا واستاذنا وہادینا ومرشدنا وحاکمنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر ابقا اللہ الی یوم الدین گنجینہ علم وکان حلم وبحر سخا مخزن لطف وجود عطا بسیط دوران حسان منبع وستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بی مثل حاکم دہر مصداق این شعر ہے

شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت — بر سروران عالم تحقیق سروریست
دارائی ملک لطف وکرم ہادی امم — کاوصاف ذات پاکش از اندیشہ برتریست

اس عالم باعمل اور فاضل اجل کی مدح میں جو لکھوں سو کم ہی — کیونکہ وہ ایسا ہی عالم ہی سحبان اور حسان اور بسیط اوتنبی اور امراالقیس یہہ نام بہت کتابوں میں مثل لفظ عنقا لکھے ہوئے دیکھے پر آج تک کوئی مصداق ان الفاظ کا نہ پایا جب بہت تجسس کیا تو اوس ذات گرامی کو کئی رتبہ اونسی بڑھا ہوا پایا — بینکان تذکرہ ہذا کی واسطی اس فاضل بی بدل کی کوئی تمثیل دیکر سمجھانا چاہیے مگر افسوس کہ نظیر اوسکا معدوم ہی اب مناسب یوں ہی کہ یہہ کہوں کہ کوئی فاضل ہماری زمانہ میں اوس ذات گرامی کی سامنی وسکا اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تجر میں رتبہ نہیں رکھتا یہہ سب سی بہتر ہی ہے

آنکہ راشد در شرف اوصاف ذات کامل ش — برتر از درک خرد بالاتر از وہم وگمان
نفحہ اخلاق اورا روح قدسی در پناہ — جوہر انفاس او با عقل کلی توامان

بالفعل ہماری زمانہ میں کہ ۱۲۷۴ھ عیسوی میں عہدہ صدر الصدوری شاہجہان آباد نیک بنیاد پر مامور ہیں باوجودیکہ کاری سرکاری سی اوسکو فرصت بہت کم ہوتی ہی مگر پھر بہی بسبب اسکی طبیعت فیضرسان اشاعت علم کی خوہان رکھتے ہین

اسلئے اوس کم فرصتی میں بہی طلبا و اطراف و اقطار کو حوا و نکی گہر پر پڑے رہتے ہیں
پڑہاتے ہیں بہت فاضل میری زمانے کے اونکی شاگردوں میں ہیں کوئی علم یا ہنر
ایسا نہیں ہے کہ اوسکی موجد سے زیادہ نہ جانتے ہوں کتابیں اونکی پاس
ہر طرح کی اور ہر فن کی موجود ہیں ــــ سُنتے ہیں آیا ہے کہ یہہ حضرت میاں عبدالقادر
برادر کلان مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگردوں میں درمیان علوم نقلیہ
کے ہیں جنکا ایک ترجمہ اردو قران شریف کا کئی دفعہ چھپ چکا ہی اور ہندوستان میں
مشہور ہی ــــ شاہ عبدالعزیز صاحب سے بہی اونہوں نے علم تحصیل کیا ہی
جو کہ علامہ زمان گذرے ہیں مولوی فضل امام صاحب سے علوم عقلیہ مثل منطق و فلاسفہ
کی اونہوں نے تحصیل کئی ہیں ــــ مقدمہ کو ایسی پہنچتے ہیں کہ حقیقت حال
اوسکی آئینہ دار کہول لیتے ہیں بات یہہ ہی کہ اس عہدہ نے اونسے زینت پائی اور
وہ بہی ایسی عہدہ کی لایق تہے شاہجہان آباد میں جو کہ کہان فضلا رکی ہی ایسا ہی
عالم لایق اس عہدہ صدر الصدوری کی تہا اس امر میں کچہہ مبالغہ نہیں ہیں درست
رہت اور کما حقہ بیان کرتا ہوں کہ یہہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطے زیبا تہا
اور واقع میں ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتے ہیں کہ یقینا کوئی فیصلہ اونکا
خالی حق سے نہیں ہوتا حق دار کو حق پہچاتے ہیں اسلئے اب میں یہہ کہتا ہوں کہ خدا تعالے
تا قیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قایم رکہے تا کہ ظلم جہان سے یک قلم موقوف
ہو ــــ اونکی تصنیفات سے ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی اگر وہ امام طالب علمی کے
شاید تصنیف سے ہی کیونکہ ایسا ہی اونکی زبانی سُنتے میں آیا ہی اور رسالہ
اور فتوی اونکی تصنیف سے ہیں اور ہر روز جو مسایل لکہی جاتے ہیں اونکی کچہہ
شمار نہیں ــــ ایک کتاب صنایع اور بدایع میں اونہوں نے تصنیف کرنے

شروع کی ہے مگر معلوم نہیں کہ تمام ہوئی یا نہیں اگر یہہ کتاب تمام ہو کر چھپ جائیگی تو تمام خاص اور عام کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا فارسی میں وہ شعر کہتے ہیں کہ سعدی کی کچھہ حقیقت نہیں اردو میں بھی اونکی اشعار بہت ہیں جینے تذکرہ اردو میں مندرج کئی ہیں عربی میں عبارت نثر اور نظم ایسی لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں دوسری ایسے ویسی ہونی معلوم عرضکہ یہہ صفات موصوف میں بندہ نے سنے ہے کتاب صدر اعلم فلسفہ میں اوسنے پڑہا تہا لیکن اونکی تبحر کے سامنے سب بہول جاتا تہا جو کچھہ میں دیکھہ کر جاتا تہا وہ سب بیان کر دیتے تہے اور رد و قدح اون پر کر کے سب حاشیون کو مخدوش کر ڈالتی تہے اوسوقت اپنی آب تقریر صاف مثل سلسلہ سوتیون کی فر فر کر تشفی فرماتی تہے ۔ میرا ان امور عامہ یہہ مبنی اونسی پڑہا ہی یہی حال اوس کتاب میں بھی پایا ایسی ایسی کتابیں جو انتہائی فضیلت کی ہیں اونکی سامنے ایسی ہیں جیسی آمذنامہ یا خالق باری ایک بڑی فاضل کے سامنے ہون ہر چند کہ اوصاف اس فاضل بے بدل کی بہت ہیں اور یہہ کتاب مختصر متحمل اسکی نہیں ہو سکتے لہذا اب یہہ مناسب ہی کہ کچھہ کلام باعتبار اوس فاضل اجل کی لکھہ کر مرد ون کے تنون میں جان ڈالدون

ولو سلطت نار التفرق والنوي علي سقر يوما لذاب لهيبها
اشد حجير النار ابرد موقع علي كبدي من نارين اصيبها
انّ احسن ما وشّي به اليراع فازدهي ببرود وشيّت بالدرّ واعجب ما تزينت به الطروس فازهي على حديقة منمنمة الاطراف والطرز سلام افتن من نواظر المهوات واحلى من ضرب رضاب البهكنات والذ من شفا للمي ولثم الخدود واأنق من هيف الخصور وثني القدود وثناء ازكى من النشر في ادراج النوار العيد النواعم وابهج من حديقة حاوتها الغمائم اهدي بهما الى ما الفت اليه

العلم

العلوم بقالیدها وملک من التحقیقات الفکریة طارفها وتلیدها بلغ من البلاغة ما نیله ابن المراغة قد حظی من الفضل برتبة دونها مناط الثریا وباهی الکون بوجوده فاصبح مصلیح المحیا صارم فهمه ماتبا وجواد علمه فی میدان النفائس ماکبا فارس میدان البیان وفخر العلماء الذین شمخ بهم انف الزمان جلیل القدر والمحل سارت بدائعه فی سائر الاقطار سیر المثل جمع من بضائع الادب ماراق صنعا وحسدته لرقة نتیجه برود صنعا هو العین المحدقة ولوجه المکارم غرة ولقلب الدهر قرة ومسرة اوحد البلغاء العظام واجل من تفوه بالنثار والعظام عین الزمان ویمینه لوحلف الدهر لیاتین بمثله حنثت یمینه ان ذکر فصاحته فما ابو نواس اوحداثه ذکائه فما ایاس اوبلاغته فما قدامه ولبید اوادبه فما مسلم بن الولید وبعد فلا یخف علی المولی الرفیع الجناب الازال الغیث افادته علی المستفیدین متوالی الانسکاب انه قد سبق الیکم کتاب وفیه مایغنی عن اعادة الخطاب بطی مکتوب صنوکم المحترم سامی الاسم والالقاب فما شممت من تلقاء سماء المکارم برق الجواب فلم اراد انه ماجری منی یوجب الصدود عنی والعجب کل العجب ان مثلک ایها المصدع الجید یضن بما یشفی علیل صدر العمید فارفق بصب لایزال مکررا ذکراک بالمدح لاینیق لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بامور فحمت علی المستهام الذی لاتمر علیه ساعة الا تذکر محاسن خلقک فان تعف فمن فضلک وان تواخذ فبحقک والمسئول من الملک الخلاق جعل للتنائی مدة ویعقبها ایام التلاق ان یطوی شقة البین ویقطع ذا بل الفراق

والمامول من افضالکم ان لا تقطعونا المراسلة فانها تنوب عن المواصلة
والسلام خیر ختام نمقه العبد المستکین محمد صدر الدین نهار التاسع عشر
من شهر شوال سنه ۱۲۴۹ هجري

وله ایضا

وکنا کغصني بانة قد تالفا ... علی دوحة حتی استطالا وانبعا
یغنیهما صدح الحمام مرجعا ... ویسقیهما کاس السحاب مترعا
سلیمین من خطب الزمان اذا سطا ... خلیین من قول الحسود اذا سعا
ففارقني من غیر ذنب جنیته ... والقی بقلبي حسرة وتوجعا
عفا الله عنه ما جناه فانني ... حفظت له العهد القدیم ورعیا

فاضل رشید

مولوي محمد رشید الدین خان فاضل کامل اور عالم باعمل گذري ہیں وہ مدرس اول مدرسہ دہلی عربی کی تھے اونہون نے مولوي شاہ عبد العزیز قدس سرہ سے تعلیم پائی اور ہر ایک علم پر بہت قادر تھے خصوصًا علم ریاضی میں بڑي دست قدرت تھے اور معقولات کے امام تھے اونکی تالیفات سے کئی کتابین ہیں ازانجملہ ایک شرح تشریح الافلاک کی علم ہیئت میں اونہون لکھي ہے بندہ نے بہے خوب سیر اوسکی کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شرح خلاصہ شرح مولوي عصمت سہارنپوري کا ہی جو بہت بڑي ایک شرح ہی بعد تطبیق عبارت سے معلوم ہوا کہ یہہ شرح عصمت سے اس فاضل نے مختصر کی ہی — اور ایک رد رد افض علم کلام میں مولوي دلدار علی کي اور لکھنو والون کے جواب میں اونہون نے لکھے ہی جو تحفہ کی جواب میں اہل شیعہ نے جواب لکھے ہیں اس کتاب میں اصل متن تحفہ کا مع اوسکی اعتراضات کی لکھکر اپنی جوابات ثبت کئی ہیں

تیرھویں صدی کے شاعر

— ایک رد شعہ میں کتاب تصنیف کی ہی جسکا نام صولۃ الفحیل رکھا ہی یہہ کتاب مولوی مبارک العلی مدرس اول حال مدرسہ دھلی کی پاس خاطر سی تصنیف کی تھے اور مسودات اونکی بہت ہیں اور اونکی ماتہہ کی کتابیں بھی بہت لکھی ہوئی ہیں اسجائی آدمی کی عقل حیران ہوتی ہی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل درس اور تدریس اور تصنیف و تالیف کی کتابیں ہے اونہوں نے لکھے ہیں مدت سے دلمیں وہ ارادہ حج کعبۃ اللہ کا رکھتے تھے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے اونکو بیماری مہلک عارض ہوئی دیڑھ مہینے تخمیناً بیمار رہے بیس برسکا عرصہ گذرتا ہی کہ اس جہان فانی سے رحلت کی درمیان ۱۲۸۲ھ کی اونکی تصنیف ہے ایک خط عربی زبان کا میری ماتہہ آیا ہی جو کہ اونہوں نے مفتی صدالدین خان بہادر صدر الصدور دہلی کو لکھا تہا بطور یادداشت کی لکھتا ہوں وہ یہہ ہی

اسرب القطا هل من یعیر جناحه
لعلّی الی من قد هویت اطیر

من جوی اوقدہ البعد وشجی اکمدہ الوجد الی جانب الحبیب الذی تنزہ قدحه المعلی عن القدح والنسیب الذی استوعب نسبه صنوف المدح الذی اذا انظم بخجل تلاید القلاید واذا اثر غبط فرائد الفرائد ذو خلق عظیم وطبع کریم وسجیه سریّه وهمّة علیّة مامن علم الا اضاء بکلاته ومامن فن الا غاص فی بحار تحقیقاته اما الادب فقد شیّد ارکانه واما الفقه فقد ابرم بنانه واما المعقول فمنزله والیه ومعوّل ارباب الصناعة الیه ذو الفضائل فخر الاماثل صدر الافاضل زین المحافل مولانا المولوی محمد صدر الدین لازال

ظل افاضته علی رؤس المستفیدین امّا بعد اهداء هدایا السّلام واداء مناسك الاحترام والاعظام فینهی ورود مشرقه مشرقه مهبّ عند فتحها نسائم معرفة وتجلت کلمات بیض الوجوه الّا انّها دنیّة فقبّلتها مرارًا وقابلتها بالاجلال واکثارًا واستنشقت منها روایح سحیق الصندل ونظرت الی معانیها فاذا هی لا فی ربطة وما سواها من المعانی حندل واما مانیها من الالفاظ فهو انق من غرزات الالحاظ هذا ثم ما اصف من شدائد الزمان مذ اصطلیت نیران الهجران فوالذی حبانا بحبك وجعلنا من صفوة احبتك انی مذ فارقتك ما اطبقت مقلتی بالنوم وما لاقت لیلتی عین للنوم یسر لنا الله لقیاك ولیسر لك الحسنی فی اخرتك ودنیاك والسلام بالوف الاکرام

مولوی مملوک العلی

مولانا واولانا واستاذنا وهادینا وشیخنا جناب مولوی مملوک العلی عالم الخفی والجلی مدرس اول مدرسہ دہلی رہنی والی ناگونہ کی قدوہ متاخرین امام متجرین متقدمین اوس ذات حمیدہ صفات کا مثل سا یہہ حال ہی کہ ایسا فاضل کامل وزاہد وعابد پابند شرع شریف ومتصوف بہت کم دیکھنے میں آیا ہی نظیر اوسکا خطہ ہند سی مفقود — ہر فن وعلم کا سامان اوسکی پاس ہر وقت موجود — اوسکی فیض عام سی عقل فیاض زلہ ربا — جنسی اوسکی مشغل تعلیم سے روشنے نہیں پائی وہ عقل اور بصیرت سی نابینا — گہرا اوسکا محط رجال طلبا — مدرسہ اوسکا مجمع علماء وفضلاء صدہا شاگرد اوس ذات بابرکات سی فیض اوٹھاکر اطراف واقطار ہندوستان میں فاضل ہوکر گئے درمیان اکثر بلاد افغانستان کی اور ہندوستان کے

تیرھوین صدی کی شاعر

اپنا نام پیدا کر گئی بالفعل عہدہ اول مدرسی اول عربی پر مدرسہ دہلی میں مامور ہیں سوا ر درس ہا
طلبار مدرسہ کی اپنی گہر پر بھی لوگوں کو ہر ایک علم کی کتابیں پڑھاتے ہیں تمام علوم
درسیہ متاخرین و متقدمین پر وہ عبور ہی — کہ عقل اول بھی اونکی فیلسوفی کے
مقابلہ میں مجبور ہی — تمام اوقات گرامی اونکی تعلیم طلبار میں نصف شب تک
منقسم ہیں حلیہ اونکا یہہ ہی کہ پستی پیشانی خندہ رو سفید ریش صورت نورانی
مثل عالمون ربانی کے ہماری زمانہ میں اونکی ذات ہے ہندوستان میں علم نے
ترقی اور رفعت پائی سچ ہی اس قول کا شفی کا مصداق وہی ہی — آن فاضل زمانہ
کہ ازیں درس آوست ہم عقل در ترفع ہم علم در کمال متواضع اور حلیم اور بردبار اور
صاف اور منفکر اور مدبر اور دانشمند ہیں عرصہ تک تعریف اور جتنے اوصاف اخلاق
کے تبلاشی تمام پیدا کئی جاہیں اوسمیں سب موجود ہیں معارض کو چاہئی کہ دو چار گھڑی اونکی
خدمت میں بیٹھ کر ان اوصاف کو ملاحظہ کرے اوسوقت میری قول کی تصدیق بحلف کریگا
اور کہیگا کہ سچ ہی بی مبالغہ اور قطع نظر تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا ہے
تمام عمر میں باوجود اس کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہیں کیا اور تصانیف کتب پر
مایل نہیں ہوئی باعث اوسکا یہہ ہی کہ چونکہ اونکی خدمت میں صدہا طالب علم اطراف
وجوانب سے واسطے تعلیم مانی علوم کے حاضر ہوتے ہیں اور اونکی حسن اخلاق
سے یہہ بعید ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر نجیدہ کریں پھر اس صورت میں فرصت واسطی
تصانیف کی ہونے معلوم لہذا اپنا وقت گوارا کیا دل شکنی کسی کی منظور نہ کی مگر انہون
ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان تھے بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے
سنہ ۱۸۴۴ عیسوی ترجمہ اردو زبان میں کر کے پایہ تکمیل کو پہنچا دیا اور بہت اچھی طرح سے ہر ایک
مشکل کو حل کیا ہی یہہ ترجمہ سنہ ۱۸۴۴ عیسوی میں دو دفعہ چھپ چکا ہی — یہی باعث مذکورہ

بالا نہ منظوم کرنے افکارات شعریہ کا ہی اور سوا اسکی یہہ ہی کہ شعر گوئی پیشہ علماء کا نہیں ہے بلکہ بایں تحقیق و تدقیق کو مضر ہی ۔ مگر ایک مسودہ عربی خط کا جو مستی فیروز بادشاہ زادی کو انہوں نے امام طالب علمی میں بی بغط لکھا تھا دھونڈلا یا ہوں تیمنا و تبرکا اپنی کتاب میں لکھتا ہوں وہ یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ المحمود المالک الودود الواحد السرمد الملک الصمد سمک صرح السماء والانعام وکل ماسواہ ھالک ولہ الدوام ادراکہ کما ھو محال سا ادرکہ اھل الحال ولا علمہ اھل الکمال سلکہ سھل لکل سالک عدلہ مھلک لکل ھالک امرہ امرو حکمہ احکم وحلالہ حلال ومحرمہ محرم مطرودہ مردود ومودودہ مسعود ھبتہ اعدھا وسرورا وحکمہ حصل حرا وحرورا لا امد لدوامہ ولا راد لاحکامہ ماسعد الا مسعودہ وما رد الا مردودہ اکرم السعداء وعلم العلماء مرادہ معمول ومعولہ حاصل لاھد للماء حکمہ ولا ساحل عالم الاسرار مالک الاحرار مسیر الاسعاد محصل الاوطار مملک الامصار مکثر الاموال والاسعاد ما املہ مؤمل ولا وصل ماسولہ وسال سائل الا وما اخرم مسئولہ اللھم اکرم محل محمد المودود اسمہ احمد ومسماہ محمود ماحمہ ممدوح لکل واحد ومحمودہ محمود لکل حامد علوہ سماک وعلوہ لولاک طوبہ سماء وکوثرہ عطاء حامل لواء الحمد ومالک مالک الاکرام مالک مسالک العدل ومھلک مھاوی الظلم وارحم الراحمین

وبهطه الكملاء واوداءه السعداء اسلموا لله واطاعوا رسوله للوبة
وسدد والاسلام ودمروا هل الصدود هواهم دواء لكل داء و
ودهم محصل لكل مراد واهواء رحمهم الله وروح ارواحهم د
اكرمهم واعلا اسمائهم وصل طرس مسطور ام دوح ممسق
سواده على المسك العطر وسطوره عقل سمط اللؤلؤ وسلك الدرر
مطلعه مروالارواح مراة كاسرالهم موم كراح رحواح مُلحه
مُصلح الكلام كالملح للطعام ملاك الكامل الحلاحل العالم العامل سما
العلم والعمل المعلم للمعلم الاول كرم لاعدمه الله سمح
لاحد لعطائه كلامه وكلام الصحابه صحيح الاعلام كالهطل والرهام
او المدرة والغوادم لولا وكلام الملوك ملوك الكلام ملك عطاؤه
مطرها مر وسماحه سمر ساتر كلامه حلو وسلامه سلو لله
در ك ما احلا كلامك ورعاك الله ما اعلا اعلامك صدر
امرك المحكم لاسطر الطرس عاطلا كم سومك الاكرم
وها اميلك العصر اميله كما هو الامر واحر دلك الحال كما هو امرك
اما مام اهل الكمال حال مملوكك حال مسرور لا اود لسداده
والحمد لمالك الامور وصالح حال اهله واولاده ورهطه
وسواده امله حاصل وسروره كامل حساده حصيدوا واعداؤه كمدوا
الا هو حق ولولا انك مملوك — ودرهمه لوسم ودك مسلوك الا واساه
لعدم وصالك البار واساءه مرآك المروح للروح والكاسو للهموم
الامرار ادعو لك اسحارا واصالا واسال لك علوا وكمالا

اطاح اللہ حسادک وسدد عمادک ومدّ عمرک وطوّلہ واعطاک مرادک
وحقّقہ مادام رعدٌ وسما ومطرٌ وھما ومادٌ وکلاءٌ وورد وسلاءٌ
والمدرس الاول حلّہ ماحل مسکٌ کسرمنٌ ودھاھم مدلھم
رحم لسوء حالہ الاسود والاحمر واکدہ الدھر کدا وھوادھی
وامرّ والحال سدد اودہ ومعلھمہ وکمدہ واطرد
امرہ وحلامرہ والسود محمد المکرم الاسعد عادل الاحوال
سالم الاوصال واضح الاسرار کلامک وطالع لمطالع مرامک والعلوک
اوصل لہ سلام الملک العلام وھو اعاد السلام مع الاکرام
ودعا العلو کلمک ولسموا علام حکمک سلمک اللہ واوصلک
مدی الکمال واعلاہ والسلام مع الاکرام

اس بی لفظہ رقعہ کے لکھنے سے اوس فاضل کی ایام طالب علمی کی جودت طبع اور
حال استعداد خوب طرح پر واضح ہوتا ہی جہ جائی کہ کئی سال درس وہی طلاب
اورمشق اوراب مین گذر گئی ہون اب حال یہی اسپر قیاس کر لیا جاہئے فقط

فضل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف سی چند رسالہ اور حاشیہ
علم منطق مین مشہور ومعروف داخل تحصیل ہین مولانا فضل امام بڑی فاضل کامل اور محقق
متبحر گذری ہین اونکی تصانیف اونہین کی نام سے مشہور ہی چنانچہ ایک حاشیہ
میرزاہد رسالہ پر بنام حاشیہ مولوی فضل امام دوسرا مرزاہد جلالیہ پر یہی اسمی نام سے مشہور
ہی اول مین وہ صدر الصدور شاہجہان آباد کی تھے جنکی جائی پر مولوی صدر الدین خان

بہادر

تیرھویں صدی کے شاعر

بہادر بالفعل رونق افروز ہین اونکی اشعار اور عبارت عربی بہت ہین اور بڑے فاضل تھے
اونہون نے درمیان سنہ ۱۲۴۴ ہجری کی وفات پائی جسکی تاریخ مین میرزا نوشہ غالب نے
یہہ چند شعر کہے ہین ؎

ای دریغا قدوۂ ارباب فضل	کرد سوئی جنت الماوا خرام
کار آگاہی زپرکار اوفتاد	کشت دار الملک معنی بی نظام
چون ارادت از پی کسب شرف	جست سال فوت آن عالی مقام
چہرۂ ہستی خراشیدم نخست	تا بنامی تخرجہ گردد تمام
گفتم اندر سایۂ لطف نبیؐ	باد ارامشگہ فضیل امام

چونکہ کلام اس فاضل کے میری ماتہہ نہین آیی لہذا اونکا ذکر چہوڑ کر اونکی فرزند دلبند
مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ فاضل اجل بڑا عالم
ہندوستان مین ہی اوسی صدا لوگون کو فیض ہوا اور صدہا فاضل اوسکی شاگردی
مین ہین علوم عربیہ مین اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصًا علم منطق اور فلسفہ اوسکے
خدمتگارون کو یاد ہی پہر اونکا کیا کہنا میری زبان مین کہان طلاقت اور قلم مین طاقت کہ اوسکے
تعریف لکہون یا کچہہ کہون وہ شاگرد رشید اپنی والد کی ہین اور ہمراہ مولوی صدرالدین
خان بہادر جنسے کمال ربط و اتحاد رکہتے ہین مولوی عبدالقادر صاحب اور شاہ
عبدالعزیز صاحب سے بڑہا ہی قصاید اونکی زبان عربی اور فارسی کے مشہور و
معروف ہین نثر عبارت اسطرح کی لکہتے ہین کہ اچہے عرب کو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین
اونکی تصنیف سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہہ حاشیہ مین نے بہی مولوی
نور الحق صاحب کی پاس دیکہا تہا بہت اچہا ہی تفصیل اور تطویل بہت ہی باعث
اسکا تبحر اور کمال اور استعداد مصنف مذکور کا ہی یہہ ایک رقعہ اونکا میری ماتہہ آیا،

تیرون صدیکی شاعر

جو مفتی محمد صدر الدین خان بہادر کو لکھا تہا وہ یہہ ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُقبّل ارضا حصاها در الواح الافلاك وحصباها تباهی فرائد السلك
وینثر رباها والکنثر عطر الطین ویسجد علیها جباه الهامة
والاساطین بین یدي المجید الفرید الفرید الادیب الاریب
الحبیب النتیب الحصی الذي لا یحصی ماثره وان یحصی حصی الحجاء
ولا یستقصی مفاخره وان یستقصی رمال الدهناء الذکی الذي
فتح بین اهل التشکیك واهل التحقیق من الافاضل - الحفی الذي
فتح ابواب الالطاف والاعطاف والفضائل - الاثیق الذي لا ند له
فی الاتفاق الشفیق الذي لیس لمودة اشفاقه من اشفاق - جامع
ضروب الافضال التی لا یحد بها قیاس - نتیجة الاکارم الذی لا
یرسم مناقبه فی القرطاس - الباقرین صغراها وکبراها - الجامع
من المعالی بین اعلاها وادناها - تالی صحایف اللطایف التی لا تتلوا
احد تلوه - المقدم فی فرسان الفراسة الذی ما من عالم الا ویتبع خطوه
- الذي کل ادیب الی مارب ادبه مفتقر - وکل عالم باثر قدمه
مقتفر - مقدام العالمین فی العالمین - مولانا محمد صدر الدین حمد
حامده ولا حمد حاسده - ونلتمس منه بعد سلام الذمن ظلم الحبیب
واحلی من شکوي الصبیب ـه

تحیة فاقت لنسیم الصبا لها فوادي بارتیاح صبا
اریجها طاب وانفاسها فاقت علی انفاس زهر الربا

انّه قد بلغت الیّ النّیر کتابین متکافئین یغبط بهما تعانق
جنبین متحالفین — ولا یضاهیه احتشاد الزهرین فی برج وانتقاد
الدرین فی درج — ویباهی بهما فتق زهرین من کم وعبق نورین فی کم
فاز قول الصباح فی حللها — ولمح الملاح من کللها یا عجب من التفافهما
ومالمع الدر فی سناها وبهاءها — ولمح الدراری فی سناءها وضیاءها
— بازهی وابهی من احتفافهما — وما البرق بلمحاته والشرق بلمعاته
— بالمع والمح من مضامنیهما التی تلمح من ستور السطور — بل هو نورین
شاطی الوادی الایمن حین تجلی لموسیٰ فی الطور — فلا لفوح الترائب
ودمج النواظر مآنق من سوادها وبیاضها ولا المتادبة بالاتراب و
الملاعبة بالاضراب ادوق من سرح طرف الطرف فی ریاضها —
اد مجت فیهما اسارات لحدها اشارات الهیف من وصوص الحجب
— واد رجت فیهما اسارات البیض بقلیب حدقهن وهن فی اللعب
— وما اصف مما فی النشور والاشعار من الاشعار — لعلو الکعب
وطول الباع وجولان جواد الجودة فی ذاک المضمار — فابدعت حجة
الحریری والبدیع — لما ابدعت فیهما من صنایع — فارسلت
جوابه وعسی الله ان یبلغه الیک — وارتجلت فیه باشعار ونثور
ولکنی لا انفس فی البلاغه لدیک — وانا اعلم ان الرخیص لیس
کالثمین — ولا الغث کالسمین — ولا السقط کالصحاح — وان یوم
سجالک ضرب الحدید البارد وقدح الزناد الشحاح — وراکب البغلة
لا یسبق راکب السمندة ولا یستوی جالب الصبر وجالب القنة

یا مولانا ارسل الی جواب ھذہ الرقیمہ — وداوبا کلم کلم القلوب السقیمہ — لیکون لی عوذۃ من سطوات الدھر — وخوذۃ من تسلطات القھر واما حدیث الشوق فلا ادویہ وانما مثلی کمثل طائر قص جناحاہ ویستطیل ولا یقدر علی الطیران — فقاتل اللہ زمان البعاد والھجران — والسلام واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط

عالم رفیع

مولوی رفیع الدین فرزند ارجمند مولوی شیخ عبد الرحیم بہائی مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کے یہ شخص بہت ذہین رسا اور طاقت عربیہ اور ادب مین بی انتہا کہتا تہا بڑا عالم گذرا ہی اونہون نے اکثر قصیدہ اور خمسہ اور مسدس عربی مین لکہے ہین ایک ترجمہ قران شریف کا بہی اوکا ہی فایدہ اوسکی بہت مشہور ہین اس فاضل نے اپنی اوقات اکثر کاروبار دنیا مین اور عبادت اور درس وتدریس مین تقسیم کر رکہی تہے تمام ہمانی ان فاضل کی بہت شکر گذار اوسکی تہے علم بہی اوسکو بہت تہا اکثر قصایدہ شیخ عبد الرحیم کی خمسی اس فاضل نے کئی ہین چنانچہ یہہ ایک خمسہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اوس قصیدہ پر جو شیخ عبد الرحیم نے شیخ بوعلی سینا کی قصیدہ کی جواب مین لکہا ہی شیخ ابو علی سینا نے ایک قصیدہ اس باب مین لکہا کہ نفس کیا شئی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نے اوسکا جواب دیا ہی مولوی محمد رفیع الدین صاحب نے اوسکا خمسہ کیا ہی وہ خمسہ یہہ ہی ؎

سال الحکیر عن النفوس الرضیع — وقعت فطارت لم تفز بالمطمع
فاجبت اکشف سرھا عن منبع — ھبط الوجود من المحل الارفع

متددجا بتجنس وتنوع

تدخل فی اطلاق غیب هویّة عن وصمة التقیّد فی انیّه
حتی اکتسی من نسبة علمیة لزمت حقایق اولا لحقیقه

قصوی کمال الزوج عند الاربع

فهناك کل کان اسما سامیا عن کسوة التخلیط خلوا عاریا
لصنوف اثار التمثل حاویا ثم اکتست تلك الحقایق ثانیا

بحقایق الاعراض کالمتقنع

فی اللوح قد ظلت تظل بجملة مما استکن برونها فی وحدة
من کل معنی تقتضیه وصورة ثم استقرت کلها بهویه

فیها تشخصت الشیون بمجمع

اوفت لها النّاسوت حداها صرّا وتنجز الاثار فعلا حاضرا
ما قد حوته وافرا او قاصرا منکرا تلك الحقائق ظاهرا

متوحدا عند اللبیب الاروع

فیدور امر واحد فی دورة بشهادة او برزخ او غیبه
وقیام عین او تلاحق هیئة والنفس عقل جامع لمشتته

والنفس باطن جثّة المتجمع

وکمالها الشخصی یوفی نسبه دنیا وقبرا محشرا او جنّة
وتری له نوعا وصنفا وسعة اتظنها ابت الاقامة برهة

ثم استقرت بالدّیار البلقع

اوقاتها امر ترصّص اسّه اتری الحکیم البرسوغ بوسه
کلا فانّ الوهم نکس راسه اتظن انّ الشئ یکره نفسه

تیرھویں صدی کے شاعر

هیهات ذالک من المحال الاشنع

قریب اٹھارہ مہینے ہر سکی ہوئی کہ اسجہان سی کوچ فرما کر جنت للاوا کو تشریف لیگئی
شکر ہی اوس قادر متعال کا جسکے اعانت اور عنایت سی یہہ تذکرہ تاریخ
بیسوین جون سنہ ۱۸۴۷ عیسوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذلک حمد اکثیر اکثیرا — واضح
ہو کہ بعد اس کتاب کی اب یہہ ارادہ کہ ایک فہرست مشتمل اسماء مصنفین مندرجین
کتاب ہذا کی طیار کر کے اس کتاب کی پیچھی لگاؤن تاکہ ہر ایک شخص کو باسانی
تمام حال ہر ایک کا جو اسمین مندرج ہی حلد مل سکے اور جو شاعر یا مصنف کہ اوسکا
حال بہول گیا ہون یا انکہ نیا اور کتاب سی پاؤن اوسی فہرست مین اوسکو مندرج کر کی
مختصر تمام حال اوسکا لکہہ کر اس کتاب کے پیچھی لگاؤن تاکہ وہ فہرست مصداق تکملہ کے
بھی ہووے امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمانی والون کتاب سی یہہ ہی کہ اس بندہ کمترین کریم
الدین کی کوشش پر ملاحظہ کر کے بعین جو رواعتساف خیال فرماوین کیونکہ جس زمانہ مین ایک کتاب
نئی طیار ہوتی ہے تو بیشک اوسمین کچھہ لغزش و زلل واقع
ہوا کرتی ہین مگر ایکبی بار ایک تذکرہ جامع کرنہ
کتنا ہی طویل ہو جاوے بندہ ضرور انشاء اللہ تعالے
طیار کریگا وعلی اللہ التکلان
وبیدہ ازمۃ التحقیق
احسان

رفاعہ

رفاعہ افندی ایک مولوی درمیان مصر کی ہی یہہ شخص مدرس اول مدرسہ محمد علی پاشا کا ہی اسنے بہت کتابین اکثر فنون کی جو زبان فرنج سے زبان عرب مین ترجمہ ہوکر چھپی ہین صحیح کی ہین اور چند خطبی بطور امتحان اوسنے محمد علی پاشاہ کی مدح مین جو ہین اوسکی حال کے ہین لکھی ہین یہہ شخص بہت مستعد عالم ہی ایک گیت جو زبان فرنج مین بہت مشہور ہی اور اوسکو انگریز لوگ بہت شوق سے گاتے ہین اوسکا ترجمہ اس شخص نے عربی زبان مین کیا ہی اوس گیت مین دستور کرلوس بادشاہ فرنج کا حال ہی جو تابع قوانین نہین تہا اور جسپر رعایا نے بسبب اوسکی بیقوفی کے خروج کرکے حملہ کیا تہا چونکہ وہ تمامہ قابل لکھنے کے ہی اسواسطی سب لکھتا ہون وہ دو قصیدی ہین ایک قصیدہ کا نام بارلیہ ہی دوسری کو مرسیلیہ کہتے ہین

قصیدہ بارلیہ یہہ ہے

یا اھل فرانسۃ الغرا
یا شجعانا بشھا منتکم
عشتم فی الرق ودرطتہ
والآن خذوا حربتکم

ما احسن یوم فخارکم — بتوافقکم فی کلمتکم
کروا کرا للظفر بھم — النصر حلیف شجاعتکم

الدولۃ تطلب رقکم
وترومم ذھاب جلالتکم
قولوا ھا نحن باجمعنا

جند يهز وجراء تكم
باريس الان لقد بعدت
ما ثور الفخر بهمتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم بسالتكم
نيرانهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم
كروا كروا للظفر بهم — النصر حليف شجاعتكم
هيا اتحدوا واتبعاونكم — هيا اتحدوا والحرابتكم
وليهد كل فتى منكم — فشكا اهلى لمدينتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم بسالتكم
نيرانهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم

كروا كروا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم فى كلمتكم

ان قيل لكم علم من ذا — ينشر فى الغارة رايتكم
قولوا ذو راس مشتعل — شيبا لفيت عصابتكم
قله فضل اذا عتق اهـ — ل جميع الارض لبسطوتكم
ما احسن يوم فخاركم — بتوافقكم فى كلمتكم

كروا كروا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

فلذات مدافعهم سعرت ... لكن لا تضعف قوتكم
فيها يزداد عديدكم ... وبها تتقوي فتيتكم
وبشدتها يبدو لكم ... امراء الغدر ببلدتكم
في الحرب شيوخ تجربة ... وهم شبان بدايتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كرواكر الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت ... علما نشرت لحمايتكم
وعمود النصر له شمم ... فنادى بلسان مقالتكم
يا قوس قزح حريتنا ... اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كرواكر الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

وطبول الحزن لها طرب ... وتزف جنازة ميتكم
وتوابيت الاموات بها ... ازهار النصر علامتكم
وهيا كل اعظمهم شهرت ... ببيت المهد لقرافتكم
هي مهاوي امجدكم سكنا ... ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم في كلمتكم
كرواكرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

يا امواتا في رمسهم ... كونوا حيا بسيرتكم
انتم شهدا بفخاركم ... شهدا شهدا بنجابتكم
يا منظومتا بعساكرنا ... يا من سد ثغر بامارتكم
يا ذا العلم الحري ومن ... صرنا نهدي بهدايتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا ... واغزوا فيهم ببسالتكم
نيران الهم ومدافعهم ... لا تنفذهم من صولتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كرواكرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

افليب المجد ورونقه ... يا من فزنا بعنايتكم
ودماء الحرب بنا امتزجت ... بدمائكم في غارتكم
يا غانى الفخر اصدح طربا ... وكما هو قد ما عادتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا ... واغزوا فيهم ببسالتكم

نيران الهم ومدافعهم
لا تنفذهم من صولتكم

النصر حليف شجاعتكم

یہہ قصیدہ تمام ہوا اب دوسرا قصیدہ مرسلیہ لکھتا ہوں وہ یہہ ہی

قصیدہ مرسلیہ

فهيّا يا بنى الاوطان هيّا ... فوقت فخاركم لكم تهيا
اقيموا الراية العظمى سويا ... وسنّوا غارة الهيجا ملّيا

عليكم بالسلاح ايا اهالى
ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال
فهم اعداء كم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا
بنا خوضوا دماء اولى الوبال

اما تصغون اصوات العساكر ... كوحش قاطع البيداء كاسر
وخبت طوية الفرق الفواجر ... ذبيح بنيكم نظما البواتر

ولا يبقون فيكم قط حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالى ... ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال ... فهم اعداؤكم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا ... بنا خوضوا دماء اولى الوبال

فماذا تبتغى منا الجنود
وهم هيج واخلاط عبيد
كذا اهل الخيانة والوعود

كذاك ملوك بغى ان يسودوا
تعبسهم لنا لم يجد شيئا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال ... فهم اعداء كم فى كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا ... بأن خوضوا دماء اولى الوبال

لمن جعلوا السلاسل والقيودا
واغلالا واطواقا حديدا
لاهل فرانسا ليروا عبيدا
وليس مرامهم هذا جديدا
امّا هذا عجيب يا اخيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال ... فهم اعداؤكم فى كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا ... بأن خوضوا دماء اولى الوبال

وكيف يسوغ ان نرضى رعاعا
من الاعراب يبغون ارتفاعا
ويجرى شرعهم فينا شراعا
واندا لا لديهم لا تراعى
رعاعا بل تكب على المحيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال ... فهم اعداؤكم فى كل حال

وجوهم عذا فيكم جليا نباخوضوا دماء اولى الوبال

فسلم يا سلام من المذلة
فما نرضى بان تبقى اذ لة
وياسرنا وقتيتنا اجله
فريق بالدراهم قد تولة
فكيف وقد رنا اضحى عليا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال فهم اعداءكم فى كل حال
وجوهم عذا فيكم جليا نباخوضوا دماء اولى الوبال

الهى كيف يقهرنا ملوك
بسبل العدل ليس لهم سلوك
واذذال للاستعباد حيكوا
وما فى الفخر يشركنا شريك
ولا احد به ابدا حريا

عليكم بالسلاح ايا اهالى ونظم صفوفكم مثل اللآلى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال فهم اعداءكم فى كل حال
وجوهم عذا فيكم جليا نباخوضوا دماء اولى الوبال

فقل لهم ايا اهل المظالم
وارباب الجرائر والمآثم
اما تخشون من تلك المحارم

كذا اهل الخيانة للمكارم
وظلمهم لقد بلغ الثريا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجودهم عذاب فيكم جليا ... بنا خوضوا دماء اولي الوبال

احلوا الخوف نحوكم اماما
وخلوا العدل عندكم اماما
ونقضكم لموطنكم زماما
به تجزون ذلا وانتقاما
وتكتسبون عند القوم خزيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجودهم عذاب فيكم جليا ... بنا خوضوا دماء اولي الوبال

فهاكم قد تعسكرت الاهالي
وسارت كلها نحو القتال
لتقتحم المهالك لا تبالي
اذا ما مات ليث في النزال
تولد ارضنا شبلا صبيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال

وجوهم عذافيكم حلبيا ... بنا خوضوا دماء اولى الوبال

صغير القوم منا والكبير
يجب قتالكم فرضا يطير
تحاربكم وليس لكم نصير
وليس لحربنا اصلا نظير
وحاش فحولنا يلقون عيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجوهم عذافيكم حلبيا ... بنا خوضوا دماء اولى الوبال

لنا وطن به همنا غراما
به تقوى عزائمنا دواما
نعافه ونخشى ان يضاما
وناخذ ثارة من تعامى
وحاروان يكن ملكا عتيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجوهم عذافيكم حلبيا ... بنا خوضوا دماء اولى الوبال

لنا حرية في الكون تسمو
تزيد اواكروب بدت وتنمو
يمانع عن بنيها ما يهم

بها ثمرات نصر تهم تتم
على نغم المثالي والحميا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجورهم عذا فيكم جليا ... بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تموت عداتها متوثبا شنعيا
اذا ما ابصروا غرا منيعا
يحوز حماتها مجدا رفيعا
فويل للذي يبغي الرجوعا
لرق يكتسي خطا وغيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال
وجورهم عذا فيكم جليا ... بنا خوضوا دماء اولي الوبال

سندخل سلك ارباب الجهاد
كاسلافنا لهم طول الايادي
ونحوا نحوهم في كل فادٍ
ونقفو اثر فضلهم في كل واد
ونبلغ فضلهم شأوا قصيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ... ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعداؤكم في كل حال

وجوههم عذافيكم جليا بنا خوضوا دماء اولي الوبال

نومل ان نكون لهم فداء
وكل فتى نفجر النفس باء
وان لا نعدهم نبقى مساء
اذا لم ننتقم لهم العداء
وياخذ ثارهم من كان حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل الذلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداؤكم في كل حال
وجوههم عذافيكم جليا بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تمت القصيدتان
للرفاعة

فہرست تذکرہ فرائد الدھر

باب الالف

نام	صفحہ	نام	صفحہ
امراء القیس بن حجر الکندی	۴	ابو العتاہیہ	۱۲۸
امیہ ابن ابی الصلت	۱۹	البادی ابوبکر احمد	۱۴۱
آمنہ بنت عبد المطلب	۲۱	ابراہیم ابو اسحاق الصابی	۱۶۶
ابو نمیر السعدی	۲۹	ابو احمد قرطبی	۱۶۷
ابن الاطنابہ	۴۲	ابو الحسین احمد بن فارس	۱۶۸
ام مسلم	۵۲	ابو الطیب احمد متنبی	۱۶۹
امراۃ بن عبد القیس	۵۵	ابو العباس احمد نامی	۱۷۴
اشعث ابن قیس بن معدیکرب	۵۵	ابو الفضل احمد بدیع الزمان	۱۸۵
ابو عزۃ الجمحی	۵۸	احمد الشریف الحسینی	۱۸۶
اشتر نخعی	۵۹	ابو حامد احمد	۱۷۰
ابو نواس الحکمی	۷۷	ابو سلمان احمد بن محمد	۱۹۰
ابو دلامہ زندبن الجون	۸۱	ابو الحسن سری	۱۹۲
ابراہیم ابن عباس الصولی	۱۱۸	ابو الفرج الاصبانی	۱۹۵
ابراہیم بن المہدی	۱۲۶	ابو الوفا الافرنجی	۱۰۵

ابن بابا	۲۰۵	ابوا سحاق غزی	۲۶۵
احمد ابن محمد	۲۰۷	ابوالفضل احمد ابن خازن	۲۶۶
ابوعلی بن شبل بغدادی	۲۰۹	ابوبکر احمد	۲۶۷
ابوسعید	۲۱۰	ابوالحسین احمد ابن منیر	۲۶۸
ابن البدیع الاصفہانی	۲۱۲	قاضی رشید احمد	۲۶۹
ابونواس اسماعیل احمد بن کلیب	۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴	امیہ ابوالصلت بن عبدالعزیز	۲۷۰
احمد بن عبدالملک مشہور ابن شہید	۲۱۶	ابن معلم ابوالغنایم	۲۷۲
ابواسحاق ابراہیم معروف ابن مہران	۲۲۲	ابومحمد بن مظفر ابوردمی	۲۹۰
ابواسحاق ابراہیم حصری قیروانی	۲۲۵	ابراہیم بن سہیل	۳۱۲
ابوالعلا احمد بن عبداللہ	۲۶۶	اسعد ابن مماتی مشہور مہذب	۳۱۴
ابوعامر احمد بن مروان عبدالملک	۲۲۸	البہا ابوالسعادات اسعد بن یحیی	۳۲۷
ابوعمر احمد بن محمد	۲۲۹	ابوالعباس احمد بن محمد مشہور ابن خلکان	۳۲۸
ابوالولید احمد بن عبداللہ	۲۳۰	امیرالدین ابوخان	۳۴۵
ابوجعفر احمد	۲۳۱	ابوالفضل ابن ابوالوفا	۳۵۲
ابونصر احمد بن یوسف	۲۳۲	ابن سناق ابن احمد	۳۵۳
ابوالقاسم ابن طباطبا	۲۳۳	ابوطیب ابن رضی الدین	۳۵۶
ابوالخطاب الجبلی	۲۳۴	احمد ابن شاہین	۳۵۶
ابوالفضل ابن ابومحمد شہرزوری	۲۵۷	شیخ احمد ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم دہلوی	۳۷۷
ابوالحسن بصری اسداللہ	۲۶۱	آرزو سراج الدین علیخان	۳۸۳
ابواسحاق ابراہیم ابن ابی الفتح	۲۶۴	انشا اللہ خان	۳۸۶
		مولوی الہی بخش	۳۸۷

مولوی اکبر شاہ کابلی ۳۸۷
مفتی امداد اللہ خان ۳۸۸
سید غلام علی آزاد ۳۹۱
احمد عرب ۳۹۲
ابو السعود ۳۹۴
آزردہ مفتی صدر الدین خان بہادر ۳۹۶

باب الباء

نام — صفحہ
بنت الحجر بن عدی کندی ۶۰
بنت عقیل ۶۳
البطین عبد اللہ ابن معتز ۹۱
البدر یوسف ابن لولو ۳۳۰
بدر الدین محمد بن خطیب ۳۴۳
بہاء الدین آملی ۳۷۳

باب التاء

نام — صفحہ
ابو علی تمیم بن معز ۱۷۸
تقی ابو الفرج ۲۷۰
تاج الدین ۳۴۵
تقی الدین ابن حجر الحموی ۳۶۷

باب الجیم

نام — صفحہ
ابو عمر جمیل بن عبد اللہ ۱۲
جبلۃ ابن الایہم ۳۲
جنہ بنت مالک ابن مبہم ۳۴
ابو حرزہ جریر بن عطیہ ۸۷
جمال الدین ۳۴۹
جمال الدین ابو الحسن بغدادی ۳۵۱

باب الحاء المہملہ

نام — صفحہ
الحارث بن حلزہ الیشکری ۹
الحارث ابن ہمام ۱۱
حاتم طائی ۲۵
حسان ابن ثابت انصاری ۴۸
حابس بن سعد الطائی ۵۵
حجاج ابن غزیۃ الانصاری ۸۸
حسین ابن علی بن ابیطالب ۶۴
حجاج ابن یوسف ۶۹
ابو القاسم حماد بن ابی لیلی ۹۲
حسین ابن زکرویہ ۱۲۳
ابو تمام حبیب ابن اوس ۱۳۲
ابو علی الحسین بن ضحاک الخلیع ۱۳۵
حسین ابن علی ابو القاسم وزیر مغربی ۱۵۶
ابو فراس حارث بن ابو العلا ۱۷۹
ابو محمد الحسن بن عبد اللہ بن سعید العسکری ۱۸۲
ابو محمد الحسن بن علی بن حمد ۱۸۴

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد ۱۸۹
ابو محمد حسن بن الحسین المہلبی ۱۸۷
الحسین بن الحسن خطیبی ۲۰۶
حمزہ ابو طالب بن عامرہ ۲۱۰
ابو علی الحسین بن رشیق ۲۳۵
الشیخ المجید ابو علی حسن ۲۳۶
ابو الجوائز حسن بن علی ۲۳۷
حسین ابن عبد اللہ ۲۴۵
ابو علی حسن بن سعید ۲۷۳
ابو عبد اللہ حسین بازع بن محمد ۲۷۳
العمید ظہیر ابو اسماعیل حسین بن علی ۳۷۵
حسن ابن ہبۃ اللہ ۳۴۶
حسین ابن علیف ۳۶۵
حزین شیخ محمد علی جیلانی ۳۸۵
مولوی حسین احمد لکھنوی ۳۸۹

باب الدال المہملہ

نام — صفحہ
دکین الحسن عبد السلام بن رغبان ۱۲۵
دعبل ابو علی ابن علی بن رزین ۱۳۶

باب الذال المعجمہ

نام — صفحہ
ذکاء ملک مصر داؤد بن معظم ۳۱۹
ذبانیت عمر ۳۶

باب الراء المہملہ

نام — صفحہ
ربیعہ ابن ثابت اسدی رقی غاوی ۲۲
ابن رمادہ رماح ۱۰۴
رافع ابن الحسین ۲۲۸
مولوی محمد رشید الدین خانصاحب ۴۰۰
مولوی رفیع الدین صاحب ۴۱۰
رفاعہ افندی ۴۱۳

باب الزاء المعجمہ

نام — صفحہ
زہیر ابن سلمی المزنی ۶
زہیر ابن جباب بن ہبل ۳۸
زہیر ابن العوام ۴۹
زید شہید بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب ۱۱۰
الہباز زہیر بن محمد ۳۱۴
ابو الفضل زہیر بن محمد ۳۳۳

باب السین المہملہ

نام — صفحہ
سدیف ۸۴
سنان ابن انس النخعی ۶۳

سلیمان بن نجاح ۸۵
سلم الخاسر ۹۰
ابو حاتم سهل ابن محمد ۱۲۱
سعید ابن یحیی ۲۴۴
ابو الفراس سعد بن محمد مشهور ۲۷۷
بنام حیص بیص
ابو المعالی سعد بن یحیی ۲۷۹
ابو محمد سعید بن مبارک ۲۸۸
سیف الدین ابن سید امیر کبیر ۳۲۱
سعدی شیرازی ۳۲۹
سلیمان ابن علی معروف بتمانی ۳۴۸
ابن الخراط سلمان بن عبد ۳۸۰

باب الشین المعجمه ۱۲

نام	صفحه
شهاب احمد قرافی	۱۶۲
شیخ	۱۵۱
شکر الله	۲۱۱
شهاب الدین سهروردی	۲۹۴
شهاب الدین محمد	۳۳۲
شهاب الدین محمد بن خطیب	۳۴۳
امام شمس الدین ناظم منهاج	۳۶۶
نواجی شمس محمد بن حسن علی	۳۶۰
شهاب ابو الفضل	۳۶۱
شهاب حجازی	۳۶۳
شهاب الدین احمد افندی	۳۷۰

باب الصاد

نام	صفحه
صاحب ابن عباده	۱۸۳
صلاح الدین خلیل	۳۵۰

باب الطاء

نام	صفحه
طرفه بن العبد البکری	۶
ابو طیب طبری طاهر بن عبد	۲۳۸
ابو الطارات طاهر بن زنگی	۲۸۰
طبقطار حاوی	۳۴۵
ابن حبیب طاهر بن حسین	۳۴۶

باب الظاء المعجمه

نام	صفحه
ابو منصور ظاهر بن قاسم	۲۸۱

باب العین

نام	صفحه
عمرو بن کلثوم التغلبی	۹

عنترہ بن معاویہ بن شداد ۱۰
علاء الخضرمی ۱۷
عبد المسیح ۱۷
ابو الخطاب عمر ابن عبد اللہ ۲۱
ابو السہم عباس بن مرداس السلمی ۲۴
عتبہ ابن ابو لہب ۲۶
عبد الرحمن کندی ۴۱
عمر بن جموز الحاشعی ۴۱
عائشہ بنت عبد اللہ بن المدان ۴۳
عمران بن الحطان خارجی ۴۴
عبد الرحمن بن الحکم ۴۴
عاتکہ بنت زید بن عمرو ۵۱
علی ابن ابیطالب ؓ ″
عمار ابن یاسر ۵۳
عبد اللہ بن عمر بن الخطاب ۵۶
عبد اللہ ابن الزبیر الاسدی ۶۱
عبد اللہ ابن احمر ۶۷
عبد الملک ابن مروان ۶۷
عمرو بن ابی ربیعہ ۷۶
عجرد ۹۷
عبد الرحمن خلیل ۹۸
ابو الفضل العباس بن الاحنف ۱۰۲
ابو الحسن ابن الرومی علی بن عباس ۱۲۳
ابو العیشل عبد اللہ ابن خلید ۱۳۸
ابو العباس عبد اللہ ۱۴۰
العکوک ابن جبلہ ۱۴۲
عبد اللہ ابو العباس ۱۵۳
علی ابن محمد ۱۸۲
ابو احمد عبید اللہ ۱۹۴
عبد الواصل البغا ۲۰۰
علی ابن عبد العزیز ۲۰۱
ابو الحسن علی النامی ۱۰۳
ابو الحسن علی بن عبد اللہ ۱۰۳
ابو القاسم ؟ بن اسحاق ۱۰۴
عبد اللہ ۲۰۶
ابو القاسم عزیز ان نظابیر ۲۰۶
قاضی عبد الوہاب بن علی ۲۱۵
ابو الفتح علی بن محمد بستی ۲۱۷
علی ابن ہلال معروف ابن البواب ۲۲۱
عاصم ابو زید عبد اللہ بن عمر ۲۲۳ ۲۴۰
ابو محمد عبد اللہ بن القاسم ۲۴۰
ابو الولید عبد اللہ ۲۴۴

بو نصر عبد العزیز	۲۵۳
ابو القاسم عبد الصمد	۲۵۴
ابو الحسن علی بن محمد تہامی	۲۵۵
ابو محمد علی ابن احمد	۲۵۵
ابو الحسن علی ابن عبد الواحد	۲۵۶
ابو منصور علی ابن الحسن معروف بہ صردر	۲۵۶
ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد معروف ابن الدہان	۲۵۸
الشریف عبد اللہ	۲۰۹
ابو عبد اللہ ابن الخیاط	۲۶۰
جمال الملک علی ابن فلح	۲۶۱
عماد کاتب	۲۶۳
علی ابن عبید	۲۶۴
ابو محمد عبد اللہ	۲۸۲
ابو محمد عبد اللہ بن محمد	۲۸۳
ابو الحلم عبید اللہ بن مظفر	۲۸۴
ابو الفرج عبد الرحمن ابن ابو الحسن علی	۲۸۶
ابو القاسم عبد الرحمن ابن خطیب	۲۸۷
ابو الحسن علی بن ابو الوفا	۳۰۸
ابو محمد عارہ ابن ابو الحسن	۳۰۸
ابن ابو الوادی ابو الفرج علارا بن علی	۳۱۰
فخر الدین ابو منصور عیسیٰ بن مودود	۳۱۰
ابو محمد عبد الجبار بن ابی بکر	۳۱۱
ابن الساعاتی علی بن محمد	۳۱۵
ابو حفص عمر ابن فارض	۳۱۶
شیخ شرف الدین عبد العزیز	۳۱۶
ابن بنیہ علی بن محمد	۳۱۷
ملک فضل علی یعنی نور الدین ابن سلطان صلاح الدین	۳۱۸
ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف	۳۲۰
عوف ابن محلم شیبانی	۳۲۱
عبد الحکم ابن ابی اسحاق	۳۲۴
ابو یحیی عیسیٰ	۳۲۸
ابو الحسن علی	۳۴۲
علاء الدین محمد بن خطیب	۳۴۴
جعبری علی ابن محمد	۳۴۷
الفخر عبد الرحمن ابن الرزاق	۳۴۷
عمر ابن عیسیٰ	۳۴۸
ابن سقطی علی ابن احمد	۳۵۰
علی ابن محمد سمیط	۳۵۳
ابن الآدمی علی بن محمد	۳۵۴
عبد القادر بن محمد	۳۵۴
عبد الرحمن بن عماد الدین	۳۵۵

حزبرجی مورخ علی ابن حسن	۳۵۸
علی ابن عمر ابن عبد العزیز	۳۵۸
عبید اللہ سلمونی ابن محمد	۳۶۰
عمر ابن عبد اللہ السراج	۳۶۱
عمر ابن اسحاق اتاج	۳۶۱
عیسیٰ ابن حجاج	۳۶۲
الصدر علی ابن محمد	۳۶۲
عبد الصمد عوفی بن محمد	۳۶۳
غر محمد بن احمد تکروزے	۳۶۴
ابن علیف علی ابن محمد	۳۶۵
عبد الصمد ابن عبد الصمد ابیوردی	۳۶۶
علی ابن ایبک فیضباریے	۳۶۶
ملا عبد الرحمن جامے	۳۶۷
علی ابن محمد بن منصور حصنکفی	۳۶۹
ابن شداد و عبد الغنی ابن احمد	۳۶۹
مولوی شیخ شاہ عبد العزیز	۳۹۰

باب الغین المعجمہ

نام	صفحہ
ابو الحرث غیلان ذو الرمہ بن عقبہ	۱۱۶

باب الفاء

نام	صفحہ
فناخسرو	۲۰۸
ابو فراس ورد نمام	۱۱۳
ابو الفرضی فضل بن منصور	۲۲۱
ابو نصر الفتح بن محمد بن عبد الصمد	۳۱۱
فتیان بن سیلے	۳۲۸
فضل اللہ بن عبد الرحمن	۳۴۷
فضل اللہ بن عبد الرحمن	۳۶۳
مولوی فضل حق	۴۰۶

باب القاف

نام	صفحہ
قتیلہ بن نضر بن حارث	۲۰
قاسم نصر خبازیے	۱۹۹
قابوس	۲۱۵
ابو محمد قاسم حریری	۳۰۶

باب اللام

نام	صفحہ
لبید ابن ربیعۃ العامری	۸

باب المیم

نام	صفحہ
مرجب	۲۴
مسیلمۃ الکذاب	۲۷

متمم ابن النویرہ	۳۱	مہیار	۲۱۳
المعافر	۳۴	محسن الصوریہ	۲۱۴
متلمس یعنی جریر ابن عبد المسیح	۳۹	الوزیر ابو السعادات محمد بن جعفر	۲۳۴
معاویہ ابن ابو سفیان	۴۵	محمد ابن الجراح بکرے	۲۴۵
میسون بنت بحدل	۴۶	محمد ابن احمد	۲۴۵
مرقال	۵۹	ابو الحسن محمد بن طاہر شریف رضے	۲۴۴
مروان ابن الحکم	۶۵	محمد ابن عمار اندلسے	۲۴۷
منصور نمیری ابن سلمہ ابن زرقان	۱۰۵	ابو الفتیان محمد بن سلطان	۲۴۸
مقنع الخراسانی	۱۰۷	ابو الحسن محمد بن علی معروف ابو البقر	۲۵۰
محمد ظاہری ابو بکر	۱۴۷	ابو القاسم محمد ابن معتضد باللہ	۲۵۱
محمد ابو عبد الرحمن عتبی	۱۴۹	ابو جعفر مسعود البیاضے	۲۵۱
محمد ابو بکر ابن السراج	۱۵۴	محمد الرفا ابن غالب	۲۶۰
محمد ابو الحسن ابن ہانی	۱۵۵	محمد ابن عبد اللہ الحرانی	۲۶۲
محمد ابو الحسن بن عبد اللہ	۱۶۱	ابو عبد اللہ محمد بن نجتیار معروف ابن ہ	۲۶۳
محمد ابو بکر ابن التوطیہ ابن عمر	۱۶۱	ابو المیمون مبارک ابن کامل	۲۷۱
محمد بن الحسن بن درید	۱۶۳	ابن التعاویذی ابو الفتح محمد بن عبد اللہ	۲۷۱
محمد بن علے کنیت ابن معلہ	۱۶۵	ابن الہباریہ شریف ابو علی محمد بن محمد	۲۹۱
محمد بن حسن الزبیدی	۱۹۵	ابن قسیرانی ابو عبد اللہ محمد بن نصر	۲۹۲
محمد بن عباس ابو بکر الخوارزمے	۱۹۷	ابن کیزانی ابو عبد اللہ محمد ابن ابراہیم	۲۹۴
موفق ابن خلیل	۲۰۷	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف	۲۹۶
محمد ابو العلا بن علے	۲۱۱	ابو السعید المؤید بن محمد	۲۹۷

ابن سکرہ ابوالحسن محمد ۳۰۵
ابوالمحاسن محمد بن نصر ۳۱۳
نجم الدین محمد بن سوار ۳۳۰
ابوالمظفر ابن ابراہیم ۳۳۵
جمال القرشی ابوالفضل محمد ۳۴۱
ابن جبلی محمد ابن محمد ۳۴۵
مطرزی شاعر مشہور ۳۴۹
قاضی محب الدین ابوالولید ۳۵۲
ابن خطیب ریا محمد ابن محمد ۳۵۹
محمد ابوطاہر صاحب قاموس ۳۶۴
محمد تونسی ۳۹۳
مولوی مملوک العلی نانوتوی ۴۰۲

باب النون

نام صفحہ
نابغہ ذبیانی ۵۶
ناصر ابن مسلم ۲۰۸
ابوحریف نصر بن منصور ۲۹۸
قاضی اعز نصر اللہ بن مخلوف ۲۹۹
نصر اللہ ابن ہبۃ اللہ ۳۳۷
نہر سی نور الدین علی بن محمد ۳۵۱

باب الواو

نام صفحہ
ولید ابن عبدالملک ۷۲
ولید ابن یزید ابن عبدالملک ۱۰۹
ولید ابن عسید بحتری ۱۵۰
وجیہ الدین ابوالمطاع ذوالقرنین ۲۳۸
مولوی وحید الدین بالگرامی ۳۸۶

باب الہاء

نام صفحہ
ابوالحسین ہبۃ اللہ ابن الحاجب ۲۱۷
البدیع الاسطرلابی ہبۃ اللہ ابن حسین ۳۰۰
ابن القطان ابوالقاسم ہبۃ اللہ ابن الفضل ۳۰۱
ابن سبا ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن جعفر ۳۳۱

باب الیاء

نام صفحہ
یزید ابن معاویہ ابن ابی سفیان ۴۷
یزید ابن عبدالملک ۷۳
ابومعاذ بشار ابن برد ۸۶
یزید ابن عشدیہ ۱۱۵
یحیی ابوالفضل بن نصر ۲۰۹
ابوعمر یوسف رمادی ۲۵۲
ابن خطیب تبریزی ابوذکریا یحیی ۳۰۲
ابوبکر یحیی ۳۰۳
ابوالفضل یحیی ۳۰۴
ابودریا قوت ۳۴۲
ابویوسف یعقوب ابن صابر ۳۳۶
ابوالمحاسن یوسف بن اسماعیل ۳۳۹

تمت